



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

(جمعۃ المبارک 24، سوموار 27، منگل 28، بدھ 29، جمعرات 30 ستمبر، جمعۃ المبارک یکم - اکتوبر 2021)

(یوم النسخ 16، یوم الاثنین 19، یوم الثلاثاء 20، یوم الاربعاء 21، یوم الخميس 22، یوم النسخ 23 - صفر المظفر 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ جات: 1 تا 6



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پینتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 24- ستمبر 2021

جلد 35 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2-	ایجنڈا	3
3-	ایوان کے عہدے دار	5
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	11
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	12
6-	چیز مینوں کا پتیل	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات مال، کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)	
7-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	13
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
8-	مسودہ قانون (ترمیم) رنگ روڈ اتھارٹی لاہور کے بارے میں	
	سپیشل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	17
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)	17
10-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	50
11-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	79
	پوائنٹ آف آرڈر	
12-	حلقہ پی پی-281 تحصیل کروڑ لعل عیسن میں دریا کے کنارے سے بے گھر	
	ہونے والوں کو گھر مہیا کرنے کا مطالبہ	90
13-	معزز ممبر اسمبلی پر ڈپٹی کمشنر کی طرف سے فیصل آباد، شیخوپورہ اور	
	لاہور میں داخلے کی پابندی کا عائد کیا جانا	93
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
14-	تحریر استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں	
	میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	95
	زیر و آرنوٹس	
15-	ضلع نکانہ صاحب میں سرکاری اراضی کی غیر قانونی فروخت (--- جاری)	99
16-	ماموں کالج سٹی میں سیم نالہ پرپل کی مرمت کا مطالبہ (--- جاری)	101
17-	ساہیوال ڈویژن میں دن دیہاڑے ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ	101
18-	تحصیل بھلوال کے شہر پھلروان کے ڈیرین ڈسپوزل پمپ کی خرابی	103

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
19-	حلقہ پی پی-27 جہلم تحصیل پنڈداد نخان کے متعدد یہاؤں کا زیر زمین پانی کڑوا ہونا۔۔۔	104
20-	فیصل آباد میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے محلوں اور شاہراؤں پر	
105	پانی کھڑا ہونے سے لوگوں کا کروڑوں کا نقصان	-----
21-	گوجرانوالہ میں بینک ہاؤس سکول دیگر اداروں اور فیکٹریوں کا استعمال شدہ	
105	پانی پور کے دریے زمین میں ڈالنے سے عوام مختلف بیماریوں میں مبتلا	-----
22-	آرائیجی میٹھاٹوانہ (خوشاب) میں حفاظتی ٹیکہ لگنے سے بچے کے جاں بحق	
106	ہونے کی انکوائری میں متعلقہ ڈاکٹر بری الذمہ قرار	-----
23-	صوبہ بھر کے ٹیکنیکل سیکرٹری یونین کونسل کو بطور سب انجئیر	
108	ترقی دینے کا مطالبہ	-----
24-	ماموں کا نجن کے ابراہیم ہسپتال اور طارق کالونی میں واپڈا کے	
110	ریٹائرڈ ملازم کے گھر پر ڈکیتی کی واردات	-----
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
25-	مسودہ قانون نمبر 46 بابت سال 2020 اور مسودہ قانون نمبر 54	
	بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف	
114	اور اشتہال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----
114	26- کورم کی نشاندہی	-----
	سو مووار، 27- ستمبر 2021	
	جلد 35: شمارہ 2	
119	27- ایجنڈا	-----
123	28- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----
124	29- نعت رسول مقبول ﷺ	-----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
30-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	125 -----
31-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	154 -----
32-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	213 -----
	توجہ دلاؤ نوٹس	
33-	کورم کی نشاندہی	221 -----
	توجہ دلاؤ نوٹس (--- جاری)	
34-	سرگودھا: کوٹ مومن کے نزدیک ڈاکوؤں کی فائرنگ اور لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات ---	222 -----
35-	تھانہ نارووال کے گاؤں ڈیریا نوالہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے	
225 -----	باپ پیٹاسمیت داماد کے قتل کے متعلق تفصیلات	
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننس (جو پیش ہوا)	
36-	آرڈیننس (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز	
226 -----	کرنے کا کمیشن پنجاب 2021	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
37-	مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021	226 -----
38-	مسودہ قانون (ترمیم) (تحفظ، حفاظت، بچاؤ اور انتظام)	
227 -----	جنگلی حیات پنجاب 2021	
39-	مسودہ قانون (تینخ) (ترمیم) متروکہ املاک اور بے گھر افراد 2021	228 -----
40-	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشن 2021	228 -----
41-	مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور 2021	229 -----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
42-	مسودہ قانون (ترمیم) مالیات، پنجاب 2021	229 -----
43-	قواعد کی معطلی کی تحریک	230 -----
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
44-	مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021	231 -----
45-	قواعد کی معطلی کی تحریک	233 -----
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
46-	مسودہ قانون (تشیخ) دی پنجاب پرائیویٹائزیشن 2020	234 -----
	منگل، 28- ستمبر 2021	
	جلد 35 : شماره 3	
47-	ایجنڈا	239 -----
48-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	245 -----
49-	نعت رسول مقبول ﷺ	246 -----
	پوائنٹ آف آرڈر	
50-	برطانیہ میں میاں محمد شہباز شریف اور سلمان شہباز کے خلاف ایسٹس کی تحقیقات	
247-	بند کرنے کے بعد پاکستان میں بھی جھوٹے مقدمات بند کرنے کا مطالبہ	247 -----
	سوالات (حکمہ محنت و انسانی وسائل)	
51-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	248 -----
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	تحریک	
52-	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور 2021	
258-	متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	258 -----

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
53-	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیالاہور 2021	259
54-	قواعد کی معطلی کی تحریک	260
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
55-	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیالاہور 2021	261
56-	مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ اپلائیڈ سائنسز خانیوال 2021	263
57-	مسودہ قانون اسپارٹس یونیورسٹی لاہور 2021	265
58-	قواعد کی معطلی کی تحریک	266
	قرارداد	
59-	پنجاب اسمبلی کی طرح پنجاب کے تمام دفاتر میں ختم نبوت سے متعلق قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ سنہری حروف میں آویزاں کرنے کا مطالبہ	268
60-	قواعد کی معطلی کی تحریک	270
	قرارداد	
61-	کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی شہادت پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا	271
	زیر و آرنوٹس	
62-	فیکٹری مزدوروں کو حکومتی اعلان کے مطابق اجرت کی ادائیگی کا مطالبہ (جاری)	276
63-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور میں ڈاکٹر کی غفلت سے بچے کی ہلاکت	277
64-	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں ڈائریکٹر مشین کی خرابی کی وجہ سے مریض کی ہلاکت	277

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحریر ایک استحقاق	
65-	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کے ڈاکٹروں و عملہ کا معزز ممبر سے ناروا سلوک	278
66-	ہیڈ مسٹریس ہائر سیکنڈری سکول ریجنر زلاہور کا معزز ممبر کا فون سننے سے انکار	279
	تحریر ایک التوائے کار	
67-	پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں پر سبسڈی میں کمی (--- جاری)	281
68-	ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس سے	
	نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ (--- جاری)	281
69-	لاہور میں ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں کی بندش (--- جاری)	283
70-	ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے لچر ڈانس سے نئی نسل کو تباہی سے	
	بچانے کے لئے فوری اقدامات کا مطالبہ	286
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
71-	میل فی میل اساتذہ کو اکٹھے ڈیوٹی دینے کی بجائے علیحدہ علیحدہ	
	تعیینات کئے جانے کا مطالبہ	289
72-	تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو	
	ضلع کا درجہ دینے کا مطالبہ	292
73-	لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ملکی آبادی میں سپیشل پرسن اور	
	خواجہ سراء کے اعداد و شمار جاری کئے جانے کا مطالبہ	294
74-	بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات کے خاتمہ کے لئے فی الفور	
	اقدامات کرنے کا مطالبہ	298
75-	پاکستان میں خواجہ سراء کی اکثریت عام لوگوں کے رویے سے	
	عدم تحفظ اور احساس کمتری میں مبتلا	300

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
76-	خواتین امن کو نسل کو قانونی حیثیت دینے کا مطالبہ	303
77-	خواتین پر تشدد، ریپ کرنے والے ملزمان کو فوری سزا دینے کا مطالبہ	306
78-	صوبائی دارالحکومت میں پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لانے کا مطالبہ	311
بدھ، 29- ستمبر 2021		
جلد 35 : شمارہ 4		
79-	ایجنڈا	317
80-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	319
81-	نعت رسول مقبول ﷺ	320
سوالات (محکمہ تحفظ ماحول)		
82-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	321
83-	کورم کی نشاندہی	340
سرکاری کارروائی		
مسودات قانون		
84-	(کوئی مسودہ قانون پیش نہ ہوا)	341
تحریرات التوائے کار		
85-	اینٹوں کے بھٹوں کی بندش سے مشکلات کا سامنا (۔۔ جاری)	344
86-	ٹریفک پولیس کی نااہلی کی وجہ سے گجرات اور صوبہ بھر میں	
87-	فضائی آلودگی اور سموگ میں اضافہ (۔۔ جاری)	345
87-	ماموں کائجن کی شہری آبادی سے گزرنے والے	
346	سیم نالہ کی تعمیر کا مطالبہ (۔۔ جاری)	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
88-	نکاح صاحب میں زگ زگ ٹیکنالوجی کے بغیر	
346	بھٹے چلنے کا انکشاف (--- جاری)	
89-	ملتان میں ایم پی اے کے امیدوار کو حکومتی سیاسی مخالفت کا سامنا (--- جاری)	346
90-	لاہور کے علاقوں میں غیر قانونی ملز کی وجہ سے عوام	
347	موذی امراض میں مبتلا (--- جاری)	
91-	ضلع چنیوٹ میں فیکٹریوں کے خارج کردہ زہریلے پانی سے	
348	فصلوں اور انسانوں کو نقصان (--- جاری)	
92-	تحصیل ڈسکہ کی مٹر انوالی ٹاکٹڈن سیان روڈ ٹوٹ پھوٹ کا	
349	شکار ہونے سے علاقہ کمینوں کو دشواری کا سامنا	
93-	شاہدرہ لاہور میں چھ سالہ بچی پتنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق (--- جاری)	350
94-	لاہور کی نہر میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس	
350	پھیلنے کا خدشہ (--- جاری)	
95-	پنجاب میں جرائم میں اضافہ (--- جاری)	351
96-	لاہور میں باسٹھ خواتین سے زیادتی (--- جاری)	351
97-	جی او آر-III میں ایس ڈی او کی سرپرستی میں	
352	ڈکیت گینگ قبضہ مافیا کی وارداتیں (--- جاری)	
98-	پنجاب میں منڈی مویشیاں پر عائد داخلہ ٹیکس کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ	352
جمعرات، 30- ستمبر 2021		
جلد 35 : شمارہ 5		
99-	ایجنڈا	357
100-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	359

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
101-	نعت رسول مقبول ﷺ	360
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
102-	مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021	361
103-	مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولر ایز کرنے کا کمیشن پنجاب 2021	363
104-	قواعد کی معطلی کی تحریک	366
105-	مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولر ایز کرنے کا کمیشن پنجاب 2021	367
	سوالات (محکمہ اوقاف و مذہبی امور)	
106-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	368
	پوائنٹ آف آرڈر	
107-	بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولر ایز کرنے کا بل مجلس قائمہ برائے	
369	لوکل گورنمنٹ کی بجائے مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ کو بھیجنا	
108-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔ جاری)	370
109-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	402
	توجہ دلاؤ نوٹس	
110-	پاکستان میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دو افراد جاں بحق	
418	اور رقم لوٹنے سے متعلقہ تفصیلات	
111-	لاہور: وحدت کالونی 85- ایچ کے رہائشی کے گھر چوری کی	
419	سنگین واردات سے متعلقہ تفصیلات	
112-	اوکاڑہ: منڈی احمد آباد میں 6 سالہ بچے کا زیادتی کے بعد قتل سے متعلقہ تفصیلات	421
113-	ساہیوال: میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات	423
114-	ساہیوال: پاکستان چوک میں میڈیکل سٹور پر ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات	426

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
115-	لاہور: لال پل مغپورہ میں 45 سالہ شخص کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	427
	تحریر ایک التوائے کار	
116-	یونیورسٹی آف گجرات تمام سہولیات کے باوجود انتظامیہ اور فیکلٹی طلباء کی تعلیمی بہتری کے لئے کوئی خاطر خواہ اقدام اٹھانے میں ناکام	428
117-	حکومت پنجاب کی جانب سے ٹریفک چالانوں کی مد میں ہوشربا اضافہ سے غریب عوام کو پریشانی کا سامنا	430
118-	ہارون آباد شہر میں ڈکیتی کی وارداتوں میں روز بروز اضافہ	431
119-	ٹی وی چینلز انٹرنیٹ منٹ اور ڈراموں کی نام پر فحاشی پھیلانے اور نوجوان نسل کو گمراہ کرنے میں مصروف	433
120-	قصور مصطفیٰ آباد لیلیانی اور متعدد مقام پر گندگی کے ڈھیر اور صفائی عملہ اٹھانے میں ناکام	435
121-	لاہور میں آئس نشہ کرنے والے طلباء اور نوجوانوں میں روز بروز اضافہ	437
122-	قواعد کی معطلی کی تحریک	438
	قرارداد	
123-	ایم بی بی ایس پاس کرنے والے ڈاکٹروں کا نئے قواعد PMC میں شق نمبر 20 کوئی الفور ختم کرنے کا مطالبہ	439
124-	قواعد کی معطلی کی تحریک	442
	قرارداد	
125-	چین میں ہزاروں پاکستانی طلباء اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لئے واپس چین جانے والوں کے لئے ویزے کا مطالبہ	443

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
126-	MDCAT کے ٹیسٹ دینے والے طلباء و طالبات کو نئے طریقہ	
446	امتحان سے پریشانی کا سامنا	-----
	جمعہ المبارک، یکم۔ اکتوبر 2021	
	جلد 35 : شمارہ 6	
127-	ایجنڈا	451 -----
128-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	453 -----
129-	نعت رسول مقبول ﷺ	454 -----
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
130-	سپیشل کمیٹیز اور سٹینڈنگ کمیٹیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	455 -----
	سوالات (محکمہ بہبود آبادی)	
131-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	462 -----
132-	کورم کی نشاندہی	462 -----
133-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	463 -----
134-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	495 -----
135-	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(80)/2021/2635. Dated: 22nd September, 2021. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby summon the 35th Session of Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Friday, 24th September, 2021 at 2:00 p.m.** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

**Dated Lahore,
22nd September, 2021**

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24- ستمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مال، کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیر و آرنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- مسودہ قانون (ترمیم) مالیات، پنجاب 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیات، پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

- 2- مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021
ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔
- 3- مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ، حفاظت، بچاؤ اور انتظام جنگلی حیات پنجاب 2021
ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ، حفاظت، بچاؤ اور انتظام جنگلی حیات پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔
- 4- قوانین (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ املاک اور بے گھر افراد 2021
ایک وزیر مسودہ قانون (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ املاک اور بے گھر افراد 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیرمینوں کا پینل

- 1- میاں شفیق محمد، ایم پی اے پی پی-258
- 2- نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی-213
- 3- جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
- 4- محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو-331

کابینہ

- 1- جناب عبدالعلیم خان : سینئر وزیر / وزیر خوراک
- 2- سید یادو عباس بخاری : وزیر سماجی بہبود و بیت المال
- 3- ملک محمد انور : وزیر مال
- 4- جناب محمد بشارت راجہ : وزیر قانون و پارلیمانی امور، امداد باہمی
- 5- راجہ راشد حفیظ : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

6

- 6- جناب فیاض الحسن چوہان : جنیل خانہ جات
- 7- جناب یاسر ہالوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
- پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ *
- 8- جناب عمار یاسر : وزیر کاشت و معدنیات
- 9- جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم
- 10- جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول
- 11- سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور
- 12- جناب غنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل
- 13- جناب محمد سبطین خان : وزیر جنگلات
- 14- جناب محمد اجمل : وزیر چیف منسٹر ز انسپکشن ٹیم
- 15- چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن
- 16- جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نار کوئٹس کنٹرول
- 17- جناب خیال احمد : وزیر کالونیز، کلچر *
- 18- محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین
- 19- جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجوانان، کھیلین، آثار قدیمہ و سیاحت
- 20- میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
- 21- میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 22- جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن
- 23- میاں محمود الرشید : وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
- 24- ملک اسد علی : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

- 25- جناب محمد ہاشم ڈوگر : وزیر بہبود آبادی
- 26- سردار محمد آصف نکئی : وزیر مواصلات و تعمیرات
- 27- سید مصباح علی شاہ بخاری : وزیر ایشیائی امور / جنگلی حیات و بحری
- 28- ملک نعمان احمد لنگڑیل : وزیر مینجمنٹ پرو فیشنل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
- 29- سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر زراعت
- 30- جناب محمد اختر : وزیر توانائی
- 31- جناب محمد جہانزیب خان کھچی : وزیر ٹرانسپورٹ
- 32- جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوٰۃ و عشر
- 33- مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ
- 34- جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی
- 35- سردار حسنین بہادر : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈیولپمنٹ
- 36- محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر /
پیشہ لائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 37- جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

8

4- پارلیمانی سیکرٹریز

- 1- راجہ صغیر احمد : جیل خانہ جات
- 2- چودھری محمد عدنان : مال
- 3- جناب اعجاز خان : چیف منسٹر انسپشن ٹیم
- 4- ملک تیمور مسعود : ہوسنگ شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 5- راجہ یاور کمال خان : سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
- 6- جناب سلیم سرور جوڑا : سماجی بہبود
- 7- میاں محمد اختر حیات : داخلہ
- 8- چودھری لیاقت علی : صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 9- جناب محمد مامون تارڑ : سیاحت
- 10- چودھری فیصل فاروق چیمہ : آبکاری، محصولات و نادر کوئٹس کنٹرول
- 11- جناب فتح خالق : سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 12- جناب احمد خان : لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
- 13- جناب تیمور علی لالی : اوقاف و مذہبی امور
- 14- جناب عادل پرویز : تحفظ ماحول
- 15- جناب شکیل شاہد : محنت
- 16- جناب غضنفر عباس شاہ : کالونیز
- 17- جناب شہباز احمد : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

9

- 18- جناب عمر آفتاب : منصوبہ بندی و ترقیات
- 19- جناب نذیر احمد چوہان : بیت المال
- 20- جناب محمد امین ذوالقرنین : امداد باہمی
- 21- جناب احمد شاہ کھگہ : توانائی
- 22- سید عباس علی شاہ : قانون و پارلیمانی امور
- 23- جناب محمد ندیم قریشی : اطلاعات و ثقافت
- 24- میاں طارق عبداللہ : ٹرانسپورٹ
- 25- جناب نذیر احمد خان : خصوصی تعلیم
- 26- رائے ظہور احمد : خوراک
- 27- سید افتخار حسن : مینجمنٹ پرو فیشنل ٹیلینٹ ڈیولپمنٹ
- 28- جناب محمد عامر نواز خان : کائناتی و معدنیات
- 29- جناب محمد شفیق : زکوٰۃ و عشر
- 30- جناب محمد سبطین رضا : ہائر ایجوکیشن
- 31- جناب محمد رضا حسین بخاری : جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
- 32- جناب محمد عون حمید : خواندگی
- 33- جناب محمد اشرف خان رند : آبپاشی
- 34- جناب شہاب الدین خان : مواصلات و تعمیرات
- 35- جناب محمد طاہر : زراعت
- 36- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ
- 37- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

10

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 24- ستمبر 2021

(یوم الجمع، 16- صفر المظفر 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں شام 4 بجے زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا
إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾
وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾
وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا ذُوحَظٍ
عَظِيمٌ ﴿٣٥﴾

سورہ لہم السجدہ۔ آیت (33 تا 35)

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو سخت کلامی کا ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو ایسا کرنے سے تم دیکھو گے کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور انہی کو نصیب ہوتی ہے جو

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ o

بڑے صاحب نصیب ہیں (35)

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
 سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی
 سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
 سلام اس پر بروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
 سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
 سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
 سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
 سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقری کی

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے۔

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔ 258
2. نوابزادہ وسیم خان بادوزئی، ایم پی اے پی پی۔ 213
3. جناب محمد عبداللہ وٹاچ، ایم پی اے پی پی۔ 29
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے ڈبلیو۔ 331

شکریہ

سوالات

(محکمہ جات مال، کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مال و کالونیز اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد معظم شیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔ No Point of Order۔ وقفہ سوالات کے بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ پہلا سوال ملک غلام قاسم ہنجر کا

ہے۔ کیا ملک غلام قاسم ہنجرام موجود ہیں؟۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 714 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔
محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3576 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی ڈی ایم اے پروگرام کے بجٹ اور افادیت سے متعلقہ تفصیلات

*3576: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ڈی ایم اے کا کتنا بجٹ ہے؟

(ب) 2013 سے 2018 تک کتنے لوگ اس سے مستفید ہوئے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں PDMA کے لئے

کل رقم -/1,602,295,000 روپے مختص کی۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

ذیلی عنوان	مختص رقم
AO1 تنخواہ والاؤنسز	-/106,250,000
AO3 انتظامی امور	-/316,083,000
AO4 ریٹائرمنٹ سہولیات	-/1,000,000
AO5 (i) انتقال دورانِ سروس	-/5,000,000
مختص شدہ رقم برائے ہنگامی ضروریات	-/1,000,000,000
AO6 میٹنگ ریفریشنٹ	-/1,000
AO9 فراہمی غذائی ضروریات	-/168,803,000
A13 مرمت بحالی	-/5,158,000
کل میزان	-/1,602,295,000

(ب) 2013 سے 2018 تک 1,468,173 افراد کو قدرتی آفات سے متاثر ہونے کی وجہ

سے مختلف مددات میں مالی امداد فراہم کی گئی تفصیلات جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3318 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں لینڈ ریکارڈ کے ملازمین کے سروس سٹرکچر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3318: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ 8 سال سے پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے سنٹرز میں کام

کرنے والے ملازمین کا کوئی سروس سٹرکچر نہیں بنایا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے تین سالوں سے ان دفاتر میں کام کرنے والوں کی

تنخواہوں میں اضافہ نہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو علاج معالجہ کے لئے بھی میڈیکل کی سہولت میسر

نہ ہے؟

(د) کیا حکومت پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے سنٹرز میں کام کرنے والے ملازمین

کے مسائل حل کرنے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) یہ بات درست نہیں۔ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا قیام عرصہ 8 سال نہیں بلکہ 3 سال

قبل وجود میں آیا۔ تاہم سروس سٹرکچر کے حوالے سے بورڈ کی ذیلی کمیٹیاں تیزی سے

کام کر رہی ہیں۔

(ب) درست ہے۔ یہ تمام ملازمین Contract کے عوض ایک Lump sum تنخواہ پر کام

کر رہے ہیں۔ تاہم اس ضمن میں بورڈ کی ذیلی کمیٹی کام کر رہی ہے۔ اس کی سفارشات

پر جلد عملدرآمد کر دیا جائے گا۔

- (ج) تمام کنٹریکٹ ملازمین کو میڈیکل اور انشورنس کی سہولت سرکار کے ملازمین کے طرز پر دستیاب ہیں۔ تاہم ہیلتھ انشورنس فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔
- (د) ملازمین کے مسائل کے حل کے لئے حکومت نے متعلقہ ادارے کو اپنی ترجیحات سے آگاہ کر دیا ہے اور اس ضمن میں بورڈ نے مختلف ذیلی کمیٹیاں قائم کی ہیں جو مسائل کے حل کے لئے ترجیحی بنیادوں پر کام کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ج: (الف) سے متعلق ہے۔ میں نے اپنے سوال کے ج: (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ عرصہ 8 سال سے پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے سنٹرز میں کام کرنے والے ملازمین کا کوئی سروس سٹرکچر نہیں بنایا گیا؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ بات درست نہیں۔ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا قیام عرصہ 8 سال نہیں بلکہ 3 سال قبل وجود میں آیا۔ تاہم سروس سٹرکچر کے حوالے سے بورڈ کی ذیلی کمیٹیاں تیزی سے کام کر رہی ہیں۔ میں بتانا چاہتی ہوں کہ 8 سال پہلے (MPU) Project Management Unit کے نام سے ایک ادارہ بنایا گیا تھا جو کہ لینڈ ریکارڈ کے سسٹم کو بہتر کر رہا تھا۔ جب اس کا 90 فیصد کام مکمل ہو گیا تو اس ادارے کو ایک اتھارٹی بنایا دیا گیا یعنی پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کا قیام عمل میں آیا۔ یہ اتھارٹی تین سال پہلے بنی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال پوچھیں۔ اس میں آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اس اتھارٹی کے ملازمین کا کوئی سروس سٹرکچر نہیں ہے تو کب تک ان ملازمین کا سروس سٹرکچر بن جائے گا اور 8 سال قبل بھرتی ہونے والے ملازمین کہاں پر stand کریں گے؟ منسٹر صاحب مہربانی کر کے مجھے اس بارے میں تھوڑا brief کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر ریونیو!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی جنوری 2017 میں بنی تھی۔ یہ درست ہے کہ اس کے ملازمین کا اس وقت سروس سٹرکچر نہیں تھا مگر اب اس اتھارٹی کے تمام ملازمین کے rules بن گئے ہیں اور ان کو باقی سہولیات بھی مل چکی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ کا اگلا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس ادارے میں جو ملازمین پہلے رکھے گئے تھے کیا ان کو سروس سٹرکچر کا فائدہ ہو گا یا صرف نئے بھرتی ہونے والے ملازمین کو اس کا فائدہ ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس وقت جو ملازمین بھرتی ہوئے تھے وہ contract پر بھرتی کئے گئے تھے اور اسی contract پر وہ اب بھی کام کر رہے ہیں۔ ہم نے ان ملازمین کی service conditions کو مزید بہتر کیا ہے۔ اب ان ملازمین کو increment، میڈیکل الاؤنس، انشورنس اور دیگر سہولیات بھی مل رہی ہیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ، مہربانی۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سیشنل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) رنگ روڈ اتھارٹی لاہور کے بارے میں

سیشنل کمیٹی نمبر 12 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں

“The Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021

(Bill No.33 of 2021)”

کے بارے میں Special Committee No. 12 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔ جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2946 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حلقہ پی پی-154 میں سرکاری اراضی کی تعداد اور اس
کی ملکیت سے متعلقہ تفصیلات

- *2946: چودھری اختر علی: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) حلقہ پی پی-154 لاہور میں سرکاری اراضی کتنی کس کس جگہ ہے یہ اراضی کس کس کی ملکیت ہے؟
- (ب) کتنی سرکاری اراضی پر قبضہ ہے اور یہ قبضہ کب سے ہے ان ناجائز قابضین کے نام اور پتہ جات بتائیں؟
- (ج) کتنی سرکاری اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر کے ان پر بلڈنگ بنائی ہوئی ہیں؟
- (د) اس حلقہ میں کتنے سرکاری ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں تعینات ہیں؟
- (ه) حکومت اس حلقہ میں سرکاری اراضی کو ناجائز قابضین سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

- (الف) حلقہ پی پی-154 لاہور میں کل اراضی تعدادی 1870 کنال مواصلات باگڑیاں دھرم چند۔ چند رائے۔ کیرکلاں اور رکھ کوٹ لکھپت میں واقع ہے جو کہ صوبائی حکومت اور صوبائی حکومت (متر و کہ) کی ملکیت ہے۔
- (ب) یہ عرصہ دراز سے 129 کنال زیر ناجائز آبادیز 178 کنال مساجد۔ مدرسہ و قبرستان ہائے 401 کنال زیر راستہ و کھالہ جات اور 1162 کنال محکمہ جات زیر قبضہ ہے۔ جدید سروے زیر کارروائی ہے۔
- (ج) رقبہ تعدادی 129 کنال پر ناجائز آبادیز ہیں جن کے لئے پالیسی سازی کے لئے حکومت کو تحرک کیا جا چکا ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ه) واگزار شدہ اراضی کو آئندہ ناجائز قبضہ سے اراضی بچانے کے لئے ریونیو اہلکاران پر مشتمل نگران ٹیمیں تشکیل دے دی ہیں تاکہ تحفظ دیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس وقت گیلری میں سیکرٹری کالونیز موجود ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے جو جواب دیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ جواب میں پی پی-154، لاہور کے جن موضوعات کے نام دیئے گئے ہیں وہ اس حلقہ پی پی-154 کے نہیں ہیں اگر آپ کہیں تو میں یہ نام پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ موضوعات باگڑیاں دھرم چند، چند رائے، کیرکلاں اور رکھ کوٹ لکھپت میں واقع ہیں۔ ان موضوعات کا پی پی-154 سے تعلق نہیں ہے۔

(اذان عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں وزیر کالونیز، سیکرٹری کالونیز اور آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ میں پی پی-154 سے ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوا ہوں۔ میرے سوال کے جواب میں جن موضوعات کا بتایا گیا ہے وہ حلقہ پی پی-154 میں نہیں ہیں۔ میرے سوال کا جواب بالکل غلط دیا گیا ہے۔ سیکرٹری کالونیز اس چیز کا نوٹس لیں۔ میرا یہ سوال پچھلے دو سال سے pending چلا آرہا ہے اور آج بھی اس کا غلط جواب دیا گیا ہے لہذا میری درخواست ہے کہ میرے اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ اس کے ذمہ دار کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔ یہ دفتر میں بیٹھ کر جواب لکھ دیتے ہیں اور ان کی کوئی جانچ پڑتال کرنے والا نہیں ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ کو مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے اس کا نوٹس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی صاحب! اس سوال کو pending کر دیتے ہیں اور اس کا تفصیلی جواب منگوا لیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کو pending نہ کریں بلکہ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے۔ یہ صرف میرا نہیں بلکہ اس تمام ہاؤس کے تقدس کا مسئلہ ہے کیونکہ اگر دو سال کے بعد بھی جواب غلط آئے گا تو اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ یہ اس ایوان کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ان کے جودل میں آتا ہے وہ یہاں لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس سوال نمبر 2946 کو pending کیا جاتا ہے اور اس کا درست اور تفصیلی جواب مہیا کیا جائے۔ اگلا سوال محترمہ عزیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4788 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3501 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہوئی ہے کہ ان کے سوال کو pending کر دیا جائے تو ان کے سوال نمبر 3323 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلٹی سعیدہ تیمور کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4894 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 2593 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3409 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلٹی سعیدہ تیمور کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4895 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 2944 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری مسعود احمد کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 3482 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4928 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال نمبر 4054 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 3499 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: 94-1993 میں جناح آبادی، بھٹو کالونی کے

مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3499: رانا منور حسین: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ 94-1993 میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب نے آباد کاری، جناح آبادی اور بھٹو کالونی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا تھا؟
- (ب) مالکانہ حقوق دینے کے لئے کیا میرٹ مقرر کیا گیا تھا ان احکامات / اعلان کی روشنی میں ضلع سرگودھا کے دیہاتوں میں کس حد تک عمل درآمد ہوا؟
- (ج) کتنے لوگوں کو ان سکیموں کے تحت اس ضلع میں مالکانہ حقوق ملے ہیں اور کس کس گاؤں میں حقوق ملکیت دیئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

- (الف) بمطابق ریکارڈ / موقعہ سال 94-1993 میں ضلع سرگودھا میں کوئی آباد کاری، جناح آبادی اور بھٹو کالونی کا اعلان نہ ہوا تھا اور نہ ہی مالکانہ حقوق دیئے گئے تھے۔
- (ب) ضلع سرگودھا میں کوئی مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے تھے اس لئے کوئی میرٹ مقرر نہ ہوا تھا۔
- (ج) مندرجہ بالا سکیم ہائے کے تحت کسی کو بھی ضلع سرگودھا میں کوئی حقوق ملکیت نہ دیئے گئے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میں گزارش کروں گا کہ میرے سوال کا جواب ٹھیک نہیں دیا گیا کیونکہ میں اس حوالے سے بالکل clear ہوں کہ 94-1993 میں چیف منسٹر صاحب نے یہ اعلان کیا تھا کہ لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے اور خاص طور پر انڈیا سے جو مہاجرین آئے ہیں انہیں ان کے گھروں کے مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔ وہ لوگ 1947 میں بہت سی قربانیاں دے کر انڈیا سے پاکستان میں تشریف لائے تھے۔ وہ لوگ آج تک پریشان ہیں کیونکہ انہیں رہنے کے لئے آباد کاری احاطے دیئے گئے ہیں لیکن آج تک انہیں مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے۔ اب ایک اور نئی victimization شروع ہوئی ہوئی ہے کہ لوگوں کے خلاف 32/34 کی کارروائی کر کے انہیں پریشان کیا جا رہا ہے۔ پچھلے ادوار میں جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں انہوں نے

کوشش کی ہے کہ ان لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں، اعلانات ہوئے ہیں، چٹھیاں جاری ہوئی ہیں۔ جیسے لوگوں کو Grow More Scheme کے تحت زرعی اراضی allot کی گئی ہے اُس حوالے سے بھی ایک سکیم چل رہی ہے کہ لوگوں کو وہاں سے disposess کیا جا رہا ہے یہ بھی بہت بڑی victimization ہے۔ لوگوں نے وہاں پر بہت بڑی investment کی ہے انہوں نے سال ہا سال اُس کی قسطیں ادا کرنے کے بعد اپنا ایک مستقبل بنایا ہے اور اس کے ساتھ اُن کی generations وابستہ ہیں اور آج اُنہیں کہا جا رہا ہے کہ آپ نے سرکاری زمینوں پر قبضہ کیا ہوا ہے آپ یہ زمین چھوڑ دیں۔ اسی طرح مہاجرین اتنی قربانیاں دے کر پاکستان میں آئے اور اُن کا دس مرلے کا گھر ہے جو اُن کی کل کائنات ہے اور اُن کو بھی اُس کے مالکانہ حقوق نہیں دیئے جا رہے۔ منسٹر صاحب اس کے بارے میں بتائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! محکمہ کالونیز کے ریکارڈ میں کہیں سے بھی یہ نہیں مل رہا کہ اُس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کو مالکانہ حقوق دینے کی کوئی منظوری دی تھی۔ محکمہ کالونیز کے پاس جب تک کوئی in writing منظوری نہ ہو تو وہ اس پر کام نہیں کر سکتا۔ اس موجودہ حکومت کے دور میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں آئی اور کسی پچھلی حکومت کی طرف سے بھی کوئی ایسی direction نہیں ہے لہذا سرکاری زمین پر جو لوگ بیٹھے ہیں اُنہیں غیر قانونی قابضین تصور کیا جائے گا اور اُن سے وہ سرکاری زمینیں خالی کرائی جائیں گی۔ بہت شکریہ۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے بالکل ٹھیک فرمایا کہ جن لوگوں نے قبضے کئے ہوئے آپ اُن سے وہ قبضے ضرور خالی کروائیں لیکن جو مہاجرین اپنا سب کچھ چھوڑ کر پاکستان کے لئے یہاں آئے ہیں اور 1947 سے انہوں نے اپنے گھر بنائے ہوئے ہیں اور اب تک وہ بڑی مشکل سے stable ہوئے ہیں۔ اب آپ اُنہیں کہتے ہیں کہ آپ غیر قانونی بیٹھے ہیں تو اُن لوگوں کے ساتھ یہ سراسر نا انصافی ہے۔ میں اس میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا کہ محکمہ کالونیز کے ریکارڈ میں ایسا کوئی notification نہیں ملا تو بات یہ ہے کہ یہ fundamental rights میں بھی آتا ہے۔ آپ میرے سوال کو pending کر دیں یا

Standing Committee کے حوالے کر دیں میں 94-1993 میں وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے جاری کردہ notification کی کاپی لے کر آؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! یہ question pending نہیں ہو گا کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جواب دے دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! اگر فاضل رکن کے پاس میاں منظور احمد وٹو صاحب، وزیر اعلیٰ پنجاب کے دور کا notification ہے تو ان کی اپنی حکومت میں اُس notification پر عمل ہونا چاہئے تھا یا اُس دور میں کوئی نیا notification ہونا چاہئے تھا۔ ابھی تک اس حکومت کے پاس ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ جن لوگوں کو displace کیا جا رہا ہے ہمیں انہیں check کر لیتے ہیں کیونکہ انڈیا سے جو لوگ migrate کر کے آئے تھے انہیں claims کے ذریعے رقبے مل گئے ہیں۔ اُن کے پاس اگر مزید کوئی claims ہیں تو وہ proper forum پر put up کریں اور حکومت اُس کو دیکھ لے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ اُن کی طرف سے request آئی ہوئی ہے کہ اُسے pending کیا جائے تو ان کے سوال نمبر 4938 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان سوال نمبر 4472 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3937 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: مخدوم پور پھوڑاں میں سرکاری اراضی غیر قانونی قابضین

سے واگزار کر دانے سے متعلقہ تفصیلات

*3937: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خانیوال میں مخدوم پور پھوڑاں دین پور موڑ نزد گرنز ہائی

سکول پر اٹالاری اڈا پر صوبائی حکومت کی گیارہ کنال 3 مرلہ اراضی موجود ہے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی اس قیمتی زمین پر تقریباً 30 سے 40 دکانیں بنی ہوئی ہیں؟
- (ج) کیا حکومت ان دکانوں کے ناجائز قابضین سے قبضہ کی واپسی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) بمطابق رپورٹ ڈپٹی کمشنر، خانیوال مذکورہ اراضی تحت سکیم تہہ خواہی حسب شرائط ملکیت ہو چکی ہے اور اس کا ریکارڈ مال میں بروئے انتقال نمبر 2538، مورخہ 30.08.2006 بحق مسماۃ اللہ جوئی بیوہ رمضان وغیرہ عملدرآمد ہو چکا ہے۔ مالکان مذکورہ موقع پر قابض و متصرف ہیں۔

(ب) رقبہ مذکورہ ملکیتی مالکان ہے جس پر مالکان اراضی نے دکانات / مکانات تعمیر کر کے خود قابض و متصرف ہیں۔

(ج) رقبہ ملکیتی و مقبوضہ مالکان ہے جس کے خلاف کارروائی نہ ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! محکمہ نے ج (الف) کے جواب میں بتایا ہے کہ یہ زمین ایک بیوہ کے نام پر ہے۔ اس جواب پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ زمین کسی خاتون کے نام پر نہیں ہے بلکہ ایک مرد کے نام پر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ محکمہ نے بتایا کہ یہ زمین ایک سکیم کے تحت کسی عورت کو transfer ہوئی ہے تو گورنمنٹ کی کوئی بھی ایسی سکیم نہیں تھی جس کے تحت گورنمنٹ نے instructions دی ہوں کہ اس کی ملکیت کسی کو دی جاسکتی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ تہہ خواہی سکیم کون سی سکیم تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! تہہ خواہی سکیم انگریز دور کی سکیم ہے۔ اُس وقت انگریز جس سے خوش ہوتا تھا اُس کو کہتا تھا کہ جہاں تک آپ کی نظر جاتی ہے وہاں تک کی زمین آپ کو allot کی جاتی ہے اُس کو تہہ خواہی سکیم کہتے ہیں۔ Land Act 1912 کی (2) Section-10 کے تحت یہ allotments ہوئیں اور یہ زمین صوبائی ملکیت نہیں

ہے یہ قابل انتقال ملکیت ہے۔ یہ زمین اللہ جوائی بنت رمضان کو allot ہوئی اور یہ دکانیں انہوں نے بنائی ہوئی ہیں ان دکانوں کے ساتھ محکمہ کالونیز کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا ٹائم دے دیں تاکہ میں اس کو study کر لوں کیونکہ میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ پراپرٹی اللہ جوائی کے نام پر ہے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آرہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے clarify تو کر دیا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! ایک عورت کے نام پر کیسے یہ سکیم allot ہوئی؟ جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب خود یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک انگریزوں کی بنائی ہوئی سکیم تھی اس لئے میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! ہم اس کا مکمل ریکارڈ منگوا لیتے ہیں اور اس کی فرد ملکیت یا جو بھی مالکانہ اندراج رجسٹر میں موجود ہے محترمہ کو دکھادیں گے۔
محترمہ شاہدہ احمد: جی، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5056 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے لئے مختص کردہ بجٹ اس کا

تصرف نیز اس کے سپیشل آڈٹ سے متعلقہ تفصیلات

5056 * محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کا مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ مالی سال وار کتنا کتنا تھا اور اس کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا؟

- (ب) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے ٹڈی دل سے نمٹنے کے لئے کون کون سے اضلاع میں ایمر جنسی نافذ کی تھی اور ان اضلاع میں ٹڈی دل کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا نیز اس نقصان کے ازالہ کے لئے اتھارٹی نے کیا کیا اقدامات اٹھائے تفصیل بتائی جائے؟
- (ج) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو مالی سال 20-2019 میں ٹڈی دل کے حملہ کے بعد کتنے اضافی فنڈ فراہم کئے گئے اور یہ فنڈز کس کس مد میں خرچ کئے گئے تفصیل بتائی جائے؟
- (د) کیا حکومت پی ڈی ایم اے کے ان دو سالوں کے بجٹ کا آڈٹ کروانے خاص کر ممی جون میں جو فنڈز مختص کئے ان کا سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

- (الف) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب کے بجٹ برائے مالی سال 2018-19 کا بجٹ /-1,226,257,000 ایک ارب بائیس کروڑ باسٹھ لاکھ ستاون ہزار روپے اور مالی سال 20-2019 کا بجٹ نو ارب چھیاسی کروڑ چودہ لاکھ تہتر ہزار روپے ہے اور اس کے جزوی اخراجات کی (تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔
- (ب) پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے صوبائی کابینہ کی مورخہ 30.01.2020 کو ہونے والی چوبیسویں میٹنگ کے فیصلے کی روشنی میں ٹڈی دل حملے کی وجہ سے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر 170/2020/F&P مورخہ 03.03.2020 پورے صوبہ پنجاب میں ایمر جنسی نافذ کی۔ (کاپی جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔
- کچھ اضلاع میں ٹڈی دل کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کی (تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔
- ٹڈی دل سے نمٹنے کے لئے حکومت نے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔
- 1- قومی سطح پر ٹڈی دل سے نمٹنے کے لئے نیشنل لوکسٹ کنٹرول سنٹر (NLCC) قائم کیا گیا ہے۔
 - 2- موثر سپرے کے لئے مشینیں خریدی گئی ہیں اور صوبہ بھر میں 151339.459 ہیکٹر رقبہ میں سپرے کیا گیا۔

- 3- بروقت اطلاع اور رابطے کے لئے جدید نظام قائم کیا گیا۔
- 4- اینڈ رائڈ اپلیکیشن بنائی ہے جس کے ذریعے صوبہ میں سروے بروقت اور براہ راست معلومات پی ڈی ایم اے کے ٹڈی دل Dashboard پر بروقت آگاہ کیا جاسکتا ہے۔ اس اپلیکیشن سے صوبہ میں موجود لوگ کہیں سے بھی ٹڈی دل کی اطلاع دے سکتے ہیں۔ یہ اپلیکیشن گوگل کے پلے سٹور پر مفت مہیا کی گئی ہے۔ اس اپلیکیشن اور ڈیش بورڈ کو بین الاقوامی سطح پر FAO اور قومی سطح پر وزیراعظم پاکستان عمران خان نے سراہا ہے۔

(ج) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب کو حکومت پنجاب محکمہ خزانہ کی طرف سے مالی سال 2019-20 میں ٹڈی دل کے حملہ کے بعد پانچ سو ملین اضافی فنڈز فراہم کئے گئے جن کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- ڈپٹی کمشنر کو برائے آپریشن فراہم کئے مبلغ -/120,000,000 روپے
 - 2- محکمہ زراعت کو برائے خریداری سپرے فراہم کئے گئے مبلغ -/120,000,000 روپے
 - 3- ٹڈی دل کے سپرے کے لئے گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی خریداری کے لئے مبلغ -/159,027,000 روپے
 - 4- ٹڈی دل کے سپرے کے لئے مشینری کی خریداری مبلغ -/19,636,000 روپے
- کل اخراجات مبلغ -/418,663,000 روپے

(د) ڈائریکٹر جنرل آڈٹ (کلائی میٹ چیئنگ اینڈ انوائسمنٹ) محکمہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب کے مالی سال 2018-19 اور 2019-20 کا آڈٹ مکمل کر لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے ہے کہ PDMA ڈیپارٹمنٹ نے submit کروایا ہے کہ انہوں نے اربوں روپے کا بجٹ لیا گیا ہے تو میرا ان سے

سوال ہے کہ ٹڈی دل کی وجہ سے جو کسانوں اور کاشتکاروں کو نقصان ہوا وہ کتنا نقصان تھا اور کیا ان کاشتکاروں اور کسانوں کو اس نقصان کا ازالہ دیا گیا ہے؟ So, what is the estimate of the loss and what compensation has been given to them? بتایا بس یہ بتادیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! محترمہ نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے اس کا جواب ہم نے جزی (ب) میں پوری تفصیل کے ساتھ دیا ہے۔ اس کی تفصیل میرے پاس ہے، میں محترمہ کے ساتھ share کر لیتا ہوں لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس ضلع، اس علاقہ کا بلکہ اس موضع کا جو نقصان ہے وہ بہت کم ہے اور اس میں ہم claim declare نہیں کر سکتے تھے اس لئے اس علاقہ میں ہم نے کوئی ازالہ دیا اور نہ ہی اس کا کوئی قانونی طور پر ازالہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی یہ مکمل تفصیلات چاہتی ہیں تو میں ان کو دے دیتا ہوں۔ ہم نے 15 لاکھ ہیکٹر رقبہ کا سروے کروایا تھا اور اس کا نقصان بہت کم تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ کتنا نقصان ہوا ہے؟ آپ کے پاس کوئی تفصیل ہے تو وہ بتادیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جی، جناب سپیکر! یہ میرے پاس تمام اضلاع کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ کل 18 اضلاع میں نقصان ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ overall پنجاب کا بتادیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! پنجاب میں تقریباً 24 لاکھ ہیکٹر میں نقصان ہوا ہے۔ اس 24 لاکھ ہیکٹر پر ہم نے سروے کروایا ہے اور total damage area تقریباً 62 ہزار ایکڑ ہے۔ 24 لاکھ کے مقابلہ میں 62 ہزار ایکڑ پر نقصان ہوا ہے اور یہ 51 فیصد میں نہیں آتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ ہے کہ آپ نے کسانوں کو اس کی compensation دی ہے کہ نہیں اور اگر دی ہے تو کتنی دی ہے؟ کیونکہ PDMA نے اربوں

روپے کا بجٹ لیا ہے تو آپ کو نہیں لگتا کہ کسانوں کو compensation دینی چاہئے۔ آپ نے ابھی کہا کہ کسانوں کو کوئی compensation نہیں دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ compensation کی بات کر رہی ہیں، کیا آپ نے کسانوں کو compensate کیا ہے؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی محترمہ کو عرض کی ہے کہ پورے صوبے میں 24 لاکھ ہیکٹر پر ہم نے سروے کروایا ہے جس میں سے صرف 62 ہزار ایکڑ پر نقصان ہوا ہے اگر یہ علاقہ 51 فیصد سے زیادہ ہوتا تو پھر ہم کسانوں کو compensate کرتے یہ کل 62 ہزار ایکڑ رقبہ ہے اس لئے وہ compensation کے زمرے میں نہیں آتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ نے compensate نہیں کیا؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! جی، نہیں کیا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! انتہائی معذرت کے ساتھ میری رائے ہے کہ ان کا compensation بنتا ہے کیونکہ اگر اتنا بجٹ PMDA لے رہا ہے تو اس کو اپنی پالیسی کو بھی review کرنا چاہئے کہ جن کسانوں کی فصل خراب ہوتی ہے ان کو اس کی compensation لازمی ملنی چاہئے اور جو PDMA کا 51 فیصد کا rule ہے۔ I think that should be changed.

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! محترمہ نے کہا ہے کہ rule change کرنا ہے تو ٹھیک ہے یہ معزز ایوان ہے اگر یہ rule کو change کر دے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ rules بھی پرانے بنے ہوئے ہیں اور ہم نے تو اللہ کے فضل و کرم سے compensation بڑھائی ہے۔ پورے صوبے میں کوئی ایک بھی ایسا علاقہ یا موضع نہیں ہے جہاں پر 51 فیصد نقصان ہوا ہو اس سے کم ہی نقصان ہوا ہے اگر ایک موضع میں بھی اس سے زیادہ نقصان والا ہو تا تو ہم اس کو compensate کرتے۔ لہذا یہ پالیسی میں نہیں آتا اس لئے کسی کو بھی compensate نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ منسٹر صاحب! اب اگلا سوال لیتے ہیں۔ اگلا سوال جناب محمد افضل گل کا ہے۔۔۔ وہ اسے پیش کریں۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 4519 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔ جناب محمد ارشد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2559 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: غلہ منڈی بازار کے اطراف میں تعمیرات کو گرانے سے متعلقہ تفصیلات
2559* جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ غلہ منڈی بازار ساہیوال کے اطراف میں قیام پاکستان کے بعد سے لوگ قیام پذیر تھے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز سے قیام پذیر لوگوں کی تعمیرات کو زبردستی گرا دیا گیا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس سٹیشن غلہ منڈی ساہیوال بھی انہی ناجائز قابضین میں شامل ہے مگر تاحال قبضہ واگزار نہ کروایا گیا ہے؟
- (د) اگر جڑھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو تعمیرات گرانے کا معاوضہ مع اخراجات عوام الناس / متاثرین کو کب تک ادا کئے جائیں گے اور تھانہ غلہ منڈی پولیس کے قبضہ سے سرکاری اراضی کو کب واگزار کروایا جائے گا نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

- (الف) ریکارڈ مال میں ناجائز قابضین کے بارے کوئی تفصیل موجود نہ ہے کہ وہ سڑک کے رقبہ میں کب سے ناجائز قابض ہیں۔
- (ب) ملکیتی صوبائی حکومت رقبہ واگزار کرایا گیا ہے۔
- (ج) تھانہ ملکیتی صوبائی حکومت میں اپنی جگہ پر ہے۔ رقبہ صوبائی حکومت کا ہے اور مقبوضہ بھی صوبائی حکومت ہی ہے۔

(د) ناجائز تعمیرات گرانے پر لوگوں کو معاوضہ نہ دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلوانا چاہتا ہوں کہ میرا سوال ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے لئے اس گورنمنٹ نے نعرہ لگایا تھا کہ ان کو روزگار دیں گے، لوگوں کو مکان اور گھر دیں گے لیکن یہاں تو سو سے زیادہ لوگوں کو بے روزگار کر دیا گیا ہے۔ میرا سوال بھی اس کے متعلق ہے کہ جو ساہیوال میں غلہ منڈی بازار ہے اس کے اطراف میں قیام پاکستان سے قبل لوگ قیام پذیر تھے اور وہاں پر وہ اپنا گزر بسر کر رہے تھے انہوں نے وہاں زبردستی تعمیرات کو گرایا ہے اور جواب میں بھی انہوں نے یہی بتایا ہے لیکن یہاں issue یہ ہے کہ سو سے زیادہ لوگوں کو ناجائز قبضہ کرنے پر وہاں سے dispossess کیا گیا ہے جبکہ صوبائی حکومت کا کہنا ہے کہ وہاں ایک تھانہ بنا ہوا ہے جو کہ تھانہ غلہ منڈی کی building میں ہے وہ بھی انہی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے جو وہاں موجود ہے۔ یہ ایک Evacuee Trust کی property ہے اور یہاں سو سے زیادہ لوگوں کا روزگار چھین لیا گیا ہے لیکن وہ تھانہ کی building آج بھی وہاں پر ہی موجود ہے اور وہ مین سڑک بھی موجود ہے جو کہ ان کے سوال میں بھی بتایا گیا ہے۔ جز (الف) میں اگر آپ دیکھیں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ ریکارڈ مال میں ناجائز قابضین کے بارے کوئی تفصیل موجود نہ ہے سڑک کے رقبہ میں کب سے ناجائز قابض ہیں؟ جز (ب) میں یہ فرما رہے ہیں کہ ملکیتی صوبائی حکومت رقبہ واگزار کرایا گیا ہے۔ جز (ج) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ تھانہ ملکیتی صوبائی حکومت میں اپنی جگہ پر ہے۔ رقبہ صوبائی حکومت کا ہے اور مقبوضہ بھی صوبائی حکومت ہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ خود contradiction پیدا کر رہے ہیں پہلے دو جز میں یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے واگزار کر دانا تھا اور تیسرے جز میں یہ کہہ رہے ہیں کہ تھانہ صوبائی حکومت کے رقبہ پر ہے اور وہ ہم واگزار کر وائیں گے تو میرا سوال ان سے یہ ہے کہ وہ سڑک وہاں کیوں موجود ہے؟ کیا حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ صرف اور صرف لوگوں کا کاروبار چھینا جائے اور اگر dispossess کر دانا ہے تو ایک پالیسی کو follow کیوں نہیں کرتے یہ دو طرح کی پالیسی کیوں دے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! اس جواب میں بڑا واضح لکھا گیا ہے کہ وہ تمام ناجائز قابضین تھے اور جو ناجائز ہے وہ ناجائز ہے ان کو ہم جائز یا لگانہ حقوق نہیں دے سکتے اس لئے ان کو واگزار رقبہ قرار دے دیا گیا اور جو تھانہ کے رقبے کی بات ہے وہ صوبائی حکومت کا ایک ادارہ ہے (پولیس) اور وہ صوبائی حکومت کی ملکیتی رقبہ پر ہے لہذا میرے حساب سے تو اس سوال کا مزید کوئی جواب نہیں بنتا۔ جہاں تک بات رہی compensation کی جو معزز رکن نے کہا تھا کہ کیا جن کے مکانات گرائے گئے ہیں ان کو compensation دی جائے تو اس پر جواب دیا گیا ہے کہ ناجائز قابضین کی کوئی compensation ہوتی ہے اور نہ ہی حکومت دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ re-iterate کیا ہی نہیں کہ ان ناجائز قابض کو معاوضہ دینا چاہئے۔ میرا specific سوال ہے کہ اس حکومت نے uniformed policy کیوں نہیں اپنائی؟ میں on the floor of the House ان کو challenge کرتا ہوں کہ میرے سوال کا جواب غلط ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں کیونکہ اس سے بہت سے لوگوں کا فائدہ ہو جائے گا اور آپ کو یہ معاملات نظر آجائیں گے کہ جہاں پر ان کو کوئی بات پسند آجائے تو یہ appropriator کر دیتے ہیں اور جہاں پر انہوں نے کسی کو ٹھوکنے ہوتا ہے وہاں re-appropriator میں چلے جاتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاں تھانہ غلہ منڈی موجود ہے یہ Evacuee Trust Property Board (ETPB) کی زمین ہے۔ میں آپ کو ذمہ داری سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ زمین کسی صوبائی حکومت کی نہیں ہے۔ اگر تھانے والے ناجائز قابض ہو سکتے ہیں تو پھر میرے اور آپ جیسے بندے کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ میری آپ سے بڑی مودبانہ استدعا ہے کہ ان سو خاندانوں کے لئے کہ جن کو انہوں نے dispossess کیا ہے اور ان کا روزگار چھینا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس سوال کو آپ مہربانی فرما کر کمیٹی کے سپرد فرمادیں یا pending فرمادیں۔ آپ دونوں طرح سے جس طرح مرضی ہو دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! یہ حکومت کسی کو ٹھوکنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ لہذا جو ناجائز قابضین ہیں، ملک کے جس حصہ میں بھی ہیں ان کو displace کیا جائے گا ناکہ ساہیوال بلکہ پورے ملک میں اس حکومت نے ناجائز قابضین سے سرکاری املاک و اگزار کرائی ہیں۔ یہ تھانہ پنجاب حکومت کا ایک ادارہ ہے اور یہ پنجاب حکومت کی زمین پر ہے۔ I don't know کہ فاضل رکن کس بات پر insist کر رہے ہیں کہ اس تھانے کو بھی گرایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5057 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی ڈی ایم اے کا این 95 ماسک کی خریداری اور تقسیم، کمپنی

کا نام اور خرید کردہ سامان کے سچیشل آؤٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5057: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ڈی ایم اے کا مالی سال 2019-20 اور 2020-21 کا کتنا ہے مدوار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) یکم جنوری 2020 سے اب تک پی ڈی ایم اے نے ٹڈی دل کے لئے کون کون سے سپرے کس کس کمپنی سے کتنی مالیت میں خریدے نیز کتنے رقبہ پر سپرا کروایا گیا تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کورونا وائرس کے لئے پی ڈی ایم اے نے کون کون سا سامان کتنی مقدار میں کسی کمپنی سے خرید تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) پی ڈی ایم اے نے این 95 ماسک کتنی مقدار میں خریدے اور ان ماسک کو کہاں کہاں کتنی مقدار میں تقسیم کیا گیا تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا اس اتھارٹی نے یکم جنوری 2020 سے اب تک جو سامان اور سپرے خرید کیا اس کا حکومت سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب کے مالی سال 20-2019 کا بجٹ نو ارب چھیا سی کروڑ چودہ لاکھ تہتر ہزار روپے ہے اور مالی سال 21-2020 کا بجٹ ایک ارب اڑتالیس کروڑ دس لاکھ انیس ہزار روپے ہے جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سپرے کی ذمہ داری محکمہ زراعت اور پلانٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کی ہے جس کی مد میں پی ڈی ایم اے پنجاب، نے محکمہ زراعت کو جنوری 2020 سے اب تک 170 ملین فراہم کئے۔ ایک لاکھ اکیاون ہزار تین سو انتالیس اشاریہ چار سو اٹھ، ہیکٹر رقبہ پر سپرے کیا گیا جس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کورونا وائرس کے لئے پی ڈی ایم اے نے گاؤنز، حفاظتی عینک، فیس ماسک، حفاظتی دستانے (gloves) اور ہینڈ سینٹائزر خریدے جس کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پی ڈی ایم اے نے کوئی بھی N-95 ماسک نہیں خریدا۔

(ہ) ڈائریکٹر جنرل آڈٹ (کلانی میٹ چیلنج اینڈ انوائزمنٹ) نے پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کا آڈٹ برائے مالی سال 20-2019 کا مکمل کر لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ہ) سے ہے۔ انہوں نے رپورٹ پیش کی ہے لیکن آڈیٹر جنرل نے پنجاب کرونا فنڈز پر جو latest report دی ہے اس میں 15-ارب 46 کروڑ روپے کی بے ضابطگیاں ظاہر کی ہیں۔ اس رپورٹ کے بعد اس رپورٹ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں ایوان سے یہ request کروں گی کہ کرونا فنڈز پنجاب پر ایک سپیشل آڈٹ رپورٹ ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! محترمہ کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ محترمہ جو سوال کر رہی ہیں یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر انہوں نے آڈٹ رپورٹ پر بات کرنی ہے تو اس پر ضمنی سوال کرنے کے بجائے fresh question کر لیں۔ انہوں نے آخری جز میں پوچھا ہے کہ یکم جنوری 2020 سے اب تک جو سامان اور اسپرے خرید کیا اس کا حکومت سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو ہمارا آڈٹ سالانہ ہوتا ہے اور وہ routine میں ہو رہا ہے۔ اس سال کا آڈٹ بھی ہم نے پیش کر دیا ہے۔ وہ آڈٹ رپورٹ ہمارے پاس ہے محترمہ کو بھی دے سکتے ہیں۔ ان کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اس کے علاوہ PDMA کے جتنے بھی پیرے ہیں وہ settle ہو چکے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں لکھا ہوا ہے کہ حکومت سپیشل آڈٹ کروائے تو یہ کیسے نیا سوال بنتا ہے۔ اکاؤنٹنٹ جنرل نے پنجاب کرونا فنڈز میں 15- ارب روپے کی بے ضابطگیاں بتائی ہیں تو پھر یہ نیا سوال نہیں بنتا۔ آپ جز (ہ) پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جز (ہ) یا جز (د)

محترمہ حنا پرویز بٹ: جز (د)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ جز (ہ) اور جز (د) کے حوالے سے confused ہیں۔ جز (د) میں تو ماسک کے بارے میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں آڈٹ کے بارے میں نہیں لکھا ہوا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ یکم جنوری 2020 سے اب تک جو سامان اور اسپرے خرید کیا اس کا حکومت سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جز (ہ) ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! انہوں نے سپیشل آڈٹ کرانے کا پوچھا ہے۔ اس حوالے سے عرض ہے کہ سپیشل آڈٹ اور آڈٹ دونوں ہی ہو چکے ہیں اور ہمارے پیرے settle ہو چکے ہیں۔ ہم ان کو رپورٹ دکھا سکتے ہیں۔ اگر دوبارہ سپیشل آڈٹ ہو جائے تو پھر اس کے بعد دوبارہ کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں دوبارہ اپنا سوال دہراتی ہوں کہ آڈیٹر جنرل نے ابھی نئی رپورٹ دی ہے جس میں کرونا فنڈز میں بے ضابطگیاں پائی گئی ہیں اس لئے پرانی رپورٹ کی اہمیت نہیں ہے۔ آپ سے سوال یہی ہے کہ آپ اس فنڈز کے اوپر سپیشل آڈٹ رپورٹ کرائیں یا کوئی اور وجہ ہے کہ آپ آڈٹ نہیں کرانا چاہتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس پر نیا سوال دے دیں۔ ہم ان سے پوری تفصیل لے لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 4618 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، ملک صاحب! جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3154 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں رائج نمبر داری نظام کو ختم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3154: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ بھر میں رائج نمبر داری (Numberdari) نظام کو ختم کر دیا ہے جبکہ نمبر دار گاؤں / علاقہ میں عزت و انفرادی مقام اور بہترین ثالث مدد و معاون تصور کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نمبر داری گرانٹس جو کہ 12 ایکڑ، 4 کنال رقبہ پر محیط ہوتی ہیں اور انگریز سامراج کی طرف سے عرصہ ایک صدی قبل الاٹمنٹ ہوئیں ان کو بھی منسوخ کر کے حکومت اپنے قبضہ میں کرنا چاہتی ہے؟

(ج) اگر جہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایک بہترین جامع نظام کو کیوں ختم کیا جا رہا ہے حکومت اس کا متبادل کیا کرنے جا رہی ہے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) نمبر داری نظام کو ختم کرنے کے لئے بورڈ آف ریونیو، پنجاب کی حد تک کوئی پالیسی زیر غور نہ ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب، کالونیز ڈیپارٹمنٹ، بورڈ آف ریونیو، پنجاب کی پالیسی مورخہ 17.01.2006 کے تحت نمبر داری گرانٹ ایک بلا معاوضہ سروس گرانٹ ہے جب تک نمبر دار اپنے عہدہ نمبر داری پر قائم رہتا ہے اس وقت تک یہ گرانٹ اس کے پاس رہتی ہے۔ نمبر دار کے تبدیل ہونے پر یا بعد از فوتیگی متعلقہ گرانٹ نئے تقرر ہونے والے نمبر دار کو قانون کے مطابق الاٹ کی جاتی ہے۔ پنجاب حکومت عوامی فلاح و بہبود کے پیش نظر اس سکیم میں کچھ مزید بہتری لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حتمی تجاویز مجاز حکام کی منظوری کے بعد مرتب کی جائیں گی۔

(ج) جواب جزبائے بالا کے مطابق قابل ملاحظہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے دو سال پہلے 20 ستمبر 2019 کو سوال دیا تھا۔ آپ تبدیلی سرکار کے حالات دیکھ لیں کہ اس وقت میری جو observation or understanding تھی کہ حکومت صوبہ بھر میں رائج نمبر داری (Numberdari) نظام کو ختم کرنے جارہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور میں اس ہاؤس کو اس بات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اللہ کے کرم سے اس ہاؤس میں سوال آنے کے بعد نمبر داری نظام پنجاب میں بچ گیا ہے۔ میں اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ میں نمبر داری نظام رائج ہے اور جہاں پر بارہ یا ساڑھے بارہ ایکڑ زمین نمبر دار صاحبان کو الاٹ کی جاتی ہے یہ نظام انگریز دور سے چلا آرہا ہے۔ جہاں پر نمبر دار صاحبان کے لئے زمین موجود ہے وہ تو ٹھیک ہے لیکن کچھ ایسے نمبر دار صاحبان بھی ہیں کہ جن کے پاس نمبر داری تو موجود ہے لیکن ان سے وہ زمین لے لی گئی یا گورنمنٹ نے ہتھیالی یا کسی بھی طریقے سے انہیں بے زمین کر دیا گیا۔ آج ان کے پاس صرف نمبر داری موجود ہے۔ کیا حکومت کوئی uniformed policy بنانا چاہتی ہے کہ پورے پنجاب میں جہاں جہاں نمبر دار صاحبان کے پاس زمین نہیں ہے انہیں بھی حکومت زمین دے کر برابر لانا چاہتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! یہ جو نمبر داری نظام ہے یہ محترم ملک صاحب کے سوال کی وجہ سے نہیں بچا بلکہ ہماری گورنمنٹ کی پالیسی تھی۔ ہم اس پالیسی کو مزید بہتر بنا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جس علاقہ یا موضع میں صوبائی ملکیت کا رقبہ موجود ہے تو وہاں کے نمبر دار کو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کی الاٹ کر دی جاتی ہے لیکن جس موضع میں سرکاری زمین نہیں ہے تو وہاں نمبر دار کو جو وہاں سے revenue اکٹھا کرتا ہے اس میں سے اس کو خاطر خواہ رقم بطور کمیشن دی جاتی ہے۔ یہ نظام پورے صوبہ میں رائج ہے۔ ہم اس کو مزید refine کر کے نمبر دار کی ڈیوٹی بڑھا رہے ہیں اور اسے viable بنا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا دل دیکھ لیں کہ اگر میں نے سوال کی وجہ سے کہا ہے تو انہوں نے فوری کہہ دیا ہے کہ یہ ان کا کمال ہے حالانکہ ان کی گورنمنٹ اسے ختم کرنے جا رہی تھی لیکن الحمد للہ اس ہاؤس کا کمال ہے کہ یہ نمبر داری سسٹم بچ گیا ہے۔ اب میں اپنے سوال پر آتا ہوں جو دو سال قبل دیا گیا تھا۔ جواب کی آخری لائن ملاحظہ فرمائیں تو اس میں ان کی حکومت کی کارکردگی نظر آرہی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ "پنجاب حکومت عوامی فلاح و بہبود کے پیش نظر اس سکیم میں کچھ مزید بہتری لانے کا ارادہ رکھتی ہے اور حتمی تجاویز مجاز حکام کی منظوری کے بعد مرتب کی جائیں گی۔" میں آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کو دو سال ہو گئے ہیں، ساڑھے تین سال آپ کی حکومت کو ہو گئے ہیں اور سال سوا سال باقی رہ گیا ہے تو کون سی ایسی پٹاری سے یہ سانپ نکالنا چاہتے ہیں، یہ مسئلہ کہاں پر اٹکا ہوا ہے کہ آپ نمبر داری نظام کو بہتر بنانا نہیں چاہتے لہذا بتائیں کہ آپ نمبر داروں کی کیا اصلاح کرنا چاہتے ہیں اس حوالے سے ہاؤس، عوام اور نمبر دار صاحبان جو پریشان ہیں ان کو بھی بتائیں کہ آپ اس میں بہتری کے لئے کیا ترامیم کرنا چاہتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! یہ سوال ایک سال پہلے جمع کروایا گیا تھا اس میں میرے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے کہ یہ کس سیشن میں آتا ہے؟

یہ صاحب فرما رہے تھے کہ تبدیلی سرکار نے دو سال بعد جواب دیا ہے لیکن اسمبلی کے قواعد کے حساب سے ہر ڈیپارٹمنٹ کے سوالات یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔ جس طرح میں نے نمبر داری نظام کے حوالے سے پہلے عرض کیا ہے تو اگر یہ ہم سے fresh جواب مانگیں گے تو ہم ان کو latest پالیسی بتادیں گے جو بورڈ آف ریونیو یا کالونی ڈیپارٹمنٹ نے نمبر داری نظام کے بارے میں بتائی ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ جن موضع جات میں already زمینیں پڑی ہیں ان کو الاٹ کر دی ہیں یا کر دی جائیں گی کیونکہ اس کا process جاری ہے لیکن جہاں پر الاٹمنٹ کے لئے زمین میسر نہیں ہے وہاں پر نمبر داروں کو کمیشن دیا جا رہا ہے۔ I think its kill the question now.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے latest جواب ہی دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہیں ہیں لہذا سوال نمبر 5150 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ زیب النساء کا ہے۔۔۔ لیکن موجود نہیں ہیں لہذا سوال نمبر 4711 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3161 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔ 72 میں سرکاری زرعی زمین ناجائز قابضین

سے واگزار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 3161: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر کالونی زراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 72 ضلع سرگودھا میں کتنی سرکاری زرعی زمین کہاں کہاں پر واقع ہے؟
(ب) اس میں سے کتنی زرعی زمین ناجائز قابضین کے پاس ہے اور کتنی زمین لیز پر دی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت جو زرعی زمین ناجائز قابضین کے پاس ہے اس کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

(الف) بمطابق جواب آمدہ اسسٹنٹ کمشنر، تحصیل بھیرہ کے مطابق کل سرکاری زرعی رقبہ

855 کنال 08 مرلے ہے۔ (فہرست موضع وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) اس میں کوئی زمین ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے اس میں سے کوئی بھی رقبہ لیز پر نہ دیا گیا

ہے۔ رقبہ سرکار کاشیڈول منظور ہو چکا ہے اور رقبہ پٹہ پر دینے کی کارروائی جاری ہے۔

(ج) تحصیل بھیرہ میں کوئی بھی حکومتی زرعی رقبہ ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے بڑا comprehensive اور interesting جواب

ملا ہے۔ جز (الف) میں پوچھا تھا کہ تحصیل بھیرہ کا کتنا سرکاری زرعی رقبہ ہے جس کے جواب میں یہ

فرما رہے ہیں کہ تقریباً 855 کنال ہے۔ جز (ب) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی بھی زرعی زمین ناجائز

قابضین کے پاس ہے اور کوئی بھی رقبہ لیز پر نہ دیا گیا ہے۔ رقبہ سرکار کاشیڈول منظور ہو چکا ہے اور

رقبہ پٹہ پر دینے کی کارروائی جاری ہے۔ یہ خود اپنے جواب کے اندر کہہ رہے ہیں کہ آج سے پہلے یا

پچھلی حکومتوں میں کسی بھی رقبہ پر قابض نہ ہے کیونکہ پچھلی گورنمنٹ میں جہاں جہاں پر جگہ خالی

ہوتی تھی تو متعلقہ ADCR جو سرگودھا میں بیٹھتے تھے وہ تحصیل بھیرہ اور بھلووال کی حد تک سرکاری

جگہ کو لیز پر دیتے تھے۔ It has been three and half years of this government

but working is zero and complete failure. میرا وزیر صاحب سے پہلا ضمنی سوال یہ

ہے کہ ساڑھے تین سال سے یہ جگہ خالی ہے تو آپ نے اس کو لیز پر کب دینا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! الحمد للہ This

government is not a failure. We are performing and InshaAllah we

will perform further. جو زمین ابھی تک لیز پر نہیں دی گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ 2019 میں

پالیسی بنی تھی اور وہاں کے لوگ litigation میں چلے گئے۔ ابھی court stay ختم ہوئے ہیں لہذا

رقبے شیڈول میں ڈال دیئے گئے ہیں اور temporary cultivation lease کی پالیسی کے تحت further lease out کر دیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب صہیب احمد ملک: سپیکر! تالیاں بجانے کا ان کو بڑا شوق ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب خود فرما رہے ہیں کہ معزز کورٹ میں یہ معاملہ چل رہا ہے۔ جتنے بھی گاؤں اور موضع جات ہیں اس حوالے سے on record کہتا ہوں کہ ان کے پاس کسی بھی موضع کی تفصیل نہیں ہے بلکہ انہوں نے نام بھی یہاں آکر پڑھے ہوں گے۔ یہ چھوٹے چھوٹے موضع ہیں کسی نے عدالت میں کیوں جانا ہے؟ 2018 میں نالائقوں کی حکومت آتی ہے اور 2019 میں یہ خود کہہ رہے ہیں کہ ہم کورٹ میں ہیں۔ یہ ہاؤس میں جواب دے دیں کہ فلاں جواب فلاں عدالت میں جمع کروایا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جواب درست نہ ہے لہذا میری آپ سے request ہے کہ منسٹر صاحب detailed report لے کر آپ کے سامنے بتائیں تاکہ معزز ہاؤس کو بھی پتا چل جائے۔ جیسے یہ خود فرما رہے ہیں کہ ہم بڑے کامیاب ہیں لہذا وہ کامیابی ہمیں بھی دکھائیں کیونکہ یہ آسمانوں میں ہی نظر آرہی ہے اور زمین میں کسی قسم کے حقائق نہ ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): میں بتاتا ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: دو منٹ بیٹھیں۔ مجھے سوال تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے کیا آپ تقریر کر رہے تھے؟ آپ دوسرا ضمنی سوال کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ کورٹ کی بات کر رہے ہیں کہ یہ before the courts ہیں تو مجھے اور اس ایوان کو پوری تفصیل بتائیں کہ کون کون سے گاؤں کا کیس litigation میں ہے؟ مجھے گاؤں کے نام بتائیں تاکہ میں double check کروں اور آپ کے سامنے پیش کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہ آپ کا fresh question بنتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: سپیکر! fresh question تب بتا ہے جب یہ کہیں کہ یہ کیس عدالتوں میں نہیں ہیں جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کیس عدالتوں میں ہیں تو ہاؤس کو جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! This is not the way یہ آپ کا fresh question ہے۔ اگر آپ کو detail چاہئے کہ کون کون سے موضوعات litigation میں ہیں تو fresh question کر دیں وہ آپ کو پوری تفصیل دے دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تفصیل انہوں نے دی ہے اگر انہوں نے 20 گاؤں کے نام لکھے ہیں تو بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question جمع کروائیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنے سوال پر ہی fresh question ڈال دوں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری خود کہہ رہے ہیں کہ کورٹ کے اندر کیس ہیں اس لئے زمین لیز پر نہیں دی۔ جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کو تفصیل دے دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نیا سوال کیا جمع کرواؤں کیونکہ پہلے ہی جواب اتنے مہینوں بعد آرہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): میں جواب دیتا ہوں۔ وقفہ سوالات اسمبلی کا بہت ہی اہم حصہ ہوتا ہے تاکہ لوگ اپنے حلقوں کی صحیح آواز یہاں پر اٹھا سکیں لیکن جو وتیرہ یہاں اپنایا جا رہا ہے کہ پہلے ہم نے حکومت کو criticize کرنا ہے پھر اپنا ضمنی سوال اس میں insert کرنا ہے۔ This is not fair. The way he is talking I am not

obliged to answer him. He should talk in a better way.

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: یہ میرے سوال کا جواب دیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر انہوں نے ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دینا تو یہاں پر یہ کیا لینے آتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اگر آپ نے score settle کرنا ہے تو you go out and settle your score outside. This is not the way and sit down please.

جناب صہیب احمد ملک: یہ ہمارے سوال کا جواب تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ساری چیزیں criticize کرنا شروع کر دیتے ہیں جبکہ میں نے کہا ہے کہ آپ کا بالکل fresh question بنتا ہے اس لئے fresh question جمع کروائیں۔ جی، میاں نصیر صاحب!

جناب نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5240 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گزشتہ سالوں میں بوجہ بارش اور سیلاب سے متاثرہ چاول کی فصل

کے کسانوں کی امداد کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5240: جناب نصیر احمد: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ دو سالوں میں جب بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے کسانوں کی چاول کی فصل متاثر ہوئی تھی تو کسانوں کو فی ایکڑ کے حساب سے کتنی امداد فراہم کی جاتی رہی ہے؟
(ب) کسانوں کو امداد فراہم کرنے پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) چاول کی کاشت کے اضلاع جن میں فیصل آباد، چنیوٹ، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرانوالہ، گجرات، حافظ آباد، منڈی بہاوالدین، نارووال، سیالکوٹ، لاہور، قصور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، ساہیوال، اوکاڑہ اور پاکپتن شامل ہیں، سے موصول ہونے والی رپورٹس کے مطابق گزشتہ دو سالوں میں چاول کی فصل کو سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے کوئی خاطر خواہ نقصان نہ پہنچا ہے اس لئے نقصان کے ازالہ کی کوئی ضرورت نہ رہی ہے۔
(ب) اس سلسلہ میں کوئی رقم ادا نہ کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا تھا کہ "کسانوں کی چاول کی فصل متاثر ہوئی تھی تو کیا کسانوں کو فی ایکڑ کے حساب سے مدد فراہم کی گئی ہے؟" جواب میں کہا گیا ہے کہ

"موصول ہونے والی رپورٹس کے مطابق گزشتہ دو سالوں میں چاول کی فصل کو سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے کوئی خاطر خواہ نقصان نہ ہوا ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پنجاب agro based economy ہے اور 70 فیصد لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ اس سے وابستہ ہیں۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ خاطر خواہ نقصان نہ ہوا ہے جو میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ بتایا جائے کہ خاطر خواہ سے کیا مراد ہے یعنی کتنا نقصان ہوا ہے یا بالکل ہی نہیں ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! ہم نے جواب میں اس کی تفصیل دی ہے حالانکہ اس کا سادہ سا جواب بتا تھا بلکہ ہم نے اضلاع بھی بتا دیئے کہ ان اضلاع میں چاول کی کاشت ہوتی ہے اور دو سالوں میں وہاں پر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ میں وہی بات دہراتا ہوں کہ PDMA کے ایکٹ کے مطابق جس موضع میں 51 فیصد سے زیادہ رقبے پر فصل کاشت ہو اور loss ہو جائے وہ نقصان کے زمرے میں آتا ہے۔ کسی موضع میں ایک، دو یا چار ایکڑ کا نقصان ہوا ہے جو نقصان کے زمرے میں نہیں آتا اس لئے کسی کے نقصان کا ازالہ نہیں کیا گیا۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری ذرا گزارش سن لیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ نہیں کیا کہ کن کن اضلاع میں نقصان ہوا ہے بلکہ سوال یہ تھا کہ نقصان کتنا ہوا ہے جبکہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ خاطر خواہ نقصان نہ ہوا ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھے وہ facts and figures چاہئیں کہ کتنا نقصان ہوا ہے کیونکہ چاول کے کاشتکاروں کو already بڑا نقصان ہوا ہے اور آج بھی 300 روپے من پچھلے سال سے ریٹ کم ہے حالانکہ 100 فیصد prices بڑھ چکی ہیں جیسا کہ transportation اور تیل کی cost بڑھی ہے۔ ہمارے ہمسایہ ملک انڈیا کی export of rice price بڑھی ہے جبکہ ہمارے ہاں چاول کی proper پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے export کا بھی دو سال سے loss ہو رہا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس agro based صوبے کے اندر خاطر خواہ کی definition کیا ہے اور کتنے فیصد نقصان ہوا ہے؟ مجھے صرف یہ بتادیں، میں آپ سے دوسرا سوال نہیں کر رہا۔ اگر نقصان نہیں ہوا تو پھر

یہاں پر الفاظ "نقصان نہیں ہوا" لکھنے چاہئیں تھے۔ جب آپ لکھتے ہیں کہ خاطر خواہ نقصان نہیں ہوا تو بتادیں کہ کتنا نقصان ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خاطر خواہ نقصان ہم اس کو کہتے ہیں جو 51 فیصد سے زیادہ ہو۔ اس موضع کا جو رقبہ effect ہوا ہے وہ نقصان کوئی 2 فیصد ہے کوئی 5 فیصد ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے 51 فیصد سے کم نقصان کو آپ نقصان ہی تصور نہیں کرتے یہ تو کوئی جواب نہیں کہ 51 فیصد سے کم کو نقصان ہی تصور نہ کیا جائے۔ مطلب 30 یا 40 فیصد بھی ہوا ہو تو نقصان تصور نہیں کیا جائے گا؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! میں نصیر صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں یہ جو PDMA کا Act ہے جب ان کی حکومت تھی تو یہ Act انہوں نے بنایا تھا اور اس میں یہ ہی لکھا ہوا ہے۔ اس کی ایک کاپی میں ان کو دے دیتا ہوں۔ 51 فیصد نقصان کا مطلب یہ ہے ہم نے compensation تب دینی ہے جب کسی موضع کے رقبہ کا 51 فیصد سے زیادہ نقصان ہو گا اگر اس سے کم ہو گا تو ہم اس کو compensate نہیں کر سکتے یہی میرا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے وہ یہ پوچھ رہے ہیں کتنے فیصد نقصان ہوا ہے۔ میاں صاحب یہ ہی آپ کا سوال ہے کتنے فیصد نقصان ہوا ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے میں کسی حکومت پر تنقید نہیں کر رہا میں ایک مسئلہ کی طرف توجہ دلا رہا ہوں اگر 51 فیصد نقصان نہیں ہوا اور 30 فیصد نقصان ہوا ہے تو اس کا مطلب اس کو ہم نقصان ہی تصور نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ! وہ آپ سے percentage پوچھ رہے ہیں۔

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ کوئی بھی ایک ایسا گاؤں مجھے بتادیں جس کی خبر ان کے پاس ہو کہ وہاں زیادہ نقصان ہوا ہے۔ میری اطلاع

کے مطابق کسی گاؤں میں 2 فیصد اور کسی میں 3 فیصد نقصان ہوا ہے۔ اگر پورے پنجاب کی details چاہتے ہیں تو میں ان کو مہیا کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کے پاس details موجود ہیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود): جناب سپیکر! ابھی اس وقت تو میرے پاس details موجود نہیں ہیں کل تک ہم ان کو مہیا کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی سیکرٹری صاحب کو کہا دیں کہ وہ ابھی منگوا لیں اور House adjourn ہونے سے پہلے ان کو details دے دیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے جتنے سوالات ہیں آپ اگر ان کا جواب پڑھیں میں حکومت کے ہونے یا نہ ہونے کی تنقید نہیں کر رہا ہوں ہر سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تقریباً خاطر خواہ نقصان ہوا اور ہر سوال کا جواب ہے 51 فیصد۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا جو کسان پچھلے کئی سالوں سے نقصان کے اندر ہے اور اس کے مسائل میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے میں کسی ایک حکومت کی بات نہیں کر رہا ہوں اگر کسان کے مسائل حل کرنے ہیں تو ہم کو اس 51 فیصد سے اوپر یہ نیچے والی figure ہے اس کو ختم کرنا پڑے گا بعض ایسے اضلاع ہیں یہاں پر بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے اور بعض میں بالکل نقصان نہیں ہوتا تو گزارش یہ ہے کہ مجھے ایک تو جواب دیں گے اگر وہ ٹھیک نہ ہو تو یہ سوال میں دوبارہ اگلے اجلاس میں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب ہم House adjourn ہونے سے پہلے پوری details لے لیتے ہیں۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 5072 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جواب ہی موصول نہیں ہوا تو میں کیا بات کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز کے سوال نمبر 3224 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 5147 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 3421 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سنبل مالک حسین کا ہے۔

محترمہ سنبیل مالک حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5223 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں اسامیوں کی تعداد کم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 5223: محترمہ سنبیل مالک حسین: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں 1355 اسامیاں ختم کر دی گئی ہیں اسامیاں ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ختم کی جانے والی اسامیوں میں تحصیل کیشنر کی 143 سیٹیں ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر کی 11 سیٹیں اسسٹنٹ کی 122 اور چوکیدار کی 76 سیٹیں ختم کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں 5757 میں 5402 سیٹیں باقی رہ گئی ہیں اور 5402 میں سے بھی 2402 اسامیاں تاحال خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(د) کیا مذکورہ سیٹوں کو ختم کرنے کی وجہ سے عوام الناس کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور وہ دفاتروں کے بار بار چکر لگانے پر مجبور ہیں؟

(ه) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ختم کی گئی اسامیوں کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! یہ بات جزوی طور پر درست ہے تاہم پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں صرف 1355 اسامیاں ختم کی گئی ہیں جو کہ اتھارٹی کے قیام سے آج تک خالی تھیں اور حکومت کی سادگی مہم کی پیروی میں پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے بورڈ نے ان کو اصولی طور پر ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

- (ج) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں 5402 سیٹیں باقی ہیں جن میں سے 2438 اسمیاں ایسی ہیں جو تاحال خالی ہیں۔ تاہم ان میں سے 600 سے زائد سیٹوں پر PPSC کے ذریعہ بھرتی کا عمل اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔
- (د) جی، یہ بات درست نہیں۔ ختم ہونے والی اسمیاں اتھارٹی کے قیام سے ہی خالی تھیں
- (ه) پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی بورڈ نے بوجہ حکومت کی سادگی مہم ان اسمیوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور حکومت فی الوقت ان کی بحالی کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

محترمہ سنبیل مالک حسین: جناب سپیکر! جز الف میں جواب دیا گیا ہے جی ہاں یہ بات جزوی طور پر درست ہے تاہم پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں صرف 355 اسمیاں ختم کی گئی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز الف میں بتایا گیا 1355 اسمیاں ختم کر دی گئی ہیں۔ موجودہ دورے حکومت نے تو ایک کروڑ نوکریاں اور 50 لاکھ گھر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ جواب میں کہا گیا ہے اصولی طور پر بورڈ نے 1355 اسمیاں ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر مال کیا یہ بتائیں گے کہ حکومت کا وہ فیصلہ اصولی ہے یا بورڈ کا یہ فیصلہ اصولی ہے

وزیر مال (ملک محمد انور): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو 1355 اسمیاں ختم کی گئی ہیں یہ basically cashiers کی posts تھیں جو کہ لینڈ ریکارڈ اتھارٹی میں تھیں اور ان پر بھرتی بھی نہیں ہوئی تھی بلکہ خالی پڑی ہوئی تھیں ابھی ہمارا agreement ہوا ہے بینک آف پنجاب کے ساتھ اور بینک آف پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کی تمام receipts and transactions کر رہا ہے اس وجہ سے لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے بورڈ نے یہ اسمیاں ختم کر دی ہیں۔

محترمہ سنبیل مالک حسین: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے کہ تحصیل کیشز کی 143 سیٹیں، ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹرز کی 11 سیٹیں اور چوکیدار کی 76 سیٹیں ختم کی گئی ہیں۔ اگر یہ سیٹیں ختم نہ کی جاتیں اور درجہ چہارم کی سیٹیں ختم نہ کی جاتیں اور غریب لوگوں کو یہ نوکریاں دے دی جاتیں تو کون سی قیامت آجانی تھی کیونکہ پہلے ہی بھوک اور افلاس سے لوگ پریشان ہیں، نوکریاں دینا تو اس حکومت کی priority میں شامل تھا لیکن نوکریاں دینے کی بجائے ان لوگوں نے نوکریاں چھیننا شروع کر دیں۔

میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو اسمایاں خالی ہیں تو یہ کیوں خالی ہیں، بھرتی کا عمل ابھی تک تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور کب تک یہ بھرتی کا عمل مکمل ہو گا اس حوالے سے کوئی تاریخ بتادیں؟

جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 15 جولائی 2020 کو کیا تھا جس کا جواب ایک سال سات ماہ کے بعد آیا ہے لیکن ابھی تک بھرتی کا عمل جاری ہے جو کہ مکمل نہیں ہو سکا تو مہربانی کر کے وزیر موصوف مجھے یہ بتادیں کہ یہ کام کب تک مکمل ہو گا؟ اس حوالے سے کوئی ایک تاریخ بتادیں تاکہ عوام کو حوصلہ ہو جائے کہ اس حکومت سے کچھ نہ کچھ تو ملے گا جو کہ نہیں ملنے والا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! جہاں تک ان کے پہلے سوال کا تعلق ہے کہ یہ چوکیدار کی اسمایاں ختم کی گئی ہیں تو دراصل یہ outsource کر دیا گیا ہے جبکہ سکیورٹی ایجنسیز اس پر کام کر رہی ہیں اور لوگوں کو روزگار مل رہا ہے۔ جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے کہ یہ کب ختم ہو گا تو میں عرض کر دوں کہ چونکہ یہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان کی ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے اور COVID و دیگر مشکلات کی وجہ سے پچھلے ایک سال میں پبلک سروس کمیشن کی جتنی بھی بھرتیاں ہیں وہ delay ہیں تو اب ان کا انٹرویو وغیرہ ہو رہا ہے تو جو نئی process مکمل ہو گا تو انشاء اللہ یہ مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ سنبھال مالک حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ بھرتیوں کا process ہو رہا ہے لیکن جو باقی 13 ہزار خالی سیٹیں ہیں ان کا کون وارث ہے کیونکہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ صرف 600 سیٹوں پر بھرتیوں کا عمل جاری ہے تو باقی 1300 سیٹیں خالی ہیں وہ کس کھاتے میں ہیں اور ان پر کس نے بھرتی کرنی ہے اس حوالے سے حکومت بتائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں کیونکہ Question Hour is over

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میز پر رکھے گئے)

مظفر گڑھ: چوک سرور شہید کی مختلف آبادیوں کو

مالکانہ حقوق سے متعلق تفصیلات

*714: ملک غلام قاسم ہنجر: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوک سرور شہید سٹی (ضلع مظفر گڑھ) کی جناح آبادی، محلہ اسلام

پورہ، محلہ رنگ پوری، محلہ راجپوتانا، محلہ قاضیاں، محلہ شاہین آباد کے لوگ تقریباً

30/40 سال سے آباد ہیں مگر اکثریت کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے گئے؟

(ب) کیا حکومت ان آبادیوں کے رہائشی افراد کو 5 مرلہ، 7 مرلہ یا دس مرلہ سکیم کے تحت

مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ ان آبادیوں میں بجلی، گیس، پانی اور دیگر

سہولیات میسر ہیں اور یہ آبادیاں میونسپل کمیٹی کی حدود میں واقع ہیں؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) چوک سرور شہید میونسپل کمیٹی پورا شہر رقبہ ملکیتی ادارہ ترقیاتی تھل اور صوبائی حکومت

بخانہ کاشت ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کا اندراج ہے رقبہ ہذا جس پر شہر چوک سرور

شہید آباد ہے سال 1984 تک ادارہ ترقیاتی تھل TDA کی ملکیت تھا جس میں سے سال

1984 میں رقبہ تعدادی 3457 کنال (432 ایکڑ) بخانہ کاشت ہاؤسنگ اینڈ فزیکل

پلاننگ کو منتقل ہوا۔ یہ درست ہے کہ چوک سرور شہید سٹی (ضلع مظفر گڑھ) کے محلہ

اسلام پورہ، محلہ رنگ پوری، محلہ راجپوتانا، محلہ قاضیاں، محلہ شاہین آباد کے لوگ

تقریباً 30/40 سال سے ناجائز قابض ہیں اور ان میں مختلف ادوار سال 1976،

1990، 2012 میں شہر کے کچھ علاقوں کو کچی آبادی سکیم کے تحت مالکانہ حقوق دیئے

گئے ہیں۔

(ب) مندرجہ بالا آبادیاں میونسپل کمیٹی کی حدود میں واقع ہیں۔ ان آبادیوں کے رہائشی افراد کو مالکانہ حقوق دینے کی فی الحال کوئی پالیسی نہ ہے۔

صوبہ میں کورونا وائرس سے نمٹنے کے لئے مختلف محکمہ جات

کی خدمات و ذمہ داریوں سے متعلق تفصیلات

*4788: محترمہ عزیزہ فاطمہ: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کورونا وائرس سے نمٹنے کے لئے پولیس کے علاوہ کس کس محکمہ کی خدمات حاصل کی گئیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ وباء کے پیش نظر کس کس محکمہ کو کون کونسی ذمہ داری سونپی گئی؟

(ج) حکومت کی جانب سے رقم کے علاوہ کس کس محکمہ کو کورونا وائرس سے بچاؤ کا کتنا سامان دیا گیا ہر محکمہ کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) 1- محکمہ صحت (پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ)

2- ہوم ڈیپارٹمنٹ

3- پی ڈی ایم اے پنجاب

4- ضلعی انتظامیہ

5- افواج پاکستان

6- ریسکیو 1122 وغیرہ

(ب) 1- افواج پاکستان لاک ڈاؤن کا نفاذ

2- محکمہ پولیس لاک ڈاؤن کا موثر نفاذ

3- ہوم ڈیپارٹمنٹ بیرون ملک سے آنے والے مسافروں کی نقل و حرکت

4- پی ڈی ایم اے پنجاب قرنطینہ سنٹر کا قیام اور تفتان بارڈر سے آنے والے

ذائین کی منتقلی اور رہائش کا بندوبست۔ لاک ڈاؤن کے دوران فراغ سرانجام دینے

والے اداروں کو PPEs کی فراہمی

- 5- پرائمری اینڈ سیکنڈری
ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ
o ہسپتالوں کا انتظام و انصرام
o ٹیسٹنگ
o ڈیٹا ریکارڈنگ
o مریضوں کا اعداد و شمار
o ایس اوپیز کی تشکیل
o اموات کا اعداد و شمار
- 6- ضلع انتظامیہ
قرنطینہ سنٹر کے انتظامی امور اور لاگ
ڈاؤن کے انتظامی امور
7- ریسکیو 1122
مریضوں کی ہسپتال منتقلی اور کرونا سے
ہونے والی اموات کی تدفین کا انتظامی عمل
(ج) اس سوال کی جواب میں معلومات (جھنڈی) (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ہر بنس پورہ میں مکانات کی رجسٹر یوں کے پٹوار خانہ

میں اندراج سے متعلقہ تفصیلات

* 3501: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الفیصل ٹاؤن لاہور حد بست ہر بنس پورہ تحصیل شالیمار ٹاؤن میں موجود مکانوں کی خرید و فروخت ٹرانسفر ڈیڈ / رجسٹر یوں کے ذریعے 1978 سے ہو رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسفر ڈیڈ ریکارڈ محکمہ مال سمیت محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس بھی موجود ہے جو وہاں پر موجود مکانوں کا ٹیکس وصول کرتا ہے جبکہ پٹوار خانہ ہر بنس پورہ کے پاس اس وقت کا ریکارڈ موجود ہے اور نہ ہی پٹوار خانہ ان رجسٹر یوں کا اندراج کرتا ہے؟

(ج) کیا حکومت جن لوگوں کے پاس (ٹرانسفر ڈیڈ) زمین / جائیداد رجسٹرڈ موجود ہیں اور ان کے بقایا جات وصول کر کے ان کا اندراج پٹوار خانہ میں کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) الفیصل ٹاؤن، ہربنس پورہ، تحصیل شالیمار ٹاؤن میں واقع خسرہ نمبر ان پرائیویٹ مالکان و صوبائی حکومت کی جزوی ملکیت ہیں۔ پرائیویٹ ملکیت کی حد تک انتقالات ہو رہے ہیں۔ جبکہ صوبائی حکومت کی ملکیت کی بابت کوئی انتقال درج و تصدیق نہ ہو رہے ہیں۔ (ب) درست نہ ہے۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس صرف ان رجسٹرڈ کار یکارڈ ہوتا ہے جن کی رو سے خریدار نے جائیداد اپنے نام کروانے کے لئے محکمہ ایکسائز کے ریکارڈ میں ترمیم کرنے کے لئے درخواست دائر کی ہو۔ تمام ٹرانسفر ڈیڈ / رجسٹرڈ کار یکارڈ محکمہ ایکسائز کے پاس نہ ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں! لوگ جب واجبات ادا کرنے کے لئے درخواست محکمہ بحالیات میں دائر کرتے ہیں تو ان کا تفصیلی اور ہر معاملے کا انفرادی طور پر جائزہ لے کر اندراج کی اجازت دے دی جاتی ہے۔

صوبہ بھر میں مزید واٹر کینن خریدنے سے متعلقہ تفصیلات

*4894: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ ہذا کے صرف دو واٹر کینن ہیں؟

(ب) کیا حکومت مزید واٹر کینن خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) حکومت کے پاس خشک سالی متاثرین کی امداد کے علاوہ مزید کیا ذرائع ہیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) پی ڈی ایم اے کے پاس صوبہ بھر میں چھ (6) عدد واٹر کینن موجود ہیں۔

(ب) پی ڈی ایم اے مزید چھ (6) عدد واٹر کینن خرید رہا ہے۔ خریداری کا عمل آخری مراحل میں ہے اور جلد ہی واٹر کینن محکمہ کو میسر ہوں گے۔

(ج) خشک سالی ایک قدرتی آفت ہے جس کو روکنا انسانی بس میں نہ ہے۔ البتہ انسانی کاوش سے پانی فراہم کر کے اس کے اثرات کو کسی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ حکومت کے پاس کوئی ذرائع نہ ہیں۔

رحیم یار خان: پی پی۔ 264 میں پٹوار سرکل کی تعداد اور

ان کے کمپیوٹرائزڈ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

* 2593: سید عثمان محمود: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حلقہ پی پی۔ 264 رحیم یار خان میں کل کتنے پٹوار سرکل ہیں، تفصیل فراہم فرمائیں؟
 (ب) کتنے پٹوار سرکل کا اراضی ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنے کا باقی ہے؟
 (ج) جو ابھی تک نہیں ہوئے حکومت ان کا ریکارڈ کب تک کمپیوٹرائزڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

- (الف) حلقہ پی پی۔ 264 کے کل 28 پٹوار سرکل ہیں جن میں سے 15 پٹوار سرکل تحصیل رحیم یار خان میں ہیں اور باقی 13 پٹوار سرکل تحصیل صادق آباد میں ہیں۔
 (ب) تحصیل رحیم یار خان میں 15 پٹوار سرکل کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے۔ باقی 13 پٹوار سرکل تحصیل صادق آباد کے 11 مواصلات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونا باقی ہے۔
 (ج) تحصیل صادق آباد میں 11 مواصلات کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہونا باقی ہے۔ ان مواصلات میں سے زیادہ اربن مواصلات ہیں جن کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے اربن پراجیکٹ زیر غور ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ مال کی زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

* 3409: جناب ممتاز علی: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ مال کی کتنی زمین موجود ہے؟

(ب) کتنی اور کس کس جگہ پر موجودہ زمین پر ناجائز لوگ قابض ہیں اور کتنے عرصہ سے ناجائز قابض ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) حکومت ناجائز قابضین سے زمین کی واگزاری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) رحیم یار خان، ضلع رحیم یار خان میں محکمہ مال کی کل زمین 1,08,260 ایکڑ ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں 1536 ایکڑ اراضی پر لوگ ناجائز قابضین تھے جس میں سے 884 ایکڑ واگزار کر لیا گیا ہے۔ بقایا رقبہ 652 ایکڑ واگزار کرانے کے لئے اسسٹنٹ کمشنر صاحبان ضلع ہذا کو ہدایت جاری کر دی گئیں ہیں۔ جس کی بابت کارروائی واگزاری سرکاری اراضی جاری ہے۔

(ج) اسسٹنٹ کمشنر صاحبان ضلع ہذا کو ناجائز قابضین سے رقبہ سرکار واگزاری کرائے جانے کی بابت واضح ہدایت جاری کر دی گئی ہیں جس کی بابت کارروائی واگزاری کرائے جانے سرکاری اراضی جاری ہے۔

صوبہ بھر میں نئے ویسٹ ہاؤس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4895: محترمہ سلیمی سعدیہ تیمور: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ کے صرف دو بڑے ویسٹ ہاؤس لاہور اور مظفر گڑھ میں ہیں؟

(ب) کیا حکومت صوبہ بھر میں مزید نیا ویسٹ ہاؤس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) یہ درست ہے کہ پی ڈی ایم اے کے صرف دو بڑے ویسٹ ہاؤس لاہور اور مظفر گڑھ میں ہیں۔

(ب) جی ہاں پر او نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، پنجاب مزید ویسٹ ہاؤس بنانے کا ارادہ رکھتی

ہے۔ اس سلسلہ میں تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان کو ہر ضلع میں تقریباً 8 کنال اراضی کسی

مناسب جگہ پر مختص کرنے کا کہا گیا ہے۔ اس سلسلے میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سکیم بھی جاری کر دی گئی ہے۔

رحیم یار خان: کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹرز میں سہولیات

کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

***2944: سید عثمان محمود:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سنٹر رحیم یار خان میں سے جمع بندی لینا ایک مشکل کام ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر میں 10 کاؤنٹر ہونے کے باوجود صرف 3 یا 4 کاؤنٹر کام کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ رجسٹری، انتقال اور ریکارڈ کی درستی کے لئے سنٹر کے کئی کئی چکر لگانے پڑتے ہیں نیز سنٹر پر موجود ایجنٹوں کی خوب کمائی ہو رہی ہے؟

(د) اگر جہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ضلع ہذا کے سنٹر کے مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ منظور شدہ طریق کار کے تحت اراضی ریکارڈ سنٹر پر فرد کے حصول کے لئے سائل کو نادرا بائیو میٹرک تصدیق کے بعد ٹوکن جاری کیا جاتا ہے اور اپنی باری پر فرد اراضی کا اجراء کیا جاتا ہے۔

(ب) جی نہیں یہ درست نہیں ہے۔ رحیم یار خان کے اراضی ریکارڈ سنٹر میں تمام 10 کاؤنٹرز پر کام ہو رہا ہے۔ جن میں سے خصوصی طور پر ایک کاؤنٹر بزرگ شہریوں کے لئے ایک خواتین کے لئے اور ایک ایکسپریس سروس کے طور پر بھی کام کر رہے ہیں۔

(ج) عمومی طور پر یہ بات درست نہیں ہے۔ تاہم جن مسائل پر فیلڈ سٹاف کی طرف سے رپورٹ درکار ہوتی ہے ان کی درستی کے لئے سائل کو زیادہ چکر لگانے پڑ سکتے ہیں۔ اراضی ریکارڈ سنٹر پر ایجنٹ مافیا کا داخلہ ممنوع ہے۔

(د) حکومت لینڈ ریکارڈ کی خدمات کو قانونگوئی کی سطح تک پھیلانے کے منصوبے کے تحت مزید 115 اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے جن کے ساتھ 20 موبائل وین کے ذریعے سے دور افتادہ علاقوں میں خدمات کی فراہمی کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ سائلین تک فردات کی آسان ترسیل کے لئے آن لائن فردات کا اجراء بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

رحیم یار خان: مجلسازی سے اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3482: چودھری مسعود احمد: کیا وزیر کالونیز اراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر غلام صابر ولد علی محمد رہائشی R-158/7 چولستان تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان نے نیب ملتان کو بابت غیر قانونی اور جعل سازی سے 31 مربع اراضی الاٹ کروانے والے اشخاص کے خلاف درخواست گزاری جس پر نیب کے ایڈیشنل ڈائریکٹر نے سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب کو ڈیڑھ سال قبل مورخہ 2 مارچ 2018 کو مراسلہ تحریر کیا کہ جعلی و فرضی الاٹمنٹ کے خلاف کیس ٹوکیس فیصلہ فرمائیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے مراسلہ مورخہ 10-04-2018 کے تحت M.D چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور کو لکھا اور کارروائی کرنے کی ہدایت کی؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ M.D چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے کیس ٹوکیس کارروائی کرنے کی بجائے جعلی و فرضی الاٹمنٹ کی فہرست بھجوا دی جس پر ڈپٹی سیکرٹری بورڈ آف ریونیو پنجاب نے مورخہ 1-8-2018 کو مراسلہ تحریر کیا؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ M.D چولستان ترقیاتی ادارہ بہاولپور نے جعلی و فرضی الاٹمنٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی ہے کیونکہ لینڈ مافیا انتہائی بااثر ہے؟
- (ه) کیا حکومت اس اربوں روپے مالیت کی اراضی کی جعلی اور فرضی الاٹمنٹ کی تحقیقات بورڈ آف ریونیو پنجاب اور CDA کی مشترکہ ٹیم سے کروانے اور حکومت کے خزانہ کو اربوں کا نقصان پہنچانے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) یہ درست ہے کہ نیب حکام کے لیٹر مورخہ 02.02.2018 کی روشنی میں مندرجہ ذیل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

(1) ڈپٹی سیکرٹری کالونیز ٹو

(II) کالونیزیشن آفیسر چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاولپور

کمیٹی کے دائرہ کار درج ذیل ہیں۔

(1) کمیٹی تمام کیسوں کی انفرادی طور پر چھان بین کرے گی

کمیٹی نے تمام کیسوں کی چھان بین شروع کر دی ہے اور ایک دفعہ چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے دفتر میں بھی فائلوں کی جانچ پڑتال کی گئی ہے جو نہی کمیٹی اپنی سفارشات مرتب کرے گی قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو نے مورخہ 10-04-2018 کو ایم ڈی چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی سے رپورٹ طلب کی تاہم کمیٹی مذکورہ بالا بعد ازاں تشکیل دی گئی۔

(ج) مذکورہ بالا کمیٹی چٹھی مورخہ 01-08-2018 کے بعد تشکیل دی گئی۔

(د) مذکورہ بالا کمیٹی چھان بین کے لئے مقرر ہے جس کی حتمی سفارشات مکمل نہ ہوئی ہیں۔

MD چولستان ترقیاتی ادارہ اور ڈپٹی سیکرٹری کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی سفارشات جلد از جلد مرتب کریں۔

(ه) مذکورہ بالا کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں اور قانون و ضوابط تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4926: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے کیا وسائل موجود ہیں اور کس طرح ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے جدید سہولتیں موجود ہیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے مندرجہ ذیل وسائل موجود ہیں۔

1۔ جدید سپرے مشینیں

2۔ موثر اور بروقت اطلاع کا نظام

3۔ موبائل اپلیکیشن کی تیاری اور استعمال

4۔ ضروری سپرے اور کیمیکلز

اس سلسلہ میں درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

1۔ قومی سطح پر ٹڈی دل سے نمٹنے کے لئے نیشنل لوکسٹ کنٹرول سنٹر (NLCC) قائم کیا گیا ہے۔

2۔ موثر سپرے کے لئے مشینیں خریدی گئی ہیں۔

3۔ بروقت اطلاع اور رابطے کے لئے جدید نظام قائم کیا گیا۔

4۔ موبائل اپلیکیشن بنائی گئی ہے جس سے صوبہ میں سروے کرنے میں آسانی ہوئی

ہے اور معلومات پی ڈی ایم اے کے ٹڈی دل Dashboard پر لاہور براہ راست میج کی

جاسکتی ہیں۔ اس اپلیکیشن سے صوبہ میں موجود لوگ کہیں سے بھی ٹڈی دل کی اطلاع

دے سکتے ہیں۔ یہ اپلیکیشن گوگل کے پلے سٹور پر مفت مہیا کی گئی ہے۔ اس

اپلیکیشن اور ڈیش بورڈ کو بین الاقوامی سطح پر اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و

زراعت (FAO) اور ملکی سطح پر وزیراعظم پاکستان عمران خان نے سراہا ہے۔

(ب) جی ہاں! ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل جدید سہولیات اور مناسب

انتظامات موجود ہیں۔

1۔ وہیکل / ٹریکٹر والی مشینیں 295 عدد

2۔ پاور سپرے مشینیں 1418 عدد

3۔ مینول سپرے مشینیں 324 عدد

فیصل آباد: ڈی سی کے ماتحت ملازمین کی تعداد، سالانہ بجٹ

اور گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4054: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ڈی سی آفس فیصل آباد کے تحت کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟
 (ب) ڈی سی آفس فیصل آباد کو کتنی رقم سال 19-2018 اور 20-2019 میں فراہم کی گئی؟
 (ج) اس کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں؟
 (د) ان گاڑیوں کے تیل اور مرمت کے اخراجات دو سالوں کے کتنے کتنے ہیں، تیل کہاں سے خرید کیا جاتا ہے اور گاڑیوں کی مرمت کہاں سے کروائی جاتی ہے؟
 (ه) ڈی سی کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں کس کس ماڈل کمپنی اور سی۔ سی کی ہیں اور ان کو ان کے عہدہ کے مطابق کون سی گاڑی کتنی سی کی Allow ہے؟
 (و) ڈی سی کی تنخواہوں، ٹی اے ڈی اے اور بجلی کے اخراجات بتائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) بمطابق رپورٹ ہائے مورخہ 27.07.2020 آمدہ از دفتر ڈپٹی کمشنر (ایف اینڈ پی) فیصل آباد۔ D.C آفس فیصل آباد میں ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈی سی آفس فیصل آباد کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں فراہم کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	2018-19	2019-20
کل بجٹ	3,52,92,923/- روپے	2,10,03,758/- روپے
(ج) ڈی سی آفس فیصل آباد میں استعمال ہونے والی سرکاری گاڑیوں، ان کے ماڈل اور کمپنی کی تفصیل درج ذیل ہے۔		

ماڈل	گاڑی نمبر	عہدہ آفیسر
ٹویوٹا کرولا 2013	FDJ-77	1 ڈی سی
ٹویوٹا کرولا 2010	FD-898	2 اے ڈی سی (ایف اینڈ پی)

ٹوپوٹا کرولا AU-070 3 اے ڈی سی (جی)
 ٹوپوٹا کرولا LEA-1298 4 اے ڈی سی (ہیڈ کوارٹر)
 (د) ڈی سی آفس فیصل آباد میں گاڑیوں کی تیل اور مرمت کے اخراجات سال 2018-19 اور 2019-20 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	2018-19	2019-20
تیل	18,14,666/- روپے	21,32,610/- روپے
مرمت	12,29,036/- روپے	10,64,451/- روپے

مزید بر آں تیل فیصل پٹرولیم جیل روڈ فیصل آباد اور مرمت کا کام فاروق مینیکل ورکشاپ، عید گاہ روڈ فیصل آباد سے کروایا جاتا ہے۔

(ه) ڈی سی فیصل آباد کے زیر استعمال ایک گاڑی نمبر ٹوپوٹا کرولا FDJ-77 ماڈل 2013

CC1300 ہے اور ڈی سی صاحب کو CC1300 گاڑی ہی Allow ہے۔

(و) ڈی سی کی تنخواہوں، ٹی اے ڈی اے اور بجلی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	2018-19	2019-20
تنخواہ	13,29,351/- روپے	17,72,142/- روپے
ٹی اے ڈی اے	6,85,890/- روپے	2,62,120/- روپے
بجلی	46,44,502/- روپے	42,66,644/- روپے

مزید بر آں بجلی کے اخراجات ڈی سی آفس کے اکٹھے ہوتے ہیں۔ ڈی سی آفس کا علیحدہ خرچہ نہیں ہوتا۔

بہاولپور: مڈی دل کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات اور

کسانوں کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*4938: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پروان نسل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے تحت بہاولپور کی حدود میں کون کون سے کام مالی

سال 2018-19 اور 2019-20 میں سرانجام دیئے گئے؟

(ب) مڈی دل کے خاتمہ کے لئے اس ضلع میں کس کس علاقہ میں سپرے کیا گیا؟

(ج) اس ضلع کے کس کس علاقہ میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا تھا ان کے نام اور کتنے ایکڑ رقبہ پر ٹڈی دل کا حملہ ہوا اور متاثرہ کسانوں کی اس ادارے نے جو مالی و دیگر امداد کی اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس ضلع میں کون کون سی فصلوں اور پھلوں کو نقصان اس سے ہوا ہے اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) پی ڈی ایم اے صوبہ پنجاب میں آنے والی تمام آفات سے نبرد آزما رہتا ہے۔ صوبائی اور مقامی سطح پر جان و مال کے تحفظ اور بحالی کے لئے کوششیں بروئے کار لاتا ہے۔ مذکورہ دو سالوں کے دوران بہاولپور میں درج ذیل کام سرانجام دیئے گئے۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے کنٹرول اور کسانوں کی آگاہی کے لئے لٹرچر چھپوا کر کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔

ٹڈی دل کی آفت پر نظر رکھنے کے لئے موضع کی سطح پر نگران کمیٹیاں بنائی گئیں۔

پی ڈی ایم اے نے محکمہ زراعت کے ساتھ مل کر کسانوں کو ٹڈی دل کے معاملے میں آگاہی دینے کے لئے تربیتی ورکشاپس منعقد کروائیں۔

1120 لیٹر لمیڈاسیا لو تھرین دوائی فراہم کی گئی۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے تدارک کے لئے 100 پاور سپرے مشین،

149 ہینڈ سپریٹر مشین، 2 بوم سپریٹر مشین، 6 پلنجر مشین اور 3 جٹاؤ مشینیں فراہم کی گئیں۔

جہاں کہیں ٹڈی دل کی موجودگی کی اطلاع ملی اس کے تدارک کے لئے سپرے آپریشن کا انتظام کیا گیا۔

ضلع بہاولپور میں ٹوٹل 365110 ہیکٹر رقبہ کا سروے کیا گیا اور 627 ہیکٹر رقبہ پر سپرے کیا گیا۔

(ب) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں سپرے کیا گیا۔

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا 2236 ایکڑ پر تفصیلیں جزوی طور پر متاثر ہوئیں اس لئے متاثرہ کسانوں کی کوئی مالی امداد نہیں کی گئی۔

(د) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں ٹڈی دل سے جن فصلوں اور پھلوں کا جزوی نقصان ہوا اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کپاس 2010 ایکڑ

2۔ چارہ جات 195 ایکڑ

3۔ باغات 16 ایکڑ

4۔ سبزیات 15 ایکڑ

کل متاثرہ رقبہ 2236 ایکڑ ہے۔

ہر بنس پورہ تحصیل شالیمار ٹاؤن میں جائیداد رجسٹریوں کا اندراج

پٹوار خانہ میں کروانے سے متعلقہ تفصیلات

***4472: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ الفیصل ٹاؤن لاہور حدبست ہر بنس پورہ تحصیل شالیمار ٹاؤن میں موجود

مکانوں کی خرید و فروخت ٹرانسفر ڈیڈ / رجسٹریوں کے ذریعے 1978 سے ہو رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسفر ڈیڈ کاریکارڈ محکمہ مال سمیت محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن

کے پاس بھی موجود ہے جو وہاں پر موجود مکانوں کا ٹیکس وصول کرتا ہے جبکہ پٹوار خانہ

ہر بنس پورہ کے پاس اس کاریکارڈ موجود ہے اور نہ ہی پٹوار خانہ ان رجسٹریوں کا اندراج کرتا ہے؟

(ج) کیا حکومت جن لوگوں کے پاس (ٹرانسفر ڈیڈ) زمین / جائیداد رجسٹریاں موجود ہیں وہ وصول کر کے ان کا اندراج پٹوار خانہ میں کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) الفیصل ٹاؤن لاہور حدبست ہر بنس پورہ تحصیل شالیمار ٹاؤن کے بارے میں اطلاعاً عرض ہے کہ مذکورہ 686 کنال 02 مرلہ زمین واقعہ چوگنی گجر پورہ، لاہور جو کہ پولیس ویلفیئر آرگنائزیشن نے بذریعہ بیعہ نامہ نمبر 13949، مورخہ 01.01.1988 دھوکہ اور فریب دہی سے لے کر ایک پرائیویٹ پراپرٹی ڈیلر MS Associates کے حوالے کر دی تھی اور جس کا انتقال نمبر 6638 اور انتقال نمبر 5438 کا اندراج سب رجسٹرار لاہور کینٹ میں غیر قانونی / دھوکہ دہی سے کروایا گیا۔ اس معاملہ کو بعد میں معزز عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ آف پاکستان) نے HRC No. 18557-P/2018 کا Suo Moto کیس نمبر 2018/30 میں نوٹس لیتے ہوئے سماعت کی جس میں حکومت پنجاب نے معزز عدالت عظمیٰ کی ہدایات کی روشنی میں زمین کو بحق سرکار واپس لے لیا اس سلسلے میں چیف سیشنلٹ کمشنر، پنجاب نے اپنی انکوائری رپورٹ مورخہ 21.06.2018 کو سپریم کورٹ میں جمع کروائی جس کی رو سے 685 کنال 02 مرلہ زمین واقعہ گلڈشت ٹاؤن حدبست ہر بنس پورہ انتقال نمبر 5438، مورخہ 03.11.2004 کو بمطابق سپریم کورٹ کے فیصلہ SCMR 1635 1997 منسوخ کر دیا گیا اور زمین کا حسب ضابطہ فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ مندرجہ بالا حقائق اور سپریم کورٹ کے حکم کی روشنی میں جتنے انتقال آج تک ہوئے ہیں وہ غیر قانونی قرار دیئے جاتے ہیں اور مزید خرید و فروخت کی اجازت نہیں دی جارہی۔ درست نہ ہے۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس صرف ان رجسٹریوں کا ریکارڈ ہوتا ہے جن کی رو سے خریدار نے جائیداد اپنے نام کروانے کے لئے محکمہ ایکسائز کے ریکارڈ میں ترمیم کرنے کے لئے درخواست دائر کی ہو۔ تمام ٹرانسفر ڈیڈ / رجسٹریوں کا ریکارڈ محکمہ ایکسائز کے پاس نہ ہوتا ہے۔

(ج) جن لوگوں نے غیر قانونی طور پر متروکہ زمین خریدی ہے اور جسے معزز عدالت عظمیٰ کے احکامات کی روشنی میں صوبائی حکومت بحق سرکار واپس لے چکی ہے اُس کے بارے میں معزز عدالت عظمیٰ نے CPLA Nos. 1700/2011 اور 1701/2011 Civil Review No.10/2015 اور 11/2015 مورخہ 30.09.2020 کو حکم فرمایا ہے کہ موضع ہربنس پورہ (امریکن انٹرنیشنل سکول) کیس کی زمین نیلام عام کے ذریعے موجود بازاری نرخ پر فروخت کی جائے گی۔ اس حکم کی روشنی میں تمام غیر قانونی قابضین گلدشت ٹاؤن کو بروئے حکم چیف سیٹلمنٹ کمشنر، مورخہ 04.11.2020 کو یہ پیش کش کی گئی ہے کہ وہ اپنے زیر قبضہ زمین کو بذریعہ نیلام عام موجودہ بازاری نرخوں پر خرید سکتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر، لاہور کو اس سلسلے میں ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ بورڈ آف ریونیو اس سلسلہ میں اس طرح کے تمام غیر قانونی قابضین کی زیر قبضہ زمینوں کو ریگولرائز کرنے کے لئے جلد ہی پالیسی وضع کر رہا ہے۔ فی الحال کسی غیر قانونی قابض کو کوئی قانونی تحفظ یا حق حاصل نہ ہے۔

تحصیل حاصل پور میں اراضی سنٹرز کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات
***4519: جناب محمد افضل گل:** کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل حاصل پور میں کتنے اراضی سنٹرز قائم ہیں؟
 (ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ سنٹرز میں سہولیات ناکافی ہیں؟
 (ج) کیا حکومت عوام کی سہولت کے لئے مزید اراضی سنٹرز قائم کرنے اور موجودہ سنٹرز میں زیادہ سہولیات فراہم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

- (الف) تحصیل حاصل پور میں ایک اراضی ریکارڈ سنٹر ہے۔
 (ب) یہ درست نہیں ہے۔ وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کو سروس دی جا رہی ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 60 فردیں اور 28 انتقالات کئے جا رہے ہیں اور اراضی ریکارڈ سنٹر میں پانی، اے سی اور جزیئر کی سہولیات میسر ہیں۔

(ج) حکومت لینڈ ریکارڈ کی خدمات کو قانونگوئی کی سطح تک پھیلانے کے منصوبے کے تحت مزید 115 اراضی ریکارڈ سنٹر قائم کر رہی ہے۔

جن میں سے ضلع بہاولپور کی درج ذیل کام کے زیادہ حجم والی تحصیلوں میں قانونگوئی کی سطح پر سنٹر بنائے جا رہے ہیں۔

1. مبارک پور تحصیل احمد پور شرقیہ
2. ہیڈ راجکاں تحصیل یزمان
3. جھانگی والی تحصیل بہاولپور سٹی
4. بہاولپور 2 تحصیل بہاولپور سٹی

اس کے ساتھ ضلع بہاولپور کے لئے 2 موبائل اراضی ریکارڈ سنٹر کے ذریعے سے بھی دور افتادہ علاقوں میں خدمات کی فراہمی کا منصوبہ بھی شامل ہے جو دسمبر 2020 کے اہتمام تک خدمات کی فراہمی شروع کر دی جائے گی۔ سائلین تک فردات کی آسان ترسیل کے لئے آن لائن فردات کا اجراء بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

ساہیوال میں منظور شدہ پٹواریوں کی آسامیوں کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*4618: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ساہیوال میں منظور شدہ پٹواریوں کی کتنی آسامیاں خالی ہیں نیز حکومت نئی بھرتی کرنے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

ضلع ساہیوال میں منظور شدہ پٹواریوں کی آسامیوں کی تعداد درج ذیل ہیں:-

خالی آسامیاں	کل آسامیاں	تحصیل ساہیوال
63	117	تحصیل ساہیوال
42	92	تحصیل چیچہ وطنی

تاحال حکومت پنجاب کی جانب سے نئی بھرتیوں کی بابت ہدایات جاری نہ ہوئی ہیں۔

راجن پور: پی ڈی ایم اے کے بجٹ سے ٹڈی دل کے لئے سپرے

کی خریداری پر اخراجات اور سپیشل آڈٹ کرانے سے متعلقہ تفصیلات

*5150: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور پی ڈی ایم اے کا سال 20-2019 اور 21-2020 کا کتنا بجٹ تھا؟

(ب) اس ضلع میں پی ڈی ایم اے نے پچھلے دو سالوں کے دوران ٹڈی دل کے لئے کون کون

سے سپرے کس کمپنی سے کتنی مالیت میں خریدے نیز کتنے رقبہ پر سپرے کروایا گیا

تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا محکمہ نے یکم جنوری 2020 سے اب تک جو سامان اور سپرے خرید کیا اس کا حکومت

سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) حکومت پنجاب نے بذریعہ پی ڈی ایم اے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ضلع راجن پور کو قدرتی

آفات سے نمٹنے کے لئے مالی سال 20-2019 میں مبلغ 30 ملین روپے فراہم کئے۔

جبکہ مالی سال 21-2020 میں مبلغ 10 ملین روپے فراہم کئے۔

(ب) پی ڈی ایم اے نے مالی سال 20-2019 میں محکمہ زراعت کو سپرے کے لئے 190 ملین

فراہم کئے۔ محکمہ زراعت کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق تقریباً 27209 ہیکٹر رقبہ پر

سپرے کیا گیا۔ سپرے کی خرید و استعمال کی تفصیل ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (ایکسٹینشن) راجن

پور سے موصول ہونے والی رپورٹ میں جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ڈی ایم اے کے اخراجات کا آڈٹ ہر سال ہوتا ہے اور مالی سال 20-2019 کا آڈٹ

بھی مکمل ہو چکا ہے۔

پنجاب لینڈ اتھارٹی میں کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4711: محترمہ زیب النساء: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لینڈ اتھارٹی ادارے کا آغاز پراجیکٹ مینجمنٹ سے شروع ہوا اس ادارے میں عرصہ دس سال سے جو ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کو آج تک مستقل نہیں کیا گیا۔ مستقل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سٹاف مکمل نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی ہوتی ہے مذکورہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان ملازمین کو حکومت مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) ڈسٹرکٹ راولپنڈی میں ایڈہاک اور کنٹریکٹ پر کتنے ملازمین ہیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی 2017 میں قائم کی گئی۔ تاہم اس کے ملازمین کی مستقل بنیادوں پر تعیناتی پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی ایکٹ کے مطابق نہیں کی جاسکتی۔

(ب) عوامی سہولت کے مد نظر حکومت نے ایسے بہت سارے اقدامات اٹھائے ہیں جس سے عوام کو باہم سہولت پہنچائی جاسکے۔ جس میں آن لائن فردات کا اجراء، موبائل اراضی ریکارڈ سنٹر، 115 قانون گوئی اراضی ریکارڈ سنٹر، ایکسپریس کاؤنٹر، سیٹلائٹ اراضی ریکارڈ سنٹر کا قیام۔ جو عوام کو دور افتادہ علاقوں تک سروسز کی رسائی یقینی بنا رہے ہیں۔ تاہم سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ مزید برآں ان کی مستقلی کے حوالے سے معاملات بورڈ کے زیر غور ہیں اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز کی حد تک کیس مجاز اتھارٹی کو بھجوا دیا گیا ہے۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں 93 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور 14 درجہ چہارم کے ملازمین روزانہ اجرت کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جز (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ایڈہاک پر ضلع راولپنڈی میں کوئی ملازم کام نہیں کر رہا۔

بہاولنگر: محکمہ مال کے تحت ملازمین کی تعداد نیز خالی اسامیوں سے متعلق تفصیلات

*5072: چودھر مظہر اقبال: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ مال کے تحت کتنے ملازمین اس ضلع میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کتنی اسامیاں کس کس عہدہ، گریڈ کی خالی ہیں؟

- (ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کے پاس اضافی چارج ہے ان ملازمین کے نام عہدہ، گریڈ اور جس حلقہ کا اضافی چارج ہے ان کی تفصیل دی جائے؟
- (د) اس محکمہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ مدوار بتائیں؟
- (ه) اس محکمہ نے اس مالی سال میں عوامی فلاح کے جو منصوبہ جات مکمل کئے ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) محکمہ مال ضلع بہاولنگر میں مندرجہ ذیل ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

خالی	تعمینات شدہ	منظور شدہ	گریڈ	نام پوسٹ
2	4	6	16	تحصیلدار
4	13	17	14	نائب تحصیلدار
12	38	50	11	گرداور
257	116	373	09	پٹواری

5- منسٹریل سٹاف کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2	تعداد	تحصیلدار	1
4	تعداد	نائب تحصیلدار	2
12	تعداد	گرداور	3
257	تعداد	پٹواری	4

5 منسٹریل سٹاف کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

2	تعداد	اضافی چارج تحصیلدار	1
4	تعداد	اضافی چارج نائب تحصیلدار	2
12	تعداد	اضافی چارج گرداور	3
257	تعداد	اضافی چارج پٹواری	4

5 فہرست عہدہ جات مع مستقل اضافی چارج کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) مکمل تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) دوران مالی سال عوامی فلاح کے لئے جو فیصلہ جات مکمل کیے ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راجن پور: محکمہ ریونیو کے افسران کی تعداد نیا نئی کرپشن اور
سول کورٹس میں ملازمین کے خلاف کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*5147: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع راجن پور میں محکمہ ریونیو کے کتنے افسران مع تحصیلدار / نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواری تعینات ہیں؟
- (ب) محکمہ ریونیو کے کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ اینٹی کرپشن / سول کورٹس و دیگر کورٹس میں کیسز ہیں اور کتنے عرصہ سے ہیں ان تمام افسران و ملازمین سے آگاہ کریں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں ایک پٹواری کو کئی حلقوں کے چارج دیئے ہوئے ہیں اور یہ کرپشن کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کے تدارک اور عوام الناس کی سہولت کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

نام اسمی	منظور شدہ اسمیاں	تعینات	خالی
تحصیلدار	04	02	02
نائب تحصیلدار	10	05	05
قانونگو	34	22	12
پٹواری	235	168	67
میزان	283	197	86

- (ب) ضلع ہذا کے سات پٹواریوں کے خلاف مختلف کورٹس میں مقدمات زیر سماعت ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔

۱۔ صفدر عباس پٹواری تحصیل راجن پور کے خلاف عرصہ اڑھائی سال سے اینٹی کرپشن کورٹ میں مقدمہ زیر سماعت ہے۔

۲۔ محمد علی پٹواری تحصیل راجن پور کے خلاف مقدمہ 4/3 ماہ سے زیر سماعت ہے۔

۳۔ احمد علی شاہ پٹواری ٹرائیبل ایریا کے خلاف مقدمہ عرصہ تین سال سے اینٹی کرپشن میں زیر سماعت ہے۔

۴۔ محمد عنصر پٹواری موضع ٹونگ اشتہال اراضی راجن پور کے خلاف دو مقدمات عرصہ 5/3 سال سے اینٹی کرپشن کورٹ اور سول کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔

۵۔ بشیر احمد پٹواری موضع مڈمیرن، اشتہال اراضی راجن پور کے خلاف مقدمہ عرصہ ۴ ماہ سے عدالت عالیہ ملتان پنج اور اینٹی کرپشن کورٹ میں زیر سماعت ہے

۶۔ سیف اللہ پٹواری / موضع شاہوالی اشتہال اراضی راجن پور کے خلاف عرصہ 6 ماہ سے نیب آفس میں انکوائری چل رہی ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں پٹواری کی 235 اسامیاں ہیں جبکہ 168 پٹواری تعینات ہیں۔ متعدد مواضع خالی ہونے کی بناء پر بمطابق پالیسی ان مواضع کا ایڈیشنل چارج دیگر پٹواریوں کو دیا گیا ہے۔

(د) محکمہ مال پنجاب نے پٹواریوں کی بھرتی کے لئے قبل ازیں تحرک کر رکھا ہے۔ سروس رولز میں تبدیلی کے بعد کمپیوٹرائزڈ نظام کی سمجھ بوجھ رکھنے والے پٹواری بھرتی کئے جائیں گے تاکہ عوام کو محکمہ مال سے متعلقہ خدمات گاؤں کی سطح پر فراہم کی جاسکیں۔

تحصیل صادق آباد میں محکمہ مال کی مختلف نوعیت کی زمین کی تعداد سے متعلق تفصیلات
* 3421: جناب ممتاز علی: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں محکمہ مال کی کل کتنی زمین ہے؟

(ب) کتنی زمین کمرشل اور کتنی زرعی یا سکنی ہے جگہ کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) محکمہ کی کتنی زمین کس کس جگہ پر کس آدمی یا کمپنی یا فرم کو کتنے عرصہ پر اور کتنی رقم کے ٹھیکہ یا لیز پر دی گئی ہے؟

(د) محکمہ کی زمین کسی دوسرے سرکاری صوبائی یا وفاقی محکمہ کو لیز یا ٹھیکہ پر دی گئی ہے تو جگہ کی تفصیل مع مصرف اور عرصہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

- (الف) تحصیل صادق آباد میں محکمہ مال کی کوئی زمین موجود نہ ہے البتہ صوبائی حکومت کی ملکیت کی کل زمین تعدادی 67730 ایکڑ، 04 کنال 18 مرلے اراضی موجود ہے۔
- (ب) تحصیل صادق آباد میں صوبائی حکومت کی ملکیت کمرشل زمین نہ ہے۔ جبکہ زرعی زمین تعدادی 49340 ایکڑ 02 کنال 06 مرلے اور سکنی تعدادی 13027 ایکڑ 04 کنال ہے۔
- (ج) تحصیل صادق آباد میں کسی آدمی یا کمپنی یا فرم کو صوبائی حکومت پنجاب کی زمین ٹھیکہ یا لیز پر نہ دی گئی ہے البتہ رقبہ ملکیت صوبائی حکومت پنجاب تعدادی 2689 ایکڑ 19 مرلے عارضی کاشت سکیمز میں تحصیل صادق آباد کے مختلف لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے۔
- (د) تحصیل صادق آباد میں صوبائی حکومت پنجاب کی کوئی زمین کسی صوبائی یا وفاقی محکمہ کو لیز یا ٹھیکہ پر نہ دی گئی ہے۔

چکوال: موضع تلہ گنگ قبرستان کے لئے مختص اراضی پر

ناجائز تعمیرات سے متعلقہ تفصیلات

*4712: محترمہ زینب النساء: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کھیوٹ نمبر 597 سال 1924-25 تلہ گنگ نزد موضع تلہ گنگ 7 عدد تالاب اراضی جو قبرستان کے لئے تھی لیکن محکمہ مال نے اثرورسوخ سے اپنی ملکیت ظاہر کرنا شروع کر دی، کچھ عرصہ کے بعد زمین فروخت کرنا شروع کر دی اور لوگوں نے مکانات بنانا شروع کر دیئے ہیں یہ زمین اشٹام پر دے رہے ہیں انکو انری کروا کر زمین خالی کروائی جائے؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

بمطابق رپورٹ عملہ فیلڈ کھوٹ نمبر 597 پانچ خسروں پر مشتمل ہے جس کا کل رقبہ 49 کنال 15 مرلے ہے۔ بمطابق ریونیوریکارڈ 1924-25 رقبہ ہذا

شاملات دیہہ ہے اور آج تک اس میں کوئی ردوبدل نہ کیا گیا ہے نہ تو یہ زمین فروخت ہوئی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی ناجائز تجاوزات ہیں۔ خسرہ وار تفصیل ذیل ہے:-

پرانہ خسرہ	نیا خسرہ	کل زمین	تفصیل
245	292	04 کنال 10 مرلے	خالی پڑی ہوئی ہے۔
711	875	02 کنال 03 مرلے	گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 6 واقع ہے۔
1140	1363	03 کنال 05 مرلے	خالی پڑی ہوئی ہے۔
1393	1606	05 کنال 05 مرلے	نایوں والا قبرستان واقع ہے۔
2517	2916	34 کنال 2 مرلے	خالی پڑی ہوئی ہے۔
کل میزان		49 کنال 15 مرلے	

جہلم میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5234: رانا منور حسین: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع جہلم کی لینڈ کار ریکارڈ کب کمپیوٹرائزڈ کیا گیا مکمل تفصیل بتائیں؟
- (ب) ضلع جہلم کا کتنا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اور کتنا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنا باقی ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (ج) ضلع جہلم کی لینڈ کار ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ لاگت کتنا تھا نیز کتنے پٹواریوں کو ملازمت سے فارغ کیا گیا اور باقی پٹواریوں سے اب کون سی خدمات لی جاتی ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

- (الف) ضلع جہلم کا ریکارڈ دسمبر 2016 میں کمپیوٹرائزڈ کیا گیا جبکہ اس کا آغاز جولائی 2011 میں ہوا تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ضلع جہلم کے 595 موضوعات ہیں جن میں سے 542 کاریکارڈ مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے۔ تاہم 53 موضوعات ایسے ہیں جو شہری یا نیم شہری نوعیت کے ہیں جن کا ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہ کیا جاسکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
- (ج) ضلع جہلم کی لینڈ کاریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا تخمینہ لاگت تقریباً 189,525,947 روپے تھا۔ بوجہ کمپیوٹرائزیشن کسی بھی عملہ مال کے ملازم کو نوکری سے فارغ نہ کیا گیا ہے۔ پٹواری حسب سابق ان موضوعات میں خدمات سر انجام دے رہے ہیں جو ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہ ہے۔ اس کے علاوہ خسرہ گرداوری، رپورٹ وراثت اور زمین کی حد بندی سمیت تمام دیگر امور جو کہ فیلڈ ڈیوٹی سے متعلقہ ہیں حسب سابق پٹواری ہی سر انجام دے رہے ہیں۔

لاہور: شاہدرہ میں خالی سرکاری زمین قبرستان کے لئے

مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4757: جناب سید اللہ خان: کیا وزیر کالونیز اراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ لاہور کے مختلف علاقوں میں سرکاری زمین خالی پڑی ہوئی ہیں؟
- (ب) شاہدرہ میں جو زمین خالی پڑی ہوئی ہیں ان کی جگہ اور نام وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شاہدرہ کے علاقے میں قبرستان میں جگہ میسر نہ ہونے سے عوام الناس کو دوسرے علاقہ کے قبرستان میں تدفین کے لئے جانا پڑتا ہے؟
- (د) کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں سرکاری زمین میں قبرستان کی جگہ مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ):

- (الف) ہاں موضع شاہدرہ میں خالی رقبہ سرکار تقریباً 1349 کنال ہے۔
- (ب) رقبہ سرکار زیادہ تر راوی بند پار واقع ہے۔
- (ج) سوال جزوی طور پر درست ہے۔

(د) بروئے انتقال نمبر 60395، نمبر خسرہ 1341 رقبہ 04 کنال 14 مرلے قبرستان دریا شاہ حسن ولی، نمبر خسرہ 8475/1523 رقبہ 04 کنال، نمبر خسرہ 1529، رقبہ 08 کنال، نمبر خسرہ 1531 رقبہ 07 کنال 11 مرلے، سالم رقبہ 19 کنال 11 مرلے، قیصر ٹاؤن قبرستان اور نمبران خسرہ 8477/2204، رقبہ 01 کنال 16 مرلے، نمبر خسرہ 2314/2، رقبہ 03 کنال 02 مرلے، نمبر خسرہ 2312، رقبہ 01 کنال 01 مرلہ، نمبر خسرہ 2313 رقبہ 01 کنال 16 مرلے، نمبر خسرہ 8342/2315 رقبہ 07 کنال 2 مرلے، رقبہ منتقلہ 11 کنال 03 مرلہ / قبرستان ڈھیڑ، کل رقبہ 35 کنال 08 مرلہ کے لئے دیا گیا۔ انتقال مذکورہ مورخہ 04.01.2013 کو درج ہوا مگر بوجہ حکم امتناعی ہائی کورٹ لاہور برائے ریٹ نمبر 785 مورخہ 11.01.2013 تا حال زیر التواء ہے۔ اس کے علاوہ بروئے انتقال نمبر 60728 مورخہ 06.03.2018 نمبر خسرہ 1841 کل رقبہ 357 کنال 15 مرلے میں سے رقبہ منتقلہ 121 کنال 01 مرلہ، بھی قبرستان نزد بھٹوکالونی قیصر ٹاؤن کے لئے دیا گیا ہے مگر رقبہ کے متعلق رٹ پٹیشن نمبر 303200/13 بعنوان متروکہ وقف املاک بورڈ بنام بورڈ آف ریونیو وغیرہ زیر سماعت ہے کہ جس کا جواب دیا گیا ہے۔

سیالکوٹ: پسرور کے دیہات کی اراضی کے ریکارڈز کا کمپیوٹرائزڈ

ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*5452: رانا محمد افضل: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے کتنے دیہات کی اراضی کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے

کتنے دیہات کا رہتا ہے اور کتنے دیہات کا جزوی ہوا ہے تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) جن مواضع کا اراضی ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہ ہوا ہے کب تک ہو جائے گا؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے 596 مواضع ہیں جن میں سے 528 کو مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ کیا جا چکا ہے تاہم 68 مواضع ایسے ہیں جو جزوی طور پر مکمل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن مواضع کا ریکارڈ ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہ کیا جا سکا ہے وہ شہری یا نیم شہری نوعیت کے ہیں۔ پنجاب کے تمام شہری مواضع کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہو سکا جس کے لئے اربن لینڈ ریکارڈ کا پراجیکٹ زیر غور ہے۔

لاہور میں سرکاری زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*5076: جناب نصیر احمد: کیا وزیر کالونیز ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنی سرکاری جگہ پر ناجائز قابضین ہیں؟

(ب) 2018-19 میں کتنی جگہ قابضین سے واگزار کروائی گئی ہے؟

(ج) سرکاری زمین کو قبضہ مافیاسے واپس لینے کے لئے حکومت نے کیا حکمت عملی بنائی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ)

(الف) لاہور میں کل 40868 کنال اراضی زیر قبضہ ہے۔

(ب) 2018-19 میں کل 12686 کنال رقبہ قابضین سے واگزار کروایا گیا۔

(ج) سرکاری زمین کی واپسی کے لئے فروخت بذریعہ نیلام عام بعد واگزاری دیگر محکمہ جات کو

منتقلی اور بذریعہ محکمہ مال، لوکل کونسلز اور دیگر محکمہ جات رقبہ کی نگرانی کا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

ایم ڈی چولستان کے تحت ریست ہاؤسز کی تعداد، کمرہ جات

اور بکنگ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*5079: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر کالونیز ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) M.D چولستان کے تحت کتنے ریست ہاؤسز کہاں کہاں ہیں؟

- (ب) ہر ریٹ ہاؤس کتنے کمرہ جات پر مشتمل ہے؟
- (ج) ان میں کون کون لوگ ٹھہر سکتے ہیں؟
- (د) ان میں ٹھہرنے والے لوگوں سے کتنی رقم وصول کی جاتی ہے؟
- (ه) ان کی Booking کون کرتا ہے اور اس کا کیا معیار ہے؟
- (و) اس علاقہ میں حکومت مزید ریٹ ہاؤس اور Visiting Areas پارکس وغیرہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ)

(الف) صرف ایک عدد ریٹ ہاؤس چک نمبر DB/83 چولستان موجود ہے۔ یہ ریٹ ہاؤس 1990 میں تعمیر کیا گیا تھا اس وقت یہ ریٹ ہاؤس نان فنکشنل ہے اور قابل استعمال نہ ہے۔

(ب) ریٹ ہاؤس چک نمبر DB/83 میں 3 عدد بیڈ رومز، 1 عدد ڈرائنگ روم، 1 عدد ڈائمنگ روم، 2 عدد برآمدے اور ایک عدد کارپورچ۔ گزشتہ 10 سال سے ریٹ ہاؤس بند ہے۔

(ج) N.A

(د) N.A

(ه) N.A

(و) N.A

ضلع بہاولپور: چولستان میں الاٹ کردہ رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*5080: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) یکم اگست 2018 سے آج تک ضلع بہاولپور کے علاقہ چولستان میں کتنا رقبہ کس کس سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا ہے جن افراد کو الاٹمنٹ کی گئی ہے ان کے نام اور پتاجات بتائیں؟
- (ب) کتنی زمین چولستان کے رہائشی قدیمی باشندوں کو الاٹ کی گئی ہے؟
- (ج) اس وقت کتنی زمین سرکاری کھاتہ میں اس ضلع کے چولستان کے ایریاز میں پڑی ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت بقایا زمین صرف چولستان کے علاقہ کے رہائشی قدیم باشندوں کو الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ)

(الف) یکم اگست 2018 سے آج تک ضلع بہاولپور کے چولستان میں ماسوائے آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت کوئی سرکار رقبہ جات الاٹ نہ ہوئے ہیں۔ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت اگست 2018 سے تاحال 682 افراد کو 10,881 ایکڑ رقبہ تقسیم کیا گیا ہے۔

(ب) اب تک علاقہ چولستان میں 3,06,666 ایکڑ رقبہ 23,623 چولستانی باشندگان کو مختلف سکیم ہائے کے تحت الاٹ ہو چکا ہے۔

(ج) اس وقت تقریباً 3,46,175 ایکڑ رقبہ پڑا ہوا ہے اور اس رقبہ کے نئے چلوک حالیہ الاٹمنٹ سکیم سال 2013 کے لئے بعد پیمائش مرتب کئے گئے ہیں۔ اس رقبہ کی کل 27694 لاٹ ہائے بنتی ہیں۔

(د) کالونیز ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نے نوٹیفکیشن نمبر 549-2013/CL-I-239 مورخہ 05.03.2013 و ترمیمی نوٹیفکیشن نمبری 2109-2019/756 مورخہ 13.09.2019 پانچ سالہ عارضی کاشت سکیم کا اجرا کیا ہے۔ جس کے تحت نوٹیفائیڈ کمیٹیز اندر میعاد وصول کی گئیں 64255 درخواستوں کی سکروٹنی کر رہی ہیں۔ اس مقصد کے لئے 27694 لاٹ ہائے مختص کی گئیں اور موجودہ حکومت ان لاٹ ہائے کو خالصتاً چولستانی قدیم باشندوں کو الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اوکاڑہ: پی پی-189 میں کچی آبادیوں کی تعداد اور ان میں

میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*5160: جناب منیب الحق: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-189 اوکاڑہ میں کون کون سی کچی آبادیاں ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان کچی آبادیوں میں کوئی سرکاری ملازمین تعینات ہیں تو ان کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(ج) ان کچی آبادیوں میں کن کن سہولیات کا فقدان ہے؟

- (د) حکومت کب تک ان سہولیات کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کے لئے کتنی رقم مالی سال 2020-21 میں رکھی گئی ہے؟
- (ه) اس مالی سال میں ان کچی آبادیوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی ان کی تفصیل کچی آبادی وار بتائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

- (الف) بمطابق رپورٹ چیف آفیسر میونسپل کارپوریشن اوکاڑہ حلقہ پی پی-189 میں ٹوٹل 24 کچی آبادیاں ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔
- (ب) بمطابق رپورٹ چیف آفیسر میونسپل کارپوریشن اوکاڑہ مذکورہ کچی آبادیوں میں عملہ صفائی تعینات ہے اکثر و بیشتر عملہ صفائی کے تبادلہ جات ہوتے رہتے ہیں۔ بدیں وجہ کنفرم نام نہ دیئے جاسکتے ہیں۔
- (ج) بیشتر کچی آبادیوں میں ترقیاتی کام ہو چکے ہیں۔ کچی آبادی پر انٹرنیٹ سپورٹل مسلم کالونی، غازی آباد چھپر میں گلیوں میں ترقیاتی کام ہونے والے ہیں۔
- (د) جز ہذا کا جواب جز (ج) میں اوپر دے دیا گیا ہے۔
- (ه) جز ہذا کا جواب جز (ج) میں اوپر دے دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ساہیوال کے مختلف چلوک میں سرکاری رقبہ پر

ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

586: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 9/120-ا، چک نمبر 9/110-ا، چک نمبر 9/90-ا، چک نمبر 9/87-ا اور 9/92-ا میں رقبہ سرکار / بقایا سرکار موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا چلوک میں واقع بیشتر سرکاری رقبہ پر ناجائز قابضین / بااثر افراد نے قبضہ / چار دیواری کر رکھی ہے، اکثر پر فصلیں کاشت ہو رہی ہیں اور کچھ میں پختہ مکانات ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت ایسے بااثر / غنڈہ عناصر / ناجائز قابضین سے قبضہ واپس لے کر حکومت سرکاری رٹ کو قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو جو بات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) درست ہے رقبہ سرکار موجود ہے۔

(ب) درست ہے۔ ناجائز قابضین ہیں۔ فصلیں کاشت ہو رہی ہیں پختہ مکانات اور دکانات تعمیر شدہ ہیں۔

(ج) ہاں۔ حکومت کارروائی کر رہی ہے اور مزید کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں پٹواری، قانگو، نائب تحصیلدار

اور تحصیلدار کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

644: سید عثمان محمود: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے پٹواری، قانگو، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کام کر رہے ہیں؟

(ب) کن کن پٹواریوں، قانگو، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کے پاس ایک سے زائد علاقہ جات / پوسٹوں کا چارج کب سے ہے مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) یکم جنوری 2017 تا 2019 تاحال کن کن ملازمین کے خلاف محکمہ ہذا کو شکایات وصول ہوئی ہیں اگر ان ملازمین کے خلاف شکایات کی بناء پر کوئی انکوائریاں کروائی گئی ہیں تو ان ملازمین کو کیا سزائیں دی گئی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کتنے ملازمین کو ان شکایات کی بناء پر معطل یا ملازمت سے برخاست کیا گیا تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

(الف) بمطابق رپورٹ ہائے مورخہ 30.01.2020 اور 31.01.2020 آمدہ از دفتر

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو)

رحیم یار خان، ضلع رحیم یار خان میں تعینات تحصیلدار نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواریان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسامی	کل تعداد اسامی
1	تحصیلدار	4
2	نائب تحصیلدار	15
3	قانونگو	31
4	پٹواری	155

(ب) تحصیلداران، نائب تحصیلداران اور گرداوران کو اضافی حلقہ جات تفویض نہ کئے گئے ہیں البتہ تحصیل رحیم یار خان، صادق آباد، خان پور اور لیاقت پور میں پٹواریوں کو تفویض کئے گئے اضافی حلقہ جات کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) متفرق قسم کی شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں اور شکایت کنندگان کی شکایت کا ازالہ حسب قانون کر دیا جاتا ہے تاہم قابل گرفت شکایت پر درج ذیل ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ اس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں ہی دے دیا گیا ہے۔

ضلع ساہیوال میں کچی آبادیوں کی تعداد، مکینوں کا عرصہ قیام

اور مالکانہ حقوق دینے سے متعلق تفصیلات

656: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنی کچی آبادیاں کہاں کہاں موجود ہیں ان کی تعداد مع مکمل تفصیلات

سے آگاہ کریں؟

- (ب) پی پی۔ 198 ضلع ساہیوال میں کتنے ایسے مقامات یا زمین ہے جن کو حکومت گرانے کی بجائے کچی آبادیوں کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟
- (ج) ان کچی آبادیوں میں تاحال کتنے لوگ کب سے مقیم ہیں ان کی مکمل تعداد سے آگاہ فرمائیں نیز ان کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق اور سند دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، کیا حکومت اس بابت پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

- (الف) ڈائریکٹر (ایڈمن) کچی آبادیز، پنجاب سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 2012 دیہاتی (رورل) ایریا کے تحت:
- (i) تحصیل چیچہ وطنی میں کل 114 منظور شدہ (نوٹیفائیڈ) کچی آبادیاں ہیں جو کہ 6363 گھرانہ جات پر مشتمل ہیں۔ برائے ملاحظہ تفصیل نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ii) تحصیل ساہیوال میں کل 112 منظور شدہ (نوٹیفائیڈ) کچی آبادیاں ہیں جو کہ 8629 گھرانہ جات پر مشتمل ہیں۔ برائے ملاحظہ تفصیل نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- کچی آبادیز ریگولرائزیشن سکیم 1978، 1985، 2006 اور 2012 شہری (اربن) ایریا کے تحت:
- (i) تحصیل چیچہ وطنی میں 09 منظور شدہ کچی آبادیاں ہیں جو کہ 4678 گھرانہ جات پر مشتمل ہیں۔ برائے ملاحظہ تفصیل نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ii) تحصیل ساہیوال میں کل 33 منظور شدہ کچی آبادیاں ہیں جو کہ 8592 گھرانہ جات پر مشتمل ہیں۔ برائے ملاحظہ تفصیل نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) پی پی۔ 198 ضلع ساہیوال میں جو آبادیاں پنجاب کچی آبادیز ایکٹ مجریہ 1992 کے تحت معیار پر پورا اترتی ہیں وہ آبادیاں کچی آبادی کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں۔ علاوہ ازیں ایسی آبادیاں جو مطلوبہ معیار پر پورا نہیں اترتی وہ کچی آبادی کے زمرے میں نہیں آتی۔

(ج) جہاں تک کچی آبادیوں میں گھرانوں کی تعداد کا تعلق ہے تو ان کی تفصیل سوال کے جز (الف) کے جواب میں دی جا چکی ہے۔ مالکانہ حقوق اور اسناد حقوق ملکیت کی عطا یگی کے سلسلہ میں واضح ہو کہ منظور شدہ (نوٹیفائیڈ) کچی آبادیوں کو اسناد کی عطا یگی ہو چکی ہے جبکہ ایسی آبادیوں کے مکینوں سے زمین کی قیمت اور ترقیاتی اخراجات وصول ہونے کے بعد مالکانہ حقوق کی عطا یگی کا عمل جاری ہے۔

اوکاڑہ: پی پی-185 میں مستحقین کو حکومت کی طرف سے

راشن تقسیم کرنے اور طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

1055: چودھری افتخار حسین چیمپھر: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حلقہ پی پی-185 ضلع اوکاڑہ کے کتنے مزدوروں بے روزگاروں اور مستحقین لوگوں میں حکومت کی طرف سے کتنی مالیت کا راشن دیا گیا نام وار مکمل تفصیل فراہم کریں؟
- (ب) مذکورہ راشن کی تقسیم کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا مستحقین افراد کی اہلیت کا طریق کار کیا ہے؟

- (ج) حلقہ پی پی-185 میں راشن تقسیم کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟
- (د) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی یونین کونسل معروف 100 کے کتنے دیہات میں کتنا راشن کن افراد کو دیا گیا نام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) PDMA کی جانب سے ضلع اوکاڑہ کو 500 راشن بیگ دیئے گئے۔ جن میں سے، ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق، 150 راشن بیگ تحصیل دیپالپور (حلقہ 185) میں تقسیم کئے گئے جن کی مالیت مبلغ پانچ لاکھ پانچ ہزار اور پانچ سو روپے ہے۔ جن مستحق لوگوں میں حکومت کی طرف سے راشن تقسیم کیا گیا اس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صرف درج ذیل لوگ مفت راشن کے اہل تھے۔

(i) غریب کنبہ جن کا روزی کمانے والا دیہاڑی دار قرظینہ ہو گیا۔

(ii) دیہاڑی دار جو لاک ڈاؤن کے باعث کام پر نہ جاسکا۔
ضلعی انتظامیہ اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق درج ذیل آبادیوں کے رہائشی جو کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئے کے گھروں میں راشن فراہم کیا گیا۔

- 1- 7 مرلہ سکیم جیون والا-2 چک وزیر سنگھ 3- بسم اللہ ٹاؤن
- (ج) ضلعی انتظامیہ اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق کسی بھی ضلع، تحصیل یا حلقہ میں راشن کی تقسیم کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے بلکہ صرف راشن تقسیم کیا گیا۔
- (د) ضلعی انتظامیہ اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی یونین کونسل معروف 100 کے کسی فرد کو راشن نہ دیا گیا ہے۔

ساہیوال: محکمہ مال کے لینڈ ریکارڈ سنٹرز کی تعداد کمپیوٹرائزڈ اور نان کمپیوٹرائزڈ رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

- 1078: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ضلع ساہیوال میں کتنے لینڈ ریکارڈ سنٹر کہاں پر واقع ہیں ان سنٹرز میں کتنا سٹاف عارضی، کنٹریکٹ اور مستقل ہے کتنی پوسٹ خالی کب سے ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟
 - (ب) سال 2019 اور سال 2020 میں ضلع ساہیوال میں محکمہ ریونیو نے کتنا رقبہ کمپیوٹرائز کیا اور کتنا رقبہ کمپیوٹرائز ہونے سے رہ گیا ہے کب تک ریکارڈ مکمل کر دیا جائے گا؟
 - (ج) کیا حکومت عوام الناس کی سہولت کے لئے میونسپل کمیٹی / ٹاؤن کمیٹی کمر بہادر شاہ، جہاں خاں، یوسف والا، قادر آباد، نور شاہ، ہڑپہ وپی پی-198 میں مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟
- وزیر کالونیز، کلچر (جناب خیال احمد):

- (الف) ضلع ساہیوال میں دو (2) تحصیل اراضی ریکارڈ سنٹر موقع پر واقع ہیں۔ ۱- اراضی ریکارڈ سنٹر ساہیوال۔ ۲- اراضی ریکارڈ سنٹر چیچہ وطنی۔ عملہ اراضی ریکارڈ سنٹر کنٹریکٹ پر کام کر رہا ہے۔ سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2019 اور 2020 میں ضلع ساہیوال میں محکمہ ریونیو نے کوئی موضع کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ نہ کیا ہے ضلع ساہیوال میں کل 532 مواضع میں سے 502 مواضع کاریکارڈ فی الوقت کمپیوٹرائزڈ ہے۔ جبکہ 30 مواضع کاریکارڈ کمپیوٹرائزڈ نہ ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں درج ذیل قانونگوئی سنٹر بنائے جا رہے ہیں۔

1- قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر ہڑپہ۔

2- قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر کسوال۔

3- قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر شاہ کوٹ۔

4- قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر غازی آباد۔

5- قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر نور شاہ۔

اس مالی سال میں ان میں سے ہڑپہ اور نور شاہ سنٹر مکمل ہو جائیں گے جبکہ باقی اگلے مالی سال میں مکمل ہوں گے۔

اوکاڑہ: چک فیض آباد کی کھولے مرید سے داخلی حیثیت ختم کر کے

الگ موضع قرار دینے سے متعلقہ تفصیلات

1159: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی آبادی ریونیو ریکارڈ

کے مطابق 160 گھروں پر مشتمل ہے اور اس گاؤں کی ریونیو ریکارڈ کے مطابق اپنی

شناخت نہ ہے جبکہ اسے داخلی کھولے مرید سے پہچانا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت چک فیض آباد کی کھولے مرید سے داخلی حیثیت ختم کر کے چک فیض آباد

کو اپنی آزاد حیثیت اور الگ موضع قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نیز

کسی موضع کو داخلی حیثیت سے نکالنے اور اپنا الگ موضع کی شناخت دینے کا طریق کار کیا

ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ریونیو ریکارڈ کے مطابق چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی آبادی 160 گھرانوں پر مشتمل ہے۔ آبادی ہذا کی داخلی موضع کھولے مرید والے میں شامل ہونے کی وجہ سے اپنی علیحدہ شناخت نہ ہے۔

(ب) چک فیض آباد کو کھولے مرید والے سے علیحدہ کر کے نیا موضع قرار دیئے جانے کی بابت فی الحال دفتر ہذا میں کوئی کارروائی زیر غور نہ ہے۔

مزید برآں نیا موضع بنانے کا کوئی مخصوص بیان شدہ معیار / طریق کار مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ ایسی تجاویز کا فیصلہ آبادیاتی خصوصیات، شملات دیہہ کار قبہ اور علاقے کی عوام کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ محکمہ مال اس طرح کی معلومات کلکٹر سے جامع رپورٹ کی صورت میں حاصل کرتا ہے۔ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کی دفعات (4) اور (1) 40 کے تحت محکمہ مال نئے موضع کا نوٹیفکیشن جاری کرتا ہے۔

صوبہ میں بے نظیر دور حکومت میں مالکانہ حقوق دیئے گئے چلوک / قصبات

کی تعداد اور قانونی حیثیت سے متعلقہ تفصیلات

1160: محترمہ عزیزہ فاطمہ: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا ریونیو قوانین کے مطابق آبادی دیہہ زرعی کھال راستہ مفاد عامہ کا جو کہ متواتر عرصہ دراز سے عوام الناس کے زیر استعمال ہو محکمہ مال میں اس کی قانونی حیثیت کیا ہے کیا ایسے راستے کھال یا آبادی کو ختم کیا جاسکتا ہے ان کے متعلق قوانین کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

(الف) آبادی دیہہ - زرعی کھال و راستہ مفاد عامہ کے بارے میں رواجی قانون، قانون حق آسائش 1882 (Easements Act, 1882) واجب العرض (دیہی) (Village Administration Paper) نو آبادی شرائط 1938 (Colony Conditions of 1938) اور قانون مالیہ اراضی پنجاب 1967ء لاگو ہیں۔

محکمہ مال قانون مالیہ اراضی 1967 کے تحت ہر موضع کار جسٹر حق داران زمین تیار کرتا ہے جس میں آبادی دیہہ کا علیحدہ کھیوٹ درج ہوتا ہے۔ یعنی آبادی دیہہ مالک ہوتی ہے آبادی دیہہ کے علاوہ جو رقبہ زرعی کھال یا شارع عام پر مشتمل ہو اسے مالک کی کھیوٹ کے سامنے قسم زمین والے کالم کے نیچے غیر ممکن کھال یا غیر ممکن شارع عام یا راستہ جو بھی صورت ہو درج کیا جاتا ہے۔ عام طور پر آبادی دیہہ یا زرعی کھالہ جات یا شارع عام یا راستہ کی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے راستہ جات یا زرعی کھالہ جات جو کہ کسی ہاؤسنگ کالونی میں آجاتے ہیں۔ ان کے متبادل حکومت کو اس کالونی میں ایک علیحدہ بلاک میں پلاٹس دیئے جاتے ہیں۔

رحیم یار خان: چک نمبر 11 اے تحصیل لیاقت پور میں بیوہ خاتون

کی زمین پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

1168: محترمہ سنبھل مالک حسین: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 11 اے تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں کھاتہ نمبر 10/1 کھتوتی نمبر 28 مستطیل نمبر 14/379 سید نمبر 1 تا 12 زرعی زمین ایک بیوہ عورت اور اس کے خاندان کے نام ہے مذکورہ رقبہ کب اور کس سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ پر چند بااثر افراد نے محکمہ کے ملازمین کے ساتھ مل کر بیوہ اور اس کے خاندان کو طاقت کے زور پر بیدخل کرنے کی کوشش کی؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے پٹواری، تحصیلدار اور اے سی کو بے شمار درخواستیں دینے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہوئی؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بیوہ خاتون کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مال (ملک محمد انور):

- (الف) بروئے ریکارڈ فرد تقسیم زرعی چک نمبر 11/A، تحصیل لیاقت پور، مستطیل نمبر 14/379 جلد نمبر 1 تا 12 برقبہ 96 کنال، سید نمبر 13، برقبہ 4 کنال، کل میزان

100 کنال، عزیز احمد ولد اللہ یار، قوم کمبوہ کولوکل آباد کاری سکیم کے تحت بحکم مورخہ 26.05.1956، ڈپٹی کمشنر صاحب، رحیم یار خان الاٹ ہوا۔ الاٹی نے تحت 19 کالونی ایکٹ رقبہ متذکرہ بالا عام بحق عبدالغنی ولد عمر دین، قوم آرائیں، سکنہ چک نمبر 151، تحصیل صادق آباد، بانہ کاشت فروخت کر دیا۔ عبدالغنی مذکور نے رقبہ متذکرہ 100 کنال کے حقوق ملکیت مورخہ 10.01.1974 کو حاصل کئے جس کا انتقال نمبر 64، مورخہ 16.03.1974 حقوق ملکیت بحق عبدالغنی مذکور منظور ہوا۔ بروئے انتقال نمبر 281، مورخہ 21.05.2001 عبدالغنی مذکور نے سالم رقبہ اپنے پسر حقیقی شہزاد ابو ظہبی کو تملیک زبانی کر دیا۔ شہزاد ابو ظہبی مذکور نے بروئے انتقال نمبر 289، مورخہ 26.04.2002 سالم رقبہ اپنے والد حقیقی مذکور کو واپس تملیک زبانی کر دیا۔ عبدالغنی مذکور نے بروئے انتقال نمبر 343، مورخہ 10.11.2005 سالم رقبہ متذکرہ اپنی زوجہ فضل بی بی کو تملیک زبانی کر دیا۔ فضل بی بی مذکور نے بروئے انتقال نمبر 344، مورخہ 10.11.2005 سالم رقبہ میں سے 50 کنال اپنی دختر صائمہ بی بی کو تملیک زبانی کر دیا۔ بروئے رجسٹر حقداران زمین سال 11-2010 کھاتہ نمبر 14، کھتونی نمبر 28، کے خانہ ملکیت میں فضل بی بی وغیرہ متذکرہ اور خانہ کاشت میں شہزاد ابو ظہبی مزارعہ کا اندراج ہے۔ رجسٹر گرداوری میں بھی یہی اندراج ہے۔ اراضی متذکرہ کی بابت ایک دعویٰ تعمیل معاہدہ مختص بمقدمہ فرزانہ منیر بنام فضل بی بی وغیرہ عدالت سول جج صاحب فرسٹ کلاس لیاقت پور مورخہ 20.04.2019 کو دائر ہو کر زیر سماعت ہے۔ اور انسپکٹر SHO تھانہ تبسم شہید تحصیل لیاقت پور نے کارروائی زیر دفعہ 145 ض ف رقبہ متذکرہ کے لئے استغاثہ مرتب کر کے علاقہ مجسٹریٹ لیاقت پور کو مورخہ 11.05.2020 کو ارسال کر رکھا ہے۔ نقل متعلقہ ریکارڈ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) رقبہ متذکرہ سال 1974 سے ملکیت مالک قرار پایا ہے محکمہ کے کسی بھی ملازم نے بیوہ اور اس کے خاندان کو کسی بھی فرد کے ساتھ مل کر بیدخل کرنے کی کوشش نہ کی ہے۔
- (ج) درست نہ ہے۔ بیوہ یا اس کے خاندان نے کوئی درخواست نہ دی ہے اگر کوئی درخواست گزاری گئی تو مطابق قانون / ضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

- (د) بیوہ خاتون کی جانب سے رقبہ متذکرہ کی کوئی درخواست زیر التواء نہ ہے اگر کوئی درخواست موصول ہوگی تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

گوجرانوالہ شہر اور پی پی-55 میں سرکاری اراضی

پرنائز قاضین سے متعلقہ تفصیلات

1193: جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گوجرانوالہ شہر اور پی پی-55 میں کتنی سرکاری اراضی کہاں کہاں ہے؟
 (ب) گوجرانوالہ شہر اور پی پی-55 کی کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟
 (ج) اس میں سے کتنی اراضی پر دکانیں اور کمرشل ورہائشی عمارتیں ہیں؟
 (د) کتنی اراضی دکانیں کن کن افراد کو لیز / پٹہ پردی گئی ہیں ان سے سالانہ کتنی رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہوتی ہے؟
 (ه) کیا حکومت سرکاری اراضی ناجائز قاضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر مال (ملک محمد انور):

- (الف) گوجرانوالہ شہر پی پی-55 میں سرکاری اراضی تقریباً 3 کنال 11 مرلہ ہے جس میں 01 کنال 08 مرلہ موضع میاں سانی اور 02 کنال 03 مرلہ موضع نوشہرہ سانی میں ہے۔
 (ب) گوجرانوالہ شہر پی پی-55 میں کسی بھی فرد نے ناجائز قبضہ نہیں کیا ہوا۔
 (ج) موقع پر سرکاری اراضی خالی ہے۔
 (د) موقع پر سرکاری اراضی خالی ہے اور کسی بھی فرد کو سرکاری اراضی لیز یا پٹہ پردی گئی ہے اور نہ ہی کوئی سالانہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔
 (ه) حکومت سرکاری اراضی پہلے ہی ناجائز قاضین سے واگزار کروا چکی ہے اور اب تک کسی بھی فرد نے ناجائز قبضہ نہ کیا ہے۔

پی ڈی ایم اے کی طرف سے مزید ڈی ایس این جی ویز کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

1196: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پروان نسل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے پاس دو ڈی ایس این جی وین موجود ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے کہ تو کیا پروان نسل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی مزید ڈی ایس این جی وین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ (میاں خالد محمود):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پروان نسل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے پاس دو عدد ڈی ایس این جی وین موجود ہیں۔

(ب) پروان نسل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی فی الحال مزید ڈی ایس این جی وین خریدنے کا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

حلقہ پی پی-281 تحصیل کروڑ لعل عیسن میں دریا کے کٹاؤ سے

بے گھر ہونے والوں کو گھر مہیا کرنے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر!

شکریہ، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ پی پی-281 تحصیل کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں river erosion کے حوالے سے حد سے زیادہ بستیاں، گورنمنٹ

انفراسٹرکچر یعنی جو سکول کے حوالے سے اور سڑکوں کے حوالے سے ہے، دریا برد ہو رہا ہے تو میں on the floor of the House یہ بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ ریکارڈ کی بات ہے جبکہ honorable Law Minister بھی تشریف فرما ہیں اور وزیر مال بھی تشریف فرما ہیں، تو میری یہ request ہوگی جنوبی پنجاب کے حوالے سے ہمارے وزیر اعلیٰ بہت توجہ رکھتے ہیں لیکن میں اپنے حلقے کے حوالے سے پچھلے tenure میں بھی پانچ سال کئی بار گزارش کر چکا ہوں مگر وہاں پر اب حالات یہ ہو چکے ہیں کہ لوگ پہلے تو landless ہو چکے ہیں زمینیں ان کے پاس نہیں ہیں جبکہ اب تو ان کے پاس چھت بھی نہیں رہی یعنی دو تین بستیاں جن میں بستی راکھواں، بستی گنڈہ اور بستی مکوڑی صفحہ ہستی سے مٹ چکی ہیں اور وہاں کے لوگوں کے رہنے کے لئے جگہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے honorable Law Minister اور honorable Minister Revenue سے request کرتا ہوں کہ خدا کے لئے فوری طور پر ایک سروے ٹیم وہاں بھیجی جائے۔ پچھلی حکومت میں بھی میرے honorable colleague ہیں ملک احمد علی اولکھ صاحب نے بھی کوئی T walls وہاں پر بنوائی تھیں جنہیں protection T walls کہتے ہیں تو اس سے آگے نہیں بن سکیں اس لئے مہربانی کر کے اگر فوری طور پر ان کا تدارک نہ کیا گیا تو گورنمنٹ انفراسٹرکچر تباہ و برباد ہو جائے گا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: جی، شہاب الدین صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! شکریہ، میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ خصوصی طور پر PP-281 کا جو میرا حلقہ ہے اس کا فوری visit کیا جائے اور وہاں دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے جو بربادی ہو رہی ہے یا لوگ بے گھر ہو رہے ہیں تو انہیں گھر مہیا کئے جائیں اور دریا کے کٹاؤ کو فوری روکا جائے۔

جناب چیئر مین! میں بڑی اہم بات کر رہا ہوں کہ دریا کا کٹاؤ ویسے تو ہوتا ہے لیکن اس وقت لیہ میں جو صورتحال ہے کہ اتنا hue and cry ہے وہاں احتجاج ہو چکے ہیں اور سڑکیں block ہو چکی ہیں تو میں اس پر آپ کی ruling چاہوں گا کہ آپ اس پر ruling دیں کہ کل ہی

وہاں پر Expert Committee جائے جو لوگوں کے نقصانات کا ازالہ کرنے کے لئے سروے کرے۔ میں اس پر ruling چاہوں گا آپ کی kindly میری یہ request ہوگی کہ کل ہی سیکرٹری اریگیشن اور فلڈ کمیشن کو وہاں پر بھیجا جائے اور آپ ruling دیں کہ لیہ میں جو river erosion ہو رہی ہے اس کا فوری ازالہ کیا جائے۔ Thank you very much۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر اریگیشن موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ honorable Law Minister بیٹھے ہیں تو وہ اس پر جواب دیں جبکہ میں اس پر آپ کی ruling بھی چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ چونکہ اس وقت اریگیشن منسٹر موجود نہیں ہیں تو میں خود ذاتی طور پر بھی ان سے بات کر لوں گا اور ہمارے جو Government officials اس وقت گیلری میں موجود ہیں تو میں ان سے بھی کہوں گا کہ یہ بات وہ منسٹر صاحب تک اور سیکرٹری اریگیشن تک بھی پہنچائیں اور انشاء اللہ سروے immediately کروایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سروے معزز ممبر کی موجودگی میں کروایا جائے تاکہ یہ اپنے علاقے کی نشان دہی کر سکیں اور سروے کی رپورٹ وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کر دی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! شکریہ، میں معذرت کے ساتھ ایک گزارش کروں گا کہ یہ جنوبی پنجاب کا مسئلہ جو ہے ناں اور آپ بھی ماشاء اللہ جنوبی پنجاب سے ہیں تو یہاں پر ہماری ہیور وکریسی میں جو "بابو" بیٹھے ہوئے ہیں ناں، میں ان کو "نو کر شاہی" کہتا تھا۔ پہلے بھی پچھلے پانچ سالوں میں کہتا تھا اور اب بھی یہی کہتا ہوں کہ یہ لوگ اس طرف توجہ نہیں دے رہے تو خدا کے لئے، خدا کے لئے میں آپ سے request کروں گا کہ اس مسئلے کے حوالے سے آپ اپنی ruling دیں کہ within week اس پر عمل ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی ruling چاہتا ہوں اور میں لاء منسٹر صاحب کے جواب سے satisfied نہیں ہوں۔ میں یہ بھی گزارش کرتا چلوں کہ اس حوالے سے میں حکومتی پنجہ پر ہوں اور اگر مجھے اپنی پارلیمانی سیکرٹری کی سیٹ اور اپنے عہدے سے استعفیٰ بھی دینا پڑا تو میں یہ گوارہ نہیں کروں گا کہ میرے حلقے کے لوگ بے گھر ہوں، بے زمین ہوں اور ان کا پڑسان حال کوئی نہ ہو۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شہاب الدین خان صاحب! منسٹر صاحب کی طرف سے assurance آگئی ہے اور انشاء اللہ آپ بھی ان سے بات کر لیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

معزز ممبر اسمبلی پر ڈپٹی کمشنر کی طرف سے فیصل آباد، شیخوپورہ اور

لاہور میں داخلے کی پابندی کا عائد کیا جانا

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے اس ایوان میں تقریباً تین سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے اور سارے میرے colleagues ہیں جن میں پیپلز پارٹی کے دوست، پاکستان تحریک انصاف کے یا مسلم لیگ (ق) کے دوست ہوں تو میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ میں غیر ضروری بات اس ہاؤس میں نہ کروں۔ ہم جب بھی بات کرتے ہیں تو یہاں غریبوں کی بات ہوتی ہے، علاقے کی محرومیوں کے ازالے کی بات ہوتی ہے۔ میں بڑے دکھ کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر Question Hour جس کو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ایجنڈے کا حصہ سمجھا جاتا ہے تو مجھے ان تین سالوں میں 97 فیصد سے زیادہ اپنے پوچھے گئے سوالات کے جوابات میں مایوسی ہوئی ہے اور میں بڑی وضاحت کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو طریق کار اس وقت ہم نے جاری رکھا ہوا ہے، اگر یہی طریقہ ہے تو شاید پھر ہمیں اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جو میں اپنی ذات کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہم یہاں پر کس لئے آتے ہیں؟ میں نے 70 ہزار ووٹ لئے ہیں، ہم یہاں پر اپنے علاقے کے لوگوں کی بات کرنے کے لئے آتے ہیں، ہم یہاں پر اپنے علاقے میں محرومیوں سے گزرنے والے دن اور رات جو لوگوں کے ہیں ان کو بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔ میرے ہاتھ میں آپ کے پنجاب کے

دس ڈپٹی کمشنروں کے نکالے گئے orders کی فائل ہے۔ جھنگ سے جب میں لاہور آتا ہوں تو راستے میں گوجرہ آتا ہے، فیصل آباد آتا ہے اور شیخوپورہ آتا ہے۔ میرے والد صاحب کی شہادت اسلام آباد میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں جاتے ہوئے ہوئی تھی تو ان کی برسی عرصہ 20 سال سے میں اسلام آباد کے آپارہ ہاکی گراؤنڈ میں مناتا ہوں۔ جھنگ سے لے کر لاہور تک اور لاہور سے لے کر اسلام آباد تک جتنے بھی درمیان میں اضلاع آتے ہیں، ان تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں نے میرے اوپر اپنے ضلع کے اندر دو، دو مہینے کی داخلہ کی پابندی لگائی ہوئی ہے۔ مجھے بتائیں کہ اگر ایک منتخب نمائندے کے ساتھ ہمارے پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں نے یہی سب کچھ کرنا ہے تو یہاں محترم وزیر قانون بیٹھے ہوئے ہیں میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں آج فیصل آباد، شیخوپورہ اور لاہور پر اپنے اوپر لگنے والی پابندی کو توڑ کر آیا ہوں مجھے یہیں پر arrest کریں اور جیل بھیج دیں۔ ایک طرف تو آپ ہمیں ان کمیٹیوں کا حصہ بناتے ہیں جس میں آپ کہتے ہیں کہ ہم نے حمزہ شہباز صاحب کے Production Order جاری کر کے جیل سے لے کر آنا ہے، ہم نے سبٹین صاحب کو جیل سے لے کر آنا ہے اور دوسری طرف آپ کے دس دس ڈپٹی کمشنرز مجھ پر ضلع کی پابندیاں لگاتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں ان دس ڈپٹی کمشنرز کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں یہ میرا حق ہے اور پورے ہاؤس کی مجھے تائید حاصل ہے۔

جناب چیئرمین: آپ بالکل تحریک استحقاق لے آئیں۔ اب آپ تشریف رکھیں آپ کا پوائنٹ آگیا ہے اور لاء منسٹر صاحب آپ کی بات کا جواب دے رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اجلاس شروع ہونے سے پہلے معزز رکن نے میرے ساتھ بات کی تھی اور میں نے ان سے یہ گزارش کی تھی بلکہ میں نے تو ان کو یہ کہا تھا کہ یہ فائل مجھے دے دیں تاکہ میں اس کو verify کروالوں، اس کو

assess کر لوں اور اس بات کا پتا چلا لوں کہ کون کون سے ڈپٹی کمشنر صاحبان نے یہ آرڈرز جاری کئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں یہ ہمارے لئے محترم ہیں اور اس اسمبلی کے معزز رکن ہیں۔ اگر اس قسم کا کوئی غلط آرڈر ہوا ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ازالہ کیا جائے گا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

تحریک استحقاق بابت سال 2019، 2020 اور 2021 کے بارے میں مجلس

استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین: انشاء اللہ۔ بہت شکریہ۔ چودھری علی اختر صاحب مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

جناب علی اختر: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" تحریک استحقاق نمبر، 1,6,11,17,20,21,24,25 بابت سال 2019- تحریک

استحقاق نمبر 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020-

تحریک استحقاق نمبر 1,2,4,6,7,9,12,13,16,17,19,20,24 بابت سال

2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد

میں 31- دسمبر 2021 تک توسیع کر دی جائے۔ "

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر، 1,6,11,17,20,21,24,25 بابت سال 2019- تحریک

استحقاق نمبر 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30 بابت سال 2020-

تحریک استحقاق نمبر 1,2,4,6,7,9,12,13,16,17,19,20,24 بابت سال

2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد

میں 31- دسمبر 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر، 1,6,11,17,20,21,24,25، بابت سال 2019- تحریک

استحقاق نمبر 2,3,6,8,12,13,14,15,16,26,27,29,30، بابت سال 2020-

تحریک استحقاق نمبر 1,2,4,6,7,9,12,13,16,17,19,20,24، بابت سال

2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد

میں 31- دسمبر 2021 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: میں نے حسن مرتضیٰ صاحب کو floor دیا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! میرے علاقہ کے لوگوں کو ہر اسام کیا جا رہا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ تھوڑی دیر پہلے ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے سن۔

زویب ملک صاحب گل کر رہے سن تے اوہناں دے لہجے وچ تلخی سی۔ اسیں چیئرمین انتہائی احترام

کرنے آں، اسیں کسی وی صورت وچ ایہدا تقدس پامال نئی کر سکدے لیکن حالات ایسے نیں کہ

اگر تسی لہجے وچ کوئی تلخی محسوس کروتے اوہ قطعاً تہاڈے خلاف یا کسے وی محترم منسٹر دے خلاف نئی

ہوندی۔ سو سائی دے اندر ساڈے نال ایس طرح ہو رہی اے تے فیر ساڈے کولوں وی ایس

طرح دی گل ہو جاندی اے، اسیں دانستہ طور تے گل نئی کردے۔ تہاڈا احترام ساڈے تے واجب

اے اور انشاء اللہ ایہہ رہوے گا۔

جناب چیئرمین! میں ان گھرتوں نکل ریاں ساں، پیپلز پارٹی ماڈل ٹاؤن آفس توں مینوں

فون آیا کہ ایہتے کافی سارے لوگ آئے نے تے تسی ایہتے آؤ۔ میں اوہتے گیا تے اوہتے ہزاراں

دی تعداد دو چ اوہ لوگ موجود سن۔ کوئی مبالغہ آرائی نہیں اے، ایس طرح دی کوئی گل نہیں اے کہ میں اوہناں لوکاں دے سرتے پنجاب حکومت ڈھا دینی اے۔ اوہ لوگ رکشے آلے سن، اوہ LPG آلے سن، اوہ طلباء سن، اوہ چھوٹے چھوٹے بچے سن۔ اوہناں دی ڈیمانڈ اے سی کہ ساڈے کول روٹی کوئی نہیں، ساڈے کول علاج کوئی نہیں، LPG دے سلنڈرز جیہڑے رکشیاں دے وچ نہیں اوڈی سی صاحبان زبردستی لاہ رہے نیں۔ حکومت اک وعدہ کردی اے کہ اسٹیں LTC دے ذریعے ایتھے ہزاراں دی تعداد وچ بساں لے آواں گے، روٹس تے بتاں چلن گیاں تے بہتر سواری مہیا ہووے گی۔ میرا خیال اے کہ کوئی چار سو بس پورے لاہور لئی آئی ہوئی اے۔ ہن اوہ اپنی ضروریات کس طرح پوریاں کر سکدے نیں؟ لوگ روزی کمان توں تنگ نیں، آئے دن مہنگائی ودھدی جا رہی اے، سرتوڑ مہنگائی اے۔ اج توں اٹھاراں مہینے پہلے LPG داریٹ 80 روپے سی اور اج اوہ داریٹ 200 روپے کلو ہو گیا اے۔ کوئی پچھن والا نہیں اے، کوئی روکن والا نہیں اے۔ پرسوں وزیر خزانہ نے آکھیا کہ اسٹیں نوٹس لواں گے۔ اوہناں نے نوٹس لیا تے کل 15 روپے فیر گھيو مہنگا ہو گیا اے۔

جناب چیئرمین! اسٹیں بول بول کے وی تھک گئے آں۔ مینوں سمجھ نہیں آندی کہ حکومت کر کون رہیا اے؟ کوئی حکومت ناں دی شے نظر نہیں آندی۔ میں اج بڑی تلخی وکھ کے آیاں، میں اوہناں نال وعدہ کر کے آیا آں کہ میں تہاڈی گل ضرور کراں گا۔ حلفا گل اے کہ میری کسے نال کوئی قدغن نہیں اے۔ تئیں کاشتکار او مینوں دسوں کہ DAP دی بوری 6500 روپے وچ وارا کھاندی اے؟ 6500 روپے دی DAP دی بوری ہو گئی اے اگر حکومت نوں آکھیا جاندا اے تے اوہ کہندی اے کہ اے امپورٹ ہوئی اے اسٹیں اوہندا کی کریئے؟ سوئی گیس تے امپورٹ نئی ہوئی اے، سوئی گیس دی مہنگی کیتی جاندا اے نیں۔ پہلے بجلی دایونٹ 4 روپے ملدا سی تسی کہیا کہ راجہ پرویز اشرف چور اے۔ ہن تے 28 روپے دایونٹ ہو گیا اے، میں ہن چور کینوں آکھاں؟

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! مینوں بولن دیو میرے بولن نال کی فرق پے جاناں اے؟ 3 سال تک حکومت دے کن تے جوں نہیں رینگے ہن حکومت نوں کی ہو جانا اے؟ میں سکول مافیا

دے بارے کھپ کھپ کے مرگیا کہ سکول مافیالٹی جا رہا ہے۔ کوئی آدمی پرائیویٹ سکول مافیانوں ہتھ پانوں تیار نہیں۔

جناب چیئرمین: کافی عرصے بعد اجلاس آیا ہے اس لئے آپ کی انرجی کافی charged ہے۔
سید حسن مرتضیٰ: میں بڑے احترام نال عرض کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔

سید حسن مرتضیٰ: لاء منسٹر صاحب! مینوں اجازت ہے کہ میں گل کر لوں؟ تہاڈا اے وعدہ اے کہ گھبرانا نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): آپ چیئر سے مخاطب ہوں۔
سید حسن مرتضیٰ: میں چیئر نال تے بولن دی اجازت لوں گا مگر گھبراون دی اجازت ایتھوں لے ریاں۔ ہن اسیں گھبرالوئے؟ 3 سال سانوں سندے ہو گئے نے کہ گھبرانا نہیں۔ ہن اسیں کی کریئے، گھبرائیے ناں تے مر جاویئے؟ گھبراناں تے بند اے؟

جناب چیئرمین! حکومت وی آکھ رئی اے کہ گھبرانا بند اے۔ میرا خیال اے کہ تہاڈا سنن داموڈ نہیں اے۔ میں تہاڈے احترام وچ بین لگیاں ورنہ ساری قوم خدا دی قسم پریشان اے۔
میں اپنے آپ نوں اوہناں دا جوابدہ سمجھناں واں تسیں سمجھو یا نہ سمجھو۔ بہت شکریہ۔

زیر و آرنوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیر و آرنوٹس لیتے ہیں۔ یہ زیر و آرنوٹس نمبر 499 جناب سميع اللہ خان کا ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے حوالے سے تھا۔ یہ پیش ہو چکا ہے اس کا جواب آنا تھا۔

جناب سميع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلے تو محمود الرشید تھے اب میرا خیال ہے کہ ان کی جگہ اسد کھوکھر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ موجود ہیں تو وہ جواب دے دیں۔

جناب چیئر مین: منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس نمبر 510 آغا علی حیدر کا ہے۔ ملک صاحب کو اس کی کاپی دے دیں۔

ضلع ننکانہ صاحب میں سرکاری اراضی کی غیر قانونی فروخت (۔۔ جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (جناب غضنفر عباس شاہ): جناب چیئر مین! اس سلسلے میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو ننکانہ صاحب سے رپورٹ مانگی گئی اور جو انہوں نے ہاؤسنگ سوسائٹیز mention کی ہیں۔ ان کے انتقال اور ان کی purchase and sale کی پابندی لگادی گئی ہے اور متعلقہ سب رجسٹرار آفس اور لینڈ ریکارڈ سنٹر پر بھی یہ اشتہار چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔ باقی جو ہم نے اگلا سارا ریکارڈ دیکھا ہے تو متعدد رجسٹراران 2010 اور 2011 میں، یہ عبداللہ ہاؤسنگ سوسائٹی اور ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی ہے، اسی طرح دوسرا رقبہ جو ہے یہ عبدالرزاق خان وغیرہ کے نام انتقال ہوا تھا اور یہ تہہ خوائی سکیم کے تحت رقبہ ان کے نام ہوا تھا 1971 میں غلطی سے دوبارہ یہ رقبہ صوبائی حکومت کے نام ہو گیا اور اب اس وقت یہ لوگوں عبدالرزاق وغیرہ نے ADCR ننکانہ کے سامنے اپنی ایک اپیل پیش کی ہوئی ہے وہ کیس چل رہا ہے جو نہی اس کا فیصلہ ہو گا ان کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئر مین: جی، جواب آگیا ہے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آر نوٹس نمبر 515 محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے ہے یہ پیش ہو چکا ہے اور محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلقہ ہے اور اس کے وزیر جناب غنصر مجید نیازی صاحب ہے۔ یہ بڑے عرصے کے notices ہیں لاء منسٹر صاحب! Please ensure the honourable Ministers should answer to the Assembly

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین!۔۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! جی۔ تمام منسٹر صاحبان کو convey کریں گے۔۔۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ منسٹر صاحب کی بڑی important بات ہو رہی ہے۔۔۔۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! لوگوں کے گھر گرائے جا رہے ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

Order in the House. Please order in the House. جی، جناب چیئر مین:

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میری استدعا یہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہے ہیں لیکن اب چونکہ آپ نے ایک بزنس take up کیا ہوا ہے تو آپ پہلے اس کو dispose of فرمالمیں پھر بیشک یہ بات کر لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئر مین! میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ تمام concerned Ministers کو convey کیا جائے گا کہ next Zero Hour کا جو دن ہو اس دن آکر وہ اپنے Notices کا جواب دیں۔

جناب چیئر مین: لہذا یہ زیر و آرنوٹس نمبر 515 جو pending کیا جاتا ہے اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 543 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے یہ پیش ہو چکا ہے اور محکمہ مواصلات و تعمیرات نے جواب دینا ہے۔ جی، سردار صاحب!

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، thank you very much میں نے بزنس take up کرنا۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! میں عوام کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! ان کی بات سن لیں۔ وہ انہم issue take up کر رہے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ ان کے سفارشی ہیں؟ آپ بیٹھ جائیں،
جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! ان کے گھر گرائے جارہے ہیں، ان کی کالونی گرائی جا رہی
ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بھی بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب جواب دے لیں اس کے بعد میں ٹائم دیتا
ہوں۔ جی، order in the House. سردار محمد آصف نکتی صاحب! آپ بات کریں۔

ماموں کائجن سٹی میں سیم نالہ پرپل کی مرمت کا مطالبہ (۔۔ جاری)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکتی): جناب چیئرمین! جو میرے فاضل دوست
نے سوال کیا ہے تو 1976 میں یہ پل اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے بنایا تھا اور یہ درست فرما رہے ہیں
اس کی حالت ناگفتہ بہ ہے، کافی خراب ہے اور کافی خطرناک ہے۔ اس کا کوئی 25 ملین روپے کا
تخمینہ بنا ہے وہ ہم نے گورنمنٹ یعنی فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لکھ کر بھیج دیا تو جیسے ہی فنڈز موصول
ہوتے ہیں ان کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب آچکا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس
نمبر 544 جناب صہیب احمد ملک صاحب کا ہے یہ پیش ہو چکا ہے جو کہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری
ہیلتھ کیئر سے متعلق ہے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کرتے ہیں۔ اگلا زیرو آر
نوٹس نمبر 546 چودھری افتخار حسین چھپھر کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

ساہیوال ڈویژن میں دن دیہاڑے ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ

چودھری افتخار حسین چھپھر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! زیرو آر نوٹس نمبر
546، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر
بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل انداری کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں
ڈکیتی کی وارداتوں میں بہت اضافہ ہو چکا ہے ڈاکوؤں دن دیہاڑے دیدہ دلیری سے وارداتیں
کر رہے ہیں۔ گزشتہ روز رینالہ خورد میں تھانہ سٹی کی حدود میں ایک ہی دن میں ڈکیتی کی تین
وارداتیں ہوئی ہیں اس کے علاوہ ساہیوال شہر کے بارونق بازار دیپالپور بازار میں دن دیہاڑے ڈکیتی

کی واردات ہوئی۔ جدید اسلحہ سے لیس 2 موٹر سائیکل سوار ڈاکو بنی بٹ نامی تاجر سے 4 لاکھ روپے سے زائد رقم لوٹ کر فرار ہو گئے۔ لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آ کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں معزز رکن کی اس بات سے اختلاف کروں گا کہ انہوں نے فرمایا کہ ساہیوال میں ڈکیتی کی وارداتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہے اگر اس کو comparatively دیکھا جائے تو گزشتہ سال 2020 اسی corresponding period میں 14 کیسز رپورٹ ہوئے تھے جن میں سے 10 کیسز چالان کئے گئے، 37 ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور تقریباً 7 کروڑ، 90 لاکھ، 9 ہزار اور 9 سو روپے کی recovery بھی کی گئی جبکہ 2021 میں صرف 11 کیسز رپورٹ ہوئے جن میں سے 9 چالان ہوئے، 47 ملزمان گرفتار ہوئے اور تقریباً 24 کروڑ روپے اس کی recovery بھی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر figures کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس میں کمی آئی ہے اور اس میں اضافہ نہیں ہوا۔ جہاں تک معزز رکن کا یہ فرمانا کہ ایک جو واقعہ ہوا میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ واقعتاً یہ واقعہ ہوا ہے اور اس کا مقدمہ نمبر 21/244 مورخہ 21-07-11 بجرم 392 تھانہ سٹی ساہیوال میں درجہ کیا جا چکا ہے۔ اس میں ہم نے Geofencing بھی کروائی ہے اور کچھ لوگوں کو شامل تفتیش بھی کیا ہے ہمیں وہاں موقع سے کچھ نمونے اور fingerprints بھی ملے ہیں اور ان کو ہم نے forensic lab میں بھجوا دیا ہے جیسے ہی ہمیں وہاں سے رپورٹ موصول ہوگی اس کا تعین کیا جائے گا کہ کیا یہ fingerprints ان لوگوں سے ملتے ہیں جن کو شامل تفتیش کیا گیا ہے تو اس کی تسلی کرنے کے بعد ملزموں کو گرفتار کر کے باقاعدہ عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔ ہمیں صرف رپورٹ کا انتظار ہے جیسے ہی رپورٹ ملتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ مزید اس میں آگے پیشرفت ہوگی۔

جناب چیئر مین: جی، جواب آگیا ہے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نمبر 549 چودھری مظہر اقبال کا ہے not present, disposed of اگلا زیرو آر نمبر 556 جناب صہیب احمد ملک کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

تحصیل بھلوال کے شہر پھلروان کے ڈرین ڈسپوزل پمپ کی خرابی

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع سرگودھا تحصیل بھلوال کے شہر پھلروان ڈرین ڈسپوزل پمپ کی موٹر کافی عرصے سے خراب ہے۔ سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے بجلی کے میٹر کا کنکشن بھی ستمبر 2020 میں کاٹ دیا گیا ہے اور موٹر خراب ہونے کے باوجود ماہانہ ڈیزل کی مد میں 3 لاکھ روپے وصول کئے جارہے ہیں۔ پھلروان شہر میں پانی کی سپلائی نہ ہونے کی وجہ سے دشواری کا سامنا ہے۔ لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین! بولنے کی اجازت ہے۔

جناب چیئر مین: جی، please بول لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! Honourable Parliamentary Secretary! بیٹھے ہوئے ہیں۔ He was very kind۔ چونکہ یہ زیرو آر نوٹس پرانا ہے تو انہوں نے میرا مسئلہ solve کر دیا تھا۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے کوئی comments دینا چاہتے ہیں تو I will be very grateful. Thank you sir.

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری بیٹھے ہیں وہ جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین! ملک صاحب سے میری ملاقات ہو گئی تھی تو میں نے ان کو یقین دلایا اور میرے خیال میں ان کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے یہ اپنے حلقے میں کافی active ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی مزید problem ہوگی تو میں دوبارہ رابطے میں رہوں

گا۔ یہ پہلے پبلک ہیلتھ کے under تھا جس کی وجہ سے کچھ معاملات چلتے رہتے تھے لیکن جب سے ہمارے محکمے نے handover کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو تکلیف نہیں ہوگی۔

جناب چیئر مین: جی، assurance آگئی ہے۔ اس زیر و آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 557 جناب ناصر محمود کا ہے یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔ جی، ناصر محمود صاحب!

حلقہ پی پی۔27 جہلم تحصیل پنڈداد نخان کے متعدد

دیہاتوں کا زیر زمین پانی کڑوا ہونا

جناب ناصر محمود: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حلقہ پی پی۔27 (جہلم) تحصیل پنڈداد نخان کے مختلف گاؤں لڈ، ٹوبہ، گولپور، سروہ، کوڑا، چوران اور پہاڑی کے ساتھ ساتھ ڈیرہ جات اور ڈھوکوں میں بڑی تعداد میں لوگ رہائش پذیر ہیں جہاں پر زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ موسم گرما میں انسان اور جانور ایک ہی گھاٹ سے پانی پینے پر مجبور ہیں۔ ان دنوں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے جو ہڑ بھی خشک ہو گئے ہیں۔ لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، متعلقہ منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ملک اسد علی تشریف فرما نہیں ہیں لہذا اس زیر و آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب ناصر محمود آپ نے بات کرنی ہے تو کر لیں؟

جناب ناصر محمود: جناب چیئر مین! ٹھیک ہے آپ اسے pending فرمادیں۔

جناب چیئر مین: جی، اس زیر و آرنوٹس نمبر 557 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 564 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے یہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

فیصل آباد میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے محلوں اور شاہراؤں

پر پانی کھڑا ہونے سے لوگوں کا کروڑوں کا نقصان

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ یکم اگست 2021 ٹی وی چینل PNN اور دیگر چینلز کی خبروں کے مطابق فیصل آباد بارش نے تمام شہر میں جھل تھل کر دیا۔ شہر کی تمام گلیاں، محلوں اور شاہراہوں خاص کر عبداللہ پور کی مین شاہراہ پر دو سے تین فٹ پانی کھڑا ہو گیا جس سے ہر قسم کی ٹریفک پانی میں پھنس گئی۔ لوگوں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہو گیا لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، متعلقہ منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ملک اسد علی صاحب تشریف فرما نہیں ہیں لہذا آپ نے اگر بات کرنی ہے تو کر لیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! جب متعلقہ منسٹر ہی موجود نہیں ہیں تو میں بات کر کے کیا کروں گا؟ آپ اس زیر و آرنوٹس کو pending فرمادیں۔ جب متعلقہ منسٹر تشریف لائیں تو اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئر مین: جی، اس زیر و آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 566 ہے یہ چودھری وقار احمد چیمہ، جناب محمد ارشد ملک دونوں کی طرف سے زیر و آرنوٹس ہے۔

گوجرانوالہ میں بیکن ہاؤس سکول و دیگر اداروں اور فیکٹریوں کا استعمال شدہ

پانی بور کے ذریعے زمین میں ڈالنے سے عوام مختلف بیماریوں میں مبتلا

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں بیکن ہاؤس سکول لوہیا نوالہ بائی پاس اور دیگر اداروں، فیکٹریوں / کارخانوں کا used پانی غیر قانونی طور پر زمین میں ڈالا جا رہا ہے۔ اس

گندے پانی کی وجہ سے زیر زمین میٹھا پانی بھی زہر آلودہ ہو گیا ہے اس وجہ سے عوام بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، متعلقہ منسٹر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان تشریف نہیں رکھتے۔ لہذا آپ نے اگر بات کرنی ہے تو کر لیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ اس زیر و آرنوٹس کو pending فرمادیں جس دن منسٹر صاحب تشریف فرما ہوں گے اسی دن اس پر بات بھی ہو جائے گی اور جواب بھی آجائے۔

جناب چیئر مین: جی، اس زیر و آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 567 جناب محمد معظم شیر، محترمہ ساجدہ بیگم دونوں کی طرف سے ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! یہ معاملہ تو اب it's not alive تو میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی اجازت سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: پوائنٹ آف آرڈر پر میں آپ کو بعد میں اجازت دے دوں گا بزنس ختم ہو لینے دیں میرا آپ سے وعدہ ہے کہ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دوں گا۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! اگر آپ کا وعدہ ہے تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: جی، اب آپ نے اس کو پڑھنا ہے تو پڑھ لیں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! This issue is not alive, this issue is dead now. اس پر کمیٹی بن گئی یہ معاملہ حل ہو گیا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ ساجدہ بیگم آپ نے اس کو پڑھنا ہے؟

آراچی سی میٹھا ٹوانہ (خوشاب) میں حفاظتی ٹیکہ لگنے سے بچے کے جاں بحق

ہونے کی انکوائری میں متعلقہ ڈاکٹر بری الذمہ قرار

محترمہ ساجدہ بیگم: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آراچی سی میٹھا ٹوانہ ضلع خوشاب میں اڑھائی ماہ کے بچے کو حفاظتی انجکشن لگنے سے اس کے دماغ کی نس

پھٹ گئی اور مورخہ 4- اگست 2021 کو بچہ وفات پا گیا۔ انجکشن لگانے کے فوراً بعد CEO ہیلتھ خوشاب نے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر خوشاب سے انکوائری کروائی اور ذمہ داران ڈاکٹر صاحبان کو بری الذمہ قرار دے دیا گیا۔ اس مسئلہ پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، متعلقہ منسٹر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر تشریف فرما نہیں ہیں لیکن اگر آپ نے اس پر بات کرنی ہے تو کر لیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئر مین! اس میں یہ ہوا ہے کہ اڑھائی ماہ کا بچہ ہے اُس کو انجکشن لگایا جاتا ہے چوں کہ جو untrained health workers ہوتی ہیں تو انہوں نے جب بچے کو انجکشن لگایا تو انجکشن انہوں نے غلط لگا دیا تو جب والدین بچے کو گھر لے کر جاتے ہیں تو رات کا ٹائم تھا جب بچہ صبح کو اٹھتا ہے تو سارا pamper blood کے ساتھ بھرا ہوا ہوتا ہے تو اُس کی والدہ اُس کو لے کر ہسپتال میں جاتی ہیں تو ڈاکٹر ز انہیں کہتی ہیں کہ بچے کو گھر لے کر جائیں اس کو ٹھنڈے پانی کی پیٹیاں کریں یہ بچہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن بچے کا blood بہت زیادہ ضائع ہو چکا تھا تو infection کی وجہ سے اُس کو بہت زیادہ temperature تھا بچے کو فیصل آباد میں شفٹ کر دیا جاتا ہے جہاں پر کچھ دنوں کے بعد اُس بچے کی death ہو جاتی ہے۔ اس میں محکمہ کی یہ نااہلی ہے کہ فوری طور دودن میں انکوائری کر کے کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر ز کی غلطی نہیں ہے تو میں سمجھتی کہ اُس میں ماں کی تکلیف کو سمجھا جائے جس ماں کا بچہ untrained health worker کے انجکشن کی وجہ سے وفات پا گیا ہے۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، اس زیر و آرنوٹس نمبر 567 کو pending کیا جاتا ہے وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر محترمہ یا سمین راشد صاحبہ اس کا جواب دیں گی۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 572 ہے یہ سید عثمان محمود کی طرف سے ہے تشریف فرما نہیں ہیں یہ زیر و آرنوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 585 جناب محمد طاہر پرویز کی طرف سے ہے یہ محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے متعلقہ ہے۔ جی جناب محمد طاہر پرویز!

صوبہ بھر کے ٹیکنیکل سیکرٹری یونین کونسل کو بطور سب انجینئر ترقی دینے کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں 2007 میں ٹیکنیکل سیکرٹری یونین کونسل کو بی ایس 11 میں بھرتی کیا گیا ان کو بطور سب انجینئر پر موٹ کرنے کے لئے سمری وزیر اعلیٰ کو ارسال کر دی گئی جس کی وزیر اعلیٰ صاحب نے منظوری فرمادی۔ بعد ازاں محکمہ نے ایک سٹینڈنگ کمیٹی تشکیل دی۔ کمیٹی نے ٹیکنیکل سیکرٹری کو سب انجینئر پر موٹ کرنے کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ جملہ ملازمین نے سٹینڈنگ کمیٹی کے فیصلہ پر عملدرآمد نہ ہونے کی بناء پر لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا جس پر معزز عدالت نے بھی ملازمین کے حق میں فیصلہ دیا کہ ان ٹیکنیکل سیکرٹریز کو سب انجینئر بنایا جائے اس پر عملدرآمد نہ ہو رہا ہے۔ لہذا اس مسئلہ پر زیر و آ کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، متعلقہ منسٹر صاحب تو تشریف فرما نہیں ہیں آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بھی موجود ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی تشریف فرما ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئر مین! شکریہ۔ یہ بہت سارے لوگ ہیں سینکڑوں کی تعداد میں جیسے میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ یہ 2007 کا معاملہ ہے جب یہ نوکری پر لگے تھے 2007 سے لے کر آج 2021 ہے اب 2021 تک مجھے بتائیں کہ جو ملازم ایک ہی rank میں کام کرے گا اُس کی تنخواہ کے issues ہوں گے، اُس کی رہائش کے issues ہوں گے، اُس کے باقی معاملات کے issues ہوں گے اُس کی ساری فیملی suffer کر رہی ہوگی۔ وزیر اعلیٰ صاحب کے آفس سے سمری بن کر approve ہونے کے بعد اسمبلی سیکرٹریٹ سے بھی آگئی اور اس کے بعد بھی جب اس پر implement نہیں ہو سکا تو پھر لوگ ہائی کورٹ چلے گئے اور معزز لاہور ہائی کورٹ نے بھی ان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ مجھے بتائیں کہ یہ کیوں تاخیری حربے استعمال کئے جا رہے ہیں، جب پاکستان کا قانون آپ کو یہ اجازت دے رہا ہے تو پھر یہ کون لوگ ہیں جو اس کام میں رخنہ ڈال

رہے ہیں؟ میرے خیال میں یہ لوگوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے لہذا میری پارلیمانی سیکرٹری، منسٹر لوکل گورنمنٹ اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ان لوگوں کی promotion کے orders within week جاری کریں۔ آپ دیکھیں کہ جب وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ نے اس کو approve کر دیا ہے اور اس کے علاوہ پھر آپ کو ایک legal cover مل گیا کہ لاہور ہائی کورٹ نے بھی اس حوالے سے آرڈر کر دیئے ہیں لیکن پھر بھی اب تک یہ معاملہ لٹکا ہوا ہے۔ مجھے یہ ensure کریں کہ یہ کتنے دنوں میں ان کو اگلے گریڈ میں promote کر کے House orders میں پیش کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ نے 2007 میں پورے صوبے میں یونین سیکرٹری ٹیکنیکل بی ایس۔ 11 میں بھرتے کئے تو یہ ہمارے معزز ممبر بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں یہ پورا جواب پڑھ کے سنا دیتا ہوں لیکن مجھے جو جواب پڑھ کے سمجھ آئی ہے اس کے مطابق یہ کیس سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی Absorption Committee کو بھیجا گیا ہے۔ اس کمیٹی نے اس کیس پر کافی اعتراضات لگا کر کیس ہمیں واپس بھیجا۔ ہم نے دوبارہ ان کے Divisional Director کو چٹھی لکھی اور اس کمیٹی کو دوبارہ لکھا کہ ان اعتراضات کو ختم کر کے کیس ہمیں واپس بھیجا جائے۔ میں دوبارہ اس کیس کو check کر لیتا ہوں یہاں پر ہمارے سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہیں اگر یہ کیس سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے واپس ہمارے محکمے میں آگیا ہے تو 2007 definitely سے لے کر اب 2021 ہے تو اس لحاظ سے ان کو کافی عرصہ ہو گیا ہے ان کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ اگر ان کا کیس ابھی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑا ہے تو ہم یہ کریں گے کہ ہم ان کو دوبارہ reminders دیتے ہیں کہ آپ یہ case positive way میں ہماری طرف move کریں تاکہ ہم اس پر implement کریں۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آگیا ہے لہذا اس زیر و آرنوٹس نمبر 585 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 599 جناب محمد صفدر شاکر کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

ماموں کائجن کے ابراہیم ہسپتال اور طارق کالونی میں واپڈا کے ریٹائرڈ ملازم کے گھر پر ڈکیتی کی واردات

جناب محمد صفدر شاکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پی پی۔ 104 ماموں کائجن (ضلع فیصل آباد) مورخہ 30 اگست 2021 کو محمد ارشد نامی شہری نے بینک سے ساڑھے چار لاکھ روپے لے کر جب مین سڑک پر آیا تو ڈاکوؤں نے اس کا پیچھا کیا وہ ابراہیم ہسپتال ماموں کائجن میں داخل ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے ہسپتال میں داخل ہو کر فائرنگ کی اور رقم لے کر فرار ہو گئے۔ 31 اگست 2021 کو طارق کالونی ماموں کائجن واپڈا کے ایک ریٹائرڈ ملازم محمد جاوید کے گھر ڈکیتی ہوئی جس میں 4 لاکھ روپے اور 6 تو لے سونا لے کر فرار ہو گئے۔ اسی طرح کی وارداتیں اور راہزنی کے واقعات معمول بن چکے ہیں جس کی وجہ سے عوام عدم تحفظ کا شکار ہیں لہذا اس مسئلہ پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ میرا حلقہ اس وقت ڈاکوؤں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ آپ یقین کریں کہ ڈکیتی، راہزنی اور چوری کی وارداتیں معمول بن چکی ہیں۔ میں صرف لاء منسٹر صاحب سے دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی گزارش یہ ہے کہ ہمارے ضلع کے افسران کو سختی سے کہیں کہ خدا را وہ اس مسئلے پر سخت ایکشن لیں اور اگر کوئی ملزم پکڑا جائے تو اس کو کم از کم قراوقعی سزا ملنی چاہئے۔

دوسری میری گزارش یہ ہے کہ ماموں کا نجن ٹاؤن کمیٹی جو کہ 40 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے وہاں پر اگر ڈولفن فورس کا قیام ہو جائے تو کم از کم عوام کو تحفظ مل جائے گا۔ یہ میری دو گزارشات ہیں مجھے امید ہے کہ لاء منسٹر صاحب ان پر خصوصی شفقت فرمائیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ۔ جناب چیئر مین! دو مختلف واقعات ہیں جن کے متعلق معزز رکن نے اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے اور دونوں ہی درست ہیں۔ ان دونوں مقدمات کی FIRs درج کی جا چکی ہیں لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ دونوں مقدمات میں جو FIRs درج کی گئی ہیں وہ نامعلوم افراد کے خلاف درج کی گئی ہیں اور کسی خاص شخص کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ پہلا مقدمہ نمبر 484 مورخہ 21-08-31 کو درج ہوا۔ اس مقدمے میں جس طرح معزز رکن نے خود بھی فرمایا ہے کہ ہماری کافی پیش رفت ہو چکی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ملزمان گرفتار ہو جائیں گے کیونکہ CDR کی مدد سے ہم نے اس پر کافی کام کیا ہے لہذا جلد ملزمان گرفتار ہو جائیں گے۔

دوسرا مقدمہ نمبر 490 مورخہ 21-09-1 کو درج ہوا ہے اور اس کی صرف ہمیں فرانزک لیب سے رپورٹ آئی ہے جو کہ ہم نے مورخہ 2021-09-1 کو بھیجی ہے تو اس میں تھوڑا سا وقت لگ جاتا ہے جیسے ہی ہمیں رپورٹ موصول ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے مقدمے میں بھی پیش رفت ہوگی۔ میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان دونوں مقدمات کی تفتیش مکمل کرنے کے بعد ایک سو کر کے عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔

تیسرا جو انہوں نے مقامی افسران کے متعلق فرمایا ہے تو میں ذاتی طور پر معزز رکن سے یہ عرض کروں گا کہ آج ہی انشاء اللہ تعالیٰ میں متعلقہ ڈی پی او سے کہوں گا کہ وہ ان سے خود رابطہ بھی کریں گے اور اس علاقے میں چوری کی وارداتیں کیوں ہو رہی ہیں اس حوالے سے ensure بھی کریں گے۔ جہاں تک ڈولفن فورس کی تعیناتی کا تعلق ہے اس میں گورنمنٹ کی ایک پالیسی ہے اور ہمارے پاس وسائل کی کمی اور فورس کی کمی کی وجہ سے شاید ممکن نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود

میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم چیک کر لیتے ہیں اگر وسائل نے اور نفری نے اجازت دی تو وہ بھی تعینات کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس کا جواب آگیا ہے لہذا اس زیر و آرنوٹس نمبر 599 کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دینے ہی والا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! ہم نے صرف دو یا تین Bills lay کرنے ہیں اس کے بعد ہم معزز رکن کی پوری بات سنیں گے اور ان کی بات کا تسلی کے ساتھ جواب بھی دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! معزز رکن کو بس دو منٹ بات کر لینے دیں ان کی بات بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین: جی، معظم صاحب! آپ بات کر لیں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! ہم اور یہ معزز ایوان ہر سال ہمارے فلسطینی اور کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔ ہم ان کے ساتھ کیوں اظہار یکجہتی کرتے ہیں کیونکہ وہ غریب اور مظلوم ہیں ان کے گھروں کو اور ان کے کاروباری مراکز کو bulldozers and cranes کے ساتھ گرایا جاتا ہے یہ کام وہاں کے یہودی کرتے ہیں اور یہاں پر ہندو بنیے کرتے ہیں۔ میری تحصیل نور پور تھل میں محلہ اسلام پورہ، محلہ بھگیاں والا اور محلہ پنخوڑاں والا یہ تین محلے ہیں جہاں کے مکین پچھلے پچاس سال سے آباد ہیں انہوں نے وہاں پر رقبے خرید کر اپنے گھر اور دکانیں بنائی ہیں وہ غریب لوگ ہیں ان کی کوئی تیسری یا چوتھی نسل وہاں پر بیٹھی ہوئی ہے ایک

کورٹ کیس کی وجہ سے یہ رقبہ واپس بحق سرکار چلا گیا۔ میں خود اس حوالے سے SMBR کے پاس گیا۔ There is an existing policy for such circumstances کہ جہاں پر رقبہ لوگوں نے خریدا ہوا ہے evacuee property ہے وہ مارکیٹ ریٹ پر ان کو دے دی جائے گی لیکن پرسوں وہاں پر کرین اور بلڈوزر بھیج کر۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئرمین: جی! جناب محمد معظم شیر۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! under the law and policy ان لوگوں کا right ہے کہ ان کو First right of refusal دیا جائے اور وہ لوگ مارکیٹ ریٹ پر خریدنے کو تیار ہیں لیکن وہاں کی ضلعی انتظامیہ بے بس اور مجبور ہو چکی ہے۔ میں خود ان سے ملا ہوں They agree with me وہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو یہ حق ملنا چاہئے کہ یہ اپنی دکانیں اور گھر خرید لیں لیکن وہاں جو حکومتی اراکین ہیں وہ ان غریب لوگوں کے گھر اور ان کی دکانیں چھیننے پر تلے ہوئے ہیں۔ اب یکم اکتوبر 2021 کی deadline ہے اور انہیں کہا گیا کہ وہ یکم اکتوبر تک اپنے گھر اور دکانیں خالی کر دیں ورنہ ہم انہیں مسمار کر دیں گے۔ میں صرف ایک بات کہوں گا کہ غریب لوگوں کی آہ اور تکلیف اللہ سنتا ہے۔ جب غریب لوگوں کے ساتھ ظلم و بربریت کی جاتی ہے، جب ظلم ایک انتہا سے بڑھ جاتا ہے اور اگر انہی حالات میں اللہ کا عذاب آتا ہے تو پھر امیر بھی نہیں بچتے۔ میری اس معزز ایوان سے humble request ہے اور معزز وزیر مال بھی ادھر موجود ہیں ان سے بھی استدعا ہے کہ اس issue کو فوری طور پر take up کیا جائے اور وہ لوگ جو مارکیٹ ریٹ پر پیسے دینے کو تیار ہیں ان کے گھروں اور دکانوں کو فلسطینیوں اور کشمیریوں کی طرح کیوں گرایا جا رہا ہے، کیا وہ اس ملک کے شہری نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین: میں آپ کو ایک مشورہ دوں؟

جناب محمد معظم شیر: جی، جناب والا!

جناب چیئرمین: آپ اس پر تحریک التوائے کارلے آئیں انشاء اللہ اسے take up کریں گے۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئرمین! وہ تحریک التوائے کار تو کبھی بھی take up نہیں ہوگی۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئرمین: کلو صاحب! proper طریقہ دہی ہے۔ جی وزیر مال مجلس قائمہ برائے مال ریلیف و اشتغال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون نمبر 46 بابت سال 2020 اور مسودہ قانون نمبر 54

بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف

اور اشتغال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب چیئرمین! میں بل نمبر 46 بابت سال 2020 اور بل نمبر 54 بابت سال 2021 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال ریلیف اور اشتغال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رپورٹیں پیش ہوئیں۔ جی لاء منسٹر صاحب!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Sir, I lay the Punjab
Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes
(Amendment) Ordinance 2021.

کورم کی نشاندہی

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔

رانا محمد اقبال خان: راجہ صاحب خود دیکھ لیں کہ کورم پورا ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین: کورم کی نشاندہی ہوئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(15 منٹ کے وقفہ کے بعد شام 6 بج کر 28 منٹ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسیء

صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اجلاس بروز سوموار مورخہ 27 ستمبر دوپہر 2:00 بجے تک کے

لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 27- ستمبر 2021

(یوم الاثنین، 19- صفر المظفر 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شماره 2

119

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27- ستمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

120

- 2- مسودہ قانون (ترمیم) (تحفظ، حفاظت، بچاؤ اور انتظام) جنگلی حیات پنجاب 2021
ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (تحفظ، حفاظت، بچاؤ اور انتظام) جنگلی حیات پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔
 - 3- قوانین (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ املاک اور بے گھر افراد 2021
ایک وزیر مسودہ قانون (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ املاک اور بے گھر افراد 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔
 - 4- مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشن 2021
ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشن 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔
 - 5- مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور 2021
ایک وزیر مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔
 - 6- مسودہ قانون (ترمیم) مالیات، پنجاب 2021
ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) مالیات، پنجاب 2021 ایوان میں پیش کریں گے۔
- نوٹ: درج بالا آرڈیننس اور مسودات قانون سیریل نمبر 1، 2، 3 اور 6 کی نقول، مورخہ 24- ستمبر 2021 کو پہلے ہی مہیا کی جا چکی ہیں۔

(سی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

- 1- مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021 (مسودہ قانون نمبر 54 بابت 2021)
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف اور اشتغال نے اس کے بارے سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف اور اشتغال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021 منظور کیا جائے۔

121

2- مسودہ قانون (تنسیخ) بجکاری بورڈ پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 46 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) بجکاری بورڈ پنجاب 2020، جیسا کہ سینیڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف اور اشتغال نے اس کے بارے سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) بجکاری بورڈ پنجاب 2020، جیسا کہ سینیڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف اور اشتغال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) بجکاری بورڈ پنجاب 2020 منظور کیا جائے۔

3- مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے سفارش کی ہے، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021 منظور کیا جائے۔

123

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

منگل، 27- ستمبر 2021

(یوم الاثنین، 19- صفر المظفر 1443 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ

وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا تَكْذِبُونَ ﴿١٨﴾
مَرْجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾
فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا تَكْذِبُونَ ﴿٢١﴾ يُخْرِجُ مِنْهُمَا الْمُلُوءَ وَ
الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا تَكْذِبُونَ ﴿٢٣﴾
وَلَهُ الْبُحَارُ الْمُتَنَشِّئُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَيَا أَيُّهَا
الَّذِينَ كَفَرُوا تَكْذِبُونَ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

سورۃ الرحمن آیات نمبر 17 تا 27

وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے۔ (17) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (18) اسی نے دو دریاؤں کے جو آپس میں ملتے ہیں۔ (19) مگر دونوں میں ایک آگ ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ (20) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (21) ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ (22) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (23) اور جہلا بھی اسی کے ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں۔ (24) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (25) جو مخلوق زمین پر ہے سب کو فنا ہوتا ہے۔ (26) اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات جو صاحب جلال و کرم ہے باقی ہے گی۔ (27) وَاعْلَمْنَا لَا الْإِلَهَ إِلَّا هُوَ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خود میرے نبی ﷺ نے بات یہ بتادی لائے بعدی
 ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی لائے بعدی
 تھے اصول جتنے ان کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں لائے بعدی
 دین کے سارے رستے آپ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
 ذات حرف آخر بات انفرادی لائے بعدی
 ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام ان کے
 ان کی خوش نصیبی جن کے ہیں وہ آقا جو غلام ان کے
 گوئے وادی وادی آپ کی منادی لائے بعدی

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 5264 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہ لابی میں موجود تھے اور وہ آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! اگلا سوال لے لیتے ہیں۔ آپ ان کو بلا لیں پھر۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ آپ سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 6502 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کی حدود میں سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیوں سے متعلق تفصیلات

* 6502: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کی حدود میں کون کون سی سرکاری اور کون کون سی پرائیویٹ یونیورسٹیاں چل رہی ہیں ان کے نام مع جگہ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان یونیورسٹیوں کو کب اور کس اتھارٹی نے بطور یونیورسٹی منظور کیا؟

(ج) ان یونیورسٹیوں کی حکومت کو چیک اینڈ بیلنس کا اختیار ہے پرائیویٹ یونیورسٹی کو کون کون چیک کر سکتا ہے؟

(د) پرائیویٹ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ میں کون کون سے ممبران اسمبلی بطور ممبر نامزد کردہ ہیں؟

(ه) کیا حکومت غیر قانونی چلنے والی یونیورسٹی کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور شہر میں اس وقت 07 سرکاری اور 19 پرائیویٹ یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں۔ نام اور جگہ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹیاں متعلقہ مجاز اتھارٹی (صوبائی اسمبلی، پنجاب) سے منظور شدہ ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت کے پاس نجی جامعات کے چیک اینڈ بیلنس کا اختیار ہے۔ گورنر پنجاب بطور چانسلر / پیٹرن سرکاری اور نجی جامعات کو چیک کر سکتے ہیں جبکہ پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے پاس بھی یہ اختیار ہے کہ وہ نجی جامعات کو چیک کر سکے۔

(د) پرائیویٹ یونیورسٹی سینڈکیٹ کی بجائے بورڈ آف گورنرز کے تحت چلائی جاتی ہے۔ لاہور شہر کی پرائیویٹ یونیورسٹیز میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے اراکین کی بطور رکن بورڈ آف گورنرز کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ه) اس وقت لاہور میں کام کرنے والی یونیورسٹیز قانون کے تحت کام کر رہی ہیں۔ تاہم اگر کسی غیر قانونی ادارے کے کام کرنے کی اطلاعات ملیں تو حکومت اس کے خلاف باقاعدہ کارروائی کرے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں بتایا ہے کہ لاہور شہر میں اس وقت 07 سرکاری اور 19 پرائیویٹ یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں سرکاری یونیورسٹیوں سے 60 سے 70 فیصد زیادہ ہیں اور ان کی جو فیسیں ہیں تو کیا ان پرائیویٹ یونیورسٹیوں کی سرکاری یونیورسٹیوں کے برابر ہیں یا وہ خود فیس کا تعین کرتی ہیں؟ اگر وہ خود تعین کرتی ہیں تو کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ سرکاری یونیورسٹیوں اور پرائیویٹ یونیورسٹیوں کی فیسوں میں کتنے percent کا فرق ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں ایک تو پہلے تعداد کی بات کی تو پرائیویٹ یونیورسٹیز obviously مختلف سائز کی ہوتی ہیں اور جو institutes ہیں جو کہ ایک مکمل یونیورسٹی نہیں ہوتی اس میں ایک چھوٹے سائز کی یونیورسٹیز ہوتی ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں تو تعداد اس لئے زیادہ ہے کیونکہ بہت سارے جو پرائیویٹ institutes ہیں۔ They are not actually full-fledge Universities. دوسرا سوال انہوں نے فیس کے حوالے سے کیا تو جو پرائیویٹ یونیورسٹیز ہیں وہ ساری دنیا اور پاکستان میں بھی obviously اپنی فیس کا تعین خود کرتی ہیں اور ایک مارکیٹ اکانومی میں ڈیمانڈ اور سپلائی dictate کرتا ہے کہ کون کیا فیس دینا چاہتا ہے اور کون کیا فیس لینا چاہتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر LUMS یونیورسٹی ہے وہ اپنی فیس زیادہ بھی کر دیتی ہے تو اُس میں سٹوڈنٹس تو جانا چاہیں گے کیونکہ اُس کا academic standard بہت اوپر ہے تو اُن کا اپنا جو Board of Governors یا جو law کے تحت اُن کو جو powers ہیں اُس کے تحت وہ اپنی فیس مقرر کرتے ہیں اور مختلف یونیورسٹیز کی جو فیسیں ہیں وہ مختلف ہے depending on کہ اُن کے academic standards کیا ہیں، rankings کیا ہیں اور کتنے لوگ اُن میں پڑھنے کے لئے interested ہیں؟ گورنمنٹ کا یہ کام نہیں ہے کہ اُن کو fee کے لئے dictate کرے اور کچھ پرائیویٹ یونیورسٹیوں کی فیس سرکاری یونیورسٹیوں سے ڈوگنی ہیں اور کچھ دس گنا زیادہ بھی ہے تو سب کی detail اگر معزز ممبر چاہیں گے اور دوبارہ سوال پوچھیں گے تو ان سب یونیورسٹیوں کی فیس کی detail منگوا لیں گے۔ مجھے سب کی فیس تو یاد نہیں ہیں یہ ایک جنرل سی بات ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے اس معاملے پر بڑی اچھی بحث کی ہے لیکن عوامی طور پر ایسے نہیں ہے ماشاء اللہ آپ بھی ایک عوامی آدمی ہیں جو پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں فیسوں کا حال ہے اس پر سپریم کورٹ بھی نوٹس لے چکی ہے۔ اس حوالے سے ان کا یونیورسٹیوں پر کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے یا نہیں ہے یا اسی طرح پرائیویٹ یونیورسٹیاں سرکاری یونیورسٹیوں سے چار چار سو گنا زیادہ فیس لیں گی؟ طالب علموں کی مجبوری ہے کہ وہ ایک جو شاندار لمز یونیورسٹی یا

شاندار پنجاب یونیورسٹی ہے وہ اُس میں رجوع کرتے ہیں تو اُن کے گھر کے اثاثے بک جاتے ہیں جب تک اُن کی تعلیم مکمل ہوتی ہے ان یونیورسٹیوں پر ان کا کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں دوبارہ معزز ممبر کی بات کا conceptual جواب ہی دینا چاہوں گا پہلی چیز تو یہ ہے کہ جب اسمبلی کی طرف سے یونیورسٹیز کو charter دے دیا جاتا ہے تو Universities autonomous ہیں اور جو سکولز ایجوکیشن ہے وہ ساری دُنیا میں اُس کا fundamental right تصور کیا جاتا ہے اور آپ نے بھی پنجاب میں اُس کو اپنے دور سے fundamental right declare کیا تھا اور سپریم کورٹ کی جو direction ہے وہ schools fees سے متعلق تھی ہائر ایجوکیشن ساری دُنیا میں privilege سمجھی جاتی ہے جس کے لئے یا تو سرکاری یونیورسٹیاں ہیں وہ لائق سٹوڈنٹس کو cater کرتی ہیں جو afford نہیں کر سکتے۔ پرائیویٹ یونیورسٹیز اپنی فیس خود مقرر کرتی ہیں میں آپ کو اس کی مثال دے دیتا ہوں کہ امریکہ میں جو state universities کی فیس لوکل سٹوڈنٹس کے لئے کئی جگہ صرف 1 ہزار ڈالر per semester ہے اور پرائیویٹ یونیورسٹیز کی فیس 50 ہزار ڈالر تک بھی per semester ہوتی ہے تو یہ میں اپنے معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ dictate کرنا کہ پرائیویٹ یونیورسٹیز کیا فیس لیں گی یہ دُنیا میں کہیں نہیں کیا جاتا کیونکہ جو basic market economy کا اصول ہے کہ freedom of choice یہ میری یا کسی بھی consumer کی choice ہے کہ وہ کس یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہتا ہے اگر آپ پرائیویٹ یونیورسٹی afford نہیں کر سکتے تو ظاہر ہے سرکاری یونیورسٹیز میں میرٹ زیادہ ہوتا ہے اُس کو qualify کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ چودھری اختر علی! تشریف رکھیں۔ بات سنیں اس میں یہ ہوتا ہے کہ کوئی یونیورسٹی ٹاپ کی یونیورسٹی تب ہی مانی جاتی ہے کہ اُس کے curriculum سے لے کر جو اُس کا ٹیچنگ سٹاف ہے، اُس کی جو تنخواہیں ہیں اور خاص طور پر جہاں ریسرچ کا کام ہوتا ہے maximum PhDs سٹاف ہوتا ہے تو اُس میں لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی affiliation کس یونیورسٹی کے ساتھ ہے اور یہاں کی ڈگری لے کر ہم کہیں بھی جاسکتے ہیں تو ہمیں فوری جاب مل جائے گی یا باہر کے ممالک میں ہمیں ہائر ایجوکیشن کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی تو اُس حساب سے

اُن کا میرٹ بن جاتا ہے وہ یونیورسٹیز کا ایک status بن جاتا ہے کہ ranking میں وہ کس status پر آرہی ہیں تو اُس status کو قائم رکھنے کے لئے اُس کو maintain کرنے کے لئے یونیورسٹیاں maximum spend کرتی ہیں کہ اُن کا اچھا سے curriculum ہو، اچھا سے اچھا سٹاف لے کر آئیں، جو PHDs اور باہر سے پڑھا ہوا سٹاف ہو تو ظاہر ہے وہ تنخواہیں بھی زیادہ لیں گے۔ یہ ایک طریق کار ہے جہاں تک گورنمنٹ کی یونیورسٹیوں کا معاملہ ہے میرا خیال ہے کہ اگر اُن کو اُن یونیورسٹیوں کے برابر لانا ہے اُس standard میں تو پھر وہاں جو چنگ سٹاف ہے وہ جو PHDs ہیں آپ کو بھی اُن کی salaries کو بڑھانا ہو گا۔ یہ پھر گورنمنٹ فیصلہ کرے گی کہ وہ کہاں تک salaries کو raise کر سکتے ہیں وہ انہیں کتنا دیں گے تاکہ اُن کا بھی ranking میں ایک مقام بن جائے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے جو pending سوال ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال رہتا ہے، میرا ایک سوال ابھی رہتا ہے۔ جناب سپیکر: آپ کے تین سے زیادہ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 5264 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ ہائر ایجوکیشن کے تحت کالجوں / یونیورسٹیوں اور

سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*5264: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے کالجوں اور یونیورسٹی کی تفصیل مع نام علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

(ب) ان کالجوں اور یونیورسٹی کے لئے مالی سال 2020-21 کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
(ج) ان اداروں میں اس مالی سال کے دوران کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور کس کس ادارے کی بلڈنگ تعمیر کی جائے گی یا اضافی کمرہ جات کی تعمیر کی جائے گی؟

(د) ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں یہ اسامیاں کب تک پُر کردی جائیں گی؟

(ه) کیا ان اداروں میں جدید لیبر، ملٹی پریز ہال اور کمپیوٹر لیب ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کے ماتحت کام کرنے والے کالجز کی تعداد 48 ہے

جن میں 20 میل اور 28 فی میل کالجز ہیں۔ جبکہ 2 یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں (تفصیل

Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد کے کالجز کے لئے مالی سال 2020-21 میں مختص کی گئی رقم کی تفصیل

(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں مالی سال 2020-21 میں جن سہولیات کی ضرورت ہے ان کی تفصیل

(Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ عدم دستیاب سہولیات کو محکمہ ہائر

ایجوکیشن سالانہ ترقیاتی سکیم "Provision of Missing Facilities in

Higher Education Department" میں مختص کی گئی 50 ملین روپے کی رقم

میں سے ضروریات اور ترجیحات کی بنیاد پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جبکہ

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمندری میں 16 کمرہ جات کی تعمیر جاری ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد کے کالجز میں خالی اسامیوں کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز

پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جانب سے لیکچرار کی اسامیاں پُر

کرنے کا عمل جاری ہے۔ جبکہ نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں پُر کرنے کے لئے

گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(ه) ضلع فیصل آباد کے کالجز میں سائنس لیبر، ملٹی پریز ہال اور کمپیوٹر لیبر کی تفصیل۔

(Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ ان کالجوں اور

یونیورسٹیوں کے لئے مالی سال 2020-21 کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟ تو جواب میں لکھا گیا

ہے کہ یہ ہم نے ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے یہ مجھے ابھی ملا ہے تو وزیر موصوف صاحب کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہایوں): جناب سپیکر! یہ بنیادی طور پر one billion rupees provision for missing facilities کی مدد میں پورے پنجاب کے لئے رکھے گئے ہیں اُس میں 50 کروڑ روپے desks اور جو دیگر ضروریات کی چیزیں ہوتی ہیں اور 50 کروڑ روپے مزید کلاس رومز وغیرہ بنانے کے لئے ہے تو یہ کافی نہیں ہیں کیونکہ کالجز میں بہت زیادہ ایشوز ہیں لیکن اُس کے باوجود ہم نے اس پیسے کو ہر ڈویژن کے حساب سے divide کیا اور ہر ڈویژن میں جو سب سے زیادہ خستہ حال جگہیں ہیں اُن پر اس پیسے کو لگایا جا رہا ہے اُس کی identification مقامی نمائندے بھی کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس resources limited ہوں تو فیصلہ تو کرنا پڑتا ہے کہ یہ کہاں پر لگانے ہیں لیکن ہر ڈویژن میں اُن پیسوں کو برابر بانٹ دیا گیا ہے۔ ایسے نہیں ہے کہ وہ پیسے کسی ایک جگہ پر لگ رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے خود ہی اگلا جواب بھی ہاؤس کو بتا دیا ہے یہی چیز میں identify کرنا چاہ رہا تھا کہ فیصل آباد کے اندر جو ہائر ایجوکیشن کے تحت کام کرنے والے کالجز ہیں اُن کی 48 تعداد بتائی گئی ہے اس میں 20 male colleges, 28 female colleges ہیں اور 2 یونیورسٹیاں ہیں اس کی جو تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ 50 ملین کی رقم میں سے ضروریات اور ترجیحات کی بنیاد پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ 50 ملین کی رقم پچھلے سال کہاں پر خرچ ہوئی ہے کیونکہ detail میں لکھا ابھی منسٹر صاحب کی طرف سے جواب آئے گا کہ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا لیکن یہ ان کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ 50 ملین کی رقم سے ضروریات اور ترجیحات کی بنیاد پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یہ 50 ملین روپے کہاں کہاں پر لگے ہیں اور فیصل آباد کا کوئی specific بتادیں کیونکہ ان کے پاس لسٹ بھی ہے میرے پاس بھی تفصیل میں نیچے لکھا ہوا ہے کہ Post Graduate College Samanabad اور کون سے کالجز میں یہ 50 ملین روپے لگے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن! آپ کے پاس اس کی کوئی detail ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! detail منگوائی جاسکتی تھی لیکن میں نے سوال بڑے غور سے پڑھے تھے اُس میں انہوں نے detail نہیں مانگی ہے اور اگر سوال کو پڑھیں تو معزز ممبر کہتے ہیں کہ ان اداروں میں اس مالی سال کے دوران کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور کس کس ادارے کی بلڈنگ تعمیر کی جائے گی یا اضافی کمرہ جات کی تعمیر کی جائے گی۔ تو یہ identification جو اس سال کے بجٹ کے پیسے ہم نے ان کو بتائے ہیں یہ ابھی تو فائنل بھی نہیں کئے گئے کہ کہاں پر لگائے جائیں گے آج کل اس پر کام ہو رہا ہے کیونکہ یہ block allocation ہے۔

جناب سپیکر: یہ in process ہے چلیں ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر ہائر ایجوکیشن جناب یاسر ہمایوں کے جواب پر میں صرف ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں میرا جو سوال تھا جز (ب) ہے ان کالجوں اور یونیورسٹی کے لئے مالی سال 2020-21 کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟ تو سوال گندم جواب چنانچہ تو سمجھ نہیں آرہی۔ جناب سپیکر: وہ تو وزیر ہائر ایجوکیشن جناب یاسر ہمایوں نے آپ کو بتایا ہے کہ 1 بلین روپے ہیں۔ جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے specific ضلع فیصل آباد کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا آپ ضلع فیصل آباد کا پوچھ رہے ہیں کیونکہ one billion تو پورے پنجاب کے لئے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس حوالے سے میں بتاتا ہوں کہ جو گذشتہ بجٹ تھا اُس میں تو ہمیں کوئی پیسے نہیں ملے تھے کیونکہ آپ کے علم میں ہے کہ COVID کی وجہ سے جو بجٹ cuts ہوئے تھے تو ہمیں گذشتہ مالی سال میں صرف three billion rupees available تھے تو اس مالی سال میں جو ابھی بجٹ پاس کیا گیا اس میں one billion rupees block allocation ہے میں نے جیسے بتایا ہے کہ پنجاب کے 9 ڈویژن ہیں تو one billion rupees میں سے فیصل آباد ڈویژن کے حصے میں تقریباً 11 کروڑ آئیں گے تو اس میں سے کیونکہ کئی جگہوں پر 100 کرسیاں چاہئے ہوتی ہیں اور کئی جگہوں پر 10 کمپیوٹر چاہئے ہوتے ہیں تو یہ بڑی minute details ہیں۔ اگر یہ کوئی ضمنی سوال پوچھیں

گے یا new question put کر دیں تو ہم ان کو detail provide کر دیں گے لیکن یہ چیز ابھی final نہیں ہوئی آج کل اس پر ہم working کر رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ گزشتہ سال بتادیں کہ کتنے پیسے ملے تھے؟ وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! گزشتہ سال تو پیسے ملے ہی نہیں تھے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ بات میں آپ کو اور اس پورے ہاؤس کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ پی ٹی آئی والے جب کنٹینر پر کھڑے ہو کر دعوے کرتے تھے کہ ہم ہائر ایجوکیشن کو آسمانوں پر لے کر جائیں گے تو یہ ہے آسمانوں پر ایجوکیشن کہ پچھلے سال بقول منسٹر صاحب کوئی فنڈ ہی نہیں ملا۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ جو 48 کالجز ہیں وہاں پرواش رومز، کلاس رومز اور labs کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر: جناب طاہر پرویز! پچھلے سال COVID کی وجہ سے سارے فنڈز ادھر چلے گئے تھے اب آپ بھی اس بات کو جانے دیں اور انشاء اللہ ساری کمی یہ بقیہ دو سالوں میں نکال دیں گے۔ جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے دو ضمنی سوال کر لئے اب میرا تیسرا اور آخری ضمنی سوال ہے۔ میں صرف آپ کی یقین دہانی پر اس بات کو چھوڑ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! وہ انشاء اللہ فنڈز لگائیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آئندہ سال فیصل آباد کا جو حصہ ہے وہ اسے ملے گا اور اس کے 48 کالجز میں جہاں جہاں پر اس کی ضرورت ہے وہاں پر لگائیں گے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! فیصل آباد میں کیونکہ ان کے اپنے ایم این ایز اور ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہیں تو وہ انشاء اللہ ضرور وہاں پر فنڈز لگائیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ان کے اپنے لوگ وہاں پر بیٹھے ہیں تو وہاں پر پیسہ نہیں لگا۔ فیصل آباد پنجاب کا سب سے زیادہ ریونیو دینے والا شہر ہے چاہے وہ excise tax ہو یا

FBR کے مختلف taxes ہوں سب سے زیادہ حکومت کو کمائی فیصل آباد شہر سے ملتی ہے کیونکہ فیصل آباد صنعتی شہر ہے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! اب آپ کے ضمنی سوال مکمل ہو چکے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اپنا آخری ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جزی (د) میں پوچھا تھا کہ ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور یہ اسامیاں کب تک fill کر دی جائیں گی۔ Chair کو پچھلے تین اجلاسوں میں ہر بار یہ بات باور کرائی گئی کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو لکھ کر دے دیا ہے اور چھوٹی posts ہم خود fill کر رہے ہیں۔ اب فیصل آباد میں ایسے کالج ہیں جہاں پر صرف ڈرائیورز نہ ہونے کی وجہ سے بسیں زنگ آلودہ ہو چکی ہیں۔ چھوٹے ملازمین بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت بھی میسر نہ ہے۔ تین سال سے بھرتی نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے Laboratory Attendants بھی short ہیں اور اس وجہ سے مختلف کالجز میں پرنسپلز کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی طرح لوگوں کے چولہے تو پہلے ہی ٹھنڈے پڑ رہے ہیں تو خدا کے لئے جو انھوں نے پہلے تین اجلاسوں میں آپ سے commitment کی تھیں اور آپ نے بھی پچھلی مرتبہ یقین دلایا تھا بلکہ میرا ایک سوال بھی اسی حوالے سے آپ نے کمیٹی کو refer کیا تھا کہ فیصل آباد کے لوگ لازمی بھرتی کئے جائیں گے اور یہ سیٹیں fill کی جائیں گی اور یہ پبلک سروس کمیشن کو لیٹر لکھیں گے اور جو سیٹیں ابھی fill ہونے والی رہتی ہیں ان کو fill کریں گے۔ کئی کالجز میں جو ضروری subjects ہیں ان کے ٹیچرز ہی موجود نہیں ہیں۔ میری گزارش ہے کہ جو منسٹر صاحب نے commitment کی تھی وہ کہاں تک پہنچی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ان کو لیٹر کے بارے میں بتادیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں نے آپ کے حکم کے مطابق پبلک سروس کمیشن کو direct letter نہیں لکھا بلکہ میں نے سی ایم صاحب کو لیٹر لکھا اور انہوں نے اس پر فوری طور پر نوٹس لیا اور پبلک سروس کمیشن سے جواب مانگا کہ

آپ نے ان اسامیوں کو fill کرنے میں کیوں دیر کی؟ انہوں نے آگے سے کہا کہ جو آج کل usual answer دیا جاتا ہے کہ COVID کی وجہ سے delay ہوا ہے اور اس کے علاوہ ایک سکیڈل آگیا تھا جو کہ آپ کے علم میں بھی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اس process کو روک رکھا۔ اب بڑی تیزی سے کام ہو رہا ہے اور ہر ماہ ہمیں نئی ایک کھیپ ملتی ہے تو ہم تقریباً ساڑھے پانچ ہزار لوگ بھرتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب direct پبلک سروس کمیشن کو نہیں لکھ سکتے اس لئے انہوں نے چیف منسٹر صاحب کو لکھا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ اس کو peruse کر لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں اس کو peruse کر رہا ہوں اور اب recruitment ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 6590 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 6812 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6843 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔ 154 اور 155 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد اور

خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

* 6843: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔ 154 اور 155 لاہور میں کتنے کالجز (بوائز و گرلز) کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) ان کے لئے سال 2020-21 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے تفصیل کالج وائز بتائیں؟
- (ج) ان کالجوں میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں تفصیل علیحدہ علیحدہ کالج وائز بتائیں؟

- (د) ان کالجوں میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ه) ان کالجوں کی بلڈنگ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں کتنی بلڈنگ ناقص اور ناقابل استعمال ہے لیبر کی تفصیل مع سہولیات بتائیں؟
- (و) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تفصیل فراہم فرمائیں ان کے لئے جو سہولیات میسر ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی-154

- 1- گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ۔
- 2- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ۔
- پی پی-155 گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور۔
- (ب) (1) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کو سال 2020-21 میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔
- (2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ لاہور سال 2020-21 میں مبلغ / 18895524 روپے مختص کئے گئے۔
- (3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور سال 2020-21 میں مبلغ / 22139450 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

- (ج) (1) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔ تفصیل (1) سینئر برسر
- 17 سکیل (2) سپرنٹنڈنٹ 17 سکیل (3) ہیڈ کلرک 16 سکیل (4) سینئر کلرک 14 سکیل
- سکیل (5) لیکچرار سپروائزر 14 سکیل (6) 2 سینئر لیکچرار اسٹنٹ 10 سکیل (7) کیئر ٹیکر
- 10 سکیل (8) 6 لیبارٹری اٹینڈنٹ 1 سکیل (9) 2 نائب قاصد 1 سکیل (10) 2 مالی 1 سکیل
- (11) 1 واٹر مین 1 سکیل (12) 1 بلاوی 1 سکیل (13) 2 چوکیدار 1 سکیل (14) سوپر
- 1 سکیل (2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ۔

تفصیل۔ (2) چیف انسٹرکٹر 19 سکیل میں ہیں 03 سینئر انسٹرکٹر 18 سکیل نان ٹیچنگ سٹاف میں کل 13 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

تفصیل درج ذیل ہیں 01 بہریرین 17 سکیل، ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن 17 سکیل، 01 ہیڈ کلرک 16 سکیل، 01 سینئر کلرک 14 سکیل، 02 جونیئر کلرک 11 سکیل، 02 مالی 1 سکیل، 01، مشین اٹینڈنٹ 5 سکیل، 2 چوکیدار 1 سکیل، 02 سوپر 1 سکیل (3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھیل مناواں لاہور۔ تفصیل۔ 108 سسٹنٹ پروفیسر 18 سکیل، 11 لیکچرار 17 سکیل، 1 ہیڈ کلرک 16 سکیل، 1 سینئر کلرک 14 سکیل، 01 جونیئر سکیل 11 سکیل، 1 کیئر ٹیکر 9 سکیل، 06 سینئر لیکچرار اسسٹنٹ 7 سکیل iv کلاس 14 سکیل 01

(د) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور ٹوٹل خالی اسامیوں کی تعداد 11 ہیں۔ تفصیل 2 جونیئر کلرک بوجہ ٹرانسفر 2 لیکچرار اسسٹنٹ 1 بوجہ ٹرانسفر 1 بوجہ ریٹائرمنٹ 1 سینٹری سپروائزر دوسرے محکمہ بورڈ آف آفس چلا گیا ہے۔

1 لاہورری کلرک بوجہ ٹرانسفر 2 لاہورری اٹینڈنٹ بوجہ ٹرانسفر 2 ڈرائیور 1 بوجہ ٹرانسفر 1 بوجہ ریٹائرمنٹ 1 چوکیدار بوجہ ریٹائرمنٹ۔

(2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ لاہور میں ٹیچنگ سٹاف کی کل 05 اسامیاں خالی ہیں 01 پرنسپل 20 سکیل، 01 چیف انسٹرکٹر 19 سکیل، 02 سینئر انسٹرکٹر 18 سکیل، 01 انسٹرکٹر 17 سکیل۔

(3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھیل مناواں لاہور۔

02 ایسوسی ایٹ پروفیسر 19 سکیل، 01 بہریرین 17 سکیل، 01 سینئر کلرک 14 سکیل، 01 جونیئر کلرک 11 سکیل، 01 بہریرین کلرک 05 / لیکچرار اسسٹنٹ 7 سکیل 01 مالی 1 سکیل 01 چوکیدار 1 سکیل۔

(1) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔

کالج میں ایف اے۔ ایف ایس سی۔ بی اے۔ بی ایس سی اور چار سالہ بی ایس کروایا جاتا ہے۔ کالج کا رقبہ 33 کنال 9 مرلہ ہے بلڈنگ تسلی بخش ہے تمام لیبارٹریاں ورکنگ میں ہیں بچوں کو پریکٹیکل کی بہتر سہولیات دی جاتی ہیں۔

(2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔
کالج کارقبہ 46 کنال ہے بلڈنگ تسلی بخش ہے 01 کمپیوٹر لیب ورکنگ میں ہیں بلڈنگ
کرایہ پر ہے

(3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور
06 لیبارٹریاں ہیں بلڈنگ تسلی بخش ہے۔

(د) گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور۔
کالج میں ایف اے۔ ایف ایس سی۔ بی اے۔ بی ایس سی اور چار سالہ بی ایس کروایا جاتا
ہے۔ تعداد طالبات: 1434

(2) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس باغبانپورہ لاہور۔
طالبات کی تعداد 170

(3) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین رکھ چھبیل مناواں لاہور
طالبات کی تعداد 979 کالج ہذا میں تمام سہولیات میسر ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ پی پی۔ 154
اور پی پی۔ 155 لاہور میں کتنے کالجز (بوائز و گرلز) ہیں اور ان کے فنڈز کے بارے میں بتادیں تو
انہوں نے اس کے جواب میں تمام کالجز کی تعداد اور فنڈز کی تفصیل بھی بتائی ہے۔ پی پی۔ 154 میں
ایک گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ ہے اس کالج کے بارے میں ان کا جواب آیا ہے اس
کے مطابق سال 2020-21 میں کوئی فنڈ مختص نہ کیا گیا ہے۔ اس کالج کے طلباء و طالبات کی تعداد
1434 بتائی گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس ہے ان کی
طالبات کی تعداد 170 ہے اور اس کو ایک کروڑ 88 لاکھ روپے کا فنڈ دیا گیا جبکہ گورنمنٹ کالج برائے
خواتین باغبانپورہ کو ایک penny نہیں دی گئی۔ کیا revenue bill fund بھی ان کو نہیں دیا گیا؟ کیا
ان کو کوئی سٹینڈری بھی نہیں provide کی گئی، کیا وہ اپنی مدد آپ کے تحت college
instruments لاتے ہیں؟ دوسرا یہ کالج سڑک سے 6 فٹ گہرائی پر موجود ہے۔ میں منسٹر صاحب

سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ 2020-21 میں گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کو fund release نہیں کیا گیا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ میں پہلے ہی اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ کی کلاس لے چکا ہوں۔ انہوں نے development fund and non-development fund کے بارے میں لکھ دیا ہے جیسا کہ وہ assume کر رہے تھے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ کو ہم نے ڈویلپمنٹ فنڈ نہیں دیئے اس لئے ہم نے جواب میں زیر و لکھ دیا ہے اور باقی کالجز کے non development fund کی رقم انہوں نے لکھ دی ہے لہذا آپ اس سوال کو pending فرمادیں میں اس حوالے سے ان کو exact answer لے کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اس سوال نمبر 6843 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا آگئے ہیں لیکن ویسے ہی کہیں لگا رہے ہیں۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6868 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی کی

آمدن، اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6868: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی کی سال 2018-19،

2019-20 اور 2020-21 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

- (ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں؟
- (ج) اس بورڈ کے پاس کون کون سی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں یہ کتنی مالیت میں خرید کر رہے ہیں ان کے اخراجات کی تفصیل تین سالوں کی بتائیں نیز یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟
- (د) اس کے گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کو کون کون سی مراعات حاصل ہیں کیا ان کو خصوصی الاؤنس ملتا ہے تو اس کی تفصیلات دی جائیں؟
- (ه) اس بورڈ کی منظور شدہ اسامیاں اور خالی اسامیاں کتنی کتنی ہیں؟
- (و) اس بورڈ میں کتنے افراد کو ان تین سالوں کے دوران کس کس عہدہ و گریڈ پر بھرتی کیا گیا ہے ان کے نام، تعلیم، عہدہ اور گریڈ بتائیں ان کی بھرتی کی اتھارٹی کا نام، عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، راولپنڈی کی سال 2018-19، 2019-20 اور 2020-21 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیاں اور ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) بورڈ کے پاس سرکاری گاڑیوں کے ماڈل / کمپنی مالیت / اخراجات و دیگر تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دوسرے بورڈ ملازمین کی طرح گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کو درج ذیل خصوصی مراعات حاصل ہیں:

- 1- سالانہ 4 لیٹ سیٹنگ الاؤنس جاری بنیادی تنخواہ کے برابر دیئے جاتے ہیں۔
- 2- میڈیکل اور ہاؤس رینٹ الاؤنسز 50 فیصد جاری بنیادی تنخواہ کے دیئے جاتے ہیں۔

3- چیئر پرسن کو ایک جاری بنیادی تنخواہ کے برابر چیئر مین بائیس الاؤنس دیا جاتا ہے۔

4- تمام ملازمین کو موٹر سائیکل، کار اور گھر کی خریداری کے لئے سود کے بغیر قرضہ دیا جاتا ہے۔

(ہ) کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 710 ہے جبکہ 322 اسامیاں خالی ہیں۔

(و) بورڈ ہذا میں تین سالوں کے دوران بھرتی ہونے والے اہلکاران کی تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے جو منسٹر صاحب کی طرف سے جواب موصول ہوا ہے۔ میرا یہ سوال کرنے کا ایک مقصد تھا کیونکہ میرے ضلع سرگودھا میں حلقے کے کچھ لوگ تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کے راولپنڈی بورڈ میں کام کرتے ہیں تو میرا جز (د) (4) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جو قرضے دیئے جاتے ہیں اور جب وہ in process ہو جاتا ہے تو ڈیڑھ یا دو سال تک اس کی implementation نہیں ہوتی تو کوئی ایسی پالیسی بنادیں کہ جس کے مطابق جو لوگ گریڈ-1 سے لے کر گریڈ-5 تک کے ملازمین قرضے کے لئے request کریں کہ ہمیں موٹر سائیکل یا گھر کے لئے بغیر سود قرضہ دیا جائے تو اس حوالے سے قرضہ کی implementation مہربانی فرما کر جلدی ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! معزز ممبر کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی ملازم قرضے کے لئے application دے تو اس پر implementation فوری طور پر ہو جائے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ان کا مشورہ بالکل درست ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ راولپنڈی بورڈ ابھی تک viable اس لئے نہیں ہوا کہ اس کے ساتھ ہی فیڈرل بورڈ بھی موجود ہے تو راولپنڈی ڈویژن کے بہت سارے ادارے فیڈرل بورڈ سے اپنے آپ کو affiliate کر لیتے ہیں۔ اس کا بجٹ مسلسل deficit میں ہوتا ہے لیکن ان کا گزارہ اسی لئے ہو رہا ہے کہ ان کی تمام سیٹوں پر لوگ کام نہیں کر رہے so that's

why they are able to survive اور یہ autonomous ہیں ان کو گورنمنٹ کوئی فنڈ نہیں دیتی ان کو خود ہی اپنا سسٹم چلانا ہوتا ہے تو ان کے کوئی مالی حالات بہت اچھے نہیں ہیں لیکن پھر بھی میں ان کے جو چیئرمین ہیں ان سے بات کر کے کہتا ہوں کہ گریڈ-1 سے گریڈ-5 تک کے ملازمین کو قرضے فراہم کئے جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز (ہ) کے بارے میں ہے۔ میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ کل منظور شدہ اسامیاں 710 ہیں جبکہ 322 اسامیاں خالی ہیں۔ جیسا کہ معزز وزیر ہائر ایجوکیشن نے کہا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کی جارہی ہے۔ اس حوالے سے جو آخری اشتہار آیا ہے وہ گریڈ 19 اور گریڈ 20 کی اسامیوں کا آیا ہے۔ میری درخواست ہے کہ جو گریڈ ایک سے لے کر پانچ تک کی خالی اسامیاں ہیں ان کو فوری طور پر fill کر لیا جائے کیونکہ ان اسامیوں پر تو محکمہ نے خود بھرتی کرنی ہوتی ہے اور یہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے fill نہیں کی جائیں گی۔ مہربانی کر کے گریڈ-1 سے لے کر گریڈ-5 کی اسامیاں جلدی پُر کر دیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تو fill ہو سکتی ہیں کیونکہ یہ چھوٹے سکیل کی اسامیاں ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں سیکرٹری صاحب کو ہدایت کر دیتا ہوں کہ ان چھوٹی اسامیوں کو فوری طور پر fill کیا جائے۔

جناب سپیکر: ان اسامیوں کو fill کرنے سے غریب لوگوں کو کم از کم یہ نوکریاں تو مل جائیں گی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6902 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد اور

خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6902: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔72 سرگودھا میں کہاں کہاں بوائز و گرلز سرکاری کالجز ہیں؟
- (ب) ان کالجوں کے لئے کتنی رقم مالی سال 2020-21 میں مختص کی گئی ہے تفصیل کالج وائز بتائیں؟
- (ج) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر اور نان ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟
- (د) ان کالجوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے کیا تمام کالجوں کی عمارات ٹھیک ہیں اور طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں؟
- (ه) ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت ہے؟
- (و) کیا ان کالجوں میں فرنیچر و دیگر ضروری سامان میسر ہے نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟
- (ز) ان میں تعینات سٹاف کی مکمل تفصیل عہدہ، گریڈ وائز بتائیں نیز ان کی تعلیمی اسناد کی کاپیاں بھی فراہم فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالجز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بھیرہ۔

2۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین بھیرہ۔

3۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج پھلروان۔

4۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین پھلروان۔

5۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج میانی۔

6۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین میانی۔

(ب) رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بھیرہ۔ - / 14999487
 - 2- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین بھیرہ۔ - / 14432702
 - 3- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج پھلروان۔ - / 15191367
 - 4- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین پھلروان۔ - / 14686367
 - 5- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج میانی۔ - / 14728671
 - 6- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین میانی۔ - / 14508279
- (ج) کالج وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ان کالجوں میں عمارات کی حالت ٹھیک ہے اور طالبات کی تعداد کے مطابق ہے۔
- (ہ) مندرجہ ذیل کالجز میں ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے۔
- 1- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین بھیرہ۔
 - 2- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین پھلروان۔
- (و) تمام کالجز میں فرنیچر اور دیگر ضروری سامان ضروریات کے مطابق موجود ہے۔
- (ز) سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! last time میں نے منسٹر صاحب کے ساتھ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بھیرہ، پھلروان، میانی اور بھلووال کے حوالے سے کچھ چیزیں share کی تھیں۔ اسی حوالے سے میں منسٹر صاحب سے مزید request کروں گا۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بھیرہ کی عمارت الحمد للہ مکمل ہونے کے قریب ہے لہذا اس کالج کے لئے فرنیچر مہیا کیا جائے۔ اسی طرح گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین پھلروان میں واپڈا کے حوالے سے ایک مسئلہ درپیش ہے اور تیسرا مسئلہ بس کی فراہمی کا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے details share کروں گا۔ I will be very grateful, if he can sort-out

these problems.

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب صہیب احمد ملک کی اطلاع کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ missing facilities کی مد میں مالی سال 2021-2022 کے بجٹ میں 75.386 ملین روپے دیئے جا رہے ہیں۔ جناب صہیب احمد ملک جس کالج کے حوالے سے request کر رہے ہیں اس بجٹ میں ہم اس کو cater کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ رقم block allocation سے دی جائے گی۔ ان کے حلقے کا نیا کالج مکمل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، بہت شکریہ۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے تو اس سوال نمبر 6907 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب وقفہ سوالات تقریباً مکمل ہونے والا ہے۔ اگلا سوال جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس سوال نمبر 6913 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6884 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھ ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی میں تدریسی وغیرہ تدریسی عملہ

کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6884: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی میں کل کتنی طالبات زیر تعلیم ہیں؟
- (ب) مذکورہ کالج میں تدریسی وغیرہ تدریسی عملہ کی تعداد کتنی ہے نیز فی الوقت کل کتنی تدریسی وغیرہ تدریسی اسامیاں خالی ہیں مکمل رپورٹ فراہم فرمائیں؟
- (ج) کیا حکومت متذکرہ کالج کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ان اسامیوں پر بھرتی مکمل کر لی جائے گی؟

(د) کیا گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی اور اس سے ملحقہ ہاسٹل میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ضرورت کے مطابق اس کی تعمیر و توسیع کی گئی ہے۔ مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ کالج کے ہاسٹل میں ابھی تک گیس کی سہولت میسر نہیں ہے اگر ہاں تو کیا حکومت مستقبل میں یہ سہولت فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی میں کل 2180 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب)

تعداد	تدریسی عملہ
منظور شدہ سیٹیں	45
ورکنگ	28
خالی	17

تعداد	غیر تدریسی عملہ
منظور شدہ	39
ورکنگ	26
خالی	13
ٹوٹل سیٹیں	84
ورکنگ	54
خالی	30

(ج) تمام تر غیر تدریسی و تدریسی عملہ کی خالی اسامیوں کو گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے تحت پر کیا جائے گا۔

(د) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانوالی میں ماہ فروری سال 2011 میں ملٹی پُرپزہ ہال تعمیر ہوا اسکے علاوہ سال 2006 میں سینیٹر اکبر خواجہ کے نام سے منسوب آٹھ کلاس رومز، آٹھ واش رومز اور ایک لائبریری پر مشتمل پوسٹ گریجویٹ بلاک تعمیر ہوا اس کے علاوہ کالج سے ملحقہ ہاسٹل میں کوئی تعمیر یا توسیع نہ ہوئی ہے۔

(۵) جی، بالکل مذکورہ کالج سے ملحقہ ہاسٹل میں گیس کی سہولت میسر نہیں ہے تاہم کالج کی جانب سے ہاسٹل کے لئے گیس کنکشن کی فراہمی کے لئے سفارش متعلقہ فورم تک ارسال کی جا چکی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحب کوئی time period بتادیں کہ کب تک یہ ساری اسامیاں پُر ہو جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے۔ پبلک سروس کمیشن کو ہم already وزیر اعلیٰ کی وساطت سے یاد دہانی بھی کروا چکے ہیں۔ مجھے محکمہ نے آج بتایا ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جن اسامیوں کی requisition or request آچکی ہے ان سب کو within this Academic Year یعنی دسمبر سے پہلے انشاء اللہ تعالیٰ fill کر لیا جائے گا۔

محترمہ عائشہ اقبال: جی، بہت شکریہ۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ نے تھوڑی دیر پہلے فرمایا ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہونے والا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے سوال کے بارے میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے سوال نمبر 7040 کو آپ take up کر لیں کیونکہ یہ بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال صاحب! یہ سوال تو ابھی نہیں آیا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ فرما رہے تھے کہ وقفہ سوالات ختم ہونے والا ہے اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر آپ میرے سوال کو take up کرنے کی اجازت دے دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بتادیں کہ آپ کا سوال کون سا ہے؟ آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔
چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7040 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ کے پاس اس سوال کا جواب موجود ہے؟
وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر!
میرے پاس اس سوال کا جواب موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، چلیں، ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر میں نئے اور اپ گریڈ کردہ کالجوں کی تعداد اور

خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

- *7040: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ضلع بہاولنگر میں سال 18-19، 2017-2018، 2019-2020 اور 2020-21 میں کتنے کالج نئے بنائے گئے کتنے کالج کو اپ گریڈ کیا گیا ان کالجوں کے نام بتائیں؟
- (ب) ان کالجوں کے ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل کالج وائز علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟
- (ج) ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ گریڈ وائز بتائیں کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی کب سے ہیں؟
- (د) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی کب سے کس بناء پر ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟
- (ه) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وائز اور کالج وائز بتائیں ان سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟
- (و) ان کی بلڈنگ کی حالت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟
- (ز) ان کالجوں کے پاس کون کون سی گاڑیاں اور بسیں پک اینڈ ڈراپ کے لئے ہیں ان کے اخراجات بھی فراہم کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع بہاولنگر میں سال 2017-18, 2018-19, 2019-20 اور 2020-21 میں بننے والے کالج کی تفصیل یہ ہے۔

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین لطیف آباد کی تکمیل

2017-18 میں مکمل ہوئی اور 2017-19 میں اس میں کلاسز کا اجراء کیا گیا۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین 112 مراد آباد تحصیل چشتیاں اور گورنمنٹ

ایسوسی ایٹ کالج کی تکمیل 2019-20 میں مکمل ہوئی اور 2020-21 میں ان

میں کلاسز کا اجراء کیا گیا۔

اس کے علاوہ سال 2019-20 میں گورنمنٹ گریجویٹ کالج بہاولنگر

میں 2019-20 میں بی ایس بلاک کی تعمیر کا آغاز کیا گیا جس پر M

160 لاگت آئے گی۔

(ب)

کالج کا نام	ترقیاتی فنڈز	سال	بجٹ	اخراجات
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ	119.656(M)	2019-20	11.34M	4.06M
کالج برائے خواتین لطیف آباد		2020-21	6.22M	2.6M
گورنمنٹ کالج برائے خواتین 112 مراد آباد		2020-21	7.11M	0.38M
گورنمنٹ کالج برائے خواتین 112 مراد آباد تحصیل چشتیاں		2020-21	6.85M	0.36M
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ	(M)	2020-21		
بوائز کالج لطیف آباد	142.153			

(ج)

کالج کا نام	گزیٹڈ	نان گزیٹڈ	کل منظور شدہ	خالی اسامیاں
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ	19	22	41	ضمیمہ (الف) ایوان کی
کالج برائے خواتین لطیف آباد				میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
گورنمنٹ کالج	19	22	41	ضمیمہ (الف) ایوان کی

برائے خواتین	میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
112 مراد آباد	
تحصیل چشتیاں	
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین لطیف آباد کی گزٹڈ اسامیاں	ضمیمہ (الف) ایوان کی
19	22
41	
ایٹ بوائز کالج	میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
لطیف آباد	

(د) # گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین لطیف آباد کی گزٹڈ اسامیاں

23.04.2019 کو منظور ہوئی ہیں اور اب تک خالی ہیں۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین 112 مراد آباد تحصیل چشتیاں میں بچنگ کیڈر کی 3 گزٹڈ اسامیاں بذریعہ تبادلہ BS-17 پر ہو چکی ہیں باقی 16 عدد بچنگ کیڈر کی اسامیاں 24.06.2019 سے خالی ہیں۔

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ بوائز کالج لطیف آباد کی تمام گزٹڈ بچنگ کیڈر کی 19 اسامیاں خالی ہیں۔ جن اسامیوں کی تقرری محکمہ ہائر ایجوکیشن کرتا ہے۔ پنجاب پبلک سروس کے ذریعے تقرریوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مزید برآں تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے ہر سال CTI's کو مخصوص وقت کے لئے ہائر کیا جاتا ہے۔

(ہ) # گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین لطیف آباد میں طالبات کی تعداد کلاس وائز ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین 112 مراد آباد تحصیل چشتیاں میں طالبات کی تعداد کلاس وائز ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ بوائز کالج لطیف آباد میں طالبات کی تعداد کلاس وائز ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(و)

بلڈنگ کی تفصیل

کالج کا نام

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین لطیف آباد	12 کمرے، 8 لیبرز، پلے گراؤنڈ
گورنمنٹ کالج برائے خواتین 112 مراد آباد تحصیل چشتیاں	12 کمرے، 04 لیبرز، 2 پلے گراؤنڈ
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ بوائز کالج لطیف آباد	12 کمرے، 04 لیبرز، 2 پلے گراؤنڈ

ان کالجز کی عمارت نئی تعمیر ہوئی ہے۔ اور تسلی بخش حالت میں ہے۔

(ز) # گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین لطیف آباد کے پاس ایک عدد HINO

بس ہے ڈرائیور کی تقرری کے لئے تجویز دے دی گئی ہے۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین 112 مراد آباد تحصیل چشتیاں اور گورنمنٹ ایسوسی

ایٹ بوائز کالج لطیف آباد میں طلباء کی تعداد کم (150) ہونے کی وجہ سے فی الوقت

بس کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کتنے کالجوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے ان کے نام بتائیں؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین لطیف آباد کی تکمیل 18-2017 میں مکمل ہوئی اور 19-2018 میں اس میں کلاسز کا اجراء کیا گیا۔ اسی طرح گورنمنٹ کالج برائے خواتین 112 مراد آباد تحصیل چشتیاں اور گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج کی تکمیل 20-2019 میں مکمل ہوئی اور 21-2020 میں ان میں کلاسز کا اجراء کیا گیا۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 7040 کے جز (الف) کے حوالے سے وزیر ہائر ایجوکیشن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے تین سالوں میں ضلع بہاولنگر میں صرف تین کالجز آپ گریڈ کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک کالج لطیف آباد، دوسرا تحصیل چشتیاں اور تیسرا کالج بہاولنگر میں تعمیر ہو رہا ہے۔ میرا ضلع پہلے ہی بہت پسماندہ ہے۔ لطیف آباد کا کالج جو کہ نیا بنا ہے وہ سال 18-2017 میں منظور ہوا تھا لیکن ابھی تک وہ زیر تکمیل ہے۔ اس کالج کا سٹاف بھرتی نہیں کیا گیا۔ یہ ضلع بہت ہی پسماندہ ہے۔ میرے حلقہ پی پی-243 ہارون آباد میں ایک سب تحصیل فقیر والی ہے جس میں ایک بھی ڈگری کالج موجود نہیں ہے حالانکہ اس کی آبادی پچاس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں پر نہ تو بوائز اور نہ ہی گرلز کے لئے کوئی ڈگری کالج موجود ہے۔ میں کئی مرتبہ

منسٹر صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کروا چکا ہوں۔ منسٹر صاحب! مجھے یہ بتائیں کہ جو دو کالجز انہوں نے آپ گریڈ کئے ہیں ان کے علاوہ تحصیل فقیر والی میں آبادی کے لحاظ کیا کوئی نیا کالج بنانے کا پروگرام ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! مالی سال 2021-2022 میں بہاولنگر کے لئے دو نئے ایسوسی ایٹ ڈگری کالجز proposed ہیں۔ وہ exactly کس جگہ پر بننے ہیں اس کا فیصلہ حکومتی پارٹی کے وہاں کے منتخب نمائندے کریں گے۔ معزز رکن اپنی کوئی input دینا چاہیں تو ضرور دیں۔ ظاہر ہے کہ تعلیم پورے ضلع کا مسئلہ ہوتا ہے۔ ہم ان کی بات ضرور سنیں گے۔ یہ سکیمیں District Development Package کے تحت identify ہوئی ہیں تو obviously حکومتی پارٹی کے اراکین کا یہ right ہوتا ہے۔ یہ کالجز کہاں پر بننے ہیں اس کی identification ہو رہی ہے۔ دوسرا اس دفعہ یونیورسٹی آف بہاولنگر بھی ADP میں رکھی گئی ہے۔ اس سال انشاء اللہ اس کے پہلے phase کو مکمل کیا جائے گا۔ اس کی قانون سازی کا کام شروع ہو چکا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں پہلے بھی کئی مرتبہ عرض کر چکا ہوں کہ Block Allocation اور District Development Package کی مد میں جتنے fund دیئے جاتے ہیں وہ حکومتی پارٹی کے ایم پی اے صاحبان اپنے حلقوں میں لے جاتے ہیں۔ وہاں پر merit کی بالکل دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں اور لوگوں کے حقوق سلب کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! شعبہ صحت اور شعبہ تعلیم کو ہمیشہ priority دینی چاہئے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! فاضل ممبران کی طرف سے جو تجاویز آتی ہیں ان کو ہم review کرتے ہیں اور اگر وہ feasible نہ ہوں تو اس بارے میں ہم ان کو آگاہ کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ حکومتی معزز ممبران کی طرف سے جو تجاویز آتی ہیں ہم من و عن ان کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ضلع بہاولنگر کو ذرا خصوصی توجہ دیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! فقیر والی میں نہ تو گرلز کالج ہے اور نہ ہی کوئی بوائز کالج موجود ہے۔ وہاں کے لوگوں کو بہت دشواری کا سامنا ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا ہے کہ ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ گریڈ وائز بتائیں کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی کب سے ہیں؟ اس کے جواب میں مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اس کے annexure ”A“ میں بتایا گیا ہے کہ لیکچرار کی منظور شدہ اسامیاں 17 ہیں اور یہ سب کی سب vacant ہیں، اسی طرح نان ٹیچنگ سٹاف میں بھی 18 سیٹیں vacant ہیں اور اسسٹنٹ پروفیسر کی بھی کافی زیادہ اسامیاں vacant ہیں۔ اسی طرح باقی دو کالجوں میں بھی سٹاف کی بھرتی ابھی تک نہیں کی گئی۔ تعلیمی سال شروع ہو چکے ہیں اور ستمبر میں نئی کلاسوں کا اجراء بھی ہو جائے گا تو اس سلسلے میں محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں نے پہلے سوال کے جواب میں بھی عرض کیا ہے کہ یہ بھرتیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہیں۔ ان کے process میں تاخیر ہوئی ہے اور پھر آپ کے کہنے پر ہم نے وزیر اعلیٰ کی وساطت سے ان کو لیٹر بھی لکھا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ نے جیسے پہلے وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے پبلک سروس کمیشن کو لکھا ہے ان اسامیوں کو جلد از جلد fill کرنے کے حوالے سے بھی پبلک سروس کمیشن کو لیٹر لکھ دیں۔ اس کو ذرا pursue کر لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بالکل ہم اس کو pursue کرتے ہیں کیونکہ اگر 17 لیکچرار موجود نہ ہوں گے تو پھر کالج نہیں چل سکے گا۔ جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات اب ختم ہوتا ہے۔ چودھری اختر علی کا ایک سوال نمبر 6843 کو ہم نے pending کیا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ شہر اور پی پی-189 میں سرکاری کالج (بوائز و گرلز) کی تعداد اور مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*6590: جناب منیب الحق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی-189 اور اوکاڑہ شہر میں کون کون سے سرکاری کالج (بوائز و گرلز) کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) ان کالجوں کے لئے مالی سال 2020-21 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (ج) اس مالی سال کے دوران ان کالجوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور ان کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں؟
- (د) ان میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟
- (ه) ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں ان کو پر کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(و) ان کالجوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے کیا تمام کالجوں کی عمارات طالب علموں کے لئے کافی ہیں مزید کہاں کہاں عمارت تعمیر کرنے کی ضرورت ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی-189 اور اوکاڑہ شہر میں مندرجہ ذیل سرکاری کالجز واقع ہیں۔

1- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج اوکاڑہ

2- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین اوکاڑہ

3- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ساؤتھ سٹی اوکاڑہ

4- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کامرس کالج اوکاڑہ

(ب) ان کالجوں کے لئے مالی سال 2020-21 میں مختص کردہ رقم مندرجہ ذیل ہے۔

1- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج اوکاڑہ - / 135715000 روپے

- 2- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین اوکاڑہ- / 77324000 روپے
- 3- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ساؤتھ سٹی اوکاڑہ- / 40277000 روپے
- 4- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس اوکاڑہ- / 39660000 روپے
- (ج) پی پی-189 اوکاڑہ شہر میں موجود کالجز کی مسنگ فسیلیٹیز مندرجہ ذیل ہیں۔ جنہیں ترجیحی بنیادوں پر فراہم کیا جائے گا۔
- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج اوکاڑہ:**
- کلاس رومز 12، آڈیٹوریم ہال 01، واش رومز 10
- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین اوکاڑہ:**
- بی ایس بلاک 01، کلاس رومز 16، ایڈمن بلاک 02
- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ساؤتھ سٹی اوکاڑہ:**
- بی ایس بلاک 01، سکیورٹی رومز 02، واش رومز 12
- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس اوکاڑہ:**
- بی ایس بلاک 01، کلاس رومز 02، واش رومز 04
- (د) پی پی-189 اور شہر اوکاڑہ کے کالجز میں خالی اسامیاں اور کب سے خالی ہیں کی تفصیل۔
- فلیگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) پی پی-189 اور شہر اوکاڑہ کے کالجز میں خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور ان خالی اسامیوں پر حکومت کی طرف سے سی ٹی آنز کی بھرتی کی جا چکی ہے۔ نیز PPSC کو بھیجی گئی ریکوزیشن کے ذریعے بھی بھرتی کا عمل جاری ہے۔
- فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) پی پی-189 اور اوکاڑہ شہر میں موجود تمام کالجز کی عمارات کی حال تسلی بخش ہے اور مزید مندرجہ ذیل عمارات کی ضرورت ہے۔
- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج اوکاڑہ:**
- کلاس رومز 12، آڈیٹوریم ہال 01، واش رومز 10

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین اوکاڑہ:

بی ایس بلاک 01، کلاس رومز 16، ایڈمن بلاک 02

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ساؤتھ سٹی اوکاڑہ:

بی ایس بلاک 01، سکیورٹی رومز 02، واش رومز 12

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس اوکاڑہ:

بی ایس بلاک 01، کلاس رومز 02، واش رومز 04

اوکاڑہ: پی پی۔189 میں سرکاری کالجز اور یونیورسٹی کے لئے

مختصر رقوم کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*6812: جناب منیب الحق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر کے کالجز اور سرکاری یونیورسٹی کے لئے کتنی رقم مالی سال 2020-21 میں مختص کی گئی ہے؟

(ب) ان کالجز اور یونیورسٹی کے کون کون سے کام اس سال کے دوران مکمل کئے جائیں گے؟

(ج) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز فراہم کی جائیں گی کالج وائر تفصیل دی جائے؟

(د) ان میں کون کون سی خالی اسامیاں پر کی جائیں گی؟

(ه) ان کالجز اور یونیورسٹی میں فرنیچر کون کون سی قسم کا فراہم کیا جائے گا؟

(و) ان کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لئے کون کون سی ٹرانسپورٹ فراہم کی جائے گی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔189 اوکاڑہ شہر میں سرکاری کالجز کو جو رقم مالی سال 2020-21 میں مختص کی گئی وہ درج ذیل ہے۔

1- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج اوکاڑہ کو- /58.596 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

2- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج کامرس اوکاڑہ کو- /17.080 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

3- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ساؤتھ سٹی اوکاڑہ کو- / 19.062 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

4- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین اوکاڑہ کو- / 37.015 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔

حکومت پنجاب نے اوکاڑہ یونیورسٹی کے لئے مالی سال 2020-21 کے لئے 92 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) اوکاڑہ کالجوں میں مندرجہ ذیل کام مکمل کئے جائیں گے۔

- 1- نئی کمپیوٹر لیب بنائی جائیں گی۔ (گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج اوکاڑہ)
- 2- پرانی کمپیوٹر لیب کو اپ ڈیٹ کیا جائے گا۔ (گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس اوکاڑہ)
- 3- سٹوڈنٹس کے لئے واش رومز بنائے جائیں گے۔ (گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ساؤتھ سٹی اوکاڑہ)
- 4- کمپیوٹر لیبز کے لئے نئی کرسیاں خریدی جائیں گی۔ (گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین اوکاڑہ)

یہ کام آئندہ مالی سال میں فنڈز کی فراہمی کی صورت میں مکمل کئے جائیں گے۔ اس مالی سال 2020-21 کے دوران اوکاڑہ یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی بلاک، تعلیمی بلاک اور پرانے تعلیمی بلاک کی تجدید کا کام مکمل کیا۔

(ج) ان کالجوں میں مسنگ فیسلیٹیز/بلاک فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں تجویز دی جائے گی حکومتی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔ اوکاڑہ یونیورسٹی میں سائنٹیفک لیب کی تکمیل مع سائنٹیفک آلات کی خریداری، نئے اکیڈمک بلاک کی تکمیل اور فیکٹی و سٹاف کے لئے پیچرز گیٹ ہاؤس کی تکمیل فنڈ ملنے کی صورت میں مکمل کئے جائیں گے۔

(د) اوکاڑہ کالجوں میں تمام خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے حکام بالا کو لکھ دیا گیا ہے۔

یونیورسٹی کے سروس سٹیجوز کے مطابق اشتہار دیا گیا تھا جس کے مطابق شائع شدہ انتظامی و تکنیکی اسامیاں جلد پر کردی جائیں گی۔

(ہ) اوکاڑہ کالجز میں سٹوڈنٹ کرسیاں، سٹاف روم کرسیاں ملٹی پریز ہال کے لئے کرسیاں کالج فنڈز سے فراہم کی جائیں گی۔

اوکاڑہ یونیورسٹی نے طلباء کو کلاس رومز کے لئے آرام دہ کرسیاں مہیا کیں۔
(و) پی پی۔ 189 اوکاڑہ شہر کے تین کالجوں کے پاس بڑی بسیں ہیں اور گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج (کامرس) اوکاڑہ کے لئے ایک عدد نئی مینی بس فراہم کرنے کے لئے تجویز دے دی گئی ہے۔

مالی سال 2020-21 کے بجٹ تخمینہ میں اوکاڑہ یونیورسٹی میں بسوں کی کوئی رقم مختص نہیں ہے۔

بہاولپور: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی میں طالبات،

ٹیچنگ سٹاف اور کلاس رومز سے متعلقہ تفصیلات

*6907: ملک خالد محمود باہر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ہتھیجی (بہاولپور) میں کلاس وائر طالب علموں کی تعداد کی تفصیل دی جائے؟

(ب) اس کالج کی بلڈنگ کب تعمیر کی گئی تھی اس کی بلڈنگ کی پوزیشن کیسی ہے؟

(ج) اس کالج میں مزید کتنے کلاس رومز اور دیگر بلڈنگ کی تعمیر کی ضرورت ہے؟

(د) اس کالج میں منظور شدہ ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ہ) اس کا موجودہ مالی سال کا بجٹ کتنا ہے کتنا ملا ہے اور کتنا باقی ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس میں ٹرانسپورٹ کی سہولت طالبات کے لئے نہ ہے اور فرنیچر بھی

کم ہے حکومت اس کی ضرورت کے مطابق ضروری سامان اور ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ہتھیجی میں طلبہ کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال اول میں 52

سال دوم میں 51

سال سوم میں 24 اور سال چہارم میں 18 طلبہ ہیں۔ کالج کے طلبہ کی ٹوٹل تعداد 145

ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی سال 2015 میں تعمیر کیا گیا۔ اور اس

بلڈنگ کی پوزیشن اچھی اور تسلی بخش ہے۔

(ج) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی میں کمروں کی تعداد 12 ہے جو کہ طالبات

کی تعداد کے لحاظ سے پوری ہے۔ اور کالج میں ایک عدد کمپیوٹر لیب کی ضرورت ہے۔

(د) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی میں ٹیچنگ کیڈر کی کل منظور شدہ اسامیاں

22 ہیں۔ جن میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹیچنگ اسامیوں کی تفصیل:

لیکچرار BS-17

۱۔ لیکچرار باٹنی BS-17 (01) ۲۔ لیکچرار کیمسٹری BS-17 (0) ۳۔ لیکچرار سوکس BS-17 (01)

۴۔ لیکچرار اکناکس BS-17 (01) ۵۔ لیکچرار ایجوکیشن BS-17 (01) ۶۔ لیکچرار

انگلش BS-17 (01) ۷۔ لیکچرار ہوم اکناکس BS-17 (01) ۸۔ لائبریرین BS-17 (01)

۹۔ لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن BS-17 (01) ۱۰۔ لیکچرار فزکس BS-17 (01)

۱۱۔ لیکچرار سوشیالوجی BS-17 (01) ۱۲۔ لیکچرار شہادیات BS-17 (01) ۱۳۔ اسٹنٹ

پروفیسر BS-18 ۱۔ اسٹنٹ پروفیسر انگلش BS-18 (01) ۲۔ اسٹنٹ پروفیسر

اسلامیات BS-18 (01) ۳۔ اسٹنٹ پروفیسر ریاضی BS-18 (01)

۴۔ اسٹنٹ پروفیسر اردو BS-18 (01)

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھکبی میں CTI's 04 (اردو- انگلش- کمپیوٹر اور فزکس) کام کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب سروس کمیشن کے تحت مستقل تقرری کا عمل بھی جاری ہے۔

(ہ) مالی بجٹ 2020-21

نان سیلری بجٹ 305400

سیلری بجٹ 7773348

ٹوٹل بجٹ 8078748

خرچہ

نان سیلری بجٹ 230500

سیلری بجٹ 5400320

ٹوٹل بجٹ 5630820

(و) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھکبی میں ٹرانسپورٹ کی سہولت نہ ہے اور اس کالج میں ٹرانسپورٹ کے لئے ایک کونٹر کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ 13- اپریل کو طالبات کے لئے مزید 300 کرسی کی Demand ڈی پی آئی کالجز کو بھیجی جا چکی ہے۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن ملتان کیمپس میں وی سی، رجسٹرار اور

دوسرے افسران کی اسامیاں مع مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*6913: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن ملتان کیمپس میں V.C رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی

رجسٹرار، ٹریژرار اور ڈین / ہیڈ آفس ڈیپارٹمنٹ کی کتنی اسامیاں ہیں ان پر تعینات

ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تعیناتی کب ہوئی تھی؟

(ب) ان کو ماہانہ کیا کیا مراعات حاصل ہیں تنخواہ کے علاوہ دیگر کون کون سے ان کو الاؤنس

دیئے جا رہے ہیں؟

(ج) ان کے سال 20-2019 اور 2020-21 کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(د) ان کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں کی تفصیل مع گاڑی کا نمبر اور ماڈل بتائیں ان کے دو سالوں کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) کس کس ملازم کی تعیناتی سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوئی ہے اور کس کس کی بغیر سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کا ملتان کیمپس 2002 میں یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور آرڈیننس 2002 کے تحت معرض وجود میں آیا اور یہاں پر VC، رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹرینڈر اور ڈین / ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی کوئی اسامی موجود نہیں ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ پوسٹیں موجود نہ ہیں لہذا اس مد میں کوئی الاؤنس نہ دیا جا رہا ہے۔

(ج) جیسا کہ جذب میں بتایا گیا۔

(د) جیسا کہ جذب میں بتایا گیا۔

(ہ) یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کے ملتان کیمپس کے لئے VC، رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹرینڈر اور ڈین / ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی کوئی پوسٹ منظور شدہ Service Statutes میں موجود نہیں ہے لہذا ان پر کسی کی تعیناتی نہیں ہوئی۔

لاہور کے گورنمنٹ کالجز میں میل اور فی میل پروفیسر زاور لیکچرار

کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6900: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے صوبائی دارالحکومت لاہور کے گورنمنٹ کالجز میں کتنے میل اور فی میل پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرار ڈیوٹی دے رہے ہیں سبجیکٹ وائز تعداد دی جائے؟

- (ب) لاہور کے گورنمنٹ کالجز میں میل اور فی میل پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرار کی خالی پوسٹوں کی تعداد کتنی ہے سبجیکٹ وائز تعداد دی جائے؟
- (ج) کیا حکومت لاہور کے گورنمنٹ کالجز میں خالی میل اور فی میل پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرار کی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

فی میل 948	میل 675	لیکچرار
فی میل 1256	میل 862	اسٹنٹ پروفیسر
فی میل 480	میل 363	ایسوسی ایٹ پروفیسر
فی میل 96	میل 82	پروفیسر
(ب) لاہور ڈویژن میں ضلع وائز میل اور فی میل خالی اسامیوں کی تعداد کی تفصیل		
فی میل 224	میل 257	ضلع لاہور
فی میل 118	میل 36	ضلع قصور
فی میل 129	میل 67	ضلع شیخوپورہ
فی میل 83	میل 33	ضلع بہکانہ صاحب
مضمون وائز، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔		

- (ج) لیکچرار کی بھرتی کا عمل پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے شروع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں کمیشن کی سفارشات موصول ہو رہی ہیں اور خالی اسامیوں پر بھرتی جلد ہی مکمل کر لی جائے گی۔

لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈز سے متعلق تفصیلات

*6929: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور کو مالی سال 2017-18، 2018-19 اور 2019-20

میں کتنا فنڈ ملا، ترقیاتی اور غیر ترقیاتی فنڈ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ب) کیا اس یونیورسٹی کے مین کیمپس اور جھنگ کیمپس میں ان سالوں کے دوران کوئی نئی

بلڈنگز تعمیر ہوئی ہیں تو ان کی تفصیل مہیا کی جائے اور ان پر اٹھنے والے اخراجات کی الگ الگ تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس یونیورسٹی میں تعمیر ہونے والی بلڈنگز مطلوبہ معیار کے مطابق

تعمیر نہیں ہوئیں اور ان پر اٹھنے والے اخراجات کے حوالے سے بہت زیادہ اعتراضات سامنے آئے ہیں تو کیا حکومت اس یونیورسٹی کی بلڈنگز کی تعمیر پر خرچ کردہ رقوم کے حوالے سے تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور کو مالی سال 2017-18، 2018-19 اور 2019-20

میں دیئے جانے والے ترقیاتی فنڈ اور غیر ترقیاتی فنڈ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ درج ذیل ہے:

غیر ترقیاتی بجٹ ترقیاتی بجٹ سال

2017-18 193.514M 768.866 M

2018-19 364.403M 834.027 M

2019-20 443.197M 842.092 M

(ب) لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی، لاہور کے مین کیمپس، واقع لاہور میں ان سالوں میں

اکیڈمک بلاک اور آئی ٹی ڈیٹا سنٹر کی تعمیر عمل میں آئی جن کی کل لاگت 213.671 ملین

روپے تھی۔ جبکہ جھنگ کیمپس میں اکیڈمک بلاک، ایڈمنسٹریشن بلاک، سٹوڈنٹ سروس

سنٹر، سٹوڈنٹ ہاسٹل، سنٹرل لائبریری، پیپلر فیکٹری ہاسٹل، فیکٹری اور سٹاف کے لئے رہائش

گاہیں اور دیگر تعمیراتی کام ہوا ہے جس پر کل 527.729 ملین روپے کی لاگت آئی۔

تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں تاحال کوئی شکایت محکمہ اعلیٰ تعلیم میں موصول نہ ہوئی ہے۔ اگر محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب کو اس ضمن میں کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کی تحقیقات بمطابق قانون کی جائیں گی۔

ساہیوال: گورنمنٹ کالجز کی تعداد اور خالی اسامیوں پر بھرتی سے متعلق تفصیلات

*6953: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ساہیوال میں کتنے سرکاری کالجز موجود ہیں ان کی تعداد بتائیں؟
 (ب) ان کالجز میں کون کون سے مضامین کی کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
 (ج) کیا حکومت / محکمہ ان خالی پوسٹ پر متعلقہ اساتذہ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع ساہیوال میں سرکاری کالجز کی تعداد 13 ہے۔ ضلع ساہیوال میں 7 بوائز کالج اور 6 گرنز کالج موجود ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

- 1- گورنمنٹ گریجویٹ کالج ساہیوال
- 2- گورنمنٹ امامیہ ایسوسی ایٹ کالج، ساہیوال
- 3- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فار بوائز چیچہ وطنی
- 4- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فار بوائز کمر ٹاؤن، ساہیوال
- 5- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فار بوائز، اوکانوالہ بگلہ چیچہ وطنی
- 6- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج، جی ٹی روڈ چیچہ وطنی
- 7- گورنمنٹ گریجویٹ کالج، لیاقت روڈ ساہیوال
- 8- گورنمنٹ گریجویٹ کالج، برائے خواتین ساہیوال
- 9- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، فرید ٹاؤن ساہیوال
- 10- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، کمر ٹاؤن ساہیوال

- 11- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، ہڑپہ
- 12- گورنمنٹ کریسنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، چیچہ وطنی
- 13- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، طارق بن زیاد کالونی ساہیوال
- (ب) ان کالجز کی خالی اسامیوں کی تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے تحت پر کی جاتی ہیں جو تقریباً ہر دو یا تین سال بعد اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اشتہار دیا جاتا ہے اس سال بھی ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پراسس جاری ہے۔

لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی میں نئے بلاکس کی تعمیر میں

بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6958: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور میں Social Science

New Student Services اور Block/ New Academic Block

Centre کی تعمیر کی گئی ہے اگر ہاں تو اس پر کتنے اخراجات آئے ہیں الگ الگ مدوار

تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مذکورہ نئے بلاکس کی تعمیر میں بہت سی بے قاعدگیاں پائی

جاتی ہیں تعمیری میٹریل، الیکٹرانک Instrument اور دوسری اشیاء انتہائی ناقص

اور غیر معیاری استعمال کی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود ادائیگیاں کر دی گئیں ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور نے Electricity

Power Distribution Tender for Jhang Campus کے لئے چار کروڑ

روپے کا ٹینڈر دیا گیا ہے اور کیا یہ ٹینڈر قواعد و ضوابط اور PPRA کے قوانین اور رولز

کے مطابق جاری ہوا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی میں Social Science Block/Academic Block کی تعمیر کی گئی ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ آئی ٹی ڈیٹا بیس سنٹر جبکہ دوسرا حصہ سوشل سائنسز اکیڈمک بلاک ہے۔ سوشل سائنس بلاک پر 221.80 ملین روپے کا خرچہ ہوا ہے اور آئی ٹی ڈیٹا بیس سنٹر پر 5.2 ملین روپے اب تک خرچہ ہوا ہے۔
- (ب) پراجیکٹ ڈائریکٹر، لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی کے مطابق مذکورہ بلاکس میں برقی مصنوعات کی تنصیب سمیت تمام کام مروجہ طریق کار کے مطابق مکمل کیا گیا ہے اور اس میں کوئی ناقص میٹریل استعمال نہیں کیا گیا۔
- اس سلسلہ میں تاحال کوئی شکایت محکمہ کو موصول نہ ہوئی ہے۔ اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو برطابق قانون، کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔
- (ج) پراجیکٹ ڈائریکٹر، لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی کے مطابق Electricity Power Distribution Tender for Jhang Campus کا ٹینڈر PPRA رولز کے مطابق دیا گیا ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فار وومن مدینہ ٹاؤن کی وی سی

کی تعیناتی، بھرتی و دیگر میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*6562: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے وومن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کی موجودہ V.C کا تقرر کب ہوا اس کی تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ مع تعلیمی کیریئر کے بارے میں آگاہ فرمائیں؟
- (ب) ان کی تعیناتی سے آج تک ان کو کتنی گرانٹ سال وار ملی ہے؟
- (ج) ان کے دور میں کتنی تعیناتی کس کس عہدہ، گریڈ میں کی گئی ہیں بھرتی کردہ افراد کے نام تعلیم، عہدہ، گریڈ اور پتہ جات بتائیں؟
- (د) VC صاحبہ کو کون کون سی سہولیات دستیاب ہیں؟

- (ہ) ان کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان کے اخراجات بتائیں؟
- (و) ان کے پاس سرکاری رہائش ہے تو کیا وہ اس کا رینٹ ادا کر رہی ہیں ان کے بجلی، پانی گیس اور دفتر کے اخراجات بتائیں؟
- وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):
- (الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین، فیصل آباد کی موجودہ وائس چانسلر، ڈاکٹر روبینہ فاروق کا تقرر 08 جولائی 2019 کو ہوا۔ ان کی تعلیمی قابلیت پی ایچ ڈی، پوسٹ ڈاکٹریٹ ہے۔ ان کا 31 سالہ تدریسی اور ریسرچ کا تجربہ ہے۔ ان کا گریڈ II-MP ہے۔
- ڈاکٹر روبینہ فاروق کی تین ایجادات انڈسٹری کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے ریسرچ پیپر ز اور کتابیں 89 ہیں۔
- (ب) موجودہ وائس چانسلر کی تقرری سے آج تک یونیورسٹی کو Establishment of New Campus کے ضمن میں پانچ کروڑ، HEC Recurring Grant Account برائے 2019-20 کے تحت بارہ کروڑ ساٹھ لاکھ تین ہزار اور برائے سال 2020-21 کے تحت چودہ کروڑ سترہ لاکھ تیرہ ہزار چھ سو اور دیگر گرانٹس کی مد میں دو کروڑ چھپیس لاکھ روپے ملے ہیں۔ یہ تمام گرانٹس ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے ملی ہیں۔ مزید تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (ج) موجودہ وائس چانسلر نے اپنے دور میں گریڈ 5 سے گریڈ 16 کے درمیان کل 28 بھرتیاں کی ہیں۔ تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (د) وائس چانسلر صاحبہ کو ایک گاڑی اور کیمپ آفس کی سہولت میسر ہے۔
- (ہ) وائس چانسلر صاحبہ کے پاس ایک سرکاری گاڑی ہے جس کا 2020 کا ماہانہ خرچہ 6000 روپے اوسطاً ہے۔
- (و) وائس چانسلر کے پاس 5 مرلہ کیمپ آفس ہے جسے رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے بجلی، پانی اور گیس کے بل یونیورسٹی خود ادا کرتی ہے۔ ذاتی اخراجات کی وہ خود ذمہ دار ہیں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین فیصل آباد میں سرکاری رہائش گاہیں،

سرکاری گاڑیاں اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6564: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین فیصل آباد میں کتنی سرکاری رہائش گاہیں ہیں

کس کس عہدہ و گریڈ کے لئے مختص ہیں؟

(ب) کتنی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل، کمپنی کی ہیں اور کس کس کے زیر استعمال ہیں ان

کے اخراجات کی مکمل تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) سرکاری رہائش گاہیں کن کن گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے زیر استعمال ہیں؟

(د) ان سرکاری رہائش گاہوں کے اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ہ) سرکاری رہائش گاہوں کے بجلی، پانی اور گیس کے بل کون ادا کرتا ہے؟

(و) کس کس رہائش پر کون کون سے ملازمین غیر قانونی قابض کب سے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) سرکاری رہائش گاہ صرف ایک ہے جو یونیورسٹی بننے سے پہلے پرنسپل ہاؤس تھی۔ اب

اس پرنسپل ہاؤس کو بائیو کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(ب) یونیورسٹی مذکورہ میں اس وقت 3 بسیں اور 7 گاڑیاں ہیں۔ بسیں طالب علموں

کے لئے Pick & Drop کے لئے استعمال ہوتی ہیں جبکہ 7 میں سے 6 گاڑیاں جنرل ڈیوٹی

کے لئے مختص ہیں اور کسی خاص فرد کے زیر استعمال نہیں ہیں، جبکہ ایک گاڑی وائس

چانسلر کے لئے مختص ہے۔ تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) سرکاری رہائش گاہیں موجود نہیں ہیں۔

(د) سرکاری رہائش گاہیں موجود نہیں ہیں۔

(ہ) سرکاری رہائش گاہیں موجود نہیں ہیں۔

(و) چونکہ یونیورسٹی میں کوئی سرکاری رہائش گاہ نہیں ہے اس لئے کوئی بھی غیر قانونی طور

پر قابض نہیں ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔ 264 میں گورنمنٹ ہوائی اور گریڈنگ لکھنؤ،

ٹیچنگ ونان ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6800: سید عثمان محمود: کیا وزیر باہر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔ 264 رحیم یار خان میں کہاں کہاں ہوائی اور گریڈنگ لکھنؤ؟
 (ب) ان کالجوں کے لئے کتنی رقم مالی سال 2020-21 میں مختص کی گئی ہے تفصیل کالج وائز بتائیں؟
 (ج) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر اور ونان ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) ان کالجوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے کیا تمام کالجوں کی عمارات ٹھیک ہیں اور طالب علموں کی تعداد کے مطابق ہیں؟

- (ه) ان کالجوں میں طالب علموں کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت ہے؟
 (و) کیا ان کالجوں میں فرنیچر و دیگر ضروری سامان میسر ہے نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر باہر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) حلقہ پی پی۔ 264 رحیم یار خان میں فی الوقت کوئی بھی ہوائی اور گریڈنگ لکھنؤ موجود نہ ہے۔ تاہم حکومت اس حلقہ کے اندر راجن پور کلاں میں ہوائی ایسوسی ایٹ کالج کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے بجٹ میں 170 ملین روپے روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔ 264 رحیم یار خان میں فی الوقت کوئی بھی ہوائی اور گریڈنگ لکھنؤ موجود نہ ہے۔ تاہم حکومت اس حلقہ کے اندر راجن پور کلاں میں ہوائی ایسوسی ایٹ کالج کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے بجٹ میں 170 ملین روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔ 264 میں سرکاری گریڈنگ لکھنؤ یا ہوائی لکھنؤ واقع نہیں ہیں۔

(د) حلقہ پی پی۔ 264 میں سرکاری گریڈنگ لکھنؤ یا ہوائی لکھنؤ واقع نہیں ہیں۔

(ه) حلقہ پی پی۔ 264 میں سرکاری گریڈنگ لکھنؤ یا ہوائی لکھنؤ واقع نہیں ہیں۔

(و) حلقہ پی پی۔ 264 میں سرکاری گریڈنگ لکھنؤ یا ہوائی لکھنؤ واقع نہیں ہیں۔

راجن پور: گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جام پور کو فنڈز کی

فراہمی و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6803: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جام پور ضلع راجن پور کو پچھلے تین سالوں کے دوران

کتنے فنڈز مہیا کئے گئے اور ان فنڈز کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس ڈگری کالج میں طلباء کی تعداد کتنی ہے کلاس وائز تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس کالج میں منظور شدہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی اسامیاں کتنی ہیں اور یہ اسامیاں کن کن

مضامین کی ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں نیز ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کر دیا

جائے گا؟

(د) مذکورہ کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں نیز ان مسنگ فسیلٹیز کو کب تک پورا کر

دیا جائے گا؟

(ه) مذکورہ کالج میں کمپیوٹر لیب موجود ہے تو کب قائم کی گئی اور اس سے سالانہ کتنے طلباء

مستفید ہو رہے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(و) اس کالج میں طلباء کے لئے کن کن کھیلوں کی سہولت اور سامان موجود ہے تفصیل مہیا کی

جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جام پور ضلع راجن پور کو پچھلے تین سالوں میں مندرجہ ذیل

بجٹ دیا گیا۔

فنانس ایئر	سیلری بجٹ	نان سیلری بجٹ
سال 2018-19	20.066 (M)	3.473 (M)
سال 2019-20	20.714 (M)	5.848 (M)
سال 2020-21	15.165 (M)	0.89 (M)

(ب)

اس کالج میں طلباء کی کل تعداد 2669 ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

تعداد	کلاسز سائنس و آرٹس
1030	۱۔ فرسٹ ایئر (سائنس اینڈ آرٹس)
990	۲۔ سیکنڈ ایئر (سائنس اینڈ آرٹس)
276	۳۔ تھرڈ ایئر (سائنس اینڈ آرٹس)
283	۴۔ فورٹھ ایئر (سائنس اینڈ آرٹس)
30	۵۔ بی۔ ایس (انگلش)
30	۶۔ بی۔ ایس (اردو)
30	۷۔ بی۔ ایس (اسلامیات)

(ج) کالج میں منظور شدہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے تحت پر کی جاتی ہیں اور تقریباً ہر دو یا تین سال بعد اسامیوں کو پر کرنے کے لئے اشتہار دیا جاتا ہے۔ اس سال بھی ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کو پر کرنے کا پراسس جاری ہے۔ جبکہ نان ٹیچنگ کی منظور شدہ اسامیوں کو پر کرنے کے لئے محکمہ کو درخواست کر دی گئی ہے اور اس ضمن میں ان کی بھرتی کا عمل بھی پراسس میں ہے۔

(د) اس کالج میں ہر طرح کی ضروری سہولیات مثلاً کمپیوٹر فرنیچر لیبارٹری کا سامان جیسی تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ ان میں موجود طالب علموں کی ضروریات کے مطابق ہیں۔ مزید برآں کالج میں بی ایس بلاک اور ملٹی پریز ہال کی ضرورت ہے جو آئندہ مالی سال میں فنڈز کی فراہمی کی صورت میں تعمیر کئے جائیں گے۔

(ہ) اس کالج میں کمپیوٹر لیب 2016 میں قائم کی گئی اور اس لیب سے سالانہ 200 طلباء مستفید ہو رہے ہیں۔

(و) اس کالج میں طلباء کے لئے مندرجہ ذیل کھیلوں کا سامان موجود ہے۔

- 1- کرکٹ (تمام ضروری سامان موجود ہے)
- 2- فٹ بال (تمام ضروری سامان موجود ہے)
- 3- ہاکی (تمام ضروری سامان موجود ہے)
- 4- والی بال (تمام ضروری سامان موجود ہے)
- 5- ٹیبل ٹینس (تمام ضروری سامان موجود ہے)
- 6- بیڈمنٹن (تمام ضروری سامان موجود ہے)

سرگودھا گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھیرہ کی تعمیر و تکمیل

اور تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

- * 6901: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھیرہ پی پی 72 ضلع سرگودھا کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی؟
- (ب) اب تک اس کی کتنی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے کتنی بلڈنگ بقایا ہے کتنی رقم آج تک بلڈنگ پر خرچ ہوئی ہے؟
- (ج) یہ بلڈنگ کب مکمل ہونا تھی کب کام شروع ہوا ہے؟
- (د) اس بلڈنگ کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا تھا کتنی رقم میں دیا گیا تھا کتنی دفعہ اس کا تخمینہ لاگت تبدیل کیا گیا ہے تخمینہ لاگت تبدیل کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ه) اس میں کون کون سی بلڈنگ بنائی جا رہی ہے؟
- (و) کیا اس میں AMPHI Theatre ایپسی تھیٹر بنانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھیرہ پی پی 72 ضلع سرگودھا کو سکیم بعنوان (ADP No. 88) (Provision of Missing Facilities at Govt. Girls Degree College Bhera Sargodha) کی تعمیر کا آغاز 12.02.2020 کو ہوا۔

- (ب) اب تک اس کالج میں مندرجہ ذیل کام مکمل ہو چکا ہے۔
 فرش مکمل (گراؤنڈ فلور) اور پہلی منزل کے فرش کا کام جاری ہے (Quarters)
 Brick Work in F&P in Progress اب تک بلڈنگ کی تعمیر پر 22.28 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔
- (ج) اس عمارت کا کام 12.02.2020 کو شروع ہوا اور 11.08.2021 کو مکمل ہو گا۔
- (د) اس عمارت کی تعمیر کا ٹھیکہ میسرز شیخ محمد ممتاز اینڈ حق نواز گورنمنٹ کنٹرکٹر کو دیا گیا تھا ٹھیکہ کی رقم 60.38 ملین روپے تھی۔ تخمینہ لاگت تبدیل نہیں کیا گیا ہے۔
- (ه) اس میں مندرجہ ذیل کام شامل ہیں۔

Re-Habitation of Main Building (Ground Floor) (Rooms, Canteen, Quarters)

Construction of Main Building (First Floor) No. of Class Rooms are 8

Construction of Mumty

Construction of Quarter (2-Nos)

Construction of Security Guard Room

Construction of Waiting Shed, Benches, Tuf Pavers

Construction of Canteen, Construction of Rams

Constructions of Compound Wall

- (و) ایچی تھیٹر کی تعمیر کے لئے کالج ہذا میں مناسب جگہ نہیں ہے۔ اس کالج کا کل رقبہ 16 کنال 4 مرلے ہے۔ اس کا تعمیر شدہ رقبہ 12 کنال ہے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا کے سنڈیکیٹ کے ممبران اور چناؤ کے

طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*6904: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے سنڈیکیٹ کے ممبران کی تعداد مع نام، پتہ جات اور سرکاری عہدہ بتائیں؟

(ب) اس یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے ممبران کو کون نامزد کرتا ہے یا ان کا چناؤ کس طریق کار کے تحت کون کرتا ہے یہ آخری مرتبہ ان کا چناؤ کب کتنے عرصہ کے لئے بنایا گیا تھا ان کی اہلیت کیا ہے جو سرکاری ملازم ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں ان کی تعلیمی اسناد کی کاپیاں فراہم فرمائیں؟

(ج) موجودہ سنڈیکیٹ کی کتنی میٹنگ ہوئی ہیں کس کس تاریخ کو ہوئی ہیں ان میں کتنے ممبران نے علیحدہ علیحدہ شمولیت کی تھی؟

(د) سنڈیکیٹ کے پاس کیا گیا اختیارات ہیں اور انہوں نے یونیورسٹی آف سرگودھا میں طلباء و طالبات کے وسیع تر مفاد میں کیا کیا اہم فیصلے کئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے سنڈیکیٹ کے ممبران کی کل تعداد 23 ہے جبکہ اس وقت یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ 14 ممبران پر مشتمل ہے ان کے نام پتاجات اور سرکاری عہدہ کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سنڈیکیٹ کے چار ممبران کو حکومت پنجاب، نو ممبران کو گورنر پنجاب اور تین ممبران صوبائی اسمبلی کو سپیکر پنجاب اسمبلی نامزد کرتے ہیں۔ باقی سات ممبران بلحاظ عہدہ Ex-officio ممبر ہوتے ہیں۔

سنڈیکیٹ کے کچھ ممبران، (Ex-officio) اور ممبران صوبائی اسمبلی کے علاوہ) کی تقرری تین سال کے لئے یا ان کے عہدے کی میعاد تک ہوتی ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فہرست میں Ex-Officio ممبران کے علاوہ نامزد ممبران کا نام، ان کی تاریخ تقرری، عہدہ اور گریڈ درج ہے۔

سنڈیکیٹ ممبران کی اہلیت اور تقرری کا مکمل طریقہ کار یونیورسٹی آف سرگودھا آرڈیننس 2002 کی شق نمبر 20 میں موجود ہے تفصیل ضمیمہ۔ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سنڈیکیٹ کے درج ذیل ممبران جو کہ یونیورسٹی کے ملازمین بھی ہیں ان کی پی ایچ ڈی کی ڈگری کی کاپیاں ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ڈگری کا نام	نام و عہدہ	سریل نمبر
(پی ایچ ڈی بایو کیمسٹری)	ڈین فیکلٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز	۱- ڈاکٹر ظہور الحسن
(پی ایچ ڈی فارماسیو ٹیکس)	ڈین فیکلٹی آف فارمیسی	۲- ڈاکٹر ساجد بشیر
(ایف سی پی ایس گائناکالوجی)	پرنسپل سرگودھا میڈیکل کالج	۳- ڈاکٹر حمیرا اکرم
(پی ایچ ڈی ایگری انومی)	پرنسپل کالج آف ایگریکلچر	۴- ڈاکٹر اطہر ندیم

(ج) سنڈیکیٹ کا اجلاس بوقت ضرورت بلایا جاتا ہے اور سنڈیکیٹ کی پہلی تشکیل اور اجلاس 2003 میں ہوا اس کے بعد جن ممبران کی تقرری کا عرصہ ختم ہو جاتا ہے ان کی جگہ نئے ممبران کا تقرر حکومت پنجاب، جناب گورنر پنجاب یا جناب سپیکر صوبائی اسمبلی فرماتے ہیں اور یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ مزید برآں Ex-officio ممبران بھی تبادلے کی صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ چونکہ زیادہ تر ممبران کا تقرر عرصہ تین سال کے لئے ہوتا ہے اس لئے گزشتہ تین سالوں میں سنڈیکیٹ کے ہونے والے اجلاسوں کی تفصیل مع، تاریخ اور ممبران کی تعداد شمولیت ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ممبران کی تعداد شمولیت	اجلاس کی تاریخ	سریل نمبر
14	12.05.2018	1
10	28.07.2018	2
12	15.09.2018	3
15	01.12.2018	4
15	16.02.2019	5
17	09.03.2019	6
14	01.08.2019	7
15	14.12.2019	8
17	27.07.2020	9
17	28.12.2020	10
14	16.02.2021	11

(د) سنڈیکیٹ کے مکمل اختیارات کی تفصیل یونیورسٹی آف سرگودھا آرڈیننس 2002 کے سیکشن 21 میں دی گئی ہے اور اس سیکشن میں دیئے گئے اختیارات کے تحت ہی سنڈیکیٹ میں فیصلے کئے جاتے ہیں ضمیمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاسوں میں طلباء و طالبات کے وسیع تر مفاد میں جو فیصلے کئے ہیں وہ ضمیمہ (ز) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور میں افسران کی تعداد اور

حاصل مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*6915: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کیمپس میں V.C رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹریژراور ڈین / ہیڈ آفس آف ڈیپارٹمنٹ کی کتنی اسامیاں ہیں ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تعیناتی کب ہوئی تھی؟
(ب) ان کو ماہانہ کیا مراعات حاصل ہیں تنخواہ کے علاوہ دیگر کون کون سے الاؤنس دیئے جا رہے ہیں؟

(ج) ان کے سال 2019-20 اور 2020-21 کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(د) ان کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل مع گاڑی کا نمبر اور ماڈل بتائیں ان کے دوسالوں کے اخراجات بتائیں؟

(ه) کس کس ملازم کی تعیناتی سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوئی ہے اور کس کس کی بغیر سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کیمپس وائس چانسلر، رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار اور ٹریژرر کی اسامیوں کی تعداد اور ان پر تعینات افسران کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تعیناتی کی تاریخ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یونیورسٹی میں

- ڈین / ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی اسامیاں نہیں ہیں۔ نیز رجسٹرار اور ٹریژرر کی اسامیوں پر ایسوسی ایٹ پروفیسرز کو گورنر / چانسلر نے ایڈیشنل چارج دیا ہوا ہے۔
- (ب) ان افسران کو پے سکیل کے مطابق صرف ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے۔
- (ج) سال 2019-20 اور 2020-21 کے اخراجات کی تفصیلات ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (د) تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
- (ہ) یونیورسٹی آف ایجوکیشن کے مطابق تمام بھرتیاں متعلقہ اتھارٹی (وائس چانسلر یا سینڈیکیٹ) کی منظوری سے ہوئی ہیں۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن جوہر آباد کیمپس کے اخراجات

مع گاڑیوں سے متعلق تفصیلات

*6957: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن جوہر آباد کیمپس میں V.C رجسٹرار ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹریژرر اور ڈین / ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی کتنی اسامیاں ہیں ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت اور تعیناتی کب ہوئی تھی؟
- (ب) ان کو ماہانہ کیا کیمراعات حاصل ہیں تنخواہ کے علاوہ دیگر کون کون سے الاؤنس دیئے جا رہے ہیں؟
- (ج) ان کے سال 2019-20 اور 2020-21 کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟
- (د) ان کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل مع گاڑی کا نمبر اور ماڈل بتائیں ان کے دو سالوں کے اخراجات بتائیں؟
- (ہ) کس کس ملازم کی تعیناتی سنڈیکیٹ کی منظوری سے ہوئی ہے اور کس کس کی بغیر سنڈیکیٹ کی منظوری ہوئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کا جوہر آباد کیمپس (VC)، رجسٹرار، ایڈیشنل رجسٹرار، ڈپٹی رجسٹرار، ٹرینر اور ڈین / ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ کی کوئی اسامی موجود نہیں ہے۔ تاہم ایک ڈپٹی ڈائریکٹر تعینات ہیں ان کا نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تعیناتی کی تاریخ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ڈپٹی ڈائریکٹر کو صرف ماہانہ تنخواہ پے سکیل کے مطابق ادا کی جاتی ہے۔
- (ج) ڈپٹی ڈائریکٹر کی سال 2019-20 اور 2020-21 کے اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ڈپٹی ڈائریکٹر جوہر آباد کے پاس کوئی سرکاری گاڑی نہیں ہے۔
- (ہ) VC رجسٹرار کی تعیناتی یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور آرڈیننس 2002 کے تحت گورنر / چانسلر، گورنمنٹ آف دی پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی سفارشات کے مطابق کرتا ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں گریڈ 17 اور اُس کے اوپر کی تمام تر تعیناتی کی منظوری سٹڈیکیٹ جبکہ گریڈ 1 سے 16 کی تمام تر تعیناتی کی منظوری وائس چانسلر نے دی ہوئی ہے اور وائس چانسلر اور رجسٹرار چانسلر کی منظوری کے بعد کام کر رہے ہیں۔

لاہور انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ میں پرنٹنگ پریس

اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

- *7016: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کیا بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا اپنا پرنٹنگ پریس موجود ہے؟
- (ب) اگر بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا اپنا پرنٹنگ پریس ہے تو اس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
- (ج) یہ پرنٹنگ پریس کب قائم کیا گیا اور اس پریس میں کون سی مشینری موجود ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں!

(ب) 35 ملازمین اس وقت پرنٹنگ پریس میں کام سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) یہ پرنٹنگ پریس 1958 میں قائم کیا گیا۔ اس پرنٹنگ پریس میں موجود مشینری کی

تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1- آفسٹ پرنٹنگ مشین 2 عدد

2- لیٹر پریس پرنٹنگ مشین 2 عدد

3- پلیٹ میکنگ مشین 1 عدد

4- کٹنگ مشین 2 عدد

5- کاپی پرنٹر مشین 2 عدد

6- ایبوزنگ مشین 3 عدد

7- سلائی مشین 7 عدد

انٹر میڈیٹ کے امتحانی مراکز میں سپرنٹنڈنٹ کی تقرری

کے اختیار اور معاوضہ سے متعلقہ تفصیلات

*7017: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انٹر میڈیٹ کے امتحانات کے لئے امتحانی مراکز میں تعینات سپرنٹنڈنٹ کو کتنا یومیہ

معاوضہ دیا جاتا ہے؟

(ب) انٹر میڈیٹ کے امتحانات کے لئے امتحانی مراکز میں تعینات سپرنٹنڈنٹ کے تقرر کا

اختیار کس کے پاس ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب کے تمام (09) تعلیمی بورڈز میں انٹر میڈیٹ کے امتحانات کے لئے سپرنٹنڈنٹ

کو درج ذیل شرح کے مطابق معاوضہ دیا جاتا ہے۔

(i) ڈبل سیشن (Morning & Evening): مبلغ - / 1300 روپے

- (ii) سنگل سیشن: مبلغ - / 900 روپے
- (ب) (i) بہاولپور، ڈی جی خان، فیصل آباد، ملتان، ساہیوال اور سرگودھا بورڈز میں انٹر میڈیٹ کے امتحانات کے لئے امتحانی مراکز میں سپرنٹنڈنٹ کی تقرری چیئر مین کرتے ہیں۔
- (ii) گوجرانوالہ، لاہور اور راولپنڈی بورڈز میں انٹر میڈیٹ کے امتحانات کے لئے امتحانی مراکز میں سپرنٹنڈنٹ کی تقرری کنٹرولر آف امتحانات کرتے ہیں۔

نارووال کے نئے کالج اور اپ گریڈ کردہ کالجز مع منظور شدہ

خالی اسمیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7037: جناب بلال اکبر خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع نارووال میں سال 18-19، 20-2017، 2018-2019 اور 2020-21 میں کتنے کالج نئے بنائے گئے اور کتنے کالجز کو اپ گریڈ کیا گیا ان کالجوں کے نام بتائیں؟
- (ب) ان کالجوں کے ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل کالج وائز علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟
- (ج) ان کالجوں میں منظور شدہ اسمیوں کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز بتائیں کتنی اور کون کون سی اسمیاں خالی کب سے ہیں؟
- (د) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسمیاں خالی کب سے کس بناء پر ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟
- (ه) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وائز اور کالج وائز بتائیں ان سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟
- (و) ان کی بلڈنگ کی حالت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟
- (ز) ان کالجوں کے پاس کون کون سی گاڑیاں اور بسیں پک اینڈ ڈراپ کے لئے ہیں ان کے اخراجات بھی فراہم کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) ضلع نارووال میں 2017-18، 2018-19، 2019-20 اور 2020-21 میں دو نئے کالج بنائے گئے جو کہ گورنمنٹ کالج فار وومن کوٹ نیناں نارووال اور گورنمنٹ کالج فار وومن کنجور نارووال ہیں۔ ان کی تعمیر آخری مراحل میں ہے۔
- (ب) گورنمنٹ کالج فار وومن کوٹ نیناں نارووال کو ترقیاتی فنڈز کی مد میں 108.748 (M) روپے فراہم کئے گئے جبکہ گورنمنٹ کالج فار وومن کنجور نارووال کو ترقیاتی فنڈز کی مد میں 98.250 روپے فراہم کئے گئے۔
- (ج) جیسے ہی بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کالج Higher Education Department کے حوالے کرے گا۔ ان میں SNE اور DDO Approval کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔
- (د) جیسے ہی بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کالج Higher Education Department کے حوالے کرے گا۔ ان میں SNE اور DDO Approval کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔
- (ه) کالج میں طلباء کے داخلے کا عمل SNE اور DDO Approval کے بعد کیا جائے گا۔
- (و) چونکہ مذکورہ بالا سالوں میں نہ کوئی نیا کالج بنا ہے اور نہ کوئی اپ گریڈ ہوا ہے لہذا ان کی بلڈنگ بھی فراہم نہ ہے۔
- (ز) ان کالجز میں کلاسز شروع ہونے کے بعد طلباء کی تعداد اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے بسیں دینے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

بہاولپور میں نئے اور اپ گریڈ کردہ کالجز کی تعداد مع منظور شدہ

خالی اسمیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7038: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع بہاولپور میں سال 2017-18، 2018-19، 2019-20 اور 2020-21 میں کتنے کالج نئے بنائے گئے اور کتنے کالجز کو اپ گریڈ کیا گیا ان کالجز کے نام بتائیں؟

- (ب) ان کالجوں کے ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل کالج وائز علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟
- (ج) ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز بتائیں کتنی اور کون کون سی اسامیاں خالی ہیں کب سے خالی ہیں؟
- (د) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی کب سے کس بناء پر ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟
- (ه) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وائز اور کالج وائز بتائیں ان سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟
- (و) ان کی بلڈنگ کی حالت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟
- (ز) ان کالجوں کے پاس کون کون سی گاڑیاں اور بسیں پک اینڈ ڈراپ کے لئے ہیں ان کے اخراجات بھی فراہم کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بہاولپور ضلع میں 2017-18, 2018-19, 2019-20 اور 2020-21 میں کوئی نیا کالج نہیں بنا ہے۔

ان سالوں میں 7 کالجز میں BS-04 Year پروگرام شروع کیا گیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ بہاولپور۔
- ۲۔ گورنمنٹ صادق عباسی گریجویٹ کالج ڈیرہ نواب صاحب۔
- ۳۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین دہلی محل روڈ بہاولپور۔
- ۴۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور۔
- ۵۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین حاصلپور۔
- ۶۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین خیرپور۔
- ۷۔ گورنمنٹ صادق گریجویٹ کالج بہاولپور۔

(ب) ان کالجوں کے ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیاں، عہدہ، گریڈ وائز، خالی اسامیوں اور کب سے خالی ہیں کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ان تمام کالجوں کی ٹیچنگ کیڈر کی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان خالی اسامیوں کی تقرری ہائر ایجوکیشن کرتا ہے۔ بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تقرریوں کا عمل جاری ہے۔
- (ہ) ان کالجوں میں طالبات کی تعداد کلاس وائز اور فیس وصولی کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و)

درکار	بلڈنگ کی تفصیل	کالج کا نام
بی ایس بلاک	40 کمرے، 5 لیبرز، 02 پلے	گورنمنٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ بہاولپور
05 لیبرز، 16 کمرے	20 کمرے،	گورنمنٹ صادق عباسی گریجویٹ کالج ڈیرہ نواب صاحب
بی ایس بلاک	26 کمرے، 4 لیبرز، لاہیری، 02 ہالز	گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین دینی محل روڈ بہاولپور
ہال	12 کمرے، 05 لیبرز، لاہیری	گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور
لیکچر تھیٹر لاہیری بلاک	34 کمرے، 05 لیبرز	گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین حاصلپور
06 کمرے	14 کمرے، لاہیری، ہال	گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین خیرپور
M.Com بلاک	13 کمرے، 03 لیبرز، ہال	گورنمنٹ صادق گریجویٹ کالج بہاولپور

- ان کالجوں کی بلڈنگ کی حالت تسلی بخش ہے۔ ان کالجوں میں درکار سہولیات کو آئندہ مالی سال میں فنڈز کی فراہمی کی صورت میں مرحلہ وار ضرورت کی بنیاد پر فراہم کیا جائے گا۔
- (ز) مندرجہ ذیل کالجوں کے پاس سرکاری بسیں ہیں۔

۱۔ گورنمنٹ صادق عباسی گریجویٹ کالج ڈیرہ نواب صاحب کے پاس ٹوٹل 03 بسیں

ہیں BED FORD اور DAEWOO, HINO

۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین دیہی محل روڈ بہاولپور کے پاس ٹوٹل 03 بسیں ہیں دو HINO اور ایک ISUZU بس ہے۔

۳۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور ایک ISUZU COSTER اور ایک ISUZU BUS ہے۔

۴۔ گورنمنٹ صادق گریجویٹ کالج بہاولپور کے پاس دو عدد HINO بس اور ایک SAZUKI CULTUS CAR ہے۔

مندرجہ ذیل کالجز کے پاس سرکاری بسیں نہیں ہیں۔

۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج بغداد روڈ بہاولپور۔

۲۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین خیرپور۔

۳۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین حاصلپور۔

ان کالجز میں بسوں کی فراہمی کے لئے تجویز دی گئی ہے اور آئندہ مالی سال میں فنڈز کی فراہمی کی صورت میں ترجیحاتی بنیادوں پر فراہم کی جائیں گی۔

کوٹ ادو میں نئے اور اپ گریڈ کردہ کالجز منظور شدہ خالی اسامیوں

کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7039: ملک غلام قاسم ہنجر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں سال 18-19، 2017-20، 2018-2019 اور

2020-21 میں کتنے کالج نئے بنائے گئے اور کتنے کالجز کو اپ گریڈ کیا گیا ان کالجوں

کے نام بتائیں؟

(ب) ان کالجوں کے ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل کالج وائز علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ گریڈ وائز بتائیں کتنی اور کون کون

سی اسامیاں خالی کب سے ہیں؟

- (د) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی کب سے کس بناء پر ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟
- (ه) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وانز اور کالج وانز بتائیں ان سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟
- (و) ان کی بلڈنگ کی حالت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟
- (ز) ان کالجوں کے پاس کون کون سی گاڑیاں اور بسیں پک اینڈ ڈراپ کے لئے ہیں ان کے اخراجات بھی فراہم کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں اس وقت 9 کالجز ہیں۔ ان میں سے 7 کالجز ایسوسی ایٹ ہیں۔ جبکہ دو کالجز گورنمنٹ گریجویٹ کالج کوٹ ادو اور گورنمنٹ گریجویٹ کالج چوک سرور شہید میں BS-4 Year کلاسز کا اجراء کیا گیا۔ ان سالوں میں کوٹ ادو میں کوئی نئے کالجز نہیں بنائے گئے۔
- (ب) ان کالجز کے منظور شدہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان کالجز میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ٹیچنگ کیڈر کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور اب پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مختلف مضامین کے لیکچرارز کی بھرتی ہو رہی ہے۔
- (ه) ان کالجز میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بورڈ اور یونیورسٹی شیڈول کے مطابق طالب علموں سے فیس وصول کی جاتی ہے۔ (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) ان کالجز کی بلڈنگز تسلی بخش ہے۔ گریجویٹ کالجز میں بی ایس بلاک اور ہال کی ضرورت ہے جو کہ آئندہ مالی سال میں فنڈز کی فراہمی کی صورت میں ترجیحاتی بنیادوں پر فراہم کئے جائیں گے۔

(ز) گورنمنٹ گریجویٹ کالج کوٹ ادو میں ایک بس طالب علموں کے لئے موجود ہے اس کے ماہانہ اخراجات 150,000 روپے ہیں۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج چوک سرور شہید میں ایک بس درکار ہے اور اس کے لئے تجویز دے دی گئی ہے جو کہ آئندہ مالی سال میں فنڈز کی دستیابی کی صورت میں ضرورت کے مطابق فراہم کی جائے گی۔

گوجرانوالہ میں نئے اور اپ گریڈ کردہ کالجز کی تعداد اور

خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7041: جناب محمد نواز چوہان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سال 18-19، 2017-20، 2018-2019 اور 2020-21

میں کتنے کالج نئے بنائے گئے اور کتنے کالجز کو اپ گریڈ کیا گیا ان کالجز کے نام بتائیں؟

(ب) ان کالجز کے ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل کالج وائز علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) ان کالجز میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز بتائیں کتنی اور کون کون

سی اسامیاں خالی کب سے ہیں؟

(د) ان کالجز میں چیپنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی کب سے کس بناء پر ہیں ان کو کب تک

پر کر دیا جائے گا؟

(ه) ان کالجز میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وائز اور کالج وائز بتائیں ان

سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(و) ان کی بلڈنگ کی حالت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ز) ان کالجز کے پاس کون کون سی گاڑیاں اور بسیں پک اینڈ ڈراپ کے لئے ہیں ان کے

اخراجات بھی فراہم کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سال 18-2017 اور 2018-2019 میں بننے والے نئے کالجز کے

نام درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوائز روپ، گوجرانوالہ۔

- ۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوائز اودھوالی، گوجرانوالہ۔
- ۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین دلاور چیمہ، گوجرانوالہ۔
- ۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین سوہدرہ، گوجرانوالہ۔
- سال 2019-20 اور 2020-21 میں یہ دو نئے پراجیکٹ شروع کئے گئے۔
- ۱۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج فار وومن سیٹلائٹ ٹاؤن میں BS بلاک کی تعمیر (لاگت 160 ملین روپے)۔
- ۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فار بوائز سیٹلائٹ ٹاؤن میں بلڈنگ Re-habilitation (لاگت 126 ملین روپے)

فنانس (ملین روپے)		(ب)		
نام کالج	ڈیپٹمنٹ (M)	سال	چارج کردہ	انچارجت
۱۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوائز روپ، گوجرانوالہ۔	83.467	2019-20	4.40 M	3.40 M
	M	2021-20	11.50 M	9.00 M
۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوائز اودھوالی، گوجرانوالہ۔	79.897	2019-20	2.12 M	0.50 M
	M	2021-20	127.25M	0.64 M
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین دلاور چیمہ، گوجرانوالہ۔	78.095	2019-20	4.40 M	0.81 M
	M	2021-20	13.4 M	1.16 M
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین سوہدرہ، گوجرانوالہ۔		2019-20	13.74M	0.81 M
		2021-20	3.45 M	0.54 M

- (ج) ان کالجز میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز اور خالی اسامیوں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ان کالجز میں ٹینک کیڈر کی 59 اسامیاں خالی ہیں۔ جب سے یہ کالج شروع ہوئے ہیں اور ابھی تک خالی ہیں۔ حکومت ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ جلد ہی ان کالجز کی اسامیوں کو پر کر دیا جائے گا۔

(ہ)

تعداد طلباء

نام کالج	سال	ایف اے	ایف۔ ایس۔ سی	اے۔ ڈی۔ پی
۱۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	2019-20	54	0	0
۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	2020-21	71	17	0
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	2019-20	27	0	0
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	2020-21	36	0	0
۵۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	2019-20	16	0	0
۶۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	2020-21	39	0	22
۷۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	2019-20	16	0	0
۸۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	2020-21	17	0	22

کلاس وائز فیس فی کس سالانہ

سال	ایف اے	ایف۔ ایس۔ سی	اے۔ ڈی۔ پی
سال اول	3555	3620	1920
سال دوم	3555	3620	1920

(و)

نام کالج	سال
۱۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	12 کمرے، 02 بلاک، 04 لیبرز، لائبریری
۲۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	12 کمرے، ایڈمن بلاک، 5 لیبرز
۳۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	12 کمرے، 01 ایڈمن بلاک، 04 لیبرز، لائبریری
۴۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز روپ، گوجرانوالہ۔	12 کمرے، 01 ایڈمن بلاک، 5 لیبرز، لائبریری

ان کالجز کی بلڈنگ نئی تعمیر ہوئی ہے اور تسلی بخش حالت میں ہے۔

(ز) فی الوقت ان کالجز میں طلباء و طالبات کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے بسیں فراہم نہیں کی

گئیں۔

اوکاڑہ: میں نئے واپ گرید کردہ کالجز کی تعداد اور

خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7042: جناب منیب الحق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں سال 18-2017، 19-2018، 20-2019 اور 21-2020

میں کتنے کالج نئے بنائے گئے اور کتنے کالجز کو اپ گریڈ کیا گیا ان کالجز کے نام بتائیں؟

(ب) ان کالجز کے ان سالوں کے اخراجات کی تفصیل کالج وائز علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(ج) ان کالجز میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ، گریڈ وائز بتائیں کتنی اور کون کون

سی اسامیاں خالی کب سے ہیں؟

(د) ان کالجز میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی کب سے کس بناء پر ہیں ان کو کب تک

پر کر دیا جائے گا؟

(ه) ان کالجز میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وائز اور کالج وائز بتائیں ان سے

کتنی فیس وصول کی جاتی ہے؟

(و) ان کی بلڈنگ کی حالت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ز) ان کالجز کے پاس کون کون سی گاڑیاں اور بسیں پک اینڈ ڈراپ کے لئے ہیں ان کے

اخراجات بھی فراہم کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) 18-2017، 19-2018، 20-2019 میں ضلع اوکاڑہ میں کوئی نیا کالج نہیں بنا۔

جبکہ سال 21-2020 میں ضلع اوکاڑہ میں گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے

خواتین ملکہ چوک L-4/36 (اوکاڑہ) بنا۔ ان سالوں میں ضلع اوکاڑہ میں کوئی کالج

Upgrade نہیں ہوا۔

(ب) اس کالج کو ترقیاتی فنڈز کی مد میں 175.137 M روپے مختص ہوئے۔ جس میں سے M

170.238 خرچ کئے گئے۔ بجٹ اور DDO الاٹمنٹ کے لئے پراسس جاری ہے۔

- (ج) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ملگدہ چوک L-4/36 (اوکاڑہ) کی SNE کی Approval کا پراسس جاری ہے۔
- (د) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ملگدہ چوک L-4/36 (اوکاڑہ) کی SNE کی Approval کا پراسس جاری ہے۔
- (ه) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ملگدہ چوک L-4/36 (اوکاڑہ) کی نئی کلاسز کا اجراء DDO الاٹمنٹ اور SNE منظوری کے بعد کیا جائے گا۔
- (و) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ملگدہ چوک L-4/36 (اوکاڑہ) کی تمام بلڈنگ نئی ہیں اور 2021 میں تعمیر ہوئی ہیں۔ ضمیمہ (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ز) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ملگدہ چوک L-4/36 (اوکاڑہ) کو آئندہ مالی سال میں ضرورت کی بنیاد پر بس فراہم کی جائے گی۔

لاہور: یو ای ٹی میں معذور طلباء و طالبات میں لیپ ٹاپ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

- *7052: محترمہ سہرینہ جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ یو ای ٹی لاہور میں معذور طلباء و طالبات میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے؟
- (ب) تقسیم شدہ لیپ ٹاپ کب کتنے میں اور کس کمپنی سے خریدے گئے نیز خریداری کے لئے کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا اشتہار پر کل کتنی لاگت آئی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) معذور طلباء و طالبات کے نام، کلاس اور کس کس شعبہ سے تعلق تھا مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟
- (د) لیپ ٹاپ تقسیم کرنے کی تقریب کب کہاں ہوئی نیز اس تقریب میں لیپ ٹاپ کس شخصیت نے تقسیم کئے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) جی یہ درست ہے کہ یو ای ٹی لاہور میں معذور طلباء و طالبات میں پرائم منسٹر لپ ٹاپ سکیم کے تحت لپ ٹاپ تقسیم کئے گئے۔
- (ب) یو ای ٹی لاہور کے مطابق تقسیم شدہ لپ ٹاپ پرائم منسٹر لپ ٹاپ سکیم کے تحت HEC کی طرف سے مہیا کئے گئے تھے اور ان کی خریداری میں یونیورسٹی کا کوئی کردار نہ ہے۔
- (ج) جن تیرہ (13) معذور طالب علموں میں لپ ٹاپ تقسیم کئے گئے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
- (د) لپ ٹاپ تقسیم کرنے کی تقریب کا انعقاد 19- مارچ 2021 کو یو ای ٹی لاہور میں کیا گیا جس میں وائس چانسلر، یو ای ٹی لاہور نے معذور طالب علموں میں لپ ٹاپ تقسیم کئے۔

فری اینڈ کمپلسری ایجوکیشن ایکٹ 2014 کے تحت سرکاری اور

غیر سرکاری کالجز میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 7121: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور ضلع کی حدود میں کتنے سرکاری اور غیر سرکاری کالجوں میں The Free and Compulsory Education Act, 2014 پر عملدرآمد ہو رہا ہے ان کے نام بتائیں؟

- (ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد ادارہ وائز بتائیں؟
- (ج) ان کالجوں میں حکومت کی طرف سے کتنی رقم In Aids فراہم کی گئی تفصیل سال 2018، 2019، 2020 اور 2021 کی علیحدہ علیحدہ ادارہ وار بتائیں؟
- (د) ان کالجوں میں کتنے بچے مذکورہ ایکٹ کے تحت فری تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان بچوں کے نام، ولدیت، پتاجات مع کلاس کی تفصیل دی جائے؟
- (ه) کون کون سے کالج مذکورہ ایکٹ پر عملدرآمد نہیں کر رہے ہیں ان کے نام اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):
(الف) مذکورہ ایکٹ سکول کی سطح کی تعلیم کے بارے میں ہے اور محکمہ ہائر ایجوکیشن پر لاگو نہیں ہوتا۔

- (ب) چونکہ مذکورہ ایکٹ محکمہ ہائر ایجوکیشن پر لاگو نہیں ہوتا اس لئے اس سوال کا جواب نہ ہے۔
(ج) چونکہ مذکورہ ایکٹ محکمہ ہائر ایجوکیشن پر لاگو نہیں ہوتا اس لئے اس سوال کا جواب نہ ہے۔
(د) چونکہ مذکورہ ایکٹ محکمہ ہائر ایجوکیشن پر لاگو نہیں ہوتا اس لئے اس سوال کا جواب نہ ہے۔
(ه) چونکہ مذکورہ ایکٹ محکمہ ہائر ایجوکیشن پر لاگو نہیں ہوتا اس لئے اس سوال کا جواب نہ ہے۔

گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں کامیاب

امیدواروں کو آرڈر نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*7125: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں 19/20 دسمبر اور 3/4 فروری 2020 کو ہونے والے سلیکشن بورڈ میں کامیاب امیدواروں کو آرڈر نہیں دیئے گئے آرڈر نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) 2014 میں یونیورسٹی نے اخبار میں جو اشتہار دیا اور اس اشتہار کے مطابق سلیکشن بورڈ کے بعد جن کامیاب امیدواروں کو آرڈر دیئے گئے ان کے نام وپتاجات کے ساتھ مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد کے ایکٹ کے مطابق گریڈ 17 سے گریڈ 21 تک ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کے سلیکشن بورڈ کا کورم کتنے ممبران پر مشتمل ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) 2014 میں دیئے گئے اشتہار کے مطابق یونیورسٹی نے کامیاب امیدوار ڈپٹی رجسٹرار اقبال حسین اور ڈپٹی کنٹرولر احسان لودھی کو جو آفر لیٹر جاری کیا کیا ان دونوں امیدواروں کے سلیکشن بورڈ کا کورم یونیورسٹی ایکٹ کے مطابق مکمل تھا یا نہیں مکمل تفصیل مع سلیکشن بورڈ کے منٹس آف میٹنگ فراہم فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کامیاب امیدواروں کو آرڈر نہیں دیئے گئے کیونکہ چانسلر سے جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے Statutes کی Adoption کی منظوری برائے جی سی وومن یونیورسٹی فیصل آباد ابھی Process میں ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی بات درست ہے کہ سال 2014 میں یونیورسٹی نے اخبار میں اشتہار دیا تھا اور اس اشتہار کے بعد کامیاب امیدواروں کو آرڈر دیئے گئے۔ ان کا نام، عہدہ، شعبہ و پتاجات کی مکمل تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد کے ایکٹ کے مطابق گریڈ 17 سے گریڈ 21 تک بچنگ اور نان بچنگ کے سلیکشن بورڈ کا کورم 05 ممبران پر مشتمل ہوتا ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) جی ہاں! امیدواروں کے سلیکشن بورڈ کا کورم یونیورسٹی ایکٹ کے مطابق تھا۔ سلیکشن بورڈ کے منٹس ضمیمہ (ج) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج فار وومن یونیورسٹی میں کامیاب

امیدواروں کو آرڈر نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*7185: جناب جعفر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 2019-20 کو ہونے والے سلیکشن بورڈ میں کامیاب امیدواروں کو آرڈر نہیں دیئے گئے آرڈر نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 2014 میں یونیورسٹی نے اخبار اشتہار دیا تھا اس اشتہار کے بعد کامیاب امیدواروں کو آرڈر دیئے گئے جن امیدواروں کو آرڈر دیئے گئے ان کا نام پتا اور قابلیت کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد کے ایکٹ کے مطابق گریڈ 17 سے گریڈ 21 تک ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کے سلیکشن بورڈ کا کورم کتنے ممبران پر مشتمل ہوتا ہے نام و عہدہ کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) 2014 میں دیئے گئے اشتہار کے مطابق یونیورسٹی نے کامیاب امیدواروں کے سلیکشن بورڈ کا کورم یونیورسٹی ایکٹ کے مطابق تشکیل دیا گیا تھا جو آفر لیٹر جاری کئے گئے ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہایوں):

(الف) کامیاب امیدواروں کو آرڈر نہیں دیئے گئے۔ کیونکہ چانسلر سے جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے Statutes کی adoption کی منظوری برائے جی سی وومن یونیورسٹی فیصل آباد ابھی process میں ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ سال 2014 میں یونیورسٹی نے اخبار میں اشتہار دیا تھا اور اس اشتہار کے بعد کامیاب امیدواروں کو آرڈر دیئے گئے۔ ان کا نام، عہدہ، شعبہ، پتا اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کے ایکٹ کے مطابق گریڈ 17 سے گریڈ 21 تک ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کے سلیکشن بورڈ کا کورم 05 ممبران پر مشتمل ہوتا ہے اور ممبران کے نام و عہدہ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 2014 میں دیئے گئے اشتہار کے مطابق یونیورسٹی نے کامیاب امیدواروں کے سلیکشن بورڈ کا کورم یونیورسٹی ایکٹ کے مطابق تشکیل دیا گیا تھا۔ جو آفر لیٹر جاری کئے گئے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کی وزٹنگ فیکلٹی کی

تنخواہوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

*7276: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کی وزٹنگ فیکلٹی کی تنخواہوں میں اضافہ آخری بار کب کیا گیا؟

(ب) پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر کی تنخواہوں میں کتنا اضافہ کیا گیا۔
(ج) کیا حکومت اس یونیورسٹی کی وزٹنگ فیکلٹی کو مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ریگولر اور صبح کے سیشن کے لئے وزٹنگ فیکلٹی کے معاوضے میں آخری بار اضافہ یونیورسٹی کی فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں سینڈیکیٹ کی میٹنگ نمبر 3/2021 بتاریخ 10.04.2021 میں اضافہ کیا گیا (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے یونیورسٹی ویک اینڈ کلاسز کے لئے وزٹنگ فیکلٹی کا معاوضہ یونیورسٹی کی فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں سینڈیکیٹ کی میٹنگ نمبر 4/2020 بتاریخ 22.08.2020 میں اضافہ کیا گیا۔

(ب) یو ای ٹی کے پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر کی تنخواہوں میں اضافہ گورنمنٹ کے پے سکیل کے مطابق اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے مینور ٹریک پالیسی کے مطابق کیا جاتا ہے۔

(ج) یونیورسٹی نے حال ہی میں وزٹنگ فیکلٹی کے معاوضے میں اضافہ کیا ہے (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ساہیوال: بوائز و گرلز کالجز کے لئے مختص کردہ رقم،

اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7281: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کے گرلز و بوائز کالجز کے لئے مالی سال 2020-21 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے ان کی تفصیل کالج وائز بتائی جائے مزید کس کس کالج میں کیا کیا Missing Facilities ہیں اور ان کا تخمینہ کیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ضلع ساہیوال کے کالجز میں کتنی منظور شدہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی اسامیاں ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں ان کو محکمہ کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے مکمل تفصیل بتائیں۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں گورنمنٹ بوائز و گرلز کالجز کے طلباء و طالبات فیڈرز کے لحاظ سے کالجز کی تعداد ناکافی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ضلع ساہیوال میں طلباء و طالبات کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے مزید کتنے نئے بوائز و گرلز کالجز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع ساہیوال کے گرلز و بوائز کالجز کے لئے مالی سال 2020-21 میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ان کالجز میں عدم دستیاب سہولیات کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

اس ضمن میں یہ گزارش ہے کہ مالی سال 2020-21 میں گورنمنٹ گریجویٹ کالجز برائے خواتین میں BS-Block Construction of کے نام سے ایک سکیم موجود ہے جس کا تخمینہ لاگت 147.072 ملین ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کے کالجز میں کتنی منظور شدہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی اسامیوں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ لیکچرار کی بھرتی کا عمل پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے شروع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں کمیشن کی سفارشات موصول ہو رہی ہیں اور خالی اسامیوں پر بھرتی جلد ہی مکمل کر لی جائے گی۔

(ج) ضلع ساہیوال میں گورنمنٹ بوائز و گرلز کالجز طلباء و طالبات کی تعداد کے لحاظ سے کافی ہیں۔ تاہم آئندہ مالی سالوں میں ضرورت کی بنا پر نئی سکیمز شامل کی جائیں گی۔

صوبہ کے بیشتر کالجز میں مستقل پرنسپل کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*7299: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے زیادہ تر کالجز کے پرنسپل مستقل پرنسپل نہیں ہیں؟

(ب) حکومت ان کالجز میں قابل اور مستقل پرنسپل تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ کے زیادہ تر کالجز میں مستقل پرنسپل تعینات ہیں۔ تاہم کسی بھی وجہ سے مستقل پرنسپل کی سیٹ خالی ہونے پر عارضی طور پر پرنسپل بھی لگائے جاتے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب پرنسپل کی خالی شدہ اسامیوں کو پُر کرنے میں بہت سنجیدہ ہے۔ اس سلسلے میں درخواستوں کے حصول کے لئے ناصرف Online System (آن لائن سسٹم) کا اجراء کیا گیا ہے بلکہ شفافیت اور میرٹ کے لئے پرنسپل کے لئے معیار کا بھی اجراء کیا گیا ہے۔ ایک ہائی لیول کی کمیٹی جس کی سربراہی وزیر، اعلیٰ تعلیم یا سیکرٹری، اعلیٰ تعلیم کرتے ہیں اور تقریباً ہر ہفتے انٹرویو کمیٹی کی میٹنگ منعقد کی جاتی ہے تاکہ مستقل پرنسپل کی تعیناتی کا عمل جلد از جلد پورا کیا جاسکے۔ تاہم یہ بھی مزید عرض ہے کہ مستقل پرنسپل اور خالی سیٹوں کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے کیونکہ ریٹائرمنٹ یا دیگر وجوہات کی بناء پر پرنسپل کی سیٹ خالی ہوتی رہتی ہیں اور نئے پرنسپل بھی تعینات ہوتے رہتے ہیں۔

بھاگٹنوالہ گرلز کالج سرگودھا میں پڑھائے جانے والے مضامین

اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7305: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بھاگٹنوالہ گرلز کالج ضلع سرگودھا میں طالبات کی تعداد کتنی ہے یہاں پر کون کون سے مضامین پڑھائے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہاں سٹاف کی تعداد پوری نہیں ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد بھی کمی کا شکار ہے اگر ہاں تو یہاں سٹاف کی اسامیاں کب تک پوری کی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ خواتین کالج بھاگٹانوالہ میں طالبات کی کل تعداد 1152 ہے اور یہاں درج ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔

فزکس، کیمسٹری، ریاضی، بیالوجی، معاشیات، شماریات، کمپیوٹر سائنس، اسلامیات، نفسیات، پنجابی، ایجوکیشن، تاریخ، سوکس، ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن۔

(ب) کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خالی اسامیاں پر شدہ اسامیاں منظور شدہ اسامیاں

7 8 15

کالج میں نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خالی پر شدہ اسامیاں منظور شدہ اسامیاں

اسامیاں

9 23 32

(ج) تمام مضامین خوش اسلوبی سے پڑھائے جارہے ہیں تاہم خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے

لئے PPSC کو Requisition دی جا چکی ہے اور پنجاب بھر کے لئے بھرتیوں کا عمل

جاری ہے۔

خوشاب: پی پی۔ 83 میں گورنمنٹ کالج (بوائز اینڈ گرلز) کی تعداد

اور مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

* 7321: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 83 خوشاب میں کون کون سے سرکاری کالج (بوائز و گرلز) کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کالجوں کے لئے مالی سال 2020-21 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) ان کالجوں میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) اسامیاں جو خالی ہیں ان کو حکومت کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ

فرمائیں؟

(۵) ان کالجوں کی عمارات کی حالت کیسی ہے کیا تمام کالجوں کی عمارات طالب علموں کے لئے کافی ہیں جو عمارتیں خستہ حال ہیں ان کو حکومت کب تک مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) 1- گورنمنٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد

2- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس جوہر آباد

3- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین جوہر آباد

4- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین خوشاب

5- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج 147 ایم بی

6- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین 147 ایم بی

(ب)

رقم (ملین)	کالج کا نام
Rs. 67.589	گورنمنٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد
Rs. 14.646	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس جوہر آباد
Rs. 33.111	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین جوہر آباد
Rs. 31.592	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین خوشاب
Rs. 189.557	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج 147 ایم بی
Rs. 190.246	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین 147 ایم بی
Rs. 184.919	ٹوٹل

(ج)

خالی اسامیاں نان ٹیچنگ	خالی اسامیاں ٹیچنگ	کالج کا نام
23	13	گورنمنٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد
2	2	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس جوہر آباد
15	8	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین جوہر آباد
11	3	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین خوشاب

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج 147 ایم پی	15	19
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے	14	21
خواتین 147 ایم پی		
کل تعداد خالی اسامیاں	65	91

(د) لیکچرار کی بھرتی کا عمل پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے شروع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں کمیشن کی سفارشات موصول ہو رہی ہیں اور خالی اسامیوں پر بھرتی جلد ہی مکمل کر لی جائے گی۔

(ه) کالج کی عمارات کی حالت تسلی بخش ہے۔

درکار سہولیات	عمارت کی تفصیل	کالج کا نام
8 کمرے	32 کمرے، 3 لیبز، 1 ہال، 1 ہال	گورنمنٹ گریجویٹ کالج جوہر آباد
ٹینیس کورٹ	13 کمرے، 1 لاہری	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس جوہر آباد
کرکٹ گراؤنڈ، کمپیوٹر ریب	24 کمرے، 6 لیبز، 2 پلے گراؤنڈ، ہال	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین جوہر آباد
10 کمرے	12 کمرے، 6 لیبز، 1 ہال	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین خوشاب
کمپیوٹر ریب، گارڈروم	12 کمرے، 7 لیبز	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج 147 ایم پی
کمپیوٹر ریب، گارڈروم	12 کمرے، 7 لیبز	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین 147 ایم پی

مزید برآں (2021-22) ADP میں عدم دستیاب سہولیات کے لئے 500 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ ضرورت کی بنیاد پر ترجیحاتی بنیادوں پر فراہم کئے جائیں گے۔

پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں پی ایچ ڈی Ph.D قانون کی ڈگری کے

پروگرام کا HEC سے منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*7344: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں قانون کے سبجیکٹ میں P.H.D کی ڈگری کروائی جاتی ہے اگر ہاں تو کیا یہ پروگرام HEC سے منظور شدہ ہے اور اس کا طے شدہ criteria follow کر رہا ہے نیز اس پروگرام سے اب تک کتنے لوگ Ph.D کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں شعبہ قانون کے طالب علموں جن میں شعبہ ہذا میں کام کرنے والے اساتذہ بھی شامل ہیں کو Ph.D کی تعلیم دلائی جاتی ہے؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو ان امیدواروں کی سلیکشن کا کیا criteria ہے نیز پچھلے چار سالوں میں کتنے لوگوں کو P.H.D کے لئے select کیا گیا۔ ہر سال کتنی سیٹیں تھیں، ان پر کتنے امیدواروں نے apply کیا، ان کے مکمل کوائف مع میرٹ لسٹ فراہم فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں 2001 سے پی ایچ ڈی پروگرام چل رہا ہے جو کہ HEC کے وجود میں آنے سے پہلے سے جاری شدہ ہے۔ اور HEC نے اس پروگرام کو کبھی بند نہیں کیا۔ جبکہ یونیورسٹی کے چند دیگر شعبہ جات میں پی ایچ ڈی پروگرام کو معطل کیا گیا تھا۔ اب تک تین سکالرز ڈگری حاصل کر چکے ہیں اس کے بعد یہ پروگرام 2013 تک انتظامی تبدیلیوں اور پی ایچ ڈی اساتذہ کی عدم دستیابی کی بناء پر غیر فعال رہا 2014 میں موجود انتظامیہ نے مؤثر و فعال کیا اور HEC کے طے شدہ اصولوں و ضوابط کے عین مطابق بنایا۔ جس کی یونیورسٹی کی تمام متعلقہ باڈیز سے باقاعدہ منظوری حاصل کی گئی۔

(ب) نہیں اس پروگرام میں پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ کے علاوہ باہر سے بھی لوگ شامل ہے۔ جن میں مسٹر سجاد الحسن، مسٹر عامر محمود ایڈوکیٹ، مسٹر عظیم فاروقی ایڈوکیٹ، مسٹر واجد علی ایڈوکیٹ اور مسٹر اویس خالد ایڈوکیٹ کے نام شامل ہیں۔

(ج) لاء کالج میں پہلے سے موجود پی ایچ ڈی اساتذہ میں چند اساتذہ کی عدم دلچسپی کے باعث پچھلے چار سال سے پی ایچ ڈی میں کوئی داخلہ نہیں ہوا ہے۔ حال ہی میں موجود پروگرام کے تحت ایک استاد نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر لی ہے اور چھ اساتذہ کی پی ایچ ڈی منظوری کے مراحل میں ہے چونکہ پی ایچ ڈی چلانے کے لئے HEC کے وضع کردہ قوانین کے تحت Whole Time اساتذہ کی ضرورت ہوتی ہے لہذا Faculty Development کے

بعد ہی ایسا ممکن ہے کہ پی ایچ ڈی پروگرام کو کامیابی کی طرف گامزن کیا جاسکے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ موجودہ پی ایچ ڈی کے اساتذہ میں سے پی ایچ ڈی سکالرز نے صرف ایک استاد کے ساتھ Supervision کی درخواست کی ہے۔ یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ اساتذہ کا مستقبل پی ایچ ڈی ڈگری سے منسلک ہوتا ہے اس لئے بنیادی طور پر Faculty Development کے تحت یہ پی ایچ ڈی پروگرام شروع کیا گیا تا کہ اساتذہ تدریس و ریسرچ احسن انداز سے جاری رکھ سکیں۔ مزید یہ کہ مقامی معیاری پی ایچ ڈی سے ملک و قوم کا اربوں روپیہ بچایا گیا ہے۔

خوشاب کدھی ایریا میں گرلز کالج کی تعمیر کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*7358: جناب محمد معظم شیر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ کدھی ایریا تحصیل خوشاب میں گرلز کالج نہ ہے جس کی وجہ سے یہاں کی بچیوں کو میٹرک کے بعد اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جوہر آباد جانا پڑتا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جوہر آباد یہاں سے 50/60 کلومیٹر دور ہونے کی وجہ سے والدین اور بچیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جوہر آباد کے کالج میں رہائش کی سہولت بھی ناکافی ہے اور گروٹ سے یہاں تک ٹرانسپورٹ کا بھی مناسب انتظام نہ ہے؟
- (د) کیا حکومت کدھی ایریا میں گرلز کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) جی یہ درست ہے کہ کدھی ایریا تحصیل خوشاب میں گرلز کالج نہ ہے اور بچیوں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جوہر آباد جانا پڑتا ہے اب جبکہ کدھی ایریا کے نزدیک گرلز کالج روڈہ میں تعمیر ہو چکی ہے ابھی تک بلڈنگ Handover نہیں ہوئی۔ جیسے بلڈنگ Handover ہوتی ہے کلاس سسر کا اجراء کر دیا جائے گا۔

- (ب) جی یہ درست ہے کہ یہاں سے جوہر آباد تک کا فاصلہ تقریباً 50 کلومیٹر ہے۔ اب جبکہ کدھی کے نزدیک گرلز کالج روڈ کی تعمیر ہو چکی ہے ابھی تک ہانڈنگ Handover نہیں ہوئی۔ جیسے ہانڈنگ Handover ہوتی ہی کلاس سسز کا اجراء کر دیا جائے گا۔
- (ج) جی یہ درست ہے کہ جوہر آباد کے کالج میں ہاسٹل کی سہولت موجود ہے لیکن فی الحال وہ رہائش کے قابل نہ ہے مزید کالج ہذا میں 2 بسوں کی سہولت موجود ہے مقررہ روٹ پر طالبات کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کر رہے ہیں۔
- (د) کدھی ایریا کے نزدیک روڈ تھل میں گرلز کالج کی بلڈنگ تیار ہو چکی ہے۔ بہت جلد ہانڈنگ Handover بعد کلاس سسز کا اجراء کر دیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے کدھی کے ایریا میں کالج قائم کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

منڈی بہاؤ الدین گورنمنٹ ڈگری کالج کے قیام، غیر تدریسی

اور ٹیکنیکل سٹاف کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*7376: محترمہ فائزہ مشتاق: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز) منڈی بہاؤ الدین کا قیام کب عمل میں آیا اس کا رقبہ کتنا ہے اور اس کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟
- (ب) مذکورہ کالج میں لیکچرار و اسٹنٹ پروفیسرز کی کل کتنی اسامیاں منظور شدہ اور کتنی خالی ہیں؟
- (ج) مذکورہ کالج میں غیر تدریسی اور ٹیکنیکل سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد مع تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) گورنمنٹ ڈگری کالج (گرلز) منڈی بہاؤ الدین کا قیام 01.09.1973 میں ہوا۔ اس کا رقبہ 98 کنال 6 مرلہ ہے اور اس کی عمارت میں کمروں کی تعداد 47 ہے۔

(ب) گورنمنٹ ڈگری کالج (گرنز) منڈی بہاؤالدین میں پروفیسر / ایسوسی ایٹ پروفیسر / اسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 65 ہے اور 28 سیٹیں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خالی	منظور شدہ	عہدہ	سیریل نمبر
0	01	پروفیسر	1
08	09	ایسوسی ایٹ پروفیسر	2
08	27	اسٹنٹ پروفیسر	3
12	28	لیکچرار	4

(ج) نان ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 44 ہے اور 11 سیٹیں خالی ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ کی سرکاری یونیورسٹیوں میں اساتذہ کی تعداد اور ان کے

زیر انتظام تعلیمی ادارے اور Bise سے متعلقہ تفصیلات

*7389: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کی سرکاری یونیورسٹیوں میں کل کتنے اساتذہ کرام تعلیم و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) Higher Education Department (HED) پنجاب کے زیر انتظام کل کتنے تعلیمی ادارے اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشنز رجسٹرڈ ہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب HED یونیورسٹیوں میں بھیجے گئے اساتذہ کو واپس بلا رہی ہے اگر ہاں تو اس خلاء کو کیسے پر کیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) صوبہ بھر کی سرکاری یونیورسٹیوں میں کل 8645 اساتذہ کرام تعلیم و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ تفصیلات (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب کے زیر انتظام مندرجہ ذیل پبلک و پرائیویٹ کالجز کام کر رہے ہیں:

پبلک کالجز برائے مرد و خواتین 791

پرائیویٹ کالجز برائے مرد و خواتین 1814

جبکہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کے زیر انتظام کل 9 تعلیمی بورڈز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 1- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، بہاولپور
- 2- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ڈی جی خان
- 3- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، فیصل آباد
- 4- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، گوجرانوالہ
- 5- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور
- 6- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ملتان
- 7- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، راولپنڈی
- 8- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ساہیوال
- 9- بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، سرگودھا

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب HED یونیورسٹیوں میں بھیجے گئے اساتذہ کو واپس بلا رہی ہے۔ یونیورسٹیاں اپنے متعلقہ آرڈیننس، ایکٹ اور رولز کی روشنی میں نئی بھرتیاں کر کے اس خلاء کو پُر کریں گی۔

تحصیل کبیر والا میں گریجویٹ کالجز کی تعداد اور مختصر رقم سے متعلقہ تفصیلات

*7405: سید خاور علی شاہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کبیر والا تحصیل میں کہاں کہاں گریجویٹ کالج ہیں ان کے نام اور جگہ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان کالجوں کے لئے سال 2019، 2020 اور 2021 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

- (ج) ان کالجوں کی مسنگ فسلٹیز کہاں کہاں ہیں؟
- (د) ان کالجوں میں سٹاف کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں یہ اسامیاں کب تک پر کی جائیں گی؟
- (ہ) ان کالجوں کے پاس اگر سرکاری ٹرانسپورٹ ہے تو اس کی تفصیل دی جائے؟
- وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):
- (الف) کبیر والا میں گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج مندرجہ ذیل ہیں۔
- 1- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج ملتان روڈ کبیر والا۔
 - 2- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین نزد پیر کبیر دربار کبیر والا۔
 - 3- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج (کامرس) ملتان روڈ کبیر والا۔
 - 4- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج سرانے سدھو تحصیل کبیر والا۔
 - 5- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین سرانے سدھو تحصیل کبیر والا۔
 - 6- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عبدالحکیم تحصیل کبیر والا۔
 - 7- گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین عبدالحکیم تحصیل کبیر والا۔
 - 8- نیوزیر تعمیر گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوانز سردار پور تحصیل کبیر والا۔
- مزید برآں سال 2021-22 میں ADP سیریل نمبر 361 میں گورنمنٹ ایسوسی ایٹ گریڈ کالج کبیر والا کی پوسٹ گریجویٹ کالج میں up-gradation کے لئے ایک سکیم رکھی گئی ہے۔ جس کے لئے 150 ملین مختص کئے گئے ہیں۔

(ب)

کالج کا نام	2018-19	2019-20	2020-21
	(M)	(M)	(M)
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج ملتان روڈ کبیر والا۔	22.05	25.41	26.63
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین نزد پیر کبیر دربار کبیر والا۔	21.46	20	27.27
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج (کامرس) ملتان روڈ کبیر والا۔	19.95	12.02	19.9
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج سرانے سدھو تحصیل کبیر والا۔	17.12	15.6	23.62
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین سرانے سدھو تحصیل کبیر والا۔	16.81	12.52	24.5

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عہدہ انجمن تحصیل کبیر والا۔	22.5	20.67	27.7
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین عہدہ انجمن تحصیل کبیر والا۔	16.74	11.7	21.06
یو زیئر تعمیر گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج یو ایئر سردار پور تحصیل کبیر والا۔	15.00	40.119	27.451

(ج) مذکورہ بالا کالجز میں موجود عمارات اور درکار سہولیات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس ضمن میں یہ گزارش ہے کہ ADP 2021-22 میں سیریل نمبر 431 "Improment of Essantial requirements for ADP" کے تحت ان کالجز میں لیئر Equipment کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ جبکہ بلڈنگ کی درکار سہولیات کو آئندہ مالی سالوں میں فنڈز کی فراہمی کی صورت میں ترجیحی بنیادوں پر فراہم کیا جائے گا۔

بلڈنگ کی ضروریات	بلڈنگ کی حالت / بعد تعداد	کالجز کا نام
ملٹی پرن ہال، سٹوڈنٹس چیمبرز	کلاس روم 14، لیئر 5، ہالز 2	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج ملتان روڈ کبیر والا۔
ملٹی پرن ہال	کلاس روم 14، لیئر 3، پے گراؤنڈ 01	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین نزد چیر کبیر دربار کبیر والا۔
5 کلاس روم	اروم 5، لیئر 1	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج (کامرس) ملتان روڈ کبیر والا۔
ملٹی پرن ہال	لیئر 8، بلاک 2	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے سمدھو تحصیل کبیر والا۔
ایڈمن بلاک، پے گراؤنڈ، کلاس روم 6، کمپوٹریٹ 1، سائنس لیب 1		گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین سرائے سمدھو تحصیل کبیر والا۔
بی ایس بلاک کی تعمیر، فرش اور بلڈنگ کی مرمت،	کلاس روم 13، لیئر 5، ملٹی پرن ہال، پے گراؤنڈ 2	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عہدہ انجمن تحصیل کبیر والا۔
ہال	کلاس روم 8، لیئر 4، پے گراؤنڈ 1	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین عہدہ انجمن تحصیل کبیر والا۔
0	نئے کالجز کا قیام / زیر تعمیر	یو زیئر تعمیر گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج یو ایئر سردار پور تحصیل کبیر والا۔

(د) ان مذکورہ کالجوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل - (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ لیکچرار کی بھرتی کا عمل پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے شروع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں کمیشن کی سفارشات موصول ہو رہی ہیں اور خالی اسامیوں پر بھرتی جلد ہی مکمل کر لی جائے گی۔

(ہ) ان کالجز میں ٹرانسپورٹ کی سہولت مندرجہ ذیل ہے۔

ٹرانسپورٹ کی سہولت / ضرورت	طالب علموں کی تعداد	کالج کا نام
01 بس کی ضرورت ہے	850	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج ملتان روڈ کبیر والا۔
Daewo, 2013	1119	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین نزد کبیر کبیر دربار کبیر والا۔
0	52	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج (کامرس) ملتان روڈ کبیر والا۔
0	324	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج سرانے سدھو تحصیل کبیر والا۔
ISU24,2012	360	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین سرانے سدھو تحصیل کبیر والا۔
0	644	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج عبداللہ تحصیل کبیر والا۔
0	419	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین عبداللہ تحصیل کبیر والا۔
0	0	یوزر تعمیر گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج بوٹا سر در پور تحصیل کبیر والا۔

بقیہ کالجز میں طلباء کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے (500 سے کم) ہونے کی وجہ سے بسوں کی ضرورت نہ ہے۔ تاہم ضرورت کی بنیاد پر آئندہ مالی سالوں میں بسوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

پنجاب یونیورسٹی میں کنٹریکٹ پر تعینات اسسٹنٹ پروفیسرز کو مستقل کرنے سے متعلق تفصیلات

* 7461: جناب محمد الیاس: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2019 میں چند پی۔ ایچ۔ ڈی ڈاکٹرز پنجاب یونیورسٹی لاہور کے مختلف شعبہ جات میں بطور اسسٹنٹ پروفیسرز گریڈ 19 میں H-E-C کی طرف سے تعینات کئے گئے ہیں جو کہ کنٹریکٹ بنیاد پر بھرتی ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2019 میں بھرتی ہونے والے بعض جونیئر اسسٹنٹ پروفیسرز کو مستقل کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان سینئر اسسٹنٹ پروفیسرز کو حکومت مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں 30.06.2018 کے بعد کنٹریکٹ پر کوئی تقرریاں نہیں کی گئیں۔ تاہم، ہائر ایجوکیشن کمیشن نے (IPFP) Interim Placement of

Fresh Ph.Ds پروگرام شروع کیا ہے جو کہ فریش پی ایچ ڈی ڈگری ہولڈرز کے

لئے ہے اور ایسے امیدوار جو ہائر ایجوکیشن کمیشن کی اہلیت کے معیار پر پورا اترتے ہیں، وہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کو Interim Placement of Fresh Ph.Ds پر وگرام کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن اس طرح کی درخواستوں کی جانچ پڑتال اور مقررہ عمل کے بعد ان درخواست گزاروں کی تعیناتی پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کی رضامندی پر صرف ایک سال کے لئے کرتی ہے اور ان کی تنخواہ بھی ہائر ایجوکیشن کمیشن فراہم کرتی ہے۔ ایسے منتخب افراد (جن کا انتخاب ایچ ای سی کرتی ہے) کی خدمات استعمال کرنے کے علاوہ پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کا ان کی تقرری میں کوئی کردار نہیں ہوتا۔

(ب) ہائر ایجوکیشن کمیشن کی شرائط و ضوابط کے مطابق، تمام پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں اس طرح کی اسامیوں کی تشہیر کرنے کی پابند ہوتی ہیں اور IPFP پروگرام کے تحت کام کرنے والے ایسے افراد کو مستقل تقرری کے لئے مناسب موقع فراہم کرتی ہیں۔ ان میں جو افراد سلیکشن بورڈ کے معیار پر پورا اترے ان کو منتخب کر لیا گیا۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی اساتذہ کی تقرری کے لئے شفاف طریق کار پر کاربند ہے جو پنجاب یونیورسٹی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے قواعد / قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔ اس ضمن میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اشتہار دیا جاتا ہے اور جو معیار پر پورا اترتے ہیں یا اُن میں سے کوئی ایک منتخب کیا جاتا ہے / کیا جائے گا۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے ساتھ لاء کالج کے الحاق کے

طریق کار سے متعلق تفصیلات

*7485: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے ساتھ کسی لاء کالج کے الحاق کا کیا طریق کار ہے؟
- (ب) ابھی تک کتنے اور کون کون سے لاء کالج کا گورنمنٹ کالج یونیورسٹی سے الحاق کیا گیا ہے؟
- (ج) الحاق شدہ کالجوں میں طلباء کی ضلع وار تعداد کیا ہے؟
- (د) دوہرے الحاق کے کتنے کالج ہیں مکمل تفصیلات مہیا کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) لاء کے لئے الحاق کا طریق کار ابھی وضع نہیں کیا گیا۔
 (ب) ابھی تک کسی لاء کالج کا گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور سے الحاق نہیں کیا گیا ہے۔
 (ج) جیسا کہ (ب) میں بیان کیا گیا ہے
 (د) جواب (ب) میں ملاحظہ فرمائیے۔

لاہور: یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس کے اخراجات اور عملہ

کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 7531: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) دی یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس لاہور میں فیس کی مد میں کتنی رقم وصول کی جا رہی ہے
 نیز یونیورسٹی کے اخراجات کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟
 (ب) متذکرہ بالا ادارے میں کل کتنا عملہ فرائض سرانجام دے رہا ہے ان کی تعلیمی قابلیت
 اور پے سکیل سے متعلقہ تفصیلات پیش کی جائیں؟
 (ج) کیا ایسا ممکن ہے کہ The University of Home Economics کو College
 of Home Economics کے درجہ پر بحال کیا جاسکے اگر ہاں تو طریق کار سے آگاہ
 فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

- (الف) یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس گلبرگ لاہور میں طالبات سے وصول کی گئی فیس اور اخراجات
 کی تفصیلات (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
 (ب) یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس لاہور میں فرائض سرانجام دینے والے تدریسی اور غیر تدریسی
 عملہ کی تفصیلات (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
 (ج) حکومت اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے لئے متعدد کالجز کو یونیورسٹی کا درجہ دے
 چکی ہے۔ یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس بھی اسی کا ایک حصہ ہے اور حکومت کی گرانٹ
 کے ساتھ اپنے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے اور مطلوبہ فیکلٹی اور سٹاف کی ہائرنگ کے

پراسس میں ہے۔ اس ادارے کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے مزید مضامین متعارف کروانے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ کالج کے طور پر طالبات کی تعداد نہایت قلیل تھی۔ یونیورسٹی کا درجہ دیے جانے سے خواتین طالبات کے لئے اعلیٰ تعلیم کا حصول وسیع بنیادوں پر آسان ہو گیا ہے جبکہ یونیورسٹی آف ہوم سائنس کو دوبارہ کالج کے درجے پر تبدیل کرنا حکومت کی اعلیٰ تعلیمی خدمات اور منشور کے برعکس ہو گا۔

ننکانہ صاحب: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج کے لئے

مختص فنڈز اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

* 7591: محترمہ عزیزہ فاطمہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2019-20 اور سال 2020-21 میں گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سانگلہ ہل

ضلع ننکانہ صاحب کو کتنے ترقیاتی فنڈز ملے تھے؟

(ب) اگر فنڈز ملے تھے تو کہاں خرچ کئے گئے اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے اگر نہیں

خرچ کئے گئے تو وجہ بتائی جائے؟

(ج) اگر مذکورہ کالج کو فنڈز فراہم نہیں کئے گئے تو کیوں نہیں دیئے گئے؟

(د) کیا کالج کی موجودہ عمارت اس قابل ہے کہ اس میں تعلیمی سلسلہ جاری رکھا جاسکے؟

(ه) کیا حکومت ضرورت کے مطابق اس کالج کی نئی عمارت تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو

کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سانگلہ ہل کے لئے سال 2019-20 اور سال 2020-21 میں

ترقیاتی بجٹ کی مد میں کوئی سکیم شامل نہیں کی گئی۔

(ب) چونکہ ترقیاتی بجٹ میں کوئی سکیم شامل نہیں تھی اس لئے فنڈز کے خرچ ہونے کا سوال

ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سانگلہ ہل میں زیر تعلیم طلباء کی اوسط تعداد 1200 ہے۔

کالج کی عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	عمارت کا نام	تفصیل
1	انٹر اور ڈگری بلاک	02 عدد
2	کلاس رومز	18 عدد
3	لیبارٹریز	04 عدد
4	لائبریری	01 عدد
5	ملٹی پریز ہال	01 عدد
6	کھیلنے کا میدان	01 عدد

اس ضمن میں عرض ہے کہ ترقیاتی منصوبہ جات ترجیحاتی بنیادوں پر ضرورت کے مطابق فراہم کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا تفصیلات سے ظاہر ہے کہ کالج کی عمارت موجودہ طلباء کی تدریسی ضروریات کے مطابق ہے اس لئے مذکورہ سالوں میں اس کالج کے لئے ترقیاتی بجٹ میں کوئی سکیم شامل نہیں کی گئی۔ تاہم اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ عمارات کالج کی مرمت و دیکھ بھال کی مد میں سالانہ بجٹ مختص کرتا ہے جو کہ بوقت ضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔

(د) مذکورہ بالا تفصیلات کے مطابق عمارت تدریسی سرگرمیوں کے لئے موزوں اور تسلی بخش ہے۔ مزید برآں سال 2019-20 اور 2020-21 میں 0.314 ملین روپے کی لاگت سے کالج کی عمارت کے مختلف حصوں کی مرمت (بیرونی دیوار کی مرمت، اقبال ہال کی مرمت، عمارت کی سفیدی اور ایڈمن بلاک کے برآمدے کے فرش کی مرمت) کروائی گئی۔ تاہم کچھ حصوں کی مرمت درکار جو کہ سالانہ مرمت و دیکھ بھال (کلاس رومز کے فرش، ہال کی سفیدی) کی مد میں مختص کئے گئے فنڈز سے مرمت کروائی جائے گی۔

(ه) جی ہاں! حکومت پنجاب محکمہ اعلیٰ تعلیم کالج ہذا میں ترقیاتی بجٹ 2021-22 میں منصوبہ نمبر 429 کے تحت 7.000 ملین روپے کی لاگت سے دو کلاس روم برائے بی ایس پروگرام کی تعمیر کرے گی۔ مزید برآں آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں میسنگ فیلڈز کے لئے سفارشات مانگ لی گئیں ہیں جن کو بعد ازاں ترجیحات کی بنیاد پر مرتب کیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
صوبہ کے گورنمنٹ کالجز میں تعینات افسران کی ترقی کے
طریق کار اور سنیارٹی سے متعلق تفصیلات

1341: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالجز میں تعینات میل اور فی میل پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز،

اسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار کی پرموشن کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) پرموشن کمیٹی کے سربراہ اور ممبران کے نام، عہدہ، سکیل وائز بتائے جائیں؟

(ج) گورنمنٹ کالجز میں تعینات میل اور فی میل پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسٹنٹ

پروفیسرز اور لیکچرار کی سنیارٹی کیا ہے لسٹ عہدہ، گریڈ وائز فراہم فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) تمام اساتذہ کرام (کالج ونگ) کو حکومت پنجاب کی پرموشن پالیسی 2010 کے مطابق

ترقی دی جاتی ہے۔ اس کے لئے درج ذیل چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

i) پرموشن کا دورانیہ مکمل ہونا

ii) ریگولر سروس کا دورانیہ پورا ہونا

iii) سنیارٹی لسٹ میں شامل ہونا

iv) لازمی پرموشن ٹریننگ کا ہونا

v) سروس ریکارڈ بمعہ PERs مکمل ہونا

vi) محکمہ انضباطی کارروائی کا سرٹیفکیٹ

vii) گزشتہ 3 سالہ نتائج (بورڈ / یونیورسٹی)

viii) کیس مکمل کر کے متعلقہ کمیٹی / بورڈ کو منظوری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

(ب) نوٹیفیکیشن نمبر (SOR-III) 87/15-2 (GAD) مورخہ 14-5-2004

پنجاب سول سرونٹس رولز 1974 کے تحت درج ذیل بورڈز / کمیٹی برائے پروموشن تشکیل دی گئی ہیں۔ (ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

i) ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی

ii) پروانشل سلیکشن بورڈ II-

iii) پروانشل سلیکشن بورڈ I-

(ج) میل اور فی میل پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز اور لیکچرارز کی

سنیاری اور سکیل وائرز عہدہ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی کے شعبہ انجینئرنگ میں

تعیینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

1362: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور کے شعبہ انجینئرنگ میں اس وقت کتنے لوگ کام کر

رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ وائرز تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کالج یونیورسٹی لاہور کے شعبہ انجینئرنگ میں پراجیکٹ

ڈائریکٹر (P.D) کی اسامی پر مستقل آدمی تعینات نہ ہے کسی کو اس اسامی کا ایڈیشنل

چارج دیا گیا ہے، اگر یہ درست ہے تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں نیز اور کب تک

مستقل (PD) تعینات کر دیا جائے گا؟

(ج) اس یونیورسٹی میں کن کن اسامیوں پر بطور ایڈیشنل چارج دے کر کام چلایا جا رہا ہے اس

کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور کے شعبہ انجینئرنگ میں اس وقت جو لوگ کام کر

رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ وائرز تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔

- (ب) لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں اس وقت مستقل پراجیکٹ ڈائریکٹر کام نہیں کر رہا ہے اس لئے انجینئرنگ شعبہ کے کام کو چلانے کے لئے لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور کی سینڈیکیٹ کے فیصلے کی روشنی میں وائس چانسلر صاحبہ نے اس پوسٹ کا ایڈیشنل چارج پروفیسر ڈاکٹر انتصار احمد کو دے دیا گیا تھا جو ابھی تک اس شعبے کو چلا رہے ہیں۔ نیز یہ کہ مارچ 2021 میں پراجیکٹ ڈائریکٹر کی پوسٹ ایڈورٹائز کر دی گئی ہے اور جلد ہی مستقل پراجیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔
- (ج) اس یونیورسٹی میں جن جن اسامیوں پر بطور ایڈیشنل چارج دے کر کام چلایا جا رہا ہے اس کی وجوہات ساتھ ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی آمدن و اخراجات

اور فارغ کردہ ملازمین کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

1373: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کی سال 2019-2020

اور 2020-21 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) سال 2017-18 میں ساہیوال بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں درجہ

چہارم کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجر تعینات تھے ان کے نام، عہدہ گریڈ مع تعلیمی قابلیت بتائیں اور ان میں سے کتنے ملازمین کو عدالتی احکامات پر کنفرم کیا گیا اور اس کیڈر کے کس کس ملازم کو کتنے عرصہ کی نوکری کے بعد فارغ کیا گیا فارغ کرنے کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کب تک غلط اور زبردستی فارغ

کئے گئے ملازمین کو عدالتی احکامات کی روشنی میں بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کی سال 20-2019 کی آمدن Rs.650,957,453/- اور اخراجات -/Rs.567,758,115 ہیں اور مالی سال 2020-21 کی ریوائر آمدن -/Rs.713,064,000 اور ریوائر اخراجات -/Rs.523,248,200 ہیں۔

(ب) یکم مئی 2017 سے 30 جون 2018 تک ساہیوال بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں درج چہارم کے 170 ڈیلی ویجز / سیزنل ورکرز کام کر رہے تھے۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں 61 ڈیلی ویجز / سیزنل ورکرز ملازمین کو عدالتی احکامات رٹ پٹیشنز نمبرز /1616505، /1618248، /189066 اور ICA نمبرز /187،18/190 کی روشنی میں مورخہ 14.06.2018 (38)، 18.12.2019 (03) اور 10.06.2021 (20) کو ریگولر کیا گیا۔ ان میں سے 71 ڈیلی ویجز / سیزنل ورکرز ملازمین کے کیسز سروس ریگولر ایزیشن کے لئے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشنز نمبرز 18/9804، 18/10785، 18/9259، 18/10073، 18/11410 کے تحت زیر سماعت ہیں۔ جبکہ 38 ڈیلی ویجز / سیزنل ورکرز دفتر آنا بند کر دیا۔ (دفتر نہ آنے والوں میں سے 19 ڈیلی ویجز / سیزنل ورکرز نے بھی رٹ پٹیشن نمبرز 18/13286، 18/17146، 18/11661، 18/170819 اور 19/13042 کے تحت کورٹ کیس دائر کر رکھے ہیں)

(ج) ان کے کیسز عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہیں۔

یونیورسٹی آف سرگودھا کے سینڈیکیٹ ممبران کے طریق انتخاب سے متعلق تفصیلات

1379: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا کے سینڈیکیٹ ممبران کا انتخاب کس طریقے سے کیا جاتا ہے؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ وائس چانسلر اپنے من پسند افراد کو اس لئے سینڈیکیٹ ممبران بناتے ہیں تاکہ یونیورسٹی کے معاملات کو اپنی مرضی سے چلائیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونیورسٹی آف سرگودھا کے معاملات میں بڑی نوعیت کی بے ضابطگیاں کی گئی ہیں؟
- (د) کیا محکمہ ان بے ضابطگیوں سے متعلق کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) سینڈیکیٹ یونیورسٹی آف سرگودھا کی تشکیل یونیورسٹی آف سرگودھا آرڈیننس 2002 کی شق نمبر 20 کے تحت ہوتی ہے۔ اور یونیورسٹی سٹڈیکیٹ کے ممبران کا تقرر بھی یونیورسٹی آرڈیننس میں دی گئی اس شق کے تحت ہی حکومت پنجاب، جناب گورنر پنجاب اور جناب سپیکر صوبائی اسمبلی فرماتے ہیں۔ مزید برآں سینڈیکیٹ اپنے فیصلے بھی یونیورسٹی آف سرگودھا آرڈیننس کی شق نمبر 21 کے تحت دیئے گئے اختیارات کے تحت ہی کرتی ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ سینڈیکیٹ کے کچھ ممبران کو حکومت پنجاب اور جناب گورنر پنجاب نامزد فرماتے ہیں جبکہ کچھ ممبران بلحاظ عہدہ ex-officio ممبر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ تین ممبران صوبائی اسمبلی کا تقرر جناب سپیکر پنجاب اسمبلی فرماتے ہیں۔ سینڈیکیٹ کے کچھ ممبران، (ex-officio اور ممبران صوبائی اسمبلی کے علاوہ) کا تقرر تین سال کے لئے یا ان کے عہدے کی میعاد تک ہوتا ہے۔ جبکہ وائس چانسلر کسی بھی فرد کو بطور سینڈیکیٹ ممبر نامزد کرنے کا مجاز نہ ہے۔

(ج) جی یہ بات درست ہے۔ کچھ عرصہ قبل ڈاکٹر اشتیاق احمد سابق وائس چانسلر یونیورسٹی آف سرگودھا کے خلاف بدعنوانی، مالی بے ضابطگی، قانون کو بالائے طاق رکھنے، یونیورسٹی کے ڈویلمینٹ پر ایکٹس خلاف ضابطہ بند کرنے، غیر قانونی تقرریاں کرنے اور سٹڈیکیٹ اور چانسلر کے احکامات کے خلاف جانے کے مطابق شکایات موصول ہوئی تھیں۔

(د) یونیورسٹی آف سرگودھا کے معاملات میں بے ضابطگیوں کی تحقیقات کے لئے CMIT نے ایک انکوائری کر کے اپنی سفارشات وزیر اعلیٰ صاحب کو پیش کی تھیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایات پر ایڈیشنل چیف سیکرٹری، انرجی ڈیپارٹمنٹ کو مزید تحقیقات کے لئے ہیئرنگ افسر مقرر کیا گیا۔ ہیئرنگ آفیسر نے CMIT کی سفارشات کی حمایت کی اور وائس چانسلر کے خلاف موصول شکایات کی توثیق کی۔ اس پر چانسلر صاحب کو ایک سمری بھیجی گئی جس میں انکوائری کی تمام تر تفصیلات شامل تھیں تاکہ جناب چانسلر مناسب احکامات صادر فرمائیں۔ اس پر جناب چانسلر نے ایک اور کمیٹی تشکیل دی ہے اور اب یہ معاملہ اس کمیٹی کے سامنے ہے۔ مکمل تحقیقات کے بعد حتمی رپورٹ مع سفارشات چانسلر کے سامنے رکھی جائے گی۔

صوبہ میں تعلیمی بورڈز کی آمدن اور اخراجات مع ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

- 1393: محترمہ عزیزہ فاطمہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) صوبہ بھر کے تمام تعلیمی بورڈز کی سال 20-2019 اور سال 21-2020 کی آمدن کیا تھی اور اخراجات کیا تھے تمام بورڈز کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے؟
- (ب) تعلیمی بورڈز کے پاس داخلہ فیسوں میں اضافے کا کیا طریق کار ہے کس بنیاد پر فیسوں میں اضافہ کیا جاتا ہے؟
- (ج) تمام تعلیمی بورڈز خاص طور پر راولپنڈی اور لاہور بورڈز میں کتنے ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کرتے ہیں اور انہیں کب تک ریگولر کر دیا جائے گا؟
- (د) علم میں آیا ہے کہ کئی سال سے ڈیلی ویجز ملازمین کام کر رہے ہیں لیکن انہیں ریگولر نہیں کیا جاتا بتایا جائے کہ ایسے ملازمین کا مستقبل کیا ہے؟
- وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):
- (الف) صوبہ بھر کے تمام تعلیمی بورڈز مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل:

مالی سال 2020-21	مالی سال 2019-20	بورڈ	اخراجات (ملین)	آمدن (ملین)
501.366	699.609	791.731	720.076	بہاولپور
529.366	643.294	693.264	626.509	ڈیرہ غازی خان
1459.735	1350.446	1246.117	1162.864	فیصل آباد
1288.023	1817.331	1989.935	1854.847	گوجرانوالہ
1717.068	2327.438	2139.988	2346.928	لاہور
9086.195	1012.007	1078.907	1040.979	ملتان
877.556	1117.654	977.849	922.804	راولپنڈی
4040.331	6281.665	5677.281	6509.574	ساہیوال
688.408	752.732	792.834	765.951	سرگودھا
(ب) تعلیمی بورڈز کے پاس داخلہ، رجسٹریشن اور امتحانی فیس میں اضافہ کا اختیار نہ ہے اور فیسوں میں اضافہ کنٹرولنگ اتھارٹی (ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب) کی منظوری کے بغیر نہیں کر سکتا ہے۔ تاہم بورڈ ایکٹ 1976 کی شق نمبر 10(2)(viii) کے تحت سرو سز چارجز کی مد میں اضافہ کا اختیار بورڈز کے پاس ہے۔				
(ج) بورڈز میں ڈیلی و بجز پر کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل حسب ذیل ہے۔				
ریمارکس	ڈیلی و بجز ملازمین	بورڈ	کی تعداد	
N/A	نہیں ہے	بہاولپور		
N/A	نہیں ہے	ڈیرہ غازی خان		
گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق 89 دنوں کے لئے رکھا جاتا ہے۔	66	فیصل آباد		
N/A	نہیں ہے	گوجرانوالہ		
میٹرک اور انٹر میڈیٹ امتحانات کے انعقاد، رزلٹ اور پیپر مارکنگ کے سلسلہ میں جوابی کاپیوں کے بندل اور اس سے متعلق دیگر سامان کی لوڈنگ، منتقلی کے لئے لیبر ریٹ پر	نہیں ہے	لاہور		

ملتان	نہیں ہے	N/A	ہیلپر / معاون کو عارضی طور پر Engage کیا جاتا ہے۔
راولپنڈی	1	ان کا ریگولر انزیشن کا معاملہ لاہور ہائی کورٹ ، راولپنڈی بینچ ، راولپنڈی میں زیر کاروائی ہے	
سرگودھا	88	ان کا ریگولر انزیشن کا معاملہ لاہور ہائی کورٹ میں انٹر کورٹ اپیل نمبر 38671/2021 کے تحت زیر کاروائی ہے اور عدالتی فیصلہ آنے کے بعد برطابق فیصلہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔	
ساہیوال	92	بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ساہیوال میں کل 92 ڈیلی ویجیر ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جنہوں نے عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ ملتان بینچ میں بذریعہ رٹ پٹیشنز نمبر 10785/18، 9066/18، 9804/18، 13286/18، 13671/18، 1140/18، 9259/18، 13042/19، 1708/19، 7146/19، 11661/18 اپنی سروسز ریگولیشن کے لئے کیسز دائر کر رکھے ہیں جو کہ ابھی تک زیر سماعت ہیں۔	
			(د) اس کی تفصیل جواب (ج) میں تحریر ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز کو لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس چودھری افتخار حسین چیمبر کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 843 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 845 جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جناب مناظر حسین رانجھا صاحب! آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ رانجھا صاحب کو مائیک دے دیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(--- جاری)

جناب مناظر حسین رانجھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس پیش ہو چکا ہے۔ وزیر قانون نے اس کے جواب کے لئے مہلت مانگی تھی۔ میں آپ کی وساطت سے ان سے درخواست کروں گا کہ اس کیس میں جو پیشرفت ہو چکی ہے اس بابت وہ آگاہ فرمادیں۔ کیا ملزمان پکڑے گئے ہیں یا نہیں اور اگر نہیں پکڑے گئے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟ میری اطلاع کے مطابق ابھی تک کوئی ملزم نہیں پکڑا گیا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

سرگودھا: کوٹ مومن کے نزدیک ڈاکوؤں کی فائرنگ اور

لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! (ج: الف) کے جواب میں یہ عرض ہے کہ جی، ہاں یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا۔ (ب) میں انہوں نے پوچھا تھا کہ اس بابت ابھی تک کیا پیشرفت ہوئی ہے؟ تو اس بارے میں مقدمہ نمبر 141 مورخہ 2021-06-22 بجرم 34/324 تپ تھانہ میلہ نامعلوم ملزمان کے خلاف درج ہوا جس کی ایف۔ آئی۔ آر میرے پاس موجود ہے۔ دوران تفتیش تھانہ میلہ نے درج ذیل ملزمان جو نامعلوم تھے ان کو گرفتار کیا ہے۔

(1) محمد شعیب

(2) عامر شہزاد

اور اس وقوعہ میں استعمال ہونے والا اسلحہ بھی برآمد کر لیا گیا ہے اور ملزمان کے خلاف چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے اپنے توجہ دلائلوں میں لکھا تھا کہ ملزمان نے کچھ رقم بھی چھینی تھی۔ میں نے آج جب briefing لی تو پولیس افسران سے پوچھا تھا کہ اس رقم کی recovery کا کیا ہوا ہے؟ پولیس افسران نے بتایا ہے کہ اس حوالے سے مدعی کی طرف سے یہ بیان موجود ہے کہ اس کی کوئی رقم نہیں چھینی گئی بلکہ وہ رقم وہیں کہیں گر گئی تھی اور اب وہ اسے مل چکی ہے۔ چنانچہ اس میں recovery بھی ہو چکی ہے، ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور اب چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب مناظر حسین راٹھیا: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر قانون و پارلیمانی امور سے بڑی درد مندانہ اور عاجزانہ درخواست کروں گا کہ پولیس والے آپ کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہیں۔ دوران وقوعہ ایک لاکھ روپیہ کی ڈکیتی ہوئی اُس FIR میں بھی اس کا اندراج ہے۔ پولیس والوں نے وزیر موصوف کو جو رپورٹ دی ہے وہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے اور پولیس والوں نے جن بندوں کو پکڑا ہے وہ پولیس کی جھوٹی کارروائی ہے کہ بے گناہ لوگوں پر اس ڈکیتی کا پرچہ

ڈال دیا ہے اور اصل ملزم نہیں پکڑے گئے۔ یہ بات بھی درست نہیں ہے کہ دوران وقوعہ مدعی کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ کی ذمیت نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ممبر موصوف میرے لئے بہت محترم ہیں۔ اس کیس کا چالان مکمل ہو چکا ہے اور ملزمان کو عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ کسی شخص کو ویسے ہی پکڑ کر عدالت میں پیش نہیں کر دیا جاتا بلکہ اصل ملزمان کو ہی عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اور انہی کا remand لیا جاتا ہے۔ اس کیس میں اصل ملزمان سے ہی تفتیش کی گئی ہے اور recovery سے متعلق مدعی خود یہ بیان دے چکا ہے کہ اُس کی کوئی رقم ذمیت نہیں ہوئی لیکن اس کے باوجود اگر معزز رکن یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی غلط بات ہے تو معزز رکن مدعی سے رابطہ کر کے مجھے بتائیں اور اگر recovery سے متعلق بات غلط ہوئی تو باقاعدہ کارروائی کی جائے گی۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ انہیں پولیس نے اطلاع دی ہے کہ دوران وقوعہ ایک لاکھ روپیہ کی ذمیت نہیں ہوئی۔ میری اطلاع کے مطابق ڈکیتوں نے مدعی سے ایک لاکھ روپیہ چھین کر اُس کو فائر کیا ہے میں اس بات پر 100% stand کرتا ہوں۔ وزیر موصوف اس کی انکوائری کرالیں کہ اس میں حقیقت کیا ہے۔ میں اس پر ضد نہیں کرتا لیکن پولیس کو سوال کا جواب درست طریقے سے دینا چاہئے اس میں نہ صرف آپ کی عزت ہے بلکہ اس پورے ایوان کی عزت ہے کیونکہ یہ اس معزز ایوان کے استحقاق کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ممبر موصوف خود ڈپٹی سپیکر رہے ہیں اور انہیں اس بات کا علم ہے کہ اسمبلی میں غلط بیان نہیں دیا جاسکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں جب یہ کہہ رہا ہوں کہ 2021-10-2 کو ان ملزمان کی عدالت میں پیشی ہے اور اُس سے پہلے ملزمان گرفتار ہوئے۔ جب مدعی خود کہتا ہے کہ میرے ساتھ پیسوں کی

ڈکیتی نہیں ہوئی تو اگر ممبر موصوف اُس کی جگہ پر بیان دینا چاہتے ہیں تو اپنا بیان دیں ہم مزید تفتیش کر لیں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات قطعی طور پر درست نہیں ہے کہ یہاں پر غلط جواب دیا جا رہا ہے اور اگر غلط جواب دیا جا رہا ہے تو معزز ممبر اُس کو چیلنج کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: رانجھا صاحب! اگر مدعی خود یہ بات کہہ رہا ہے کہ میرے ساتھ پیسوں کی ڈکیتی نہیں ہوئی اور آپ کے بیان کے مطابق اُس کے ساتھ پیسوں کی ڈکیتی ہوئی ہے تو پھر مدعی کو بیان بھی دینا چاہئے۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈکیتی میرے گاؤں کے نزدیک ہوئی تھی اور ڈکیتی کے بعد مدعی نے خود مجھے آکر بتایا تھا۔

جناب سپیکر: رانجھا صاحب! یہاں اسمبلی میں غلط رپورٹ تو نہیں آسکتی کہ مدعی نے بیان نہیں دیا۔ مدعی نے بیان دیا ہے کہ میرے پیسوں کی ڈکیتی نہیں ہوئی۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! وزیر موصوف کو رپورٹ دی گئی ہے کہ اُن ملزمان سے recovery نہیں ہوئی۔ میری اطلاع کے مطابق پولیس نے اپنے طور پر یا کہیں اور سے ایک لاکھ روپیہ arrange کر کے اُس مدعی کو دیا ہے۔

جناب سپیکر: رانجھا صاحب! یہ Call Attention Notice کافی دیر سے pending ہے۔ آپ کی مدعی سے last time کب بات ہوئی ہے؟

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! مدعی نے مجھے خود کہا کہ پولیس والے مجھے ایک لاکھ روپیہ دینا چاہتے ہیں میں لے لوں یا نہ لوں؟ میں نے کہا کہ تم غریب آدمی ہو، تمہارا نقصان ہوا ہے تم ایک لاکھ روپیہ تو وصول کر لو اس میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس والوں کا جواب درست نہیں ہے کہ ایک لاکھ کی ڈکیتی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: رانجھا صاحب! اگر مدعی کو ایک لاکھ روپیہ مل گیا ہے تو مدعی کہاں بیان دے گا؟ اگر مدعی کھڑا نہیں ہو رہا تو پھر آپ کیا کر رہے ہیں؟ پیسے دین توں پہلاں مدعی نوں مضبوط کرو یا پیسے واپس کرو۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میرا موقف صرف یہ ہے کہ ہاؤس میں جو جواب دیا گیا ہے وہ درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: رانجھا صاحب! اس طرح نہیں ہے یہ تو ریکارڈ کی بات ہے لہذا آپ تشریف رکھیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب شجاعت نواز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

تھانہ نارووال کے گاؤں ڈیریا نوالہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ

سے باپ بیٹا سمیت داماد کے قتل کے متعلق تفصیلات

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 852 ہے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 12 جولائی 2021 کی خبر کے مطابق نارووال تھانہ رعیہ خاص کے گاؤں ڈیریا نوالہ میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے باپ، بیٹے سمیت داماد کو قتل کر دیا اور فرار ہو گئے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور اس واقعہ پر کارروائی کی گئی ہے اور اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کے گرفتار کیا گیا ہے۔ براہ مہربانی موجودہ صورتحال سے بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ سرزد ہوا اور اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 191 مورخہ 07-11-2021 بجرم 302/34 تھانہ رعیہ خاص میں درج رجسٹر ہو چکا ہے۔ اس مقدمہ میں چار ملزمان کو گرفتار کیا جا چکا ہے اور ان سے آلہ قتل بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس مقدمہ کی تفتیش مکمل کر کے چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں satisfied ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک اور چودھری افتخار حسین چچھر کی طرف سے request آئی ہے کہ ہمارے توجہ دلاؤ نوٹسز pending کر لیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ ثانیہ عاشق جبین کا ہے۔۔۔

اُن کی طرف سے بھی pending کرنے کی request آئی ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب خلیل طاہر سندھو کا ہے وہ ملک سے باہر ہیں اُن کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم legislation لیتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننس (جو پیش ہوا)

آرڈیننس (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز

کرنے کا کمیشن پنجاب 2021

MR SPEAKER: The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Ordinance 2021. Minister for Law may lay the Ordinance.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Ordinance 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Ordinance 2021 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021

MR SPEAKER: The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021. Minister for Law may introduce the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES(Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Speaker! I

introduce The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021.

MR SPEAKER: The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021 has been introduce in the House and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) (تحفظ، حفاظت، بچاؤ اور انتظام)

جنگلی حیات پنجاب 2021

MR SPEAKER:The Punjab Wildlife Protection, Preservation, Conservation and Management Bill 2021. Minister for Law may introduce the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce

“The Punjab Wildlife Protection, Preservation, Conservation and Management Amendment Bill 2021.”

MR SPEAKER:The Punjab Wildlife Protection, Preservation, Conservation and Management Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Forestry Wildlife and Fisheries for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) متروکہ املاک اور بے گھر افراد 2021

MR SPEAKER: The Evacuee Property and Displaced Persons Laws Repeal Amendment Bill 2021. Minister for Law may introduce the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce

“The Evacuee Property and Displaced Persons Laws Repeal Amendment Bill 2021.”

MR SPEAKER: The Evacuee Property and Displaced Persons Laws Repeal Amendment Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشن 2021

MR SPEAKER: The Punjab Medical and Health Institution (Amendment) Bill 2021. Minister for Law may introduce the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I introduce

“The Punjab Medical and Health Institution (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The Punjab Medical and Health Institution (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is

referred to the Standing Committee on Specialized Healthcare and Medical Education for report within two months.

مسودہ قانون لاہور انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لاہور 2021

MR SPEAKER: The Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021. Minister for Law may introduced the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce

“The Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021.”

MR SPEAKER: The Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) مالیات، پنجاب 2021

MR SPEAKER: The Punjab Finance (Amendment) Bill 2021. Minister for Law may introduce the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I introduce

“The Punjab Finance (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The Punjab Finance (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Excise and Taxation for report within two months.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up The Stamp (Amendment) Bill 2021. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

“That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the rules *ibid*, for immediate consideration of the Stamp (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the rules *ibid*, for immediate consideration of the Stamp (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation.”

Now, the question is:

“That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the rules ibid, for immediate consideration of the Stamp (Amendment) Bill 2021 as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation.”

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) اسٹامپ 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

“That the Stamp (Amendment) Bill 2021 as recommended by Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Stamp (Amendment) Bill 2021 as recommended by Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation to be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

“That the Stamp (Amendment) Bill 2021 as recommended by Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation to be taken into consideration at once.”

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 33

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now, Clauses 2 to 33 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That Clauses 2 to 33 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

“That the Stamp (Amendment) Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Stamp (Amendment) Bill 2021, be passed.”

Now, the question is:

“That the Stamp (Amendment) Bill 2021, be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I move:

“That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the rules *ibid*, for immediate consideration of The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 as recommended by Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial

Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the rules ibid, for immediate consideration of The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 as recommended by Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation.”

Now, the question is:

“That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the rules ibid, for immediate consideration of The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 as recommended by Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation.”

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (تنسیخ) دی پنجاب پرائیویٹائزیشن 2020

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

“That The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 as recommended by Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 as recommended by Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

“That The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 as recommended by Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once.”

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now, Clauses 2 to 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That Clauses 2 to 3 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

“That The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020, be passed.”

Now, the question is:

“That The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020, be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہوا لہذا اب اجلاس بروز منگل 29- ستمبر 2021 کو دوپہر 2 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل، 28- ستمبر 2021

(یومِ انشا، 20- صفر المظفر 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شماره 3

239

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28- ستمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودات قانون)

1. The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN:

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:

to move that leave be granted to introduce the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

MR SAJID AHMED KHAN:

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH:

to introduce the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.

.....

240

2. The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 (Bill No. 50 of 2021)

MRS AJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFIQ MUHAMMAD:
MSKHADIA UMAR:

to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.

MRS AJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFIQ MUHAMMAD:
MSKHADIA UMAR:

to move that the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, be passed.

3. The Aspire University Lahore Bill 2021 (Bill No. 51 of 2021)

MRS AJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFIQ MUHAMMAD:
MSKHADIA UMAR:

to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No 9, be taken into consideration at once.

MRS AJID AHMED KHAN:
MIAN SHAFIQ MUHAMMAD:
MSKHADIA UMAR:

to move that the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed.

نوٹ: مندرجہ بالا مسودات قانون کی کاپیاں مورخہ 3 اور 12 اگست 2021 کو فراہم کی جا چکی ہیں۔

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاہیم سے متعلق)

(مورخہ 13- اگست 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء قرارداد)

یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ (Resident) اور (Non-Resident) پاکستانیوں کے لئے شرح منافع جو (Non-Resident) کے لئے 7% غیر ملکی کرنسی پر اور ملکی کرنسی پر 11% تک دیا جا رہا ہے۔ جبکہ (Resident) پاکستانیوں کو غیر ملکی کرنسی پر مشکل سے 1% اور پاکستانی کرنسی پر 3% سے 4% دیا جا رہا ہے اور (Resident) پاکستانیوں سے اس منافع پر بھی 35% تک ٹیکس لیا جا رہا ہے جبکہ (Non-Resident) سے منافع کی حد کے قطع نظر صرف 10% لیا جا رہا ہے۔ اس ظلم اور زیادتی کو فوری طور پر ختم کیا جانا ضروری ہے اور یکساں شرح منافع کا ملنا انتہائی ضروری ہے۔

1- شیخ علاؤ الدین:

(پیش ہو چکی ہے)

241

2- سید حسن مرتضیٰ

ملک بھر کے رہائشیوں کے لئے تاج، سبزی، فروٹ حتیٰ کہ کھانے پینے کی ہر چیز کسان پیدا کرتا ہے اور پاکستان میں موجود ہر صنعت کو خام مال بھی کسان ہی مہیا کرتا ہے لیکن پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے لے کر آج تک کسان نظر انداز ہوتا چلا آ رہا ہے۔ موجودہ حکومت نے اعلان کیا ہوا ہے کہ پنجاب کے ہر کسان کو کسان کارڈ ملے گا۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ پنجاب بھر میں کھاد کے جتنے سٹورز ہیں کسان کسی بھی کھاد کے سٹور پر جا کر کسان کارڈ کھائے اور اپنی ضرورت کے مطابق فلیٹ ریٹ پر کھاد حاصل کرے تب کسان سمبڑی سے مستفید ہو سکتا ہے۔ لہذا پنجاب اسمبلی کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ کسان کو تمام کھادیں فلیٹ ریٹ پر مہیا کی جائیں۔

3- چودھری افتخار حسین
چیمبرز

صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد کیسز ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں میل اور فی میل اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ جہاں جہاں میل اور فی میل اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جاسکے۔

4- جناب صہیب احمد ملک:

تحصیل بھلوال جس کی آبادی 357331 ہے جو ضلع سرگودھا کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس سے دو تحصیلیں تحصیل بمیرہ جس کی آبادی 315148 اور تحصیل کوٹ مومن جس کی آبادی 453562 ہے۔ تحصیل بمیرہ کی مشرقی سرحد ضلع منڈی بہاؤ الدین سے اور تحصیل کوٹ مومن کی سرحد حافظ آباد اور تحصیل پھالیہ سے ملتی ہے اس طرح دونوں تحصیلوں کا فاصلہ سرگودھا شہر سے تقریباً 100 کلومیٹر سے زیادہ ہے جس سے عوام کو سرگودھا شہر جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے پُر زور سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بمیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

5- جناب محمد ارشد ملک:

معزز لاہور ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر WP.No. 7122/2017 محمد شفیق الرحمان بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں وفاقی حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special Persons کی حتمی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی اقسام کے گمنامی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Persons اور خواجہ سرا کے صوبہ دار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد و شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی تلاش و بہبود کے لئے حتمی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔

242

6- محترمہ خدیجہ عمر:

اس معزز ایوان کے مشاہدہ میں ہے کہ خواتین خصوصاً بچوں اور بچیوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جو پنجاب اور پاکستان کے عوام کے لئے شدید باعث تشویش ہے اور عوام خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ ہر روز تمام اخبارات میں ایسے امدہ ہٹاک واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں اور یہ کہنے میں کوئی دیر لگے نہیں کہ غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے جن سے نکلنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سطح پر جنسی زیادتی کے ناسور کے خاتمہ کے لئے پوری قوت سے فوری اور دائمی اقدامات کئے جائیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1- محترمہ خدیجہ عمر:

یہ ایوان بڑی شدت اور سنجیدگی سے محسوس کرتا ہے کہ پاکستان میں Transgender افراد کی 99 فیصد تعداد نہایت کمپری اور ڈکھ بھری زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی اکثریت بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ اس کے برعکس مہذب معاشروں میں Transgender سے عام افراد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے جہاں وہ ہر شعبہ زندگی میں بغیر کسی احساس کمتری (Inferiority Complex) کے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں اور عام لوگوں کا رویہ بھی ان سے برابری کا ہوتا ہے لیکن یہ ایک ستم ہے کہ ہمارے ملک میں ہر جگہ وہ تھیک اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ان وجوہات کی بنا پر یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر Transgender افراد کی تعلیم و تربیت بشمول فنی تعلیم کے لئے ایک جامع منصوبہ بنائے، ان کے والدین کو ان کی ابتدائی تعلیم دلوانے کے حوالے سے پابند کرے اور ان کو زندگی کے ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے، ان کو حالات کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے اور ان کی زندگی آسان بنانے کے لئے حکومتی اور پرائیویٹ اداروں میں ان کی ملازمتوں کو یقینی بنائے۔

2- محترمہ عظمیٰ کاردار:

معاشرے سے انتہا پسندی کے خاتمے اور امن و ہم آہنگی کے فروغ کے لئے خواتین کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ ایک خاتون پورے معاشرے کو پر دان چڑھاتی ہے۔ اسی سلسلے میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender میں سٹینڈنگ نے ایک خواتین امن کو نسل تنظیم دی ہے جس کی میٹرن ان چیف مسز گورنر پنجاب اور کونینیر چیئر پرسن سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender میں سٹینڈنگ کو بتایا گیا، اس کو نسل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کی خواتین شامل ہیں، جس میں پنجاب کی مختلف یونیورسٹیز کی خواتین دانش چانسلرز، تمام سیاسی جماعتوں کی خواتین ایم پی ایز، سوشل ورکرز، ٹرانسمنڈرز، خصوصی خواتین اور اقلیتی نمائندگی شامل ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس خواتین امن کو نسل کو قانونی حیثیت دی جائے اور معاشرے میں امن و امان کے فروغ اور ہم آہنگی کے لئے خواتین کے کردار کو بڑھانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

243

3- محترمہ شعوانہ بشیر:

صوبے میں خواتین پر ہونے والے تشدد، ریپ، قتل اور جنسی ہراسگی کے بڑھتے ہوئے واقعات میں خوفناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معصوم بچوں پر ہونے والے جنسی تشدد اور قتل کے واقعات معاشرے میں خوف و ہراس کا باعث بن رہے ہیں۔ اس لئے اس ایوان کی رائے ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کیلئے ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے اور ان ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ معاشرے میں امن اور انصاف کی فضا قائم ہو سکے۔

4- جناب محمد عبداللہ وڑائچ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب حکومت مسافر گاڑیوں میں زائد البیاد گیس سلنڈر کے استعمال پر فوری پابندی لگائے اور اس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔

5- محترمہ عنیزہ فاطمہ:

صوبائی دارالحکومت لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ رواں سال میں ایک 369 مقدمات کا اندراج کیا گیا ہے۔ لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انویسٹی گیشن پولیس میں رواں سال کے اب بھی 113 کیسز زیر تفتیش ہیں۔ انویسٹی گیشن پولیس نے 42 متاثرہ خواتین کے میڈیکل بھی نہ کروائے۔ ناقص تفتیش کی وجہ سے 91 کیسز میں ڈی این اے ہی تاخیر سے کروایا گیا۔ سب سے زیادہ زیادتی کے کیسز صدر ڈویژن میں رپورٹ ہوئے جن کی تعداد 97 رہی۔ کینٹ ڈویژن یعنی زیادتی کے کیسز میں دوسرے نمبر پر رہا جن کی تعداد 80 ہے۔ ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں رواں سال 73 جبکہ سٹی ڈویژن میں 56 مقدمات رپورٹ ہوئے۔ لہذا اس ایوان کی وساطت سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر پولیس ریفرنسز خاص طور پر پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لائی جائیں اور مذکورہ مقدمات میں ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔

245

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

منگل، 28- ستمبر 2021

(یوم الثلاثاء، 20- صفر المظفر 1443 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر 53 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۶۱ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۱۶۲ لَّهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى
الْاٰخِرَةِ ۝۱۶۳ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۶۴ وَلَا
يُحْزَنُكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۝۱۶۵ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۶۶

سورۃ یونس، آیات نمبر 62 تا 65

سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (62) یعنی وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے (63) ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں بدلتی نہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے (64) اور اے پیغمبر ان لوگوں کی باتوں سے غم زدہ نہ ہونا کیوں کہ عزت سب اللہ ہی کی ہے اور وہ سب کچھ سنا جانتا ہے۔ (65)

وَمَا

علینا الا البلاء o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نبی خاتم الانبیاء ﷺ کے برابر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
محمد ﷺ کا ثانی محمد کا ہمسر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمد ﷺ سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمد ﷺ سے اعلیٰ محمد ﷺ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا
جسے حق نے بلوایا عرش علیٰ پر ہوئے فضل حق سے وہ مہمان داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیہر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہوگا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات۔۔۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

برطانیہ میں میاں محمد شہباز شریف اور سلمان شہباز کے خلاف ایسٹس کی تحقیقات

بند کرنے کے بعد پاکستان میں بھی جھوٹے مقدمات بند کرنے کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں آج آپ کی وساطت سے اس ایوان میں جو اپوزیشن کے حوالے سے which hunting ہو رہی ہے اور خاص طور پر کل منی لانڈرنگ کے حوالے سے جو برطانیہ کا فیصلہ آیا ہے جو کہ 20 سال کی تحقیقات Assets Recovery Unit نے کی پاکستان کی گورنمنٹ نے ان کو درخواست کی تھی ڈی جی نیب وہاں گئے تھے اور وہاں پر ملاقاتیں کر کے آئے تھے اور 21 ماہ کی تفتیش اور تحقیق کے بعد وہاں کی عدالتوں نے جو شہباز شریف صاحب اور سلمان شہباز صاحب کے assets freeze ہوئے تھے ان assets کو انہوں نے defreeze کر دیا ہے۔ پاکستان میں جو سیاستدانوں کے ساتھ سلوک کیا جا رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ آپ کا بھی ایک کیس بنایا گیا تھا اس کے اندر بعد میں نیب کو ہزیمت اٹھانا پڑی۔ شہباز شریف صاحب کے cases کے اندر جس طرح سپریم کورٹ کے فیصلے آئے یہاں پر جس طرح دو سال حمزہ شہباز شریف کو جیل میں رکھا گیا اور ان سے کچھ نہیں نکلا اور کورٹ نے اپنے bail granting order میں لکھا کہ نیب ایک بڑی cut a sorry figure تھی تو میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب یہ جھوٹے مقدمات جھوٹی تفتیشیں، جھوٹے پرچے بند ہونے چاہئیں اور آج ہم اپنے آپ کو vindicated سمجھتے ہیں۔ آج جو فیصلہ آیا ہے اس کے لحاظ سے پاکستان میں جو جھوٹی تفتیش اور جھوٹے پرچے بناتے ہیں ان تمام اداروں کو سمیت شہزاد اکبر کے استغفی دے دینا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر بنتا تھا اور نہ پوائنٹ آف آرڈر تھا بہر حال آپ نے مہربانی فرمائی لیکن میری اس معزز ایوان کی طرف سے یہ استدعا ہوگی کہ میاں صاحب پاکستان تشریف لے آئیں اور پاکستان کی عدالتوں کو face کریں اور جو فیصلے اس ملک کی اعلیٰ عدالتیں کر چکی ہیں ان کو face کریں۔ دوسرے ملکوں کے فیصلوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں اور اپنے ملک کی عدالتوں کے فیصلوں کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ محنت و انسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت و انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 1200 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 2229 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 2230 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب سپیکر! ان سوالات کو pending کرنے کی استدعا ہے۔
جناب سپیکر: چودھری صاحب! نہیں، ان کو خود ہاؤس میں آنا چاہئے تھا۔ اگلا سوال محترمہ بشری انجم بٹ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 4538 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 5309 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5722 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو وظائف

دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*5722: سید عثمان محمود: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صنعتی کارکنوں کے زیر تعلیم بچوں کو میٹرک کے بعد کون کون سی سہولیات / وظائف ویلفیئر فنڈز سے دیئے جاتے ہیں؟

(ب) سال 2018-19 کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو کیا کیا سہولیات / وظائف دیئے گئے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) گورنگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے اپنی 139 ویں میٹنگ منعقدہ 27.12.2017 کو صنعتی کارکنوں اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف دینے کے لئے SOPs منظور کئے۔ جس کے مطابق 2018-19 کے دوران تعلیمی وظائف مندرجہ ذیل شرح سے دیئے گئے۔

کیٹگری-I	انٹر میڈیٹ لیول کے لئے	1600 روپے ماہوار
کیٹگری-II	گریجویٹ لیول کے لئے	2500 روپے ماہوار
کیٹگری-III	ماسٹر لیول کے لئے	3500 روپے ماہوار

اس کے علاوہ طلباء کو دیگر اخراجات (ایڈمشن فیس، ٹیوشن فیس، ٹرانسپورٹ چارجز، ہاسٹل / میس چارجز، رجسٹریشن فیس، امتحانی فیس، لائبریری فیس، لیب فیس کمپیوٹر فیس وغیرہ) بھی ادا کئے گئے۔ جبکہ ایم فل / ایم ایس / پی ایچ ڈی کے حامل طلباء کو تعلیمی اخراجات ادا کئے گئے۔

(ب) سال 2018-19 کے دوران ضلع رحیم یار خان کے صنعتی کارکنوں کے بچوں کو سہولیات / وظائف دینے کی تفصیلات درج ذیل ہے:-

وظائف کی تفصیل

رقم

کیسز کی تعداد

5,81,44,612

565

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا یہ سوال آپ کی ruling کے تحت repeat ہوا ہے۔ اگر آپ کو یاد ہو گا تو میں نے صنعتی کارکنان کے جو بچے زیر تعلیم ہیں ان کے حوالے سے معزز وزیر سے سوال پوچھا تھا۔ آپ ضلع رحیم یار خان سے بخوبی واقف ہیں جب آپ بطور وزیر اعلیٰ خدمات کے فرائض سرانجام دے رہے تھے تو آپ کا آبائی حلقہ بھی وہی تھا اور ضلع رحیم یار خان جنوبی پنجاب کا ایک بہت بڑا industrial hub ہے۔ اگر آپ تفصیل دیکھیں تو جز (ب) کو دیکھ کر آپ کو حیرانی ہوگی کہ کل کیسز کی تعداد 556 ہے اور جو رقم اس حوالے سے مختص کی گئی ہے وہ 58 ملین روپے ہے تو میرا آپ کی توسط سے معزز وزیر سے پچھلے سیشن میں جو سوال تھا اور یہی موضوع زیر بحث آیا تھا وہ یہ تھا کہ ایک ضلع جہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں ginning factories functional ہیں، flour mills functional ہیں، دو عدد کھاد فیکٹریاں ہیں، چھ یا سات شوگر ملز ہیں تو وہاں پر لیبر اور ہیومن ریسورس کا اتنا خستہ حال کیوں ہے؟ اگر آپ جز (الف) میں دیکھیں تو گورنگ باڈی ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد نے اپنی 139 ویں میٹنگ 27.12.2017 کو hold کی تھی تو کیا ان کی گورنمنٹ نے پچھلے چار سال میں ان کو زحمت نہ دی، ضرورت نہیں سمجھی یا اس کو ترجیح نہیں دی؟ لیبر اور ہیومن ریسورس جو کہ انتہائی اہم ڈیپارٹمنٹ ہے اس کی national level پر گورنگ باڈی کی میٹنگ کی جائے تاکہ اس کے updated SOPs بنائے جائیں۔ یہ میری چند گزارشات تھیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھلی مرتبہ بھی انہوں نے یہی سوال کیا اور آج پھر وہی سوال دہرا رہے ہیں اور کچھلی مرتبہ بھی میں نے وہی جواب دیا تھا جو کہ اب میں دہرانے جا رہا ہوں کہ میرے موصوف بھائی کو یہ علم نہیں ہے کہ scholarship grants کی رقم مختص نہیں کی جاتی اور لیبر کے بچے جب سکول سے کالج میں جاتے ہیں وہ کسی بھی ادارے میں تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو وہ اس ادارے میں ایڈمیشن لیتے ہیں اور ان کے تمام تر جو تعلیمی اخراجات ہیں وہ ورکرز ویلفیئر فنڈ برداشت کرتا ہے تو یہ جو 565 کیسز سامنے موجود ہیں یہ اس ٹائم کے حوالے سے ہیں۔ اس کے بعد ان کیسز کی تعداد بڑھ گئی یہ جتنے کیسز ہوتے ہیں یہ لیبر کا بچہ جب داخلہ لیتا ہے اس وقت ہم نے دینے ہوتے ہیں ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جس سے ہم یہ اندازہ لگا سکیں کہ مزدور کے بچے نے کالج میں داخلہ لینا ہے یا نہیں، کیا ہم زبردستی admission دلوائیں گے؟ میں ایک مثال کے طور پر بتانا چاہوں گا کہ ہمارے محکمہ کے ایک مزدور کے پانچ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ہم انہیں ورکرز ویلفیئر فنڈ سے شکارلر شپ گرانٹ دیتے ہیں جو کہ سالانہ 23 لاکھ روپے کے قریب ہے۔ میں معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ ورکرز کے جو بچے اپلائی کرتے ہیں انہیں ہم شکارلر شپ دیتے ہیں اور جو بچے اپلائی نہیں کرتے ان کے لئے ہم شکارلر شپ گرانٹ کیسے مختص کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! ورکرز ویلفیئر فنڈ کے حوالے سے ہماری حکومت کو credit جاتا ہے۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد یہ subject صوبوں کو devolved ہوا تھا۔ کچھلی حکومت اپنے دس سالہ دور حکومت میں صوبہ پنجاب میں ورکرز ویلفیئر فنڈ منظور نہیں کروا سکی۔ الحمد للہ ہماری حکومت نے صوبہ پنجاب کے اندر ورکرز ویلفیئر فنڈ منظور کیا ہے۔ اب ورکرز ویلفیئر فنڈ کے حوالے سے صوبہ پنجاب کی اپنی گورنگ باڈی ہے۔ پہلے ہمیں death grant, marriage grant, scholarship grant اور سکول بنانے یا لیبر کالونی بنانے کے لئے وفاقی حکومت سے بھیک مانگنی پڑتی تھی۔ پہلے تمام recoveries ایف۔ بی۔ آر کے ذریعے ہوتی تھیں اب ہمارا محکمہ Punjab Revenue Authority کے ذریعے خود collection کرتا ہے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب نے اس کا تفصیلی جواب دے دیا ہے۔ اب اگلے سوال پر چلتے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے۔ منسٹر صاحب بڑے بڑے دعوے کر رہے تھے۔ پہلی بات یہ ہے کہ ان کے دور حکومت میں وفاقی ورکرز ویلفیئر فنڈ کی گورننگ باڈی کی ایک دفعہ بھی میٹنگ نہیں ہوئی۔ آخری میٹنگ سال 2017 میں ہوئی تھی۔ منسٹر صاحب مہربانی کر کے وضاحت فرمادیں کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر فنڈ کی گورننگ باڈی کی آخری میٹنگ کب منعقد ہوئی تھی؟ ان سے کوئی امید نہیں ہے کہ یہ ورکرز کے بچوں کو زیر کفالت یا زیر تعلیم رکھیں گے کیونکہ ان کے دور حکومت میں جو لوگ زیر کفالت تھے وہ بھی بے روزگار ہو چکے ہیں، ان کے دور میں تو لوگوں کا چلتا ہوا کاروبار بند ہو گیا ہے اور ان کے دور حکومت میں تو صنعتیں بند ہو گئی ہیں لہذا ہم ان سے قطعی طور پر یہ امید نہیں رکھتے کہ یہ پاکستان کی معیشت میں بہتری لائیں گے لیکن میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ Kindly take your departmental

affairs seriously. Thank you very much.

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال سے پہلے بھی میرے تین سوالات ہیں مہربانی کر کے ان کو بھی take up کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اپنے پہلے سوالوں کو چھوڑ دیں کیونکہ اُس وقت آپ ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔ اب آپ کے سوال نمبر 2681 کو take up کیا جا رہا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے اس سوال سے پہلے بھی تین سوالات ہیں اور وہ مورخہ 21 دسمبر 2020 سے pending چلے آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: اُس وقت آپ ایوان میں موجود نہیں تھے اس لئے وہ dispose of ہو چکے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس وقت میں اسمبلی بلڈنگ میں موجود تھا۔ جب میں نیچے ہاؤس میں پہنچا ہوں تو میرے سوال گزر چکے تھے۔

جناب سپیکر: آپ ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔ آپ اسمبلی بلڈنگ میں موجود تھے یا نہیں میرے پاس ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہوگی اگر آپ میرے ان سوالوں کو بھی take up کر لیں کیونکہ یہ بہت اہم سوالات ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! ہم ویسے بھی آپ کے اس سوال نمبر 2681 کو take up کرنے کے بعد بقیہ سوالات کو pending کر رہے ہیں تو پھر آپ کے وہ سوالات بھی اس میں آجائیں گے۔ جناب محمد طاہر پرویز: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: طاہر پرویز صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 2681 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

* 2681: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں محکمہ کے تحت چل رہی ہیں یا قائم ہیں؟
(ب) ان ڈسپنسریوں میں کتنی فنکشنل اور کتنی نان فنکشنل ہیں نان فنکشنل ڈسپنسریوں کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان ڈسپنسریوں میں کتنے ڈاکٹر اور دیگر عملہ تعینات ہے ان کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(د) کس کس ڈسپنسری میں ڈاکٹر اور عملہ کم ہے یا بالکل ہی نہیں ہے؟

(ه) ان فیکٹریوں کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں تفصیل ایک سال کی دی جائے؟

(و) ان میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے تفصیل ڈسپنسری وائز علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب غنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سیورٹی کے تحت فیصل آباد شہر میں 26

ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 25 ڈسپنسریاں فنکشنل ہیں اور ایک ڈسپنسری ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی نان فنکشنل ہے جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1- ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی کھرڑیا نوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ کھرڑیا نوالہ فیصل آباد اور ایس ایس ای سی گارمنٹس سٹی کھرڑیا نوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ کھرڑیا نوالہ فیصل آباد کے درمیان تقریباً ایک کلو میٹر کا فاصلہ ہے اور یہ دونوں بالکل قریب ہیں جس بنا پر ایک ڈسپنسری کے مریض دوسری ڈسپنسری میں متعلقہ علاج معالجہ کے لئے چلے جاتے ہیں۔

2- عملہ کی کمی کی وجہ سے ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹی ڈسپنسری کے مریضوں کو بھی ایس ایس ای سی گارمنٹس سٹی ڈسپنسری میں ہی علاج معالجہ کی سہولیات دی جاتی ہیں کیونکہ دونوں ڈسپنسریوں کے مریضوں کی یومیہ تعداد تقریباً گیارہ ہے۔

(ج) ان ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز اور دیگر عملہ جات مع نام اور عہدہ کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میرپر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج ذیل ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور عملہ کی کمی ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

1- ایس ایس ڈی، کھرڑیا نوالہ فیصل آباد

2- ایس ایس ڈی RB-61

باقی تمام ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور متعلقہ عملہ کی تعداد مکمل ہے۔

(ه) ان ڈسپنسریوں کے ایک سال کے اخراجات مبلغ -/7,85,15,590 روپے ہیں ڈسپنسری وائز سالانہ اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میرپر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان ڈسپنسریوں میں روزانہ کی بنیاد پر آنے والے مریضوں کی ڈسپنسری وائز تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میرپر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں محکمہ کے تحت چل رہی ہیں یا قائم ہیں؟ اب منسٹر

صاحب مجھے یہ بتادیں کہ ضلع فیصل آباد کی ڈسپنریوں کو کتنے پیسے دیئے جارہے ہیں؟ یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! کیا معزز ممبر نے اخراجات کے حوالے پوچھا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ ضلع فیصل آباد کی ڈسپنریوں کو کتنے پیسے دیئے جارہے ہیں؟ وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ تو ایک fresh question بنتا ہے۔ ضلع فیصل آباد میں کل 18 ڈسپنریاں ہیں۔ ان کی پوری تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ ان پر کل 10 کروڑ 87 لاکھ روپے کے اخراجات آتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اپنے جواب کے جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ فیصل آباد شہر میں 26 ڈسپنریاں کام کر رہی ہیں جن میں سے 25 ڈسپنریاں فنکشنل ہیں جبکہ اب آپ 18 ڈسپنریوں کی بات کر رہے ہیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ فیصل آباد شہر میں 26 ڈسپنریاں کام کر رہی ہیں جن میں سے 25 ڈسپنریاں فنکشنل ہیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ پرانا سوال تھا۔ اس کے بعد ہمارے محکمہ نے rationalization کی ہے۔ پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر اگر دو ڈسپنریاں موجود تھیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر یہ سوال پرانا ہے تو پھر اس کو بھی pending کر لیتے ہیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں updated جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اگر آپ کے پاس updated جواب ہے تو وہ دے دیں۔ معزز ممبر اور ہاؤس کو updated جواب بتادیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! پہلے فیصل آباد شہر میں 26 ڈسپنسریاں کام کر رہی تھیں لیکن rationalization کے بعد ان کی تعداد 18 ہو گئی ہے۔ ان ڈسپنسریوں پر 10 کروڑ 87 لاکھ اور 95 ہزار روپے کے قریب اخراجات آتے ہیں۔ جب ہم ان ڈسپنسریوں کے اخراجات کے لئے اگلے سال کی estimation لگاتے ہیں تو اس میں 10 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ ان ڈسپنسریوں کے اخراجات میں اگلے سال 10 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے اپنے جواب کے جز (ب) میں بتایا ہے کہ 25 ڈسپنسریاں فنکشنل ہیں اور ایک ڈسپنسری ایس ایس ای سی ویلیو ایڈیشن سٹان فنکشنل ہے جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اگر کوئی ڈسپنسری پانچ کلو میٹر کے اندر اندر ہوگی تو اس کو ایک ڈسپنسری بنادیا جائے گا۔ کیا یہ SOP موجودہ حکومت نے بنایا ہے یا محکمہ نے باقاعدہ اس حوالے سے کوئی معیار بنایا ہوا ہے؟ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس کی وضاحت فرمادیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرے معزز بھائی طاہر پرویز صاحب پھر پرانے سوالات کی طرف آ جاتے ہیں۔ میں نے ان کو باقاعدہ updated figures دی ہیں۔ سوشل سکیورٹی کی گورنگ باڈی اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ کس ڈسپنسری کو کتنے funds دیئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مجھے فیصل آباد شہر کی حدود میں واقع ڈسپنسریوں کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر گلستان کالونی، المعصوم ٹاؤن، امین ٹاؤن، مکو آنہ اور پل کوریاں، میری اطلاع کے مطابق یہاں پر ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں اور نہ ہی یہاں پر عملہ موجود ہوتا ہے۔ یہ لوگ مخصوص ٹائم کے لئے آتے ہیں اور حاضری لگا کر غائب ہو جاتے ہیں۔ وزیر موصوف نے ان کی checking کے لئے کوئی ٹیم رکھی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر محنت و انسانی وسائل!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! وقتاً فوقتاً checking ہوتی رہتی ہے۔ اس حوالے سے معزز ممبر کے پاس یہ رپورٹ ٹھیک نہیں ہے کہ ہمارے پاس ڈاکٹرز کی کمی ہے۔ معزز ممبر کے سوالات ہمیشہ فیصل آباد کے حوالے سے ہوتے ہیں اور ہم انہیں honor بھی کرتے ہیں اور اُس کے بعد ان کو باقاعدہ check بھی کیا جاتا ہے۔ 17 ویں اور 24 ویں اسمبلی اجلاس کے اندر ان کے یہی سوال تھے اور ان کے جوابات تب بھی دیئے تھے، جو کمی تھی وہ بھی پوری کر دی گئی تھی اور میرے پاس further details بھی موجود ہیں۔ ہمارے پاس PPSC کے ذریعے ڈاکٹرز نہیں آرہے تو ہمارے پاس retainer کی پالیسی موجود ہے تو ہم ڈاکٹر کے ساتھ ایک سال کا agreement کر لیتے ہیں۔ معزز ممبر کو اگر کسی ڈسپنری کے حوالے سے کوئی تحفظات ہیں تو ہمیں بتائیں ہم ان کو resolve کر دیں گے۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے بھی بتایا کہ فیصل آباد صنعتی شہر ہے اور وہاں پر سوشل سیکیورٹی کے حوالے جو ڈسپنریاں ہیں وہ بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ وزیر موصوف سے پہلے بھی میری یہی گزارش تھی کہ عملے کی کمی کو دور کیا جائے۔ المعصوم ٹاؤن میرے ہی حلقے میں آتا ہے وہاں پر میں نے خود دو چار بار جا کر دیکھا ہے وہاں پر صرف ایک نائب قاصد بیٹھا ہوتا ہے اُس کے علاوہ وہاں پر کوئی بندہ نہیں آتا۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! اس سوال کو بھی pending کر لیتے ہیں۔ آپ وہاں پر کسی کو بھیج کر check کرالیں۔ میں باقی سوالات کو pending کر رہا ہوں اور یہ سارے سوالات اگلی دفعہ آجائیں گے۔ ایجنڈا پر مسودہ قانون میں کچھ amendments ہیں اب ہم ان کو لیتے ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور 2021
متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021. Mr Muhammad Abdullah Warraich or Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for leave of the Assembly.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

“That leave be granted to introduced the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That leave be granted to introduced the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.”

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا اور محرک نے اجازت کے لئے تحریک بھی move کی ہے تو میں اُس پر اعتراض نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اگر میں اعتراض کروں تو اعتراض کے بعد اس پر بات ہو سکتی ہے لیکن میں اُس سے پہلے آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے پرائیویٹ یونیورسٹیز کے دو بل آئے تھے اور اُن دونوں بلوں پر میری طرف سے یہ گزارش کی گئی تھی کہ زمین اور بلڈنگ کے حوالے سے جو معیار ہے اُس کو مد نظر رکھتے ہوئے requirements کو fulfill کر لیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے میری اُس request کو honor کیا اور آپ نے اُس پر عمل درآمد کیا۔ میں آپ سے صرف استدعا کرنا چاہتا تھا

کہ یہ چونکہ Private Member Bills ہیں ان میں میری صرف یہ استدعا ہوگی کہ ان کو subject to the fulfillment of accreditation criterion by the government کر کے آپ کر لیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ یہ یونیورسٹی 2004 کی بنی ہوئی ہے اس میں صرف amendment ہے لیکن جو آگے آرہی ہیں ان کے حوالے سے آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ جو فرما رہے ہیں میں یہی بات کر رہا ہوں۔ بہت شکریہ۔

MR. SPEAKER: Now, the question is:

“That leave be granted to introduced the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.”

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیالاہور 2021

MR SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I introduce the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021 has been introduced. Mr Muhammad Abdullah Warraich or Mr Sajid Ahmed Khan has given notice for the suspension of rules. The mover may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I

move:

“That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.”

Now, the question is:

“That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021.”

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیالاہور 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021. Mr Muhammad Abdullah Warraich may move the motion for consideration of the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

“That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it, the question is:

“That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be taken into consideration at once.”

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 8

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That the Clauses 2 to 8 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Muhammad Abdullah Warraich may move the motion for passage of the Bill.

MR MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH: Mr Speaker! I move:

“That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed.”

Now, the question is:

“That the University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021, be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ اپلائیڈ سائنسز خانوال 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for consideration of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

“That the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once.”

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 31

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 31 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That the Clauses 3 to 31 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and
The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Mr Sajid Ahmed Khan may move the motion for passage of the Bill.

MR SAJID AHMED KHAN: Mr Speaker! I move:

“That the Institute of Management and Applied
Sciences Khanewal Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Institute of Management and Applied
Sciences Khanewal Bill 2021, be passed.”

Now, the question is:

“That the Institute of Management and Applied
Sciences Khanewal Bill 2021, be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون اسپائر یونیورسٹی لاہور 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take the Aspire University Lahore Bill 2021. Ms Khadija Umar may move the motion for consideration of the Bill.

MS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

“That the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it, the question is:

That the Aspire University Lahore Bill 2021, as recommended by Special Committee No.9, be taken into consideration at once.”

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 30

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 30 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That the Clauses 3 to 30 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and The Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Schedule, Clause 2, Clause 1, The Preamble and
The Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Ms Khadija Umar may
move the motion for passage of the Bill.

MS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

“That the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed.”

Now, the question is:

“That the Aspire University Lahore Bill 2021, be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: اب ایک قرارداد ہے جو کہ جناب محمد بشارت راجہ، جناب حافظ عمار یاسر، میاں
شفیع محمد، جناب ساجد احمد خان، رانا محمد اقبال خان، جناب سمیع اللہ خان، جناب خواجہ محمد منشاء بٹ
، سید عثمان محمود، جناب معاویہ اعظم، جناب محمد الیاس، ملک خالد محمود وارن، جناب صفدر شاکر،
ڈاکٹر محمد افضل متفقہ طور پر قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے
ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر کا مکتی و معدنیات (جناب عمار یاسر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک
پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ختم نبوت ﷺ کے متعلق قرآن پاک کی آیت اور احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر میں آویزاں کرنے سے متعلق ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ختم نبوت ﷺ کے متعلق قرآن پاک کی آیت اور احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر میں آویزاں کرنے سے متعلق ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ختم نبوت ﷺ کے متعلق قرآن پاک کی آیت اور احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر میں آویزاں کرنے سے متعلق ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پنجاب اسمبلی کی طرح پنجاب کے تمام دفاتر میں ختم نبوت سے متعلق
قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ کے ترجمہ کے ساتھ سنہری حروف
میں آویزاں کرنے کا مطالبہ

وزیر کاغذی و معدنیات (جناب عمار یاسر): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ پنجاب
اسمبلی کی نئی عمارت کو ختم نبوت ﷺ کے متعلق قرآن پاک کی
سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 اور حدیث مبارکہ بحوالہ رواہ ابو داؤد 4252
وترندی 2219 ترجمے کے ساتھ سنہری حروف میں مزین کیا گیا ہے۔"

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تحقیق عنقریب میری امت میں 30 جھوٹے دجال کھڑے ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ
کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔
"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ختم
نبوت ﷺ سے متعلق یہی قرآن پاک کی مکمل آیت اور مکمل حدیث
مبارک ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر اور ضلعی داخلی حدود
میں سنہری حروف میں نمایاں مقام پر آویزاں کی جائیں۔"

بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے
کہ پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کو ختم نبوت ﷺ کے متعلق قرآن
پاک کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 اور حدیث مبارکہ بحوالہ

رواہ ابو داؤد 4252 و ترمذی 2219 ترجمے کے ساتھ سنہری حروف

میں مزین کیا گیا ہے۔"

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تحقیق عنقریب میری امت میں 30 جھوٹے دجال کھڑے ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ختم

نبوت ﷺ سے متعلق یہی قرآن پاک کی مکمل آیت اور مکمل حدیث

مبارک ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر اور ضلعی داخلی حدود

میں سنہری حروف میں نمایاں مقام پر آویزاں کی جائیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ پنجاب

اسمبلی کی نئی عمارت کو ختم نبوت ﷺ کے متعلق قرآن پاک کی

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 اور حدیث مبارکہ بحوالہ رواہ ابو داؤد 4252

و ترمذی 2219 ترجمے کے ساتھ سنہری حروف میں مزین کیا گیا ہے۔"

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تحقیق عنقریب میری امت میں 30 جھوٹے دجال کھڑے ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ

کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔

"یہ ایوان حکومت پنجاب سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ختم

نبوت ﷺ سے متعلق یہی قرآن پاک کی مکمل آیت اور مکمل حدیث

مبارک ترجمہ کے ساتھ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر اور ضلعی داخلی حدود

میں سنہری حروف میں نمایاں مقام پر آویزاں کی جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میں یہاں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ پچھلے دنوں سندھ اسمبلی سے بھی اور خیبر پختونخوا اسمبلی سے بھی معزز ممبر تشریف لائے اور آپ کی اسمبلی کو دیکھ کر انہوں نے اپنی اسمبلیوں میں یہ قرارداد پیش کی۔ میں خاص طور پر سندھ والوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جاتے ہی فوری طور پر اس کی implementation بھی کروائی اور ان کے چیف منسٹر صاحب نے باقاعدہ طور پر آڈر زکے کہ تمام سرکاری دفاتر میں یہ لکھا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں لاء منسٹر صاحب کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے چیف منسٹر صاحب تک ہاؤس کے جذبات پہچانے ہیں اور یہ ایک تاریخی کام ہے جس کا ان کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ وہ خود فوری طور پر نہ صرف یہ کام مکمل کروائیں بلکہ اس بات پر مکمل پہرا بھی دیں تاکہ ہر جگہ اس کی implementation میں کوئی کمی نہ آئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب جناب ساجد احمد خان، محترمہ مسرت جمشید چیمہ، محترمہ سیدہ زہرہ نقوی، اور محترمہ ربیعہ نصرت ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب ساجد احمد خان: سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

کشمیری راہنما سید علی گیلانی کی شہادت پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کشمیری راہنما کل جماعتی کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی جو کہ باہمت، نڈر اور مخلص راہنما تھے انہوں نے ہمیشہ کشمیریوں کے حقوق کی آواز بلند کی اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی تحریک کو مؤثر انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور بھارتی افواج کے ظلم و جبر کے سامنے سیدہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے رہے اور کبھی بھی ان کا عزم اپنے بنیادی حقوق آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد سے متزلزل نہ ہوا۔

یہ ایوان ان کو ان کے حق خود ارادیت کے لئے لازوال جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان معترف ہے کہ سید علی گیلانی نے مقبوضہ کشمیر میں ”ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے“ کا نعرہ لگا کر اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک منزل کا تعین کر دیا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سید علی گیلانی کی میت چھپنے اور طاقت کے زور پر بھارتی فورسز کی عظیم کشمیری راہنما کی رات کے اندھیرے میں جبری تدفین کرنے اور ان کا بنیادی حق سلب کرنے، ان کی وصیت، ورثہ اور کشمیریوں کی خواہش کے مطابق شہداء کے قبرستان میں تدفین نہ کرنے اور ان کی نماز جنازہ میں کشمیریوں کو شرکت کی اجازت نہ دینے پر سخت مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس انسانیت سوز واقعہ کا نوٹس لیں اور کشمیریوں پر ہونے والے مظالم رکوانے کے لئے بھارتی حکومت پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں اور بزرگ کشمیری راہنما سید علی گیلانی کے ورثہ کی خواہش کے مطابق ان کی میت کو مناسب اسلامی رسومات کے ساتھ شہداء کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان کشمیری راہنما کل جماعتی کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی جو کہ باہمت، نڈر اور مخلص راہنما تھے انہوں نے ہمیشہ کشمیریوں کے حقوق کی آواز بلند کی اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی تحریک کو موثر انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور بھارتی افواج کے ظلم و جبر کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے رہے اور کبھی بھی ان کا عزم اپنے بنیادی حقوق آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد سے متزلزل نہ ہوا۔

یہ ایوان ان کو ان کے حق خود ارادیت کے لئے لازوال جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان معترف ہے کہ سید علی گیلانی نے مقبوضہ کشمیر میں ”ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے“ کا نعرہ لگا کر اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک منزل کا تعین کر دیا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سید علی گیلانی کی میت چھنے اور طاقت کے زور پر بھارتی فورسز کی عظیم کشمیری راہنما کی رات کے اندھیرے میں جبری تدفین کرنے اور ان کا بنیادی حق سلب کرنے، ان کی وصیت، ورثہ اور کشمیریوں کی خواہش کے مطابق شہداء کے قبرستان میں تدفین نہ کرنے اور ان کی نماز جنازہ میں کشمیریوں کو شرکت کی اجازت نہ دینے پر سخت مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس انسانیت سوز واقعہ کا نوٹس لیں اور کشمیریوں پر ہونے والے مظالم رکوانے کے لئے بھارتی حکومت پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں اور بزرگ کشمیری راہنما سید علی گیلانی کے ورثہ کی خواہش کے مطابق ان کی میت کو مناسب اسلامی رسومات کے ساتھ شہداء کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اب کشمیری راہنما کل جماعتی کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی کی بھارتی حراست میں وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ عظیم کشمیری راہنما سید علی گیلانی جو کہ باہمت، نڈر اور مخلص راہنما تھے انہوں نے ہمیشہ کشمیریوں کے حقوق کی آواز بلند کی اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی تحریک کو موثر انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور بھارتی افواج کے ظلم و جبر کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح

کھڑے رہے اور کبھی بھی ان کا عزم اپنے بنیادی حقوق آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد سے متزلزل نہ ہوا۔

یہ ایوان ان کو ان کے حق خود ارادیت کے لئے لازوال جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان معترف ہے کہ سید علی گیلانی نے مقبوضہ کشمیر میں ”ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے“ کا نعرہ لگا کر اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک منزل کا تعین کر دیا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سید علی گیلانی کی میت چھننے اور طاقت کے زور پر بھارتی فورسز کی عظیم کشمیری راہنما کی رات کے اندھیرے میں جبری تدفین کرنے اور ان کا بنیادی حق سلب کرنے، ان کی وصیت، ورثہ اور کشمیریوں کی خواہش کے مطابق شہداء کے قبرستان میں تدفین نہ کرنے اور ان کی نماز جنازہ میں کشمیریوں کو شرکت کی اجازت نہ دینے پر سخت مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان اقوام متحدہ اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس انسانیت سوز واقعہ کا نوٹس لیں اور کشمیریوں پر ہونے والے مظالم رکوانے کے لئے بھارتی حکومت پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں اور بزرگ کشمیری راہنما سید علی گیلانی کے ورثہ کی خواہش کے مطابق ان کی میت کو مناسب اسلامی رسومات کے ساتھ شہداء کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔“
(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

زیر و آرنوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیر و آرنوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیر و آرنوٹس نمبر 499 جناب سميع اللہ خان کا ہے۔ یہ پیش ہو چکا ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ سے متعلق ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین میاں شفیق محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: جی، جناب سميع اللہ خان!

جناب سميع اللہ خان: جناب چیئر مین! شکریہ۔ آپ اس زیر و آرنوٹس کو دیکھ لیں کہ یہ 28- مئی 2021 کو پیش ہوا تھا اور آج ستمبر کی 28 تاریخ ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب بھی یہ زیر و آرنوٹس آتا ہے تو منسٹر صاحب موجود نہیں ہوتے۔ یہ معاملہ راولپنڈی رنگ روڈ کا ہے۔ آپ کے علم میں ہو گا اور پورے ہاؤس کے بھی علم میں ہے کہ رنگ روڈ راولپنڈی کا ایک سکینڈل پاکستان کی تاریخ میں آیا ہے شاید منسٹر صاحب اس کا جواب دینا نہیں چاہتے۔ اس کے اندر جو بھی بے ضابطگیاں، کرپشن اور لوٹ مار ہوئی ہے۔ اگر منسٹر صاحب موجود ہوں تو میں اس کی ساری تفصیل ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تاکہ منسٹر صاحب پھر ان ساری چیزوں کا جواب دے سکیں۔ جناب چیئر مین! میری گزارش ہو گی کہ آج منگل ہے اور جمعۃ المبارک کو دوبارہ زیر و آرنوٹس آپ direction دیں کہ اس دن منسٹر صاحب ایوان میں موجود ہوں۔ یہ بھی ایک طریقہ ہو سکتا ہے کہ میں راولپنڈی رنگ روڈ کے سکینڈل کے highlight points کر کے بیٹھ جاؤں اور بات آگے ختم ہو جائے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس فورم کے حوالے سے متعلقہ منسٹر میرے اعتراضات یا نکات جو میں اٹھاؤں ان کا جواب دیں تاکہ حقائق قوم اور پنجاب کے عوام کے سامنے آ سکیں اس لئے میری یہی گزارش ہے کہ آپ متعلقہ منسٹر کو پابند کریں کہ آئندہ زیر و آرنوٹس کے دن رنگ روڈ راولپنڈی کے سکینڈل کے حوالے سے میرے اعتراضات کو clarify کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: منسٹر ہاؤسنگ موجود نہیں ہیں۔ اب اگلا زیر و آرنوٹس۔۔۔

جناب سميع اللہ خان: جناب چیئر مین! میں نے آپ سے درخواست کی ہے کہ آپ متعلقہ منسٹر کو direction دیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض directions پر عمل ہوتا ہے اور بعض پر نہیں ہوتا۔ میری درخواست ہے کہ آپ متعلقہ منسٹر کو direction دیں کہ وہ جمعۃ المبارک کے دن آکر رنگ روڈ راولپنڈی کے حوالے سے اپنا اور پنجاب حکومت کا موقف اس ایوان کے سامنے رکھیں۔

جناب چیئر مین: جی، انشاء اللہ وہ next Private Members Day پر اس کا جواب دیں گے۔

جناب سميع اللہ خان: جناب چیئر مین! شکریہ

جناب چیئر مین: زیر و آرنوٹس نمبر 515 محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ یہ پیش ہو چکا ہے اس کا جواب وزیر محنت و انسانی وسائل نے دینا ہے۔ جی، جناب عنصر مجید خان نیازی!

فیکٹری مزدوروں کو حکومتی اعلان کے مطابق اجرت کی ادائیگی کا مطالبہ (۔۔ جاری)

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب چیئر مین! کم از کم ماہانہ تنخواہ مختص ہو چکی ہے۔ محترمہ نے جس معاملہ کا ذکر کیا ہے وہ پولیس کا معاملہ ہے۔ یہ معاملہ محکمہ محنت سے متعلقہ نہیں ہے۔ انہوں نے جو کم از کم ماہانہ تنخواہ -/17500 روپے کا ذکر کیا ہے تو وہ ملنا شروع ہو گئی ہے اور یہ issue تو ختم ہو گیا ہے۔ اب فیکٹری انتظامیہ نے ورکرز پر جو جھوٹے کیسز درج کرائے ہیں اس پر وزیر قانون صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس معاملہ کو دیکھ لیں۔ اگر وہ غلط ہوئے ہیں تو وہ نہیں ہونے چاہئے تھے۔ یہ معاملہ ہمارے محکمہ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: اس زیر و آرنوٹس کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ زیر و آرنوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 544 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکا ہے۔ اس کا جواب منسٹر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے دینا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے اس زیر و آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 557 جناب ناصر محمود کا ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکا ہے۔ اس کا جواب منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے دینا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے اس زیر و آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 564 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکا ہے۔ اس کا جواب منسٹر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے دینا ہے وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس زیر و آرنوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ ان کے جوابات next Private Members Day پر آنے چاہئیں۔ اگلا زیر و آرنوٹس 566 چودھری وقار احمد چیمہ اور جناب محمد ارشد ملک کی طرف سے ہے جو پیش ہو چکا ہے۔ یہ محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے لیکن وزیر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے اور next Tuesday کو اس کا جواب آنا چاہئے۔ اگلا زیر و آرنوٹس 567 جناب محمد معظم شیر اور محترمہ ساجدہ بیگم کی طرف سے ہے جو پیش ہو چکا ہے۔ ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لہذا

اس کو pending کیا جاتا ہے اور اگلی بار اس کا جواب آنا چاہئے۔ اگلا زیر و آرنوٹس 606 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ محترمہ! اسے پیش کریں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جام پور میں ڈاکٹر کی غفلت سے بچے کی ہلاکت

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ٹی وی چینل "جیو نیوز" مورخہ 17 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق جام پور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ڈاکٹر کی مبینہ غفلت سے چھ سالہ بچہ جاں بحق ہو گیا۔ بچے کے والد کے مطابق ڈاکٹر اپنے موبائل پر سوشل میڈیا پر مصروف تھا اور غلط انجکشن لگانے سے بچے کی موت واقع ہوئی ہے لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لیکن اگر آپ نے بات کرنی ہے تو کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! جب منسٹر صاحبہ موجود ہوں گی تب بات کرنا مناسب رہے گا۔

جناب چیئر مین: جی، اس زیر و آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس 612 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قصور میں ڈائیسلز مشین کی خرابی

کی وجہ سے مریض کی ہلاکت

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 17 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق قصور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں پندرہ روز سے ڈائیسلز مشینیں خراب ہیں اور مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ گزشتہ روز قبل ایک مریض ڈائیسلز مشین خراب ہونے سے جاں بحق ہو گیا جبکہ مشینوں کو پانی کی سپلائی کرنے والی موٹر بھی خراب ہو گئی ہے۔ بروقت علاج میسر نہ ہونے کی

صورت میں مزید اموات کا خطرہ ہے اور گزشتہ دو ماہ سے زنانہ و مردانہ سرجیکل کی سہولتوں کا بھی فقدان ہے لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیر و آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لیکن آپ نے بات کرنی ہے تو کر لیں یا ان کا انتظار کرنا ہے۔

محترمہ نایم حیات ملک: جناب سپیکر! ان کی موجودگی میں بات کروں گی۔

تحریک استحقاق

جناب چیئرمین: جی، اس زیر و آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم تحریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 18 محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کے ڈاکٹروں و عملہ کا معزز ممبر سے ناروا سلوک

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب چیئرمین! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے عوامی شکایات ملنے کے بعد مورخہ 2 جولائی 2021 کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب کا دورہ کیا، وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ڈاکٹروں نے ہسپتال کے کمروں کو ذاتی رہائش گاہ بنا رکھا ہے اور سرکاری وسائل کا بے دردی سے استعمال کر رہے تھے۔ جب میں نے اس بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر فرخ نے نہایت بدتمیزی سے بات کرتے ہوئے مجھ سے کہا کہ آپ کس حیثیت سے ہسپتال کا visit کر رہی ہیں؟ اس بارے میں جب ایم ایس تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خوشاب سے بات کی تو اس کے پاس ان تمام معاملات کے بارے میں کوئی جواب نہ تھا، اُلٹا میرے خلاف تمام سٹاف نے بھرپور طریقے سے campaign شروع کر دی تاکہ اس طریقے سے مجھے چپ کروایا جاسکے۔ THQ سٹاف کی کرپشن اور بدعنوانی کے میرے پاس ثبوت موجود ہیں۔ اس عوامی مسئلہ کو اجاگر کرنے پر PMA خوشاب نے ہڑتال کر دی اور تمام OPDs بند کر دیں۔ سابقاً صدر PMA ڈاکٹر محمود زبیری نے تمام ہسپتالوں کے باہر بینرز لگوا دیئے جس پر تحریر تھا کہ:

"سلیکٹڈ ایم پی اے محترمہ ساجدہ بیگم آپ کسی بھی سرکاری ہسپتال میں visit کر سکتی ہیں اور نہ ہی داخل ہو سکتی ہیں۔"

ڈاکٹروں کے اس رویے سے بحیثیت ممبر اسمبلی میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا استدعا ہے کہ اس معاملے کی شفاف انکوائری کروائی جائے۔ میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ چونکہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے متعلقہ ہے لہذا اس کو pending کر دیں اور جب وہ تشریف لائیں گی تو جواب دے دیں گی۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 23 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ کیا پڑھنے کی اجازت ہے؟

جناب چیئر مین: جی، بالکل۔

ہیڈ مسٹریس ہائر سیکنڈری سکول ریجنر زلاہور کا معزز ممبر کا فون سننے سے انکار

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مفاد عامہ کے ایک کام کے سلسلے میں ہیڈ مسٹریس محترمہ نانکہ گجر ہائر سیکنڈری سکول ریجنر زلاہور کو متعدد بار فون کیا اور text message بھی بھیجے لیکن اُس نے call back کی اور نہ ہی کوئی response دیا جبکہ call ہر دفعہ through بھی ہوئی۔ موبائل نمبر 0324-4440713 ہے۔ سکول contact کرنے کا یہ واحد نمبر ہے اور کوئی نمبر official بھی زیر استعمال نہیں۔ مذکورہ آفیسر نے میرے ٹیلی فون کا response نہ کر کے نہ

صرف میرا بلکہ ایوان کا استحقاق بھی مجروح کیا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن میں صرف وضاحت چاہوں گا تاکہ ایجوکیشن منسٹر صاحب کو convey بھی کر دوں۔ کیا یہ سکول پنجاب گورنمنٹ کا ہے یا رینجرز کا ہے؟

جناب چیئر مین: محترمہ عظمیٰ کاردار! کیا یہ سکول پنجاب گورنمنٹ کا ہے یا رینجرز کا ہے؟ محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! یہ لاہور میں سکول واقع ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کہ یہ پنجاب گورنمنٹ کے under آتا ہے یا نہیں۔ البتہ یہ سرکاری سکول ہے۔

جناب چیئر مین: لاء منسٹر صاحب صحیح فرما رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں نے اسی لئے وضاحت چاہی تھی بہر حال اس کو pending کر دیں۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: اگر یہ پنجاب گورنمنٹ کے under آتا ہے تو منظور کر لیں۔

تحریک التوائے کار

جناب چیئر مین: جی، اس کا جواب لینے کے لئے ہی pending کر رہے ہیں۔ اب ہم تحریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 18/5 جناب نصیر احمد کی ہے جو 2018 سے pending ہے، یہ وزیر تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے لیکن اس کا جواب نہیں آیا لہذا اس کا جواب آنا چاہئے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/137 چودھری اشرف علی کی ہے جو وزیر تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے لیکن اس کا جواب بھی نہیں آیا لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/222 شیخ علاؤ الدین کی ہے جو وزیر اوقاف و مذہبی امور سے متعلقہ ہے لیکن اس کا جواب

بھی نہیں آیا۔ یہ مورخہ 2019-1-14 کو move ہوئی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/18 محترمہ راحیلہ نعیم کی ہے جو محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلقہ ہے۔ جہانزیب کچھی تشریف رکھتے ہیں۔ کیا آپ جواب دینا پسند کریں گے؟

پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں پر سبسڈی میں کمی (۔۔ جاری)

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کچھی): جناب چیئر مین! ہمارا بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے کہ ہم ریٹ بڑھائیں اور نہ ہی کوئی issue ہے کہ ہم پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایے بڑھا رہے ہیں بلکہ ایسا معاملہ زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/84 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے جو انفارمیشن اینڈ کلچر سے متعلقہ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری جناب محمد ندیم قریشی موجود ہیں لہذا وہ اس کا جواب دیں گے۔ جی، قریشی صاحب!

ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے ڈرامے اور ڈانس سے

نئی نسل کے بگاڑ کا اندیشہ (۔۔ جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! جو national level پر media policy بنائی جاتی ہے۔ یہ federal government کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ provincial government اس حوالے سے جو اقدامات کر رہی ہے۔ وہ میں ان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہوں۔ ہم نے پنجاب میں جتنے بھی Punjab Arts Council کے زیر اہتمام ادارے ہیں وہاں سختی سے اس بات کو restrict کیا ہے۔ کہ کوئی بھی چیز اسلامی عقائد کے خلاف پیش نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی نظریہ پاکستان اور اخلاقی اقدار کے حوالے سے پیش کی جاسکتی ہے۔ اپنی فاضل ممبر سے میں یہ درخواست بھی کروں گا اور میں جناب سپیکر آپ کی وساطت سے اس مقدس ایوان کے ذریعہ بطور part of the assembly خود بھی federal government سے یہ درخواست کرتا ہوں۔ آج کل جو electronic media پر

جو ڈرامہ اور سیریل دیکھے جا رہے ہیں وہ واقعی ہماری اخلاقی، اسلامی اور معاشرتی اقدار کے بالکل against ہے لیکن پنجاب حکومت کا اس میں as such کوئی role نہیں ہے۔

MR. CHAIRMAN: Order in the House please.

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): میں ان کو اس بات پر یقین دلاتا ہوں جو چیز پنجاب حکومت کی domain میں آتی ہے وہاں ہم نے ان تمام چیزوں کی پابندی کی ہوئی ہے۔ پنجاب میں باقاعدہ ہر تھیٹر اور ہر Art Council پر Vigilance Committees کا کام کر رہی ہیں۔ district administration کسی بھی شخص کو یہ allow نہیں کرتی کہ وہ اسلامی اور ہمارے معاشرتی اقدار کے خلاف کوئی چیز پیش کر سکے۔ آپ کے توسط سے یہ چاہوں گا ہم وفاقی حکومت کو یہ ضرور request بجائے کہ وہ اس حوالے سے باقاعدہ نوٹس لیں۔ ہماری نوجوان نسل کے لئے اور ہمارے ماحول کو پرگندہ کرنے کے لئے یہ ہمارے پڑوسی ملک کی سازش تھی جس کو اب ہمارے چینل نے بھی adopt کر لیا ہے اور یہ باقاعدہ ایک مذموم سازش کے تحت ہماری نوجوان نسل کو اپنے اسلامی، اخلاقی اور مشرقی اقدار سے دور لے کر جا رہی ہے۔ یہ پنجاب حکومت کی domain نہیں ہے۔ Thank you sir۔

جناب چیئرمین: جی، جواب آچکا ہے۔ لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 133/19 شیخ علاؤ الدین کی ہے۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔ لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 332/19 رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 479/19 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے جو کہ انوائزمنٹ کے متعلق ہے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 805/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ یہ بھی move ہو چکی ہے۔ جو وزیر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان کے متعلق ہے۔ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 815/19 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار جناب محمد جہانزیب خان کھچی آپ کی منسٹری کے متعلق ہے۔

لاہور میں ٹرانسپورٹ کمپنی کی بسوں کی بندش (۔۔۔ جاری)

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئر مین! اس میں حکومت پنجاب پہلے ہی جو زائد المیاد گیس سلنڈر ہیں ان پر پابندی لگا چکی ہے۔ ہماری D.R.T.A وہ گاہے بگاہے اس کے اوپر inspection کرتی رہتی ہیں۔ پچھلے آٹھ ماہ میں ہم نے اس کے اوپر crackdown بھی کیا اور تقریباً 43 لاکھ تک اس پر جرمانے بھی کئے ہیں اس کو مزید یقینی بنائے گئے جو زائد المیاد گیس سلنڈر ہیں اس کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔

جناب چیئر مین! ایل ٹی سی روٹس پر پرائیویٹ آپریٹر 2012 سے چلا رہے تھے جن کا کنٹریکٹ 2019 میں ختم ہو گیا اور اب حکومت پنجاب کوشش کر رہی ہے کہ ہم ایل ٹی سی روٹس کو بحال کریں جس کے لئے ابھی ہمارے اے ڈی پی میں بھی تقریباً تین ارب روپے رکھا ہوا ہے کہ ایل ٹی سی کے روٹس کے اوپر eco-friendly busses چلائیں تو میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ان روٹس کو جلد بحال کر دیں گے۔

جناب عبداللہ وڑائچ: جناب چیئر مین! شکریہ، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے جواب آگیا ہے تو اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 861/19 ہے جو کہ سید علی حیدر گیلانی کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میرے پاس اس تحریک التوائے کار کا ابھی جواب نہیں آیا لہذا اسے pending فرمائیں تو میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 870/19 محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے جو کہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے لیکن منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار سید حسن مرتضیٰ، سید علی حیدر گیلانی، سید عثمان محمود، محترمہ شازیہ عابد اور محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے ہے جس کا نمبر 88/20 ہے جس کا جواب ندیم قریشی نے دینا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب چیئر مین! میرے پاس تو اس کا جواب نہیں آیا اس لئے میری آپ سے request ہے کہ آپ اس کو pending کر دیں تاکہ میں باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ سے انفارمیشن لے کر اس کا جواب دے سکوں۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں اور اگلی تحریک التوائے کار سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی 194/20 ہے جو کہ محکمہ صحت سے متعلق ہے لیکن منسٹر صاحبہ موجود نہ ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 307/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحبہ موجود نہ ہیں اس لئے اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار سید حسن مرتضیٰ، محترمہ شازیہ عابد کی لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحبہ میاں محمود الرشید اور پارلیمانی سیکرٹری بھی نہیں ہیں تو اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 309/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر فیاض الحسن چوہان بھی موجود نہیں ہیں لہذا اسے بھی pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 312/20 جناب سمیع اللہ خان کی move ہو چکی ہے تو میاں محمد اختر حیات پارلیمانی سیکرٹری ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ چونکہ ایک specific incident سے متعلقہ سمیع اللہ خان کی تحریک ہے کہ ایک بچی کی ڈور پھرنے سے ہلاکت ہوئی تھی تو جب تک اس کا میں specifically کوئی جواب نہ لے لوں تو اس پر بات نہیں کر سکتا اس لئے اس کو کل تک کے لئے pending کر دیں لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی میں دیکھ رہا تھا کہ اگر پہلے ہمیں یہ تحریک التوائے کار circulate ہوئی ہوتی تو definitely اس کا جواب لے کر آتے مگر چونکہ ابھی یہاں پر بتایا جا رہا ہے کہ فلاں فلاں تحریک ہیں، کیونکہ بہت سارا کام آپ کا pending ہے اس لئے سیکرٹریٹ کو بھی in order کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیں کم از کم پہلے پتہ ہو کہ ہمارا کیا بزنس آنے والا ہے۔ اب آج آپ نے جتنی تحریک التوائے کار take up کی ہیں تو کوئی منسٹر بھی انہیں اس طرح take up نہیں کر سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! مطلب یہ ہے کہ اس کا طریق کار یہ ہے کہ ہمیں پہلے پتا ہو کہ کون سا بزنس آرہا ہے تو ہم اس کو take up کر لیں۔ اس وقت میرے پاس جو تحریک التوائے کار ہیں یہ تین قسم کی ہیں جن میں to be moved, already moved and pending تو تین قسم کا بزنس تو نہیں چل سکتا۔ آپ اپنی comprehensive list بنا کر ہمیں دیں تاکہ ہم concerned Ministers کو دیں تو وہ جواب لے کر آجائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، ان تحریک التوائے کار کو دوبارہ circulate بھی کر دیں اور اگلے Tuesday تک تمام منسٹر صاحبان کی طرف سے جواب بھی آنا چاہئے۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ عشرت اشرف: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کے notice میں ایک دو باتیں لانا چاہ رہی ہوں جس طرح راجہ صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے اور بڑے اچھے انداز سے کہا ہے۔ میں کہتی ہوں کہ اس اسمبلی کے اوپر کرم ہے کہ راجہ صاحب یہاں موجود ہیں۔ میں ایک اور بھی گزارش کروں گی کہ ہم لوگ دو بجے کے اجلاس کے لئے آتے ہیں لیکن اجلاس چار بجے کے بعد شروع ہوتا ہے اور پھر ہر چیز pending ہو جاتی ہے اور ہم گھر کو چلے جاتے ہیں۔ اس سے بڑی کیا کرپشن ہو گی کہ TA, DA بھی لے رہے ہیں اور کام کوئی نہیں کر رہے تو اس طرف بھی توجہ دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اگر ہم کام نہیں کرنا چاہتے تو اجلاس نہ بلائیں تو خدا کے لئے ہر چیز pending نہ کریں، Question is pending اور جو بھی بزنس ہے وہ سارا ہی pending ہو گیا تو ہم کیوں نہیں pending ہو جاتے تو میں آپ کی اس طرف توجہ دلا رہی ہوں اس لئے مہربانی کر کے وقت پر اجلاس شروع کیا کریں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل وقت پر اجلاس شروع ہونا چاہئے لیکن کتنی اچھی اچھی قراردادیں آپ کے سامنے پاس ہوئی ہیں تو آپ انہیں appreciate کر دیں۔

محترمہ عشرت اشرف: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ pending نہ کریں بلکہ انہیں دوبارہ پیش کریں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ نیلم حیات ملک: شکریہ، جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری جناب محمد ندیم قریشی کی بڑی عزت کرتی ہوں اور انہوں نے بالکل صحیح جواب دیا لیکن میں ان کے دیے گئے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو ایک دفعہ میں تحریک التوائے کارپڑھ دوں تاکہ ایوان کو پتا چلے کہ میں کیا چیز چاہ رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! اگر آپ نے بولنا ہے تو بول لیں۔

ٹی وی چینلز پر دکھائے جانے والے لچر ڈانس سے نئی نسل کو

تباہی سے بچانے کے لئے فوری اقدامات کا مطالبہ

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب چیئرمین! میں ایوان کی توجہ دلانے کے لئے یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ملک کے ٹی وی چینلز پر تنقیدی نظر ڈالی جائے تو میڈیا جو ڈرامے ہماری نئی نسل کو دکھا رہا ہے وہ love story سے شروع ہو کر ساس بہو کے جھگڑوں پر ختم ہو جاتے ہیں اور topics پر نظر ڈالیں تو گھریلو جھگڑوں اور معاملوں میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے، شوہر پر شک کرنے، بیوی پر تہمتیں لگانے، ساس کی مکاریاں، بہو کی سازشیں، نشہ کی قسمیں اور دوسری قسم کے نشے کی بات ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! توجہ کریں کہ نئی نسل بگڑ رہی ہے، مارنگ شو کے نام پر جو vulgar ٹی وی اور لچر ڈانس دکھائے جاتے ہیں اور توجہ چاہتے ہیں کہ پروڈیوسرز کو بے لگام مت چھوڑیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی طرف سے اس کا جواب آیا ہے کہ یہ فیڈرل کا معاملہ ہے۔ میں اس معزز ایوان سے اور آپ سے بھی یہ request کرتی ہوں کہ ایوان کے ذریعے یہ معاملہ فیڈرل تک پہنچایا جائے کیونکہ ڈراموں نے بہت زیادہ حالات خراب کر دیئے ہیں۔ بچے، بچہ بگڑ رہا ہے، بچیاں بگڑ رہی ہیں جبکہ جوان نسل بگڑ رہی ہے اور یہ بہت اہم مسئلہ ہے لہذا اس کو serious لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل یہ بڑا اہم مسئلہ ہے لیکن پارلیمانی سیکرٹری نے آپ کو assurance دی ہے۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں ایک بڑے اہم مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کل بھی میں نے کوشش کی لیکن پتا نہیں سپیکر صاحب کو ہم سے کوئی زیادہ محبت ہے اس لئے انہوں نے ٹائم نہیں دیا۔ گزارش یہ ہے کہ پہلے بھی چھ مہینے قبل میں نے یہ بات اس ایوان کے سامنے رکھی تھی اور خاص طور پر راجہ بشارت صاحب کو request کی تھی کہ جو جانور باہر سے منڈی مویشیاں میں آتے ہیں بغیر فروخت کئے ان پر بھی یہ لوگ ٹیکس لے لیتے ہیں۔ اب تو یہ حال ہو گیا ہے کہ اگر کوئی اپنے حق کے لئے آواز بلند کرتا ہے یعنی جو لوگ مویشی فروخت کرنے کے لئے منڈی مویشیاں آتے ہیں تو ان کے اوپر باضابطہ طریقے سے پرچے ہو رہے ہیں۔ ہر تھانے میں دو دو، تین تین پرچے ٹھیکیدار حضرات کروا رہے ہیں تو میری راجہ صاحب سے یہ گزارش ہے پہلے بھی انہوں نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ اس کو ہم ختم کریں گے لیکن ابھی تک یہ ختم نہیں ہوا بلکہ اب اس میں اور تیزی آگئی ہے۔ میانوالی ضلع میں تقریباً تین چار منڈیوں میں بہت سارے لوگوں کے خلاف پرچے ہو چکے ہیں تو میری گزارش ہے کہ اس کا کوئی حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ اس پر کوئی adjournment motion لے آئیں please تو اس کو entertain کریں گے۔ انشاء اللہ

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

ملک احمد علی اولکھ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئر مین!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! کیا باقی بزنس pending ہو گیا ہے یا اسے take up کرنا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، اسے بھی لے لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): نہیں، جناب چیئر مین! پہلے پھر وہ لے لیں۔ اگر پوائنٹ آف آرڈر پہلے آنے ہیں تو بزنس ادھر ہی رہ جاتا ہے اس لئے آپ پہلے بزنس ختم کر لیں اور اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

جناب چیئر مین: جی، میں نے اولکھ صاحب کو پوائنٹ آف آرڈر دیا ہے تو اس کے بعد بزنس لے لیتے ہیں۔ جی، اولکھ صاحب!

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئر مین! حال ہی میں دریائے سندھ کے شدید کٹاؤ کی وجہ سے تحصیل کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ کی بڑی شہری آبادیاں راکھواں، بستی گنڈہ، بستی ڈپھی مکوڑی کٹاؤ کا شکار ہیں۔ مساجد سکول اور دیگر۔۔۔

جناب چیئر مین: اولکھ صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہے ہیں یا کوئی قرارداد پڑھ رہے ہیں؟

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئر مین! میں تحریک التوائے کارپڑھ رہا ہوں۔

جناب چیئر مین: اولکھ صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار ایجنڈے میں نہیں ہے۔

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئر مین! میں نے تحریک التوائے کار جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب چیئر مین: نہیں، اولکھ صاحب! ابھی اس کی باری نہیں آئی اور ایجنڈے میں شامل نہیں ہے اس لئے اسے پھر لے لیں گے۔
ملک احمد علی اولکھ: جی، ٹھیک ہے۔

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئر مین: اب ہم مورخہ 13- اگست 2021 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی پہلی قرارداد لیتے ہیں جو کہ شیخ علاؤ الدین کی ہے جو کہ پیش ہو چکی ہے جس پر متعلقہ وزیر خزانہ نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا لیکن آج منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اسے pending کرتے ہیں مگر اگلے Tuesday کو اس قرارداد کا جواب آنا چاہئے۔ دوسری زیر التواء قرارداد سید حسن مرتضیٰ کی ہے جو کہ موجود نہ ہیں اس لئے اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ تیسری زیر التواء قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

میل فی میل اساتذہ کو اکٹھے ڈیوٹی دینے کی بجائے علیحدہ علیحدہ

تعیینات کئے جانے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئر مین! میری قرارداد ہے کہ:

"صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد cases ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں male اور female اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ جہاں جہاں male اور female اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں، انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جاسکے۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد کیسز ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں female اور male اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہوں کہ جہاں جہاں female اور male اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جاسکے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس کو pending فرمادیں لیکن میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے ملک کی ایک نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ اس طرح discrimination کرنا کہ جہاں خاتون جائے گی وہاں مرد نہیں جاسکتا اور جہاں مرد جائے گا وہاں خاتون نہیں جاسکتی یہ کوئی مناسب بات نہیں رہے گی۔ میں ان سے استدعا کروں گا کہ دنیا بھر میں بلکہ اسلامی ممالک میں بھی اب خواتین کو مردوں کے ساتھ کام کرنے کے یکساں مواقع فراہم کئے جارہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح gender based پابندی لگانا کہ جن سکولوں میں مرد ٹیچر ہے وہاں پر خاتون نہیں ہوگی اور جہاں خاتون ہے وہاں مرد نہیں ہوگا پھر کل کو یہ مسئلہ بھی پیدا ہو جائے گا کہ خواتین ٹیچرز جب تنخواہ لینے کے لئے جائیں گی تو وہاں آگے خاتون ہی کیشئر بیٹھی ہونی چاہئے اور اگر بنک میں جائیں تو آگے خاتون کیشئر ہی ہونی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے اس لئے اس کو dispose of فرمادیں۔

جناب چیئر مین: چھپچھر صاحب! پھر آپ اس قرارداد کو واپس لے لیں کیونکہ راجہ صاحب کی بات تو صحیح ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپچھر: جناب چیئر مین! میں اس کو واپس نہیں لوں گا آپ متعلقہ منسٹر صاحب کو آنے دیں۔ یہ لاء منسٹر صاحب کا point of view ہے میرا point اس پر مختلف ہے۔ میری قرارداد میں کسی جگہ پر بھی compulsory کا element نہیں ہے۔ گزارش ہے کہ ہم

دیہاتی حلقوں کے رہنے والے ہیں، ہماری دیہاتی constituencies ہیں شہر کے اپنے problems ہیں اور دیہات کے اپنے problems ہیں۔ میں یہاں on the floor of the House آٹھ سے دس کیسز ایسے point out کر سکتا ہوں جو اسی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ میں نے قرارداد کی صورت میں ایک proposal دی ہے۔ فرض کریں کہ میرے حلقہ میں ایک بچیوں کا سکول ہے جہاں تین سیٹیں female کی خالی ہیں آپ نے وہ لیڈی ٹیچرز جو male سکول میں لگائی ہوئی ہیں ان کو female سکول میں لگالیں۔ آپ متعلقہ منسٹر صاحب کو آنے دیں میں اس پر argue کروں گا۔

جناب چیئر مین: چھپھر صاحب! کیا آپ اس قرارداد پر ووٹنگ میں جانا چاہتے ہیں؟
چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ متعلقہ منسٹر کو آنے دیں میں پھر اس پر بات کروں گا۔

جناب چیئر مین: چھپھر صاحب! لاء منسٹر صاحب نے اس پر بات کر دی ہے He is representing the Minister اب ہم اس پر ووٹنگ کروالیتے ہیں۔
یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبہ پنجاب میں محکمہ تعلیم میں متعدد کیسز ایسے دیکھنے کو ملے ہیں جہاں male اور female اساتذہ کو اکٹھے کام کرنے کی وجہ سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور اس سے بہت سے ناخوشگوار واقعات بھی وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہوں کہ جہاں جہاں male اور female اساتذہ اکٹھے کام کر رہے ہیں انہیں ان کی جنس کے مطابق سکولوں میں ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جاسکے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: چوتھی زیر التواء قرارداد جناب صہیب احمد ملک کی ہے وہ اس کو پیش کریں۔

تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے

تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دینے کا مطالبہ

جناب صہیب احمد ملک: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"تحصیل بھلوال جس کی آبادی 357331 ہے جو ضلع سرگودھا کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس سے دو تحصیلیں تحصیل بھیرہ جس کی آبادی 315148 اور تحصیل کوٹ مومن جس کی آبادی 453562 ہے۔ تحصیل بھیرہ کی مشرقی سرحد ضلع منڈی بہاؤ الدین سے اور تحصیل کوٹ مومن کی سرحد حافظ آباد اور تحصیل پھالیہ سے ملتی ہے اس طرح دونوں تحصیلوں کا فاصلہ سرگودھا شہر سے تقریباً 100 کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے جس سے عوام کو سرگودھا شہر جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"تحصیل بھلوال جس کی آبادی 357331 ہے جو ضلع سرگودھا کی سب سے بڑی تحصیل ہے جس سے دو تحصیلیں تحصیل بھیرہ جس کی آبادی 315148 اور تحصیل کوٹ مومن جس کی آبادی 453562 ہے۔ تحصیل بھیرہ کی مشرقی سرحد ضلع منڈی بہاؤ الدین سے اور تحصیل کوٹ مومن کی سرحد حافظ آباد اور تحصیل پھالیہ سے ملتی ہے اس طرح دونوں تحصیلوں کا فاصلہ سرگودھا شہر سے تقریباً 100 کلومیٹر سے زیادہ بنتا ہے جس سے عوام کو سرگودھا شہر جانے کے لئے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ معزز ایوان حکومت سے پر زور سفارش کرتا ہے کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن کو شامل کر کے تحصیل بھلوال کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! I oppose it
جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں صرف اس حوالے سے oppose کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے ایک clarification دینی تھی۔ معزز رکن نے جو کچھ فرمایا ہے چونکہ وہ اس علاقے کے نمائندے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہیں مجھ سے بہتر اپنے حلقہ کے حالات کا پتا ہے ظاہری بات ہے کہ یہ اپنے حلقہ کے لوگوں کے مفاد کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Reconstitutions of Districts and Tehsils کے لئے چیف منسٹر صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے اور وہ کمیٹی ابھی کام کر رہی ہے۔ میں نے محترم رکن سے یہ استدعا کی ہے کہ ان کے پاس جو بھی facts and figures ان تحصیلوں کو ضلع بنانے کے حوالے سے ہیں وہ مجھے دے دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ہم وہاں پر بھی consider کریں گے۔ جب بھی نئی تحصیلیں create ہوں گی یا نئے اضلاع create ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ میرٹ کی بنیاد پر اس ضلع کے قیام کو بھی زیر غور لایا جائے گا اور اس پر فیصلہ کیا جائے گا۔ بلکہ میں اس حد تک کہوں گا کہ جب ہم اس کمیٹی کی میٹنگ کریں گے اور جب ان کے اس کیس کو consider کیا جائے گا تو میں معزز رکن کو بھی دعوت دوں گا کہ وہ تشریف لائیں۔ چونکہ اس کمیٹی کو میں head کر رہا ہوں ہم ان کی بات سنیں گے اور جو مقامی انتظامیہ کی طرف سے ہمیں input ملے گی انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی ان سے share کریں گے۔

جناب چیئر مین: جی، ملک صاحب!

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! میں محترم لاء منسٹر صاحب کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے میری قرارداد کو consider کیا I will be obliged جب کمیٹی کی میٹنگ ہو تو I will be looking forward تاکہ بھلوال ضلع بن سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں زیر التواء قرارداد جناب محمد ارشد ملک کی ہے وہ اس کو پیش کریں۔

لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ملکی آبادی میں سسٹم پر سن

اور خواجہ سراء کے اعداد و شمار جاری کئے جانے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"معزز لاہور ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر WP. No. 7122/2017

محمد شفیق الرحمان بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں

وفاقی حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of

Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special

Persons کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی

اقسام کے گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی

حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ

چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special

Persons اور خواجہ سراء کے صوبہ وار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ

متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد و شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح

و بہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"معزز لاہور ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر WP. No. 7122/2017

محمد شفیق الرحمان بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں

وفاقی حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of

Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special

Persons کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی

اقسام کے گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی

حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Persons اور خواجہ سرا کے صوبہ وار اعداد و شمار فوری جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح و بہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!

I oppose it

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں honourable Minister صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی میری ذات کا کام نہیں ہے، کسی کا ذاتی issue نہیں ہے اور کسی پارٹی کا issue نہیں ہے۔ یہ وہ معاملہ ہے کہ جب یہاں پر ہم کوئی بات کرنے لگتے ہیں تو ہمیں چیئر سے direction آ جاتی ہے کہ یہ جو matter ہے یہ ہائی کورٹ میں ہے یا یہ سپریم کورٹ میں ہے تو میں بھی آج اسی honourable High Court کی direction کے حوالے سے ان لوگوں کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو اس معاشرے کا حصہ ہیں، special persons ہیں اور وہ بھی پاکستان کے شہری ہیں جو خواجہ سرا ہیں وہ بھی پاکستان کا شناختی کارڈ رکھتے ہیں اور انہیں بھی وہی rights اور وہی حقوق ملکیت ہیں جو مجھے اور آپ کو ہیں تو وہ fundamental rights جو پاکستان کا قانون ہمیں provide کرتا ہے اور جس 1973 کے آئین کے ہم تابع ہیں تو میں اس کے حوالے سے honourable Minister صاحب سے اور حکومت وقت سے یہ ضرور استدعا کروں گا اور میری humble submission ہے کہ اس پر کوئی kind consideration کی جائے ان لوگوں کے لئے جو پیدا ہوتے ہیں اور اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے کہ وہ بیچارے special person میں آ جاتے ہیں یہ ان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا تو اگر۔۔۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، please wind up کیجئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! اک گل تاں کرنی اے او گل وی نیں کرن دیندے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، آپ بات کریں۔ آپ کے پاس floor ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! اگر آپ bore ہو رہے ہیں تو بند کر دیتے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: نہیں، یہ کوئی بات ہے۔ آپ پانچ منٹ سے اوپر لے گئے ہیں، آپ wind up بھی کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ ان کی بات ہے جن کی کوئی بات کرتا نہیں ہے۔ میں تو آج ان کی بات کر رہا ہوں۔ اس لئے تو مجھے آپ کو پچیس منٹ دینے چاہئیں۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، سبحان اللہ چلیں! آپ بسم اللہ کریں اور جلدی wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں اس سے آگے بات کرتا نہیں ہوں چونکہ آپ کا سننے کا موڈ نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، Thank you، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے جو فرمایا ہے کہ special person کی کوئی بات نہیں کرتا تو اس لئے میں بات کر رہا ہوں اور انہوں نے ہائی کورٹ کے فیصلے کا بھی حوالے دیا۔ ظاہری بات ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد ہونا ہے اس میں کوئی دورائے نہیں ہے لیکن ان کی قرارداد کو اگر مزید آگے غور سے دیکھا جائے تو انہوں نے کہا ہے کہ six census ہوئی ہے اس کے نتائج کے مطابق figure ہیں جو دیئے ہیں تاکہ صوبے اس پر آئندہ کے لئے allocation کر سکیں تو ان کی خدمت کے لئے عرض کرنا چاہتا تھا اور اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ ابھی گورنمنٹ نے census announce کئے ہیں اور جب تک نئے census کے نتائج نہیں آجاتے یہ figures release نہیں کئے جاسکتے۔ جیسے ہی نئے census ہوں گے تو جو بھی نئے figures آئیں گے ان کو release بھی کیا جائے گا اور special person کے لئے اس کے مطابق کوٹ

بھی رکھا جائے گا، جابز کا کوٹہ رکھا جائے اور ترقیاتی فنڈز بھی رکھے جائیں گے بلکہ سب کچھ کیا جائے گا لیکن بنیاد بنانے کے لئے ہمیں figures چاہئیں تو figures ہماری موجودہ مردم شماری سے نہیں ملتے اور آپ مجھے سے بہتر جانتے ہیں کہ بعض صوبوں کو مردم شماری پر اعتراض تھا۔ اب فیڈرل گورنمنٹ نے already ایک نئی مردم شماری announce کر دی ہے تو اس کے آنے تک ہمیں انتظار کرنا پڑے گا۔ so میں سمجھتا ہوں کہ جتنے معزز رکن کے special person کے لئے جذبات ہیں میرے بھی اتنے ہیں اور اس پورے معزز ایوان کے اتنے ہی ہیں اور ہم سب کو ان کے جذبات کی قدر ہے لیکن موقع آنے پر انشاء اللہ تعالیٰ ان کے جذبات کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ Thank you sir.

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب کی assurance بھی آگئی ہے اور ہائی کورٹ کی decision بھی ہے تو انشاء اللہ اس پر عمل ہو گا۔ اب آپ قرارداد واپس لینا چاہتے ہیں یا ووٹنگ کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جیسے لاء منسٹر صاحب نے بڑی مہربانی فرمائی۔ میں ان کی اس بات کی قدر کرتا ہوں کہ انہوں نے میری قرارداد کو considered کیا تو میں ووٹنگ میں جانے کی بجائے، چونکہ جب انہوں نے اس بات پر اپنی رائے دے دی اور وہ اس کے خلاف نہیں ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ sixth census کا جو ایک لفظ ہے اگر اسے omit کر دیا جائے اور اسے پہلے کی مردم شماری کے مطابق جاری کر دیں تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، میں نے آپ سے پوچھا ہے کہ آپ ووٹنگ کرنا چاہتے ہیں یا واپس لینا چاہتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میری عرض تو سن لو۔

جناب چیئرمین: جی!

جناب محمد ارشد ملک: اگر یہ اس sixth census کو omit کر دیں تو۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"معزز ہائی کورٹ لاہور نے رٹ پٹیشن نمبر 7122/2017 WP.No. محمد شفیق

الرحمن بنام وفاق پاکستان کی شنوائی کرتے ہوئے اپنے حتمی فیصلے میں وفاق

حکومت اور پاکستان بیورو آف شماریات (Pakistan Bureau of Statistics) کو حکم دیا تھا کہ مردم شماری کے عمل کے دوران Special Person کی حقیقی تعداد کو صنفی بنیادوں پر شمار کرنے کے لئے فارم 2 میں افراد کی اقسام کی گنتی کے کوڈز کی تعداد بڑھائی جائے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چھٹی مردم شماری کے عبوری نتائج کی روشنی میں ملکی آبادی میں Special Person اور خواجہ سرا کے صوبہ وار اعداد و شمار فوری طور پر جاری کئے جائیں تاکہ متعلقہ صوبائی حکومتیں ان اعداد و شمار کی روشنی میں آئندہ بجٹ میں ان افراد کی فلاح و بہبود کے لئے حقیقی بجٹ مختص اور مؤثر اقدامات کرنے کے قابل ہوں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئر مین: چھٹی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات کے خاتمہ کے لئے
فی الفور اقدامات کرنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین!

"اس معزز ایوان کے مشاہدے میں ہے کہ خواتین خصوصاً بچوں اور بچیوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جو پنجاب اور پاکستان کے عوام کے لئے شدید باعث تشویش ہے اور عوام خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ ہر روز تمام اخبارات میں ایسے اندوہناک واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں اور یہ کہنے میں کوئی دو رائے نہیں کہ غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے جن سے نمٹنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سطح پر جنسی زیادتی کے ناسور کے خاتمے کے لئے پوری قوت سے فوری اور دائمی اقدامات کئے جائیں۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس معزز ایوان کے مشاہدے میں ہے کہ خواتین خصوصاً بچوں اور بچیوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جو پنجاب اور پاکستان کے عوام کے لئے شدید باعث تشویش ہے اور عوام خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ ہر روز تمام اخبارات میں ایسے اندوہناک واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں اور یہ کہنے میں کوئی دوائے نہیں کہ غیر معمولی حالات پیدا ہو چکے جن سے نمٹنے کے لئے غیر معمولی اقدامات کی ضرورت ہے۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ہر سطح پر جنسی زیادتی کے ناسور کے خاتمے کے لئے پوری قوت سے فوری اور دائمی اقدامات کئے جائیں۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں اس کو oppose تو نہیں کرتا لیکن میں وضاحت ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے یہ درست ہے اور پورے معاشرے میں خاص طور پر پچھلے کچھ عرصہ میں جو واقعات رونما ہوئے اس کے لئے تشویش ضرور پائی جاتی تھی اور پراونشل گورنمنٹ کو بھی اس حوالے سے تشویش تھی اور اسی تشویش کے تحت ہم نے کچھ ایسے اقدامات اٹھائے ہیں کہ جن کے تحت میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ واقعات کم سے کم ہوں۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بچوں سے زیادتی کے روک تھام اور مقدمات کا اندارج اور تفتیش سے متعلق IG صاحب باقاعدہ طور پر instructions جاری کیں ہیں اور انہیں daily monitor بھی کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کے حوالے سے ایک app متعارف کرائی گئی ہے جہاں اس قسم کے زیادتی کے کیسز علیحدہ رپورٹ کروائے جاسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہمارے ہاں کچھ عرصے سے بالخصوص پراونشل گورنمنٹ کے حوالے سے Women Protection Authority یا خواتین کے حقوق سے متعلق جو ادارے ہیں وہ بھی active ہوئے ہوئے ہیں ، سیمینار بھی کروائے جا رہے ہیں اور لوگوں کو آگاہی بھی دی جا رہی ہے تو گورنمنٹ

administratively اور politically اقدامات بھی کر رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ ہر لحاظ سے اس بات سے آگاہ ہے اور میں محترمہ سے استدعا کروں گا کہ وہ اپنی قرارداد پر لیس نہ کریں اور حکومت already اقدامات کر رہی ہے۔ ہم مزید ان سے معاونت چاہئیں گے وہ جو حکم فرمائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ مزید ان اقدامات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب نے assurance دی ہے اور پولیس کے SOPs ہیں وہ بھی آپ کو بتائے ہیں تو آپ اس پر کیا کہتی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین! جی، ٹھیک ہے میں منسٹر صاحب کی بات سے اتفاق کرتی ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، Thank you very much. Disposed of. اب ہم ایجنڈے پر موجودہ قراردادیں take up کرتے ہیں۔ اگلی قرارداد بھی محترمہ خدیجہ عمر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پاکستان میں خواجہ سراء کی اکثریت عام لوگوں کے روئے

سے عدم تحفظ اور احساس کمتری میں مبتلا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین!

”یہ ایوان بڑی شدت اور سنجیدگی سے محسوس کرتا ہے کہ پاکستان میں transgender افراد کی 99 فیصد تعداد نہایت کسمپرسی اور دکھ بھری زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی اکثریت بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ اس کے برعکس مہذب معاشروں میں transgender سے عام افراد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے جہاں وہ ہر شعبہ زندگی میں بغیر کسی احساس کمتری (Inferiority Complex) کے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں اور عام لوگوں کا رویہ بھی ان سے برابری کا ہوتا ہے لیکن یہ ایک ستم ہے کہ ہمارے ملک میں ہر جگہ وہ تضحیک اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر transgender افراد کی تعلیم و تربیت بشمول فنی تعلیم کے

لئے ایک جامع منصوبہ بنائے، ان کے والدین کو ان کی ابتدائی تعلیم دلوانے کے حوالے سے پابند کرے اور ان کو زندگی کے ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے، ان کو حالات کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے اور ان کی زندگی آسان بنانے کے لئے حکومتی اور پرائیویٹ اداروں میں ان کی ملازمتوں کو یقینی بنائے۔"

جناب چیئر مین: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان بڑی شدت اور سنجیدگی سے محسوس کرتا ہے کہ پاکستان میں Transgender افراد کی 99 فیصد تعداد نہایت کسمپرسی اور دکھ بھری زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی اکثریت بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ اس کے برعکس مہذب معاشروں میں Transgender سے عام افراد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے جہاں وہ ہر شعبہ زندگی میں بغیر کسی احساس کمتری (Inferiority Complex) کے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں اور عام لوگوں کا رویہ بھی ان سے برابری کا ہوتا ہے لیکن یہ ایک ستم ہے کہ ہمارے ملک میں ہر جگہ وہ تضحیک اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر Transgender افراد کی تعلیم و تربیت بشمول فنی تعلیم کے لئے ایک جامع منصوبہ بنائے، ان کے والدین کو ان کی ابتدائی تعلیم دلوانے کے حوالے سے پابند کرے اور ان کو زندگی کے ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے، ان کو حالات کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے اور ان کی زندگی آسان بنانے کے لئے حکومتی اور پرائیویٹ اداروں میں ان کی ملازمتوں کو یقینی بنائے۔"

جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ میرے متعلقہ نہ ہے یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے لیکن اس سلسلے میں اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں اور اگر چیز اس کو pending کرنا چاہتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہے اور اگر منظور فرمانا چاہتی ہیں تب بھی مجھے اعتراض نہیں ہے کیوں گورنمنٹ already اس حوالے سے اقدامات کر رہی ہے اگر محترمہ اُن اقدامات سے مطمئن نہیں تو آپ بے شک اس کو منظور کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر!

جناب چیئر مین: جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئر مین! میں چاہوں گی کہ اس قرار داد کو منظور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان بڑی شدت اور سنجیدگی سے محسوس کرتا ہے کہ پاکستان میں Transgender افراد کی 99 فیصد تعداد نہایت کمپرسی اور ڈکھ بھری زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی اکثریت بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ اس کے برعکس مہذب معاشروں میں Transgender سے عام افراد کی طرح سلوک کیا جاتا ہے جہاں وہ ہر شعبہ زندگی میں بغیر کسی احساس کمتری (Inferiority Complex) کے اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں اور عام لوگوں کا رویہ بھی ان سے برابری کا ہوتا ہے لیکن یہ ایک ستم ہے کہ ہمارے ملک میں ہر جگہ وہ تضحیک اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت پاکستان صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر Transgender افراد کی تعلیم و تربیت بشمول فنی تعلیم کے لئے ایک جامع منصوبہ بنائے، ان کے والدین کو ان کی ابتدائی تعلیم دلوانے کے حوالے سے پابند کرے اور ان کو زندگی کے ہر شعبے میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ معاشرے میں باعزت زندگی گزار سکیں۔ حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے، ان کو حالات

کے رحم و کرم پر نہ چھوڑے اور ان کی زندگی آسان بنانے کے لئے حکومتی اور

پرائیویٹ اداروں میں ان کی ملازمتوں کو یقینی بنائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئر مین: جی، اگلی قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پچھلی قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ اپنی اس قرارداد کو پیش کر لیں۔

خواتین امن کونسل کو قانونی حیثیت دینے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"معاشرے سے انتہا پسندی کے خاتمے اور امن و ہم آہنگی کے فروغ کے لئے خواتین کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ ایک خاتون پورے معاشرے کو پروان چڑھاتی ہے۔ اسی سلسلے میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender میں سٹریٹنگ نے ایک خواتین امن کونسل تشکیل دی ہے جس کی پیٹرن ان چیف مسز گورنر پنجاب اور کنوینیئر چیئر پرسن سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender میں سٹریٹنگ کو بنایا گیا، اس کونسل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کی خواتین شامل ہیں، جس میں پنجاب کی مختلف یونیورسٹیز کی خواتین وائس چانسلرز، تمام سیاسی جماعتوں کی خواتین ایم پی ایز، سوشل ورکرز، ٹرانسجینڈرز، خصوصی خواتین اور اقلیتی نمائندگی شامل ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس خواتین امن کونسل کو قانونی حیثیت دی جائے اور معاشرے میں امن و امان کے فروغ اور ہم آہنگی کے لئے خواتین کے کردار کو بڑھانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

جناب چیئر مین: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"معاشرے سے انتہا پسندی کے خاتمے اور امن و ہم آہنگی کے فروغ کے لئے خواتین کا کردار انتہائی اہم ہے کیونکہ ایک خاتون پورے معاشرے کو پروان چڑھاتی ہے۔ اسی سلسلے میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender میں سٹریمنگ نے ایک خواتین امن کونسل تشکیل دی ہے جس کی پیٹرن ان چیف مسز گورنر پنجاب اور کنوینئر چیئر پرسن سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender میں سٹریمنگ کو بنایا گیا، اس کونسل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کی خواتین شامل ہیں، جس میں پنجاب کی مختلف یونیورسٹیوں کی خواتین وائس چانسلرز، تمام سیاسی جماعتوں کی خواتین ایم پی ایز، سوشل ورکرز، ٹرانسجینڈرز، خصوصی خواتین اور اقلیتی نمائندگی شامل ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اس خواتین امن کونسل کو قانونی حیثیت دی جائے اور معاشرے میں امن و امان کے فروغ اور ہم آہنگی کے لئے خواتین کے کردار کو بڑھانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔"

جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اس حوالے سے وزیر ترقی خواتین محترمہ آشفہ ریاض بات کریں گی۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر ترقی خواتین محترمہ آشفہ ریاض!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ آشفہ ریاض): جناب چیئر مین! سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender میں سٹریمنگ محکمہ ترقی خواتین کے انتظامی کنٹرول میں نہیں ہے خواتین امن کونسل کے قیام کا معاملہ محکمہ ترقی خواتین کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا تاہم پنجاب اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے Gender میں سٹریمنگ اینڈ لاء اینڈ پارلیمانی امور ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ کے ذریعے فوری صورت میں قانون سازی کے لئے اقدامات اٹھا سکتی ہے جب کہ محترمہ تنزیلا عمران کو پہلے ہی چیف منسٹر ٹاسک فورس برائے محکمہ ترقی خواتین کا چیئر پرسن بنا دیا گیا ہے اور باقاعدہ یہ کمیٹی کام کر رہی ہے بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! منسٹر صاحبہ فرما رہی ہیں اس حوالے سے already اسمبلی کی کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے جو رولز آف بزنس میں ہے اور جناب چیف منسٹر صاحب نے بھی ایک کمیٹی بنائی ہے جو اس پر کام کر رہی ہے۔ اس معاملہ کی قانونی حیثیت لاء منسٹر صاحب بہتر بتا سکتے ہیں۔ آپ اس قرارداد کے ذریعے کوئی قانون پاس کرنے جارہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! محترمہ عظمیٰ کاردار صاحبہ پنجاب اسمبلی کی اس حوالے سے کمیٹی ہے اُس کی چیئر پرسن بھی ہیں میں آپ کے توسط سے محترمہ تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں اور دیگر بھی ہمارے چیئر مین اور چیئر پرسن حضرات جو کمیٹیز کے سربراہان ہیں جو تشریف فرما ہیں میں اُن سے عرض کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ہم اپنے رولز آف بزنس میں تبدیلی لائے ہیں اور پنجاب اسمبلی کی کمیٹیز کو ہم نے اختیار دیا ہے وہ اپنی کمیٹی کی میٹنگ بلا سکتے ہیں اور کوئی بھی recommendations گورنمنٹ کو بھیجوا سکتے ہیں لیکن اُس کے لئے ایک طریق کار ہے اور طریق کار یہ ہے کہ انہوں نے جو recommendation بھیجی ہے وہ اپنے concerned department کو بھیجی ہے اور ڈیپارٹمنٹ وہ recommendation summary کی صورت میں چیف منسٹر صاحب کو پہنچائے گا تو میں سمجھتا ہوں یہ اس ایوان سے متعلق بات نہیں ہے کہ جو ایک کونسل انہوں نے بنائی اور اُس کونسل کو قانونی حیثیت دینے کی بات کر رہی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں قانون اور ضابطے میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ کسی کونسل کو جو گورنمنٹ نے خود نہ بنائی ہو اُس کو قانونی حیثیت دے دی جائے تو یہ اس اسمبلی کی purview میں نہیں آتی بطور چیئر پرسن سٹینڈنگ کمیٹی جو ان کی recommendations ہیں اپنے متعلقہ محکمہ کو دیں وہ اُن کو چیف منسٹر صاحب تک پہنچا دیں گے اور چیف منسٹر صاحب اُس وقت احکامات بھی جاری کریں گے لیکن as such کونسل کو یہاں سے legally cover نہیں دیا جاسکتا۔

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب کا point of view آگیا ہے کہ یہاں اسمبلی میں اس قرارداد کے ذریعے we cannot make the law تو اگر آپ نے قانون بنوانا ہے اس کو legalize کروانا تو through proper channel اس matter کو اپنی کمیٹی میں لے کر جائیں وہاں سے

recommendation متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھیجیں پھر cabinet اس کو approve کرے گی پھر وہ یہاں آئے گی پھر ہم قانون بنادیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ Thank you so much to Honorable Law Minister and Minister for women Development انشاء اللہ تعالیٰ ہم لوگ یہی روٹ فالو کریں گے۔ so I withdraw my resolution. جناب چیئر مین: جی، یہ قرار داد disposed of ہوئی۔ اگلی قرار داد محترمہ شعوانہ بشیر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

خواتین پر تشدد، ریپ کرنے والے ملزمان کو فوری سزا دینے کا مطالبہ
محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:
"صوبے میں خواتین پر ہونے والے تشدد، ریپ، قتل اور جنسی ہراسگی کے بڑھتے ہوئے واقعات میں خوفناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ معصوم بچوں پر ہونے والے جنسی تشدد اور قتل کے واقعات معاشرے میں خوف و ہراس کا باعث بن رہے ہیں اس لئے اس ایوان کی رائے ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے اور ان ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ معاشرے میں امن اور انصاف کی فضا قائم ہو سکے۔"
جناب چیئر مین: جی یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبے میں خواتین پر ہونے والے تشدد، ریپ، قتل اور جنسی ہراسگی کے بڑھتے ہوئے واقعات میں خوفناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ معصوم بچوں پر ہونے والے جنسی تشدد اور قتل کے واقعات معاشرے میں خوف و ہراس کا باعث بن رہے ہیں۔ اس لئے اس ایوان کی رائے ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے ان مقدمات کا جلد از جلد

فیصلہ کیا جائے اور ان ملزمان کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ معاشرے میں امن اور انصاف کی فضا قائم ہو سکے۔"

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! I oppose.

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں نے بھی اس قرارداد کو oppose کرنا تھا۔ میں نے اس حوالے سے oppose کرنی تھی لیکن چلیں پہلے معزز ممبر اپنی بات کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: شکریہ۔ جناب چیئر مین! اس قرارداد کا آخری جو پیرا گراف ہے اس میں لکھا ہے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔ آپ دیکھیں کہ یہ ایٹو کتنا بڑھ چکا ہے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ آج کے جو resolutions کے pages ہیں ان میں تین قراردادیں تقریباً ایک ہی subject پر ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے اور اس کے بعد بھی ایک قرارداد اسی subject پر ہے لیکن اس میں جو کہا گیا ہے کہ ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے لگتا یہ ہے کہ ہم ان واقعات کا ذمہ دار براہ راست عدالتوں کو ٹھہرا رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ مقدمات کا فیصلہ کس نے کرنا ہے یعنی ہم عدالتوں کی طرف یہ ذمہ داری shift کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ عدالتوں میں بھی مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر ہوتی ہے کیونکہ مقدمات کی بھرمار ہوتی ہے باقی بار اور بنچر کے جو مسائل ہوتے ہیں وہ بھی اپنی جگہ پر ہیں جو کہ تاخیر کا سبب بنتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے لیکن اس سے پہلے بھی کچھ مرحلے آتے ہیں وہ مرحلے یہ ہیں کہ جب کوئی واقعہ ہوتا ہے پولیس نے اس واقعہ کی انویسٹی گیشن کرنی ہوتی ہے، Prosecution کا محکمہ ہے لیکن ہمیں اس قرارداد سے لگتا یہ ہے میں اپنی بات کو دہرا رہا ہوں لگتا یہ ہے کہ ہم نے تمام تر ذمہ داری judiciary کی طرف منتقل کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ میں پنجاب حکومت کی پولیس ڈیپارٹمنٹ کے عمل کی ایک جھلک آپ کو دکھاتا ہوں۔ پنجاب تو خیر بہت بڑا ہے صرف لاہور شہر میں ان واقعات جن کا

تذکرہ اس قرارداد میں کیا گیا ہے اس کے صرف لاہور شہر میں اب تک رواں سال میں تقریباً 369 کیسز رپورٹ ہوئے ہیں اور محکمہ پولیس کی انویسٹی گیشن میں 113 زیر تفتیش کیسز pending چل رہے ہیں جن میں 42 کیسز میں خواتین کے میڈیکل ہی پولیس نے نہیں کروائے ہیں۔ 91 کیسز کا ناقص تفتیش اور سہولیات کے فقدان کی وجہ سے ڈی این اے دیر سے کروایا گیا ہے جس کی وجہ سے اگر کسی خاتون کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے یا اس کیس کا کیا پس منظر ہے اس کا پتا نہیں چل سکتا کیونکہ جب آپ ڈی این اے کو دیر سے کروائیں گے تو پھر عدلیہ کے پاس رپورٹ بھی دیر سے جائے گی تو میری استدعا ہے کہ اس قرارداد میں یہ اضافہ کیا جائے کہ صرف مقدمات کے فیصلوں کا نہیں بلکہ اس میں یہ اضافہ کیا جائے کہ ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے محکمہ پولیس کی جانب سے منصفانہ تفتیش کر کے ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے یہ میری request ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے جو قرارداد تھی اس پر بھی میں نے یہی عرض کی تھی کہ گورنمنٹ اپنے طور پر اقدامات کر رہی ہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مقدمات کا جلد فیصلہ ہونا چاہئے جیسا کہ محترم سمیع اللہ خان نے فرمایا کہ شاید گورنمنٹ تاخیر کر رہی ہے حالانکہ آج پرائیویٹ ممبر ڈے ہے اور ایک پرائیویٹ ممبر کی طرف سے یہ تجویز آئی ہے کہ مقدمات کا فیصلہ جلد از جلد ہونا چاہئے۔ یہ قطعی طور پر نہیں ہے کہ قرارداد کے ذریعے یہ کہا گیا ہو کہ جو کیسز التواء کا شکار ہیں وہ عدلیہ کی وجہ سے ہیں یہ قطعی طور پر تاثر لینا میں سمجھتا ہوں کہ غلط ہے۔ میں بالکل اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ کسی بھی واقعہ کے رونما ہونے کے بعد اس کی different stages آتی ہیں جن میں انویسٹی گیشن ہوتی ہے اور فرائزک کے لئے چیزیں بھیجی جاتی ہیں اور پھر اس کی رپورٹ کا انتظار کرنا پڑتا ہے لیکن سمیع اللہ خان نے پولیس کی کارکردگی کے حوالے سے بات کی تو میں آپ کے توسط سے یہ بات۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ جناب سمیع اللہ خان نے لاہور پولیس کے حوالے سے بات کی اور وہ بات کسی figures کی بنیاد پر نہیں کر رہے تھے بلکہ جو محترمہ نے اپنی قرارداد میں figures دیئے تھے انہی کا وہ حوالہ دے رہے تھے۔ میں صرف دو مثالیں آپ کو دینا چاہوں گا کہ لاہور میں ہائی پروفائل کیسز میں سب سے زیادہ ہائی پروفائل کیس سیالکوٹ موٹروے تھا جو کہ ایک blind case تھا آپ خود اس بات کے شاہد ہیں کہ وہ ملزم کتنے دنوں میں trace ہوا، کتنے دنوں میں اس کا چالان مکمل ہوا، کتنے دنوں میں اس کا ٹرائل مکمل ہوا اور کتنے دنوں میں ملزم کو قانون کے مطابق قرارداد فی سزا دلوائی گئی۔ اسی طرح recently ایک واقعہ رونما ہوا ہے کہ رکشے میں دو خواتین ماں اور بیٹی سفر کر رہی تھیں ان کے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا آپ یقین کریں کہ چوبیس گھنٹے کے اندر لاہور پولیس نے اس کیس پر workout کر کے ملزمان کو گرفتار کیا اور انشاء اللہ ان کا بھی چالان مکمل کر کے ہم عدالت میں پیش کریں گے اور عدالت سے قرارداد فی سزا دلوائیں گے۔ میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے واقعات کا معاشرے پر impact ضرور ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات گورنمنٹ پر ایک عام شہری کا اس حد تک پریشر ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کو مارائے قانون ہی سزا دے دیں لیکن ان کو کیفر کر دار تک ضرور پہنچائیں یہ ہمارے معاشرے میں عام باتیں ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہاں پر گورنمنٹ کے اقدامات کی تعریف کرنی چاہئے کہ گورنمنٹ بجائے اس کے کہ مارائے قانون اقدام کی طرف جائے وہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ملزمان کو گرفتار بھی کرتی ہے اور چالان بھی پیش کرتی ہے اور عدالتوں سے quality prosecution کر کے سزا بھی دلواتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے میں بالکل بلاشبہ اس بات کا دعوے کر سکتا ہوں کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے ہماری پولیس نے heinous crime کے حوالے سے جو اقدام کئے ہیں وہ ہر لحاظ سے قابل تعریف ہیں اور بالخصوص CTD نے heinous crime اور terrorism کے حوالے سے پچھلے کچھ عرصے سے جو کردار ادا کیا ہے اس کی تعریف دوسرے صوبے بھی کرتے ہیں۔ میں اس معزز ایوان میں آپ کو ایک مرتبہ پھر assure کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم پہلے بھی اقدامات کر رہے تھے اور آئندہ کے لئے بھی

کریں گے اور ہماری یہ کوشش ہوگی کہ جو شخص ایسے گھناؤنے جرم میں ملوث ہوتا ہے اس کو جلد سے جلد قانون کے مطابق سزا ملنی چاہئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ شعوانہ بشیر! کیا آپ محترم وزیر قانون کی بات سے مطمئن ہیں؟ انہوں نے مقدمات کے حوالے سے یقین دہانی کروادی ہے۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب چیئرمین! میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہوں گی کہ میرا یہ کہنا کہ "جلد از جلد سزا دی جائے اور فیصلہ کیا جائے" اس کا مقصد یہ ہے کہ جب تک سزا نہیں ہوگی اور publically سب کو پتا نہیں چلے گا کہ فلاں مقدمے میں یہ سزا ہوئی ہے تب تک یہ جرم ختم نہیں ہوں گے۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ آئے روز بچوں کے ساتھ زیادتی کے واقعات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ اقدامات کرنے کے باوجود بھی ایسے واقعات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے میں نے اپنی قرارداد میں یہ کہا ہے کہ ایسے مقدمات کی قانونی کارروائی جلد از جلد مکمل کروائی جائے اور ملزمان کو سزا دلوائی جائے۔ جب تک سرعام واضح سزا نہیں دی جائے گی اور لوگوں کو پتا نہیں چلے گا تو اس وقت تک ایسے واقعات کی روک تھام نہیں ہو سکے گی۔ جس طرح کوئی ایک واقعہ رونما ہوتا ہے اور میڈیا اس کو highlight کرتا ہے اور اس بارے میں سب کو معلوم ہو جاتا ہے اسی طرح ایسے ملزمان کو دی جانے والی سزا کا بھی سب کو پتا چلنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی قرارداد میں یہ جو فقرہ ہے کہ "ان مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے" اس سے یہ تاثر جائے گا کہ ہم عدالت کو کوئی dictation دے رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں محترمہ شعوانہ بشیر صاحبہ سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی قرارداد واپس لے لیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! محترم وزیر قانون نے آپ کو گورنمنٹ کی efficiency کے بارے میں بتایا ہے اور ایک جملہ میں نے بھی عرض کیا ہے تو آپ مہربانی کر کے اپنے قرارداد کو واپس لے لیں۔

محترمہ شعوانہ بشیر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ یہ قرار داد dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی قرار جناب محمد عبداللہ وڑائچ کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس قرار داد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی قرار داد محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے۔ وہ اپنی قرار داد پیش کریں۔

صوبائی دارالحکومت میں پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لانے کا مطالبہ

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں یہ قرار داد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی دارالحکومت لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ رواں سال میں اب تک 369 مقدمات کا اندراج کیا گیا ہے۔ لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انویسٹی گیشن پولیس میں رواں سال کے اب بھی 113 کیسز زیر تفتیش ہیں۔ انویسٹی گیشن پولیس نے 42 متاثرہ خواتین کے میڈیکل بھی نہ کروائے۔ ناقص تفتیش کی وجہ سے 91 کیسز میں ڈی این اے ہی تاخیر سے کروایا گیا۔ سب سے زیادہ زیادتی کے کیسز صدر ڈویژن میں رپورٹ ہوئے جن کی تعداد 97 رہی۔ کینٹ ڈویژن جنسی زیادتی کے کیسز میں دوسرے نمبر پر رہا جن کی تعداد 80 ہے۔ ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں رواں سال 73 جبکہ سٹی ڈویژن میں 56 مقدمات رپورٹ ہوئے۔ لہذا اس ایوان کی وساطت سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر پولیس ریفارمز خاص طور پر پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لائی جائیں اور مذکورہ مقدمات میں ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی دارالحکومت لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ رواں سال میں اب تک 369 مقدمات کا اندراج کیا گیا ہے۔ لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انویسٹی گیشن پولیس میں رواں سال کے اب بھی

113 کیسز زیر تفتیش ہیں۔ انویسٹی گیشن پولیس نے 42 متاثرہ خواتین کے میڈیکل بھی نہ کروائے۔ ناقص تفتیش کی وجہ سے 91 کیسز میں ڈی این اے ہی تاخیر سے کروایا گیا۔ سب سے زیادہ زیادتی کے کیسز صدر ڈویژن میں رپورٹ ہوئے جن کی تعداد 97 رہی۔ کینٹ ڈویژن جنسی زیادتی کے کیسز میں دوسرے نمبر پر رہا جن کی تعداد 80 ہے۔ ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں رواں سال 73 جبکہ سٹی ڈویژن میں 56 مقدمات رپورٹ ہوئے۔ لہذا اس ایوان کی وساطت سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر پولیس ریفارمز خاص طور پر پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لائی جائیں اور مذکورہ مقدمات میں ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ معزز رکن نے اپنی قرارداد میں جو figures دیئے ہیں میں ان سے توافق نہیں کرتا کیونکہ انہوں نے تھانے کی سطح پر یا ایس۔ پی کی سطح پر حد بندی کو مد نظر رکھتے ہوئے figures دیئے ہیں۔ کہیں پر گھرز زیادہ ہوں گے اور کہیں پر کم ہوں گے لیکن اگر مجموعی طور پر پولیس کی کارکردگی کو دیکھنا مقصود ہو تو overall figures کے حوالے سے دیکھا جاسکتا ہے۔ میں پھر بھی معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں کہیں بھی ہم کمی محسوس کریں گے تو وہاں پر ضرور اقدامات کریں گے۔ انہوں نے ہماری پولیس کے دو تین سرکل کی نشاندہی کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر ہم اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ ایک چیز جس کی طرف انہوں نے بالخصوص اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے وہ انویسٹی گیشن ہے۔ انہوں نے تو پولیس ریفارمز کی بات کی ہے اگر پولیس ریفارمز کو مجموعی طور پر دیکھا جائے تو پھر معاملات کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ میں صرف تفتیش کے حوالے سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے معرض وجود میں آنے کے بعد تفتیش کو بہتر بنانے کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ تفتیش میں بہتری لانے کی وجہ سے blind cases کو بھی workout کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خاص طور پر یہ بات قابل غور ہے کہ ماضی میں انویسٹی گیشن برانچ کو directly پیسے نہیں دیئے جاتے تھے۔ ان کے پیسے DPOs کو بھیج دیئے جاتے تھے اور پھر آگے

DPOs کی صوابدید پر ہوتا تھا کہ وہ یہ رقم کہاں پر خرچ کرتا ہے۔ ہمارے سابقہ آئی۔ جی پنجاب پولیس انعام غنی صاحب نے باقاعدہ standing instructions کے تحت بجٹ میں investigation کے بجٹ کو علیحدہ کیا۔ پہلے انویسٹی گیشن کے لئے جو رقم ہم اضلاع کے DPOs کو بھیجتے تھے وہ اب ہم نے direct انویسٹی گیشن کو بھیجی ہے۔ ہماری حکومت میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ murder case میں تفتیش کا خرچہ بڑھا کر تقریباً 30 ہزار روپے کر دیا گیا ہے۔ ہمارے وہ معزز ممبران جن کا تعلق دیہاتی علاقوں سے ہے وہ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ پہلے عام طور پر یہی کہا جاتا تھا کہ پولیس کے پاس جائیں تو وہ کہتے تھے کہ کاغذ اور پنسل لے کر آئیں تاکہ FIR درج کی جاسکے۔ آج ہمارے تھانوں میں وہ حالات نہیں ہیں۔ اس میں بہتری آئی ہے لیکن اس کے باوجود میں محترمہ عنیزہ فاطمہ صاحبہ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ حالات کو مزید بہتر کیا جائے گا۔ جیسے جیسے ہمیں وسائل میسر ہوں گے ان کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم نیچے transfer بھی کریں گے تاکہ چلی سطح پر صورت حال کو بہتر بنایا جاسکے۔ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: محترمہ عنیزہ فاطمہ! وزیر قانون صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ تفتیش کے حوالے سے روشنی ڈالی ہے اور انشاء اللہ پولیس کی کارکردگی میں مزید بہتری آئے گی۔ کیا آپ اپنی قرارداد کو واپس لینا چاہیں گی یا اس پرووٹنگ کرائیں؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئر مین! یہ بہت زیادہ sensitive matter ہے۔ میں قطعاً کسی پر الزام نہیں لگا رہی کیونکہ یہ موضوع ایک دوسرے پر الزام لگانے والا نہیں ہے۔ یہ ہم سب کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ ایسے معاملات کی جانب توجہ مبذول کروائی جائے۔ صوبہ پنجاب میں بچوں کے ساتھ زیادتی کے بہت زیادہ واقعات ہو رہے ہیں۔ ہم بھی بچوں والے ہیں۔ ان مقدمات کے حوالے سے شروع سے لے کر آخر تک بہت تیزی کے ساتھ کام ہونا چاہئے تاکہ مجرم کو سزا مل سکے اور پھر اس کی سزا لوگوں کو نظر بھی آنی چاہئے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ پولیس نے highlighted cases پر کام کیا ہے لیکن وہ cases جو highlight نہیں ہوئے اور جو سامنے نہیں آ سکے ان پر بھی

کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں بھی ایک خاتون ہوں۔ میرے اور آپ کے گھر میں بھی بچے ہیں۔ خُدا نہ کرے لیکن ایسا واقعہ کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر طرف نظر رکھنی پڑے گی۔

جناب چیئر مین: محترمہ! کیا آپ اپنی قرارداد پر ووٹنگ کروانا چاہتی ہیں؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جی، ہاں۔

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی دارالحکومت لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ رواں ال میں اب تک 369 مقدمات کا اندراج کیا گیا ہے۔ لاہور میں رواں سال ہونے والے زیادتی کے مقدمات کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انویسٹی گیشن پولیس میں رواں سال کے اب بھی 113 کیسز زیر تفتیش ہیں۔ انویسٹی گیشن پولیس نے 42 متاثرہ خواتین کے میڈیکل بھی نہ کروائے۔ ناقص تفتیش کی وجہ سے 91 کیسز میں ڈی این اے ہی تاخیر سے کروایا گیا۔ سب سے زیادہ زیادتی کے کیسز صدر ڈویژن میں رپورٹ ہوئے جن کی تعداد 97 رہی۔ کینٹ ڈویژن جنسی زیادتی کے کیسز میں دوسرے نمبر پر رہا جن کی تعداد 80 ہے۔ ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں رواں سال 73 جبکہ سٹی ڈویژن میں 56 مقدمات رپورٹ ہوئے۔ لہذا اس ایوان کی وساطت سے مطالبہ ہے کہ فوری طور پر پولیس ریفاہ مز خاص طور پر پولیس کے تفتیشی نظام میں اصلاحات لائی جائیں اور مذکورہ مقدمات میں ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئر مین: اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 29- ستمبر 2021 بوقت دوپہر 00-2 تک کے لئے

ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

بدھ، 29- ستمبر 2021

(یوم الاربعاء، 21- صفر المظفر 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شماره 4

317

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29- ستمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

1- مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021 منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولر ائز کرنے کا کمیشن، پنجاب

2021 (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولر ائز کرنے کا کمیشن، پنجاب

2021 (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2021) جیسا کہ اسے مورخہ 4 مئی 2021 کو ایوان کی میز پر رکھا گیا اور

سینیٹرنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار

صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولر ائز کرنے کا کمیشن،

پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

318

3- مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب

2021 (مسودہ قانون نمبر 57 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت حتمی کرہ قواعد کے قاعدہ 96، 95، 154 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

319

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

بدھ، 29- ستمبر 2021

(یوم الاربعاء، 21- صفر المظفر 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 4 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب

سپیکر جناب پرویز الی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اموذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا ۝ وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا ۝ وَالنَّهَارُ إِذَا
جَلَّهَا ۝ وَاللَّيْلُ إِذَا بَغَشَّهَا ۝ وَالسَّمَاءُ وَمَا بَنَدَهَا ۝
وَالْأَرْضُ وَمَا طَحَّهَا ۝ وَنَفْسٌ وَمَا سَوَّهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا
وَتَقْوَاهَا ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۝
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۝ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ تَا۟تَا۟هُمُ سُقْيَاهَا ۝ فَكَذَّبُوهُ فَفَقَرُوا هَا ۝
فَدَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بَدَنِيَّاهُمْ فَسَوَّاهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۝

سورة النفس آیات 1-15

سورج کی قسم اور اس کی دھوپ کی O اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے چلے O اور دن کی جب وہ اُسے روشن کرے O اور رات کی جب وہ اسے بچھا لے O اور آسمانوں کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا O اور زمین کی اور اس ذات کی جس نے اسے پھیلایا O اور نفس انسانی کی اور اس کی جس نے اُسے درست کر کے بنایا پھر اس کو بدکاری سے بچھے اور پرہیزگار بننے کی سمجھ دے O کہ جس نے اپنے نفس کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا O اور جس نے اسے خاک میں ملا یا وہ نامراد رہا O قوم ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب پیغمبر کو جھٹلایا O جب ان میں سے ایک نہایت بد بخت اٹھا O تو اللہ کے پیغمبر صالح نے ان سے کہا کہ اللہ کی اوٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے خبردار رہو O مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اوٹنی کو مار ڈالا۔ تو ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب ان کو نیست و نابود کر دیا پھر سب کو برابر کر دیا O اور اللہ کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں O

وَالْعَلَمِ الْاَلْبَلَاغُ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خود میرے نبی نے بات یہ بتادی، لانی بعدی خود میرے
نبی نے بات یہ بتا دی ، لانی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی ، لانی بعدی
لمحہ لمحہ اُن کا طاق میں ہوا جگ لگانے والا
آخری شریعت کوئی آنے والی اور نہ لانے والا
لہجہء خدا میں آپ نے صدا دی، لانی بعدی
تھے اصول جتنے اُن کے ہر سخن میں نظم ہو گئے ہیں
دیں کے سارے رستے آپ تک پہنچ کر ختم ہو گئے ہیں
ذات حرفِ آخر، بات انفرادی، لانی بعدی
ارتقائے عالم کر دیا خدا نے صرف نام اُن کے
اُن کے بعد اُن کا مرتبہ کوئی بھی پائے گا نہ لوگو
ظلی یا بروزی اب کوئی پیغمبر آئے گا نہ لوگو
آپ نے یہ کہہ کر مہر ہی لگا دی ، لانی بعدی
ہر زمانہ سن لے یہ نوائے ہادی ، لانی بعدی

سوالات

(محکمہ تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں لائے لہذا یہ سوال نمبر 1397 dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1426 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل خانیوال و جہانیاں میں بغیر این او سی پٹرول پمپس لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*1426: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال کی تحصیل خانیوال اور تحصیل جہانیاں میں کتنے پٹرول پمپس ہیں جن کے

پاس محکمہ کے N.O.C جاری کردہ ہیں؟

(ب) تحصیل جہانیاں اور تحصیل خانیوال میں کتنے پٹرول پمپس پر پابندی لگائی گئی ہے؟

(ج) کیا محکمہ شکایات کرنے پر پٹرول پمپ کے خلاف کارروائی کرتا ہے کیا ان کی ڈیوٹی میں

شامل ہے کہ وہ گاہے بگاہے اپنے حلقوں کے پٹرول پمپس کا معائنہ کریں تاکہ ایسا غیر

قانونی کام کرنے والوں کو ڈر رہے؟

(د) چالان شدہ یونٹ جن کو جگہ سے اکھاڑ دیا گیا ہو مگر پھر وہی لوگ واپس اسی جگہ پر دوبارہ

اپنا یونٹ لگا لیتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے کیا قانون ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان):

- (الف) اب تک تحصیل خانیوال کے 52 پٹرول پمپس کو ماحولیاتی منظوری / این او سی جاری کئے گئے ہیں جبکہ تحصیل جہانیاں کے 23 پٹرول پمپس کو ماحولیاتی منظوری / این او سی جاری کئے گئے ہیں۔ (پٹرول پمپ کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)
- (ب) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے تحصیل خانیوال اور جہانیاں میں پیٹرول پمپس پر پابندی عائد نہ کی ہے۔ کمپنیوں پر پابندی عائد کرنا اوگرا (OGRA) کا اختیار ہے۔
- (ج) اگر کسی پٹرول پمپ کے خلاف آلودگی سے متعلق کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کے خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ ایکٹ (Punjab Environmental Protection Act 1997) کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاہم وقتاً فوقتاً پٹرول پمپس کا معائنہ کیا جاتا ہے۔
- (د) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ضلع خانیوال میں کوئی پٹرول پمپ نہیں اٹھاڑا ہے۔ اگر کوئی یونٹ موقع سے اٹھاڑ دیا جائے اور یونٹ کا مالک دوبارہ اپنا یونٹ لگائے تو مالک کے خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اور اس یونٹ کے خلاف کیس پنجاب ماحولیاتی ٹریبونل (PET) میں مزید کارروائی کے لئے دائر کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! محکمہ تحفظ ماحول نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے لیکن میرا سوال محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق نہیں تھا بلکہ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ پٹرول پمپس کے حوالے سے final NOCs وزارت داخلہ یا متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کی طرف سے جاری ہوتے ہیں لیکن جواب میں specifically محکمہ تحفظ ماحول کو mention کر دیا گیا ہے۔ لہذا میری استدعا ہے کہ میرا یہ سوال متعلقہ محکمے کو بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ نے NOC کے حوالے سے بات کی ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جی، جناب سپیکر! پٹرول پمپس کے حوالے سے جو final NOC جاری ہوتا ہے میں نے اس حوالے سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! ہم نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے کہ بنیادی طور پر پٹرول پمپس کے NOCs تو OGRA دیتا ہے۔ محترمہ واقعی صحیح فرما رہی ہیں کہ as such ہمارا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: OGRA نے یہ NOC دینا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! OGRA ان کی اتھارٹی ہے چونکہ یہ پٹرولیم کی منسٹری سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ پٹرول پمپس کا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جی، یہ پٹرول پمپس کے NOC سے متعلق سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ NOC تو OGRA ہی دے گا تب اگلا procedure ہو گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے یہی ذکر کیا ہے کہ کافی محکمہ جات سے NOCs لینے ہوتے ہیں اور پھر final NOCs متعلقہ ڈپٹی کمشنر جاری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کیسز کافی دفعہ میرے پاس بھی آئے ہیں اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ NOC دینے کے لئے ڈی سی کی ایک requirement ہے مثال کے طور پر ایک پٹرول پمپ OGRA نے دینا ہے تو پہلے OGRA والے ہی NOC دیں گے اس کے بعد ہی ڈی سی دے گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اس process میں سول ڈیفنس، ہائی وے، تحفظ ماحول اور باقی تمام متعلقہ محکمہ جات میں apply کرنا ہوتا ہے جب تمام متعلقہ محکمہ جات سے NOC جاری ہو جاتا ہے تو پھر final N.O.C متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے پاس بھیجتا ہے لیکن final ڈی سی ہی کرتا ہے لہذا میں final N.O.Cs کی بات کر رہی تھی۔

جناب سپیکر: اب آپ کا کیس کہاں پر ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا اپنا ذاتی کوئی کیس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ کے کسی جاننے والے کا ہو تو وہ بھی personally ہوتا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرے کسی جاننے والے کا بھی نہیں ہے۔ میں نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ ہمارے علاقوں میں بہت سارے ایسے پٹرول پمپس ہیں جو کہ بغیر کسی NOC کے چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اسے چھوڑیں وہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ آپ صرف اپنے کیس کی بات کریں۔
محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا ذاتی کوئی کیس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ کا اپنا کوئی کیس نہیں ہے اور آپ کے کسی جاننے والے کا بھی نہیں ہے تو پھر generally بات ہو رہی ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جی، generally بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں پھر general discussion بعد میں کر لیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! یہ for the sack of discussion نہیں ہے بلکہ یہ بڑا important مسئلہ ہے۔ آپ اسے easy لے رہے ہیں لیکن یہ بہت important مسئلہ ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! صحافی دوست بائیکاٹ کر کے پریس گیلری سے چلے گئے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں واپس لاؤں؟

جناب سپیکر: جی، بالکل اجازت ہے۔ آپ ان کو مناکر واپس لائیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! تباہی ہونے لگی ہے ہونڈیاں بائیکاٹ تے نہیں ہونا چاہیدا۔

(اس مرحلہ پر وزیر جیل خانہ جات جناب فیاض الحسن چوہان صحافیوں کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے تھوڑی دیر کے لئے اجازت دے دیں تو میں سوال پڑھ لوں چونکہ میں ابھی آئی ہوں؟

جناب سپیکر: وہ تو ہمیشہ پڑھا ہوا ہی تصور ہوتا ہے۔ آپ نے صرف سوال کا نمبر پڑھنا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! وہ تو مجھے پتا ہے لیکن میں خود سے کہہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے پڑھ کر آنا تھا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1510 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں دھواں پھیلانے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1510: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں دھواں پھیلانے والی گاڑیوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاڑیاں ماحول کی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں؟

(ج) حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں ابھی بھی بہت سی گاڑیاں ہیں جو کہ آلودگی کا باعث

بن رہی ہیں مگر ان کی تعداد اب بہت کم ہے ان کی تعداد میں مزید اضافہ نہیں ہو رہا۔

(ب) جی، ہاں! یہ بھی درست ہے کہ جو دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں شہر میں موجود ہیں یہ

ماحول کی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں۔

(ج) محکمہ ہذا لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی اور ٹریفک وارڈنز کے ساتھ مل کر دھواں چھوڑنے والی

گاڑیوں کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لا رہا ہے محکمہ ہذا نے جنوری 2018 سے

لے کر اب تک 9216 گاڑیاں چیک کی ہیں اور ان میں سے 1922 گاڑیوں کے چالان

کر کے مالکان کو زیادہ دھواں چھوڑنے پر - / 656,825 روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے

اور محکمہ کی طرف سے مزید کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر: اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو اب وہ کریں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوالوں کے لئے ہی جناب سے ٹائم مانگا تھا۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ، میں نے آپ سے یہی کہا تھا کہ اگر آپ مجھے دو سے تین منٹ دیں تو میں اپنا سوال پڑھ لیتی اور اس کا جواب بھی دیکھ لیتی پھر اس پر ضمنی سوال کر لیتی۔
جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے ضمنی سوال کر لیں پھر اسے دیکھ لیں گے۔ اس میں تو کوئی پڑھنے والی چیز ہی نہیں ہے، ایک دو لائنیں ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں معزز وزیر سے پوچھا تھا کہ گاڑیاں ماحول کی آلودگی کا سبب بن رہی ہیں اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں شہر میں موجود ہیں۔ اب معزز وزیر بتادیں کہ آپ ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہے ہیں اور اب تک کتنی گاڑیوں کے چالان کئے اور کتنے جرمانے کئے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! گاڑیوں کے چالان ٹرانسپورٹ والے دیکھتے ہیں یا پولیس والے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! جیسے آپ نے فرمایا دونوں محکمے اس میں involve ہوتے ہیں۔ بنیادی طور پر محکمہ تحفظ ماحول مانیٹرنگ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ سموگ کے نام سے ہماری ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جس کو obviously وزیر محکمہ تحفظ ماحول ہی head کرتا ہے اور ہم نے اس کی باقاعدہ طور پر تین میٹنگز کی ہیں۔ جیسے محترمہ نے گاڑیوں کے دھوئیں کا فرمایا جیسے فصلوں کو آگ لگاتے ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ فصلوں کو آگ لگانے کے حوالے سے ہم نے محکمہ زراعت کو directions دی ہوئی ہیں اور گاڑیوں کے دھوئیں کے حوالے سے محکمہ ٹرانسپورٹ اور پولیس ڈیپارٹمنٹ کو directions دی ہوئی ہیں اور ان سے plan بھی مانگا ہے لیکن ہم کسی بھی قانون اور قاعدے کے تحت یہ چالان نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: اگر چالان کرنا ہو تو وہ کون کرتا ہے، کیا ٹریفک پولیس کرتی ہے، کوئی سسٹم تو ہونا چاہئے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! بالکل سسٹم ہے۔ گاڑیوں کی maintenance کے ریکارڈ کو مرتب کرنا محکمہ ٹرانسپورٹ کی ذمہ داری ہے اور دھواں دینے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنا ٹریفک پولیس اور وارڈنز کی ذمہ داری ہے۔ محکمہ نے ان کو صرف monitor کرنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں محترمہ کے سوال کی وجہ سے نہیں بلکہ ویسے ہی اپنی information کے لئے پوچھ رہا ہوں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان چیزوں کا تدارک کون کرے گا اور کس پر ذمہ داری ڈالی جاسکتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! اگر لاہور کے بارے میں پوچھ رہے ہیں تو یہ CCPO کی ذمہ داری بنتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ راحیلہ نعیم صاحبہ! آپ کون سے شہر کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں؟ محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں لاہور شہر کے بارے میں ہی پوچھ رہی ہوں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو جرمانہ وصول کرتے ہیں وہ کس محکمہ کو جاتا ہے؟ جس محکمہ کو جرمانے کی رقم جاتی ہے میرا خیال ہے کہ ذمہ داری بھی اسی محکمہ کی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جرمانہ کون وصول کرتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! اگر محترمہ جواب کا جز (ج) پڑھ لیں تو ان کو اپنے سوال کا جواب مل جائے گا۔ ان کے ضمنی سوال کا جواب جز (ج) میں موجود ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب جز (ج) میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کہہ رہے ہیں کہ جواب کے جز (ج) کو پڑھ لیں تو اس میں پڑھنے والی کیا چیز ہے؟ میری بات سنیں۔ اصل میں ابھی تک یہ identify نہیں ہو رہا کہ یہ ذمہ داری کس کی ہے، کیا یہ CCPO، محکمہ ٹرانسپورٹ یا Licensing Authority کی ذمہ داری ہے؟ اگر پرانی گاڑیاں چل رہی ہیں اور وہ دھواں چھوڑ رہی ہیں تو ان کے license cancel ہونے چاہئیں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں تھوڑا سا وقت لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول کے ساتھ بہت سارے دوسرے محکمہ جات مل کر کام کرتے ہیں۔ جب بہت سے

محکمہ جات مل کر کام کریں گے تو تب ہی ہم تحفظ ماحول کے parameters کو meet کر سکتے ہیں۔ جہاں تک محترمہ کے specific سوال کا تعلق ہے اس میں دو departments involve ہوتے ہیں۔ گاڑیوں کی maintenance کی ذمہ داری محکمہ ٹرانسپورٹ کی ہوتی ہے اور last meeting میں ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ گاڑیوں کی maintenance کے لئے کیا لائحہ عمل تیار کر رہے ہیں۔ اس میں دوسرا محکمہ پولیس involve ہوتا ہے جو کہ سڑک پر دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں کو پکڑتے ہیں اور ان کا چالان کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹر بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ گاڑیوں کا چالان تو ٹریفک پولیس ہی کرتی ہے کیونکہ ہمارے پاس چالان کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان تین محکموں کی coordination کون کرتا ہے؟ جی، وزیر قانون! اس میں ذرا آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ "اک مرغی حرام پٹی ہوندی اے پتانیں ملّاں دی کنے نیں"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس میں تھوڑی سی confusion ہے۔ جس طرح پہلے سوال میں بھی آپ نے point out فرمایا ہے وہ دراصل ڈپٹی کمشنر کا ہی کام ہے۔ میں پہلے سوال کی بات کر رہا ہوں۔ ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست جاتی ہے، ڈپٹی کمشنر اسے تمام محکمہ جات کو circulate کرتا ہے، پھر ان سے N.O.Cs آتے ہیں اور پھر حتمی N.O.C ڈپٹی کمشنر ہی جاری کرتا ہے۔ اس کے بعد inspection اور جرمانے بھی وہی کرتے ہیں، seal اور de-seal بھی وہی کرتے ہیں۔ محکمہ کا وہ جواب درست نہیں تھا۔ اب بھی یعنی اس سوال میں بھی انہوں نے لکھ دیا ہے کہ محکمہ ہذا یعنی محکمہ تحفظ ماحول اتنے جرمانے کر چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جرمانہ محکمہ تحفظ ماحول والے نہیں کرتے بلکہ پولیس والے کرتے ہیں۔ پولیس والے دھواں چھوڑنے والی گاڑی کو چیک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ جرمانہ تو کر ہی نہیں سکتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، بالکل پولیس والے چالان کرتے ہیں اور یہ چالان فیس ہے۔ یہ جرمانہ نہیں بلکہ چالان فیس ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ اس نظام میں بہتری لانے کی ضرورت ہے کیونکہ ایک عام بندہ تو کاغذ لے کر ادھر ادھر پھرتا رہے گا اور اس کو پتا ہی نہیں چلتا کہ میں نے کدھر کدھر جانا ہے۔ وہ کبھی کسی کی سفارش کرواتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ آپ وفاقی حکومت میں جائیں، وہاں اوگرا والوں کو ملیں اور ان سے NOC لے کر آئیں۔ کوئی ایسا نظام وضع کیا جائے کہ جس سے عام آدمی کے لئے آسانی پیدا ہو سکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں محکمہ کو اس حوالے سے کوئی جامع پالیسی وضع کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں سوال سے ہٹ کر بات کر رہا ہوں۔ ویسے سوال کی spirit بھی یہی ہے کہ اس سسٹم میں کوئی بہتری لائی جاسکے۔ لوگوں کے لئے یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ آپ کے پاس لوگ آتے ہوں گے، میرے پاس بھی آتے ہیں اور سب کے پاس آتے ہیں۔ متعلقہ ڈپٹی کمشنر ان کو کبھی ایک محکمہ کے پاس اور کبھی دوسرے محکمہ کے پاس بھیج دیتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ معاملہ کافی حد تک streamlined ہو چکا ہے۔ اب صرف ڈپٹی کمشنر کو ایک درخواست دینی پڑتی ہے اور ڈپٹی کمشنر خود یہ درخواست باقی محکمہ جات کو بھیجتا ہے۔ جب متعلقہ محکمہ جات سے reports آجاتی ہیں تو وہ NOC جاری کر دیتا ہے۔ بعد میں چیکنگ بھی وہی کرتا ہے seal بھی وہی کرتا ہے اور جرمانے کے بعد de seal بھی وہی ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔ اس سوال میں صورتحال یہ ہے کہ پولیس ہی چالان کرتی ہے اور یہ رقم محکمہ پولیس کے چالان کے Head میں جاتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال پوچھ لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اس کے اندر تھوڑا سا ابہام اب بھی موجود ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جواب کے جز (ج) میں جرمانے کی جس رقم کا ذکر کیا گیا ہے کیا یہ رقم محکمہ تحفظ ماحول یا محکمہ پولیس کے اکاؤنٹ میں گئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! جو اتھارٹی چالان کرے گی اسی کے Head میں یہ رقم جائے گی۔ یہ رقم محکمہ تحفظ ماحول کے اکاؤنٹ میں نہیں جاتی۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جرمانے کرنے کا محکمہ تحفظ ماحول کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟ آپ نے N.O.C تو دے دیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! گاڑیوں کے N.O.C یا fitness certificate تو محکمہ پولیس اور محکمہ ٹرانسپورٹ والے دیتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول کا role تو آخر میں آتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے تو جرمانے کی رقم کا پوچھا ہے کہ وہ کس محکمہ کے پاس جاتی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بتادیں کہ جرمانے کی رقم کس محکمہ کے Head میں جاتی ہے؟ وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! یہ رقم محکمہ پولیس کے Head میں جاتی ہے اور پھر eventually حکومت کے خزانے میں جاتی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا کہ سڑکوں پر جو گاڑیاں دھواں چھوڑتی ہوئی چلتی ہیں وہ قانون کی violation کرتی ہیں اور پولیس کو authorized کیا گیا ہے کہ ایسی گاڑیوں کو پکڑ کر بند کیا جائے یا ان کا چالان کیا جائے۔ محکمہ تحفظ ماحول کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر محکمہ تحفظ ماحول کا کوئی monitoring role ہے تو اس کا کسی جگہ ذکر نہیں ہے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ نے دو کمپنیوں کو hire کیا ہوا ہے جو کہ fitness certificate جاری کرتی ہیں۔ اس کی violation کی سزا یعنی گاڑی بند کرنا، چالان یا جرمانہ کرنا پولیس کا کام ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس سوال کا جواب آگیا ہے۔ لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلے سوال کو لیتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش بھی سن لیں۔ میں کافی دیر سے کھڑا ہوں۔ جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج سوالات کی فہرست میں سب سے پہلا سوال میرا ہے۔ میں تھوڑی تاخیر سے پہنچا ہوں اور آپ نے شاید میرے سوال کو dispose of کر دیا ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس کو take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب! آپ اُس وقت خود موجود نہیں تھے اور آپ کی طرف سے کسی نے اس سوال کو pending کرنے کے لئے بھی نہیں کہا بہر حال آپ کے سوال کو لے لیتے ہیں۔ آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1397 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*1397: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع چنیوٹ میں کتنا عملہ تعینات ہے اس ضلع میں تحفظ ماحول کے ملازمین نے سال 2017-18 اور 2018-19 میں ماحولیاتی آلودگی اور آبی آلودگی

کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کن کن فیکٹریوں / کارخانوں / اداروں کو جرمانہ / سزا سال 2018 میں ہوئی؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سے ادارے / فیکٹریاں / کارخانہ جات ماحولیاتی آلودگی اور آبی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں؟

(د) کون کون سی ملیں / کارخانے اپنا Used Water اور Wastage صحیح طریق کار کے مطابق Dispose of نہیں کر رہے ہیں حکومت ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان):

(الف) ضلعی دفتر تحفظ ماحول چنیوٹ میں 6 افراد پر مشتمل عملہ تعینات ہے۔ ان میں 01 اسسٹنٹ ڈائریکٹر (BS-17)، 01 انسپکٹر (BS-13)، 01 فیلڈ اسسٹنٹ (BS-06)، 01 جوئینئر کلرک (BS-11)، 01 نائب قاصد اور 01 ڈرائیور شامل ہیں۔ ضلع چنیوٹ میں ماحولیاتی آلودگی (فضائی اور آبی آلودگی) پیدا کرنے والی تقریباً 32 بڑی فیکٹریاں ہیں۔ ان سالوں کے دوران ان فیکٹریوں کے ویسٹ واٹر، دھواں اور گیسوں کے اخراج کا لیبارٹری تجزیہ کیا گیا۔ ان میں سے 15 فیکٹریوں کی لیبارٹری رپورٹس پنجاب ماحولیاتی معیاروں سے متجاوز پائی گئیں۔ لہذا ان 15 فیکٹریوں کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت نوٹس جاری کئے گئے ہیں اور مزید کارروائی جاری ہے محکمہ ہذا کی کوششوں کی وجہ سے 22 یونٹوں نے فضائی آلودگی کو کم کرنے کے آلات (Cyclone) لگائے ہیں اور ان 22 یونٹوں میں سے 8 یونٹوں نے آلودہ پانی کو ابتدائی حد تک ٹریٹمنٹ کرنے کے لئے Lagoon اور Septic Tank تعمیر کئے ہیں (تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ مزید برآں عرض ہے کہ اکتوبر / نومبر 2018 کے دوران فضائی آلودگی پیدا کرنے والی 7 فیکٹریاں اور 8 اینٹوں کے بھٹوں کو متوقع سموگ کے پیش نظر وقتی طور پر سیل بھی کیا گیا تھا۔ جبکہ ہسپتالوں کے بائیومیڈیکل ویسٹ کی مناسب تلفی نہ کرنے کی وجہ سے 10 ہسپتالوں کو نوٹس جاری کئے گئے۔

علاوہ ازیں ان سالوں کے دوران 832 ماحولیاتی آلودگی (دھواں اور شور) پھیلانے والی گاڑیوں کے ٹریفک پولیس چنیوٹ کے تعاون سے چالان کئے گئے اور مبلغ - / 624000 روپے جرمانہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ ڈینگی مچھر کی روک تھام کے حوالے سے 8617 کباڑ خانوں، ٹائر شاپس، زیر تعمیر عمارات اور نرسریز کی انسپکشن کی گئیں اور جہاں ضروری پایا گیا انسدادی سرگرمیاں انجام دی گئیں۔

(ب) پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت جرمانہ کرنے کا اختیار پنجاب ماحولیاتی ٹریبونل لاہور اور سینئر سول جج / ماحولیاتی مجسٹریٹ چنیوٹ کے پاس ہے۔ اس وقت 04 کیسز ماحولیاتی

ٹریبونل میں زیر سماعت ہیں اور محکمہ کے احکامات کی عدم تعمیل کرنے والے مزید پونٹوں کے کیسز بھی ٹریبونل میں دائر کر دیئے جائیں گے۔ مزید برآں 18-2017 میں مختلف فیکٹریوں / کارخانوں، کباڑ خانوں اور ورکشاپس کے خلاف فضائی آلودگی / Public Nuisance پیدا کرنے پر متعلقہ پولیس سٹیشن میں پاکستان پینل کوڈ کے سیکشن 268 اور 278 کے تحت FIRs درج کروائی گئیں مجسٹریٹ درجہ اول نے مذکورہ پونٹوں کو مبلغ - / 163500 روپے جرمانہ کیا (تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) جواب ضمیمہ (الف) میں مندرج ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) جواب ضمیمہ (الف) میں مندرج ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ اس ضلع میں کون کون سے ادارے / فیکٹریاں / کارخانہ جات ماحولیاتی آلودگی اور آبی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں؟ اور میں نے اسی سوال کے جز (د) میں پوچھا ہے کہ کون کون سی ملیں / کارخانے اپنا Used Water اور Wastage صحیح طریق کار کے مطابق Dispose of نہیں کر رہے ہیں حکومت ان کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ جز (ج) اور جز (د) کے جواب کی تفصیل ضمیمہ (الف) میں موجود ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وقت ضمیمہ (الف) میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں 50 کے قریب فیکٹریوں کے صرف نام لکھے ہوئے ہیں۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ کون سی فیکٹری used water wastage صحیح طریق کار کے مطابق dispose of کر رہی ہے اور نہ ہی کوئی باقی تفصیل دی گئی ہے۔ اس جواب میں صرف فیکٹریوں کے نام لکھ دیئے گئے ہیں۔ اگر مان لیا جائے کہ یہ لوگ ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہے تھے تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟ میں نے اوپر اپنے سوال کے ایک جز میں یہ بھی پوچھا ہے لیکن کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ہمارا زیر زمین پانی بالکل خراب ہو رہا ہے۔ ہمارا علاقہ sweet water zone تھا۔ ہمارے علاقہ چینوٹ سے فیصل آباد کو پانی جاتا تھا۔ اب سب سے گندا ہمارا زیر زمین پانی ہو گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر سٹیل مل

ہے، وہاں پر گھی ملیں ہیں، وہاں پر شوگر مل ہے، رائس مل ہے، ٹیکسٹائل ملز ہیں، کیمیکل ملز ہیں۔ پہلے تو ملز والوں نے فیکٹریوں کے اندر boring کی ہوئی تھی وہ اسی تالاب میں پانی چھوڑتے تھے اور وہ پانی direct زمین میں چلا جاتا تھا۔ اب ہم نے کچھ شور شرابا کیا تو انہوں نے ڈرین میں پانی پھینکنا شروع کر دیا ہے اور کسی مل میں treatment plant نہیں لگا ہوا۔ وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ اس پر کوئی policy statement دیں کیونکہ پانی گندا ہو رہا ہے اور لوگ بیمار ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تحفظ ماحول! یہ کب کا سوال ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! یہ سوال 20 مارچ 2019 کا ہے۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے کوئی latest policy آئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے کچھ facts آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا جس کے لئے مجھے کچھ وقت درکار ہو گا۔

جناب سپیکر: تیس نیا سوال تے نہیں پادینا کوئی؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! تیس اس ایوان دے custodian اور۔ میں اس ایوان دے سامنے سارے facts رکھاں گا۔ میں تہانوں کچھ حقیقتاں تھوں آگاہ کرنا چاہنا آں۔ اُس دے ویج گزارش ایہہ ہے کہ آج توں پہلاں تن دفعہ میرے محکمے دے سوال آئے جس میں پہلی دو دفعہ سوالاں دادن نہیں آسکا کیونکہ اجلاس پہلے ای ملتوی ہو گیا۔ اُس توں بعد میرے محکمے دا Question Day 15-06-2020 سی۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔ آپ ایوان کو محکمے کی پالیسی کے بارے میں بتادیں کہ جن فیکٹریوں میں پانی کی treatment کی ضرورت ہے کہ گندا پانی ڈرین نہ کیا جائے۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! تمام NCO's میں یہ condition ہوتی ہے اور اُس کی implementation ہر DEO کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: یہ implementation کس کی ذمہ داری ہوتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! implementation کا انچارج DG ہوتا ہے۔ میں نے کوئی دو سال سے سیکرٹری صاحب سے request کی ہوئی ہے کہ اس حوالے سے ہم کوئی پالیسی بنالیں۔ میں آپ سے یہی عرض کر رہا ہوں کہ یہ سارے الزامات میرے پر آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تحفظ ماحول! یہ باتیں Question Hour میں نہیں ہوتیں۔ اب تو نئے سیکرٹری آئے ہیں اس سے پہلے آپ کے محکمے کے ایک اور سیکرٹری تھے، اُس سے پہلے ایک اور سیکرٹری تھے، اُس سے پہلے ایک اور تھے اور پھر اُس سے پہلے ایک اور سیکرٹری تھے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور! آپ ساتھ بیٹھ کر تحفظ ماحول کی پالیسی بنوادیں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! ایہہ گزارش کر دیاں گاتے ہو سکدا اے کہ جہڑے میرے قابل احترام دوست ایہہ سمجھ رہے نیں کہ میں کم نہیں کر سکدا یا مینوں کم کرنا نہیں آندا۔ جناب سپیکر: نہیں۔ تہانوں بڑا کم آؤندا اے۔ کوئی گل نہیں۔ تئیں بہہ جاؤ، تہانوں کم آؤندا اے۔ وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں عرض کراں گا کہ پلیز میری گل سُن لو۔ آگے تہاڈی مرضی اے، میں کی کہہ سکنا آں۔

جناب سپیکر: میں ایہہ گل سُننی ہوئی اے۔ تئیں ایہہ گل سُننا کے اوہناں نوں ضرور سواد دینا اے۔ مینوں سارا پتا اے۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں کسے تے پردے پاندیاں اپنی بے عزتی نہیں کرا سکدا۔

جناب سپیکر: کوئی بے عزتی نہیں ہو رہی، تئیں تشریف رکھو۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تئیں اپنی لڑائی وچ میرا بقایا نا بھل جانا۔ میرے علاقے دا پانی گندا اے، میں اُس لئی request کر رہا آں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اسیں تہاڈے پانی دا ای رولا کڈنے آں پئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش اے، میرے دلوں کوئی تنقید نہیں اے۔ قدرت دی طرفوں صاف پانی تے میرا حق اے۔ پورے فیصل آباد ڈاکیمیکل والا پانی میری ڈرین وچ سٹ دتا گیا اے۔ چودھری ظہیر صاحب بیٹھے نیں، ایہہ ساری عمر اوتھے شکار کھید دے رہے نیں۔ اہناں کو لوں بچھو ساڈا علاقہ کتنا sweet water zone ہائی۔ ہن ساڈا صاف پانی لے جاندا اے نیں تے اپنا گند پانی میرے حلقے تے میرے ضلع دے وچوں گزر کے دریائے چناب وچ پیندا اے جس دی وجہ توں سارا دریاوی برباد ہو گیا اے، مچھیاں مر گئیاں نیں، لوگ مر گئے نیں۔ میرے علاقے جتنی fertile land پورے پنجاب وچ نہیں ہونی اے۔ آج اوتھے جا کے دیکھو، ایک کیمیکل دی فیکٹری اے، میرا موضع رجوعہ اے اوہ جدوں وی exhaust کر دے نیں اوہدے وچ جانور مر دے نیں، تیار فصلیں سڑ جاندیاں نیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات صحیح ہے۔ یہ فیکٹریاں لگی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں خاندان پل رہے ہیں تو ان فیکٹریوں کو بند کرنے سے stay بھی جاتا ہے لیکن آپ کی بات بھی صحیح ہے کہ جو بھی کوئی نئی فیکٹری لگے اُس میں water treatment plant لازمی ہونا چاہئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نہیں آہندا کہ اوہ فیکٹریاں بند ہوں۔ اوہ بزنس کر رہے نیں، مزدوراں دے بچے پل رہے نیں اور اوتھے میرے علاقے دے لوگ ملازمت کر رہے نیں۔ میری ایہہ گزارش اے کہ جدوں پانی treatment کیتے بغیر ڈرین نہیں کرن دینا۔ جہڑیاں فیکٹریاں چل رہیاں نیں اوہ water treatment plant لو ان۔ آپ ruling دے دیں تاکہ اوہ اپنے دناں وچ treatment plant لو ان تے جے اوہ نہیں لو اندے تے اوہناں دیاں فیکٹریاں نوں بند کر دینا چاہیدا اے۔ انسان مر رہے نیں، جانور مر رہے نیں، فصلیں تباہ ہو ریاں نیں تے زمین بخر ہوندی جاندی اے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پالیسی میں ہے کہ جو بھی فیکٹری لگے گی اُس کی feasibility میں 2 percent softening plant کے لئے ہوتا ہے جو فیکٹریاں والے نہیں لگاتے اور یہ پیسے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول کو اُس پر

implementation کرانی چاہئے۔ سید حسین مرتضیٰ صاحب کی بات بالکل بجا ہے۔ ستارہ فیکٹری سے کیمیکل چلتا ہے مڑہ بلوچاں سے ہوتا ہوا یہ گند پانی دریا میں گرتا ہے اور اس کی slop 30 feet ہے اس لئے پانی نیچے کی طرف ہی جاتا ہے۔ اس کا واحد حل یہ ہے کہ فیکٹریوں میں softening plant لگیں تاکہ وہ پانی صاف ہو کر آگے جائے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب! یہ فیکٹری کب سے چل رہی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس فیکٹری کو 30 سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ لیکن اب یہ ایک فیکٹری نہیں ہے اور بھی بہت ساری فیکٹریاں لگ گئی ہیں اور کسی بھی فیکٹری کے پاس softening plant نہیں ہے لیکن اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے پالیسی موجود ہے لیکن یہ کام محکمہ ہی کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس معاملے کو دیکھ کر کوئی طریق کار نکالتے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میری اک گل عن لو۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں بہہ جاؤ۔ اگلا سوال جناب محمد ایوب کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہذا ان کے سوال نمبر 1173 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ فاروقی کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہذا ان کے سوال نمبر 1907 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1587 ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا کون سا سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1587 ہے اور میرا دوسرا سوال نمبر 2153 ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس آپ کا سوال نمبر 2153 ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1587 بھی ہے جو کہ نہیں بولا گیا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1587 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: دریائے راوی کے کنارے تار کو جلانے اور مردہ جانوروں

کے ڈھانچوں سے تیل نکالنے سے متعلقہ تفصیلات

- * 1587: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے کنارے شام کے وقت جگہ جگہ تانبے کی تار کو جلا یا جاتا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے راوی کے کنارے جانوروں کی باقیات سے تیل نکالنے کے لئے انہیں پگھلایا جاتا ہے؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو محکمہ نے انکے خلاف کیا کوئی کارروائی کی ہے، تو تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان):

- (الف) جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ بعض اوقات کچھ نامعلوم افراد رات کے اندھیرے میں دریائی علاقہ کی مختلف جگہوں پر پرانی تاروں کو کھلے عام جلاتے ہیں ان کے خلاف محکمہ وقتاً فوقتاً قانونی کارروائی کرتا رہتا ہے۔
- (ب) جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ دریائے راوی کے علاقہ کرول گھاٹی اور گلشن راوی میں چند مقامات پر کچھ افراد جانوروں کی چربی کو پگھلاتے ہیں جن کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی اور محکمہ تحفظ ماحول مل کر قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہیں۔
- (ج) غیر قانونی کھلے عام تاریں جلانے اور تیل نکالنے کے عمل سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کے خلاف محکمہ ہذا وقتاً فوقتاً قانونی کارروائی کرتا رہتا ہے محکمہ ہذا نے اب تک 14 ایسے یونٹس کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں بند کیا ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پروین چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی کے کنارے شام کے وقت جگہ جگہ تانبے کی تار کو جلایا جاتا ہے اور دوسرا اس سے related سوال یہ تھا کہ دریائے راوی کے کنارے جانوروں کی باقیات سے تیل نکالنے کے لئے انہیں پگھلایا جاتا ہے۔ اس پر محکمہ نے جواب میں آدھاتیر اور آدھا بٹیر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ بعض اوقات کچھ نامعلوم افراد رات کے اندھیرے میں دریائی علاقہ کی مختلف جگہوں پر پرانی تاروں کو کھلے عام جلاتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ان کے خلاف محکمہ وقتاً فوقتاً قانونی کارروائی کرتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توسط سے اس اہم مدعا پر آپ کی بھی اور منسٹر صاحب کی بھی توجہ دلوانا چاہوں گی کہ پہلی بات یہ ہے کہ نہ تو وقتاً فوقتاً کوئی کارروائی ہوتی ہے اور یہ روزانہ کا معمول ہے۔ اگر آپ وہاں جا کر inquire کریں تو آپ کو پتا چلے گا کہ یہ روزانہ کا معمول ہے کہ وہاں تانبے کی تاروں کو جلایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی ٹیم کو وہاں بھیجا کریں اور وہ کسی دن اچانک جا کر وہاں چیک کریں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور برائے مہربانی میری بات کو سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! میں نے بات اتنی ہی سنی ہے جتنی میں نے خود پوچھی ہے۔ صرف اتنا بتا دیں کہ کیا آپ کسی کی ذمہ داری نہیں لگا سکتے؟ آپ کے سیکرٹری بھی نئے آئے ہیں آپ کا سٹاف بھی نیا ہے ان کو کہیں جا کر چیک کریں۔ میرا خیال ہے کہ وہ بیٹھے ہیں اور سن بھی رہے ہیں۔ وہ خود کام کرنے والے ہیں وہ انشاء اللہ کام کریں گے۔ آپ ٹیمیں بنائیں جو اس طرح کے واقعات کو فوری چیک کریں۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس اور معذرت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے جو دونوں سوالات ہیں ان کے جواب محکمے نے غلط دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر محکمے نے جواب غلط دیے ہیں تو یہ بتائیں کہ یہ سوال کب آئے تھے۔ یہ سوالات تو دو سال پہلے آئے تھے۔

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب سپیکر! اگر مناسب سمجھیں تو میں عرض کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سارے سوالات ہم pending کرتے ہیں۔ منسٹر صاحب! پہلے آپ تیاری کر کے آئیں۔ آپ کے اب نئے سیکرٹری آئے ہیں آپ کے ہر سال سیکرٹری تبدیل ہوتے رہے ہیں آپ کو تو یہ پتا ہی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے تمام سوالات pending کر دیئے۔)

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں میں بات کر رہا ہوں۔ جب میں بات کر رہا ہوں تو پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

کورم کی نشاندہی

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

راجہ صاحب! یہ جو bills ہیں ان میں ایک تو Housing Schemes کی regularization

کا ہے اور ایک Lahore Ring Road Authority کا ہے۔ راجہ صاحب! اس کا طریق کار کیا ہو گا۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی پھر نشاندہی کی گئی ہے لہذا ایک بار پھر گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اور 100 سے زائد ممبران موجود ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(کوئی مسودہ قانون پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب سرکاری کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، راجہ صاحب!
وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو The Lahore Ring Road Authority کا بل ہے۔

MR SPEAKER: Please, Order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ماضی میں اس کا طریق کار یہ تھا اور جس پر ہم سب کو بہت اعتراض تھا کہ ہماری تقریباً 40 کے قریب strategic roads ہیں۔ ان 40 سڑکوں سے جو toll ہمیں اکٹھا ہوتا تھا وہ صوبائی خزانے میں چلا جاتا تھا۔ عام عوام کی demand یہ تھی کہ یہ ٹیکس وہیں پر لگنا چاہئے جس سڑک سے یہ ٹیکس اکٹھا ہوتا ہے۔ پہلے اس سڑک کا حق بنتا ہے اور پھر اس کے بعد کسی اور جگہ پر اس کو لگنا چاہئے لیکن یہ سارا ٹیکس صوبائی خزانے میں چلا جاتا تھا۔ اب حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم ایک Ring Road Authority بناتے ہیں اور یہ جو 40 کے قریب ہماری strategic roads ہیں اور ان کا جو فنڈ اکٹھا ہو گا وہ Ring Road Authority کے پاس آئے گا اور پھر چیف منسٹر صاحب کے پاس اختیار ہو گا کہ وہ ضرورت کے مطابق جس سڑک پر چاہیں گے وہ فنڈ خرچ کرنے کی اجازت دیں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں نے یہ سارا بل پڑھا ہے۔ میں نے لاہور کارنگ روڈ بنایا تھا۔ یہاں سے جو ٹال ٹیکس اکٹھا ہو گا تو اس رنگ روڈ کی repair کون کرے گا؟ مثال کے طور پر گجرات رنگ روڈ بن رہی ہے جو کھاریاں اور سیالکوٹ سے بھی link ہو رہی ہے۔ وہ رنگ روڈ جو گجرات بن رہی ہے وہ پیسا آپ گجرات سے لے جائیں گے اور کسی اور جگہ لگا دیں گے تو پھر آپ کو کون روکے گا؟ آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔ ہمیں اس کے متعلق سوچنا چاہئے۔ میں بزدار صاحب کو تو کہہ سکتا ہوں کہ ایسا نہ کریں لیکن جب بزدار صاحب، میں اور نہ آپ ہوں گے تو اس وقت کے لئے ہم ایسا کام کر کے جائیں گے بعد میں مشکل نہ ہو۔ آپ کا موٹر وے FWO نے بنایا تھا۔

موٹر وے سے جو پیسا آتا ہے وہ موٹر وے پر ہی لگتا ہے۔ اگر آپ اس پیسے کو اٹھا کر کسی اور جگہ یا ہیڈ میں لے جائیں گے تو پھر آپ نے جو اتنی محنت سے کام کیا ہے وہ برباد ہو جائے گا۔ اس کا پھر کچھ نہیں ہو سکے گا۔ میں نے اس کو بہت پڑھا ہے۔ آپ مہربانی کریں۔ ہم اس کو اس طرح نہیں کرتے۔ آپ اپنے سیکرٹری کو بلائیں اور آپ بھی میرے ساتھ بیٹھیں۔ اس کا کوئی طریق کار بنانا پڑے گا۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ کل کوئی دباؤ آیا تو پیسا کسی اور جگہ، کسی اور ضلع میں چلا جاتا ہے تو اس سے وہاں بھی کچھ ٹھیک نہیں ہو گا لیکن جو بنی ہوئی چیز ہے وہ برباد ہو جائے گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم آپ کی بات کو second کرتے ہیں۔ آپ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ اس فنڈ کا پیسا کسی اور ہیڈ میں جائے گا تو پھر اس منصوبے کا کوئی حال نہیں رہے گا۔
جناب سپیکر: جی، اس طرح تو اس کا پیسا کسی بھی جگہ پر لگ سکتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ ہمیں کل کا کوئی وقت دے دیں۔ ہم اس کو کل دوبارہ ایجنڈے پر لے آئیں گے۔ ہم آپ کو پہلے بریفنگ دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کل آپ میرے ساتھ discuss کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔
جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کی، میری اور اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے کہ ہم ایسی قانون سازی کریں جس سے مستقل بنیادوں پر فائدہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ایک جگہ سے پیسا اکٹھا کریں اور پھر کسی اور جگہ لگا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم کل آپ کو بریف کرنے کے بعد اس کو ہاؤس میں take up کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ بھی ٹھیک ہے کہ باقی رقم خزانے میں جاتی ہے۔ میں اس کی بات نہیں کر رہا لیکن یہ particularly رنگ روڈ کی بات ہو رہی ہے اور اس کی اتھارٹی بن رہی ہے۔ اس حوالے سے آپ کل مجھ سے discuss کر لیں۔

راجہ صاحب! اس کے علاوہ Regularization The Punjab Commission for of Irregular Housing Schemes کا بھی بل ہے۔ میرے خیال میں اس کو بھی کل کے لئے رکھ لیں۔ اس پر بھی آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کی clarity کو دیکھ لیں۔ یہ محکمہ میاں محمود الرشید کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: یہ محکمہ انہی کے پاس ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ ہاؤسنگ سے متعلق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ Regularization of illegal Housing Societies کا بل لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے جو میاں محمود الرشید کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ہم پہلے اس کو اکٹھے دیکھ لیں گے۔ اگر ان کو شامل کرنا ہو گا تو کر لیں گے۔ اس حوالے سے پہلے کچھ سمجھ تو آجائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ بل پھر ہاؤسنگ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو کیسے چلا گیا تھا۔ جناب سپیکر: میں نے اسی لئے کہا ہے کہ اسے کل دیکھ لیں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ پچھلے دنوں چند ممبران پنجاب اسمبلی کو ایک این جی او SSDO صوبہ سندھ لے کر گئی۔ ان کی سندھ کے اندر جو activities تھیں وہ harmony اور peace پر تھیں۔ وہ قابل تعریف ہیں۔ ممبران نے ان میں participate کیا۔ وہاں پر ایک کرکٹ میچ بھی ہوا۔ یہ activities حکومتی سطح پر ہونی چاہئیں۔ یہاں سے ممبران سندھ جائیں اور

سندھ سے یہاں پر آئیں تاکہ سب کو معلوم ہو سکے کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے۔ اس سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ میں SSDO کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے یہ arrange کیا اور یہ tour بہت مفید رہا۔ اس طرح کی activity مستقبل میں بھی ہونی چاہئے اور حکومتی سطح پر ہونی چاہئے۔ یہ تو اس NGO کی مہربانی ہے کہ جنہوں نے یہ arrange کیا۔ یہ حکومتی سطح پر ہونی چاہئے اور اس کے لئے ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ کوئی اقدامات فرمائیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، انشاء اللہ۔

تحریر ایک التوائے کار

جناب چیئر مین: اب ہم تحریر ایک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریر ایک التوائے کار نمبر 18/5 جناب نصیر احمد کی ہے یہ پیش ہو چکی ہے۔ یہ محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

اینٹوں کے بھٹوں کی بندش سے مشکلات کا سامنا (۔۔ جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئر مین! یہ کافی پرانی تحریر ہے۔ یہ اگست 2018 کی ہے۔ میں اس کی latest position بتا دینا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں اگر کوئی دس بارہ zigzag ہونے سے رہ گئے ہوں تو کچھ کہا نہیں جاسکتا ورنہ پنجاب میں تمام بھٹے zigzag پر شفٹ ہو چکے ہیں اور ہم ان کی inspection بھی کر رہے ہیں۔ اگر یہ کہیں گے تو میں ان کو آرڈر کی کاپی بھی دکھا دوں گا۔

جناب چیئر مین: اس تحریر ایک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ تحریر ایک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریر ایک التوائے کار نمبر 18/137 چودھری اشرف علی کی ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکی ہے اور یہ بھی محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ٹریفک پولیس کی نااہلی کی وجہ سے گجرات اور صوبہ بھر میں فضائی آلودگی اور سموگ میں اضافہ (۔۔ جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے ہم ایک monitoring body ہیں ہم نے محکمہ پولیس سے ایک plan مانگا ہے۔ وہ ہم تک پہنچ گیا ہے اور وہ اس کے خلاف کارروائی بھی کر رہے ہیں۔ اس میں دو محکمے involve ہوتے ہیں، ایک ٹرانسپورٹ اور دوسرا محکمہ پولیس involve ہوتا ہے۔ اس میں fitness کو دیکھنا محکمہ ٹرانسپورٹ کا کام ہے اور چالان کرنا پولیس کا کام ہے۔ ہم ان کو monitor کر رہے ہیں اور ہم تک reports بھی آرہی ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ directly concerned نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/222 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ یہ بھی پیش ہو چکی ہے۔ یہ محکمہ اوقاف سے متعلقہ ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! مجھے اس تحریک التوائے کار کا ابھی معلوم ہوا ہے۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو کل تک pending کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/133 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ ملک اسد علی متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/332 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔ جناب ممتاز احمد متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/479 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ یہ وزیر تحفظ ماحول جناب محمد رضوان سے متعلقہ ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

ماموں کا نجن کی شہری آبادی سے گزرنے والے

سیم نالہ کی تعمیر کا مطالبہ (۔۔ جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئر مین! یہ واسا کے under آتا ہے اور ہمارے directly concern نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 805/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ یہ بھی رضوان صاحب کے متعلقہ ہے۔

نکانہ صاحب میں زگ زیگ ٹیکنالوجی کے بغیر بھٹے چلنے کا انکشاف (۔۔ جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئر مین! یہ بھی بھٹوں کے متعلق ہے اور میں عرض کر چکا ہوں کہ اگر پنجاب میں 10/12 بھٹے zigzag conversion کے بغیر رہ گئے ہوں تو کچھ کہا نہیں جاسکتا otherwise سارے بھٹے convert ہو چکے ہیں۔

جناب چیئر مین: جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 861/19 سید علی حیدر گیلانی کی ہے جو محکمہ داخلہ کے متعلق ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

ملتان میں ایم پی اے کے امیدوار کو حکومتی سیاسی مخالفت کا سامنا (۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اس میں گزارش یہ ہے کہ محترم گیلانی صاحب نے اپنی تحریک التوائے کار میں کافی سارے مقدمات کا ذکر کیا تھا کہ اُن کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ بات پرانی ہو چکی ہے اور مورخہ 14-11-2019 کے واقعات تھے۔ میرے پاس ابھی تفصیلی رپورٹ آئی ہے اور details بھی موجود ہیں۔ اگر محرک میرے ساتھ بیٹھنا چاہیں تو اُن کے ساتھ بیٹھ کر اُن کی تسلی کروادیتا ہوں بلکہ میرا فرض بنتا ہے کہ اگر اُن کا استحقاق مجروح ہو اسے اور زیادتی ہوئی ہے تو انشاء اللہ I will stand by him آپ بے شک اس کو dispose of کر دیں اور وہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں تو میں اُن کو مطمئن کر دوں گا۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے کیونکہ راجہ صاحب اس پر assurance دے رہے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 870/19 محترمہ مہوش سلطانی کی ہے اور یہ بھی محکمہ تحفظ ماحول سے related ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئر مین! جواب کے لئے مجھے ٹائم دے دیں۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب کی request پر اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 88/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے ہے لیکن ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 307/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 308/20 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری موجود نہیں ہیں لہذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 467/20 چودھری افتخار حسین چیمپھر کی ہے جو محکمہ تحفظ ماحول سے متعلق ہے۔

لاہور کے علاقوں میں غیر قانونی ملز کی وجہ سے عوام

مؤذی امراض میں مبتلا (۔۔ جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئر مین! میں اس پر عرض کرنا چاہوں گا کہ ان کی شکایات کافی حد تک ٹھیک ہیں۔ ضلع لاہور میں فیلڈ کے صرف 16 بندے ہیں لیکن میں نے جب اس کی تحقیق کروائی تب پتا چلا کہ ڈسٹرکٹ آفیسر لاہور اس میں involve ہے جس کو suspend کر کے ایک شریف آدمی لگا دیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، چیمپھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ appreciate بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے on the floor of the House ایک سچ بات کی ہے۔ میں جواب سے بالکل مطمئن ہوں اور امید بھی رکھتا ہوں

کہ معزز منسٹر صاحب نے on the floor of the House ایک commitment کی ہے وہ انشاء اللہ اس کو obey بھی کریں گے۔ میں آپ کا اور منسٹر صاحب کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 82/21 سید حسن مرتضیٰ کی ہے جو محکمہ تحفظ ماحول کے ہی متعلق ہے۔

ضلع چنیوٹ میں فیکٹریوں کے خارج کردہ زہریلے پانی سے

فصلوں اور انسانوں کو نقصان (۔۔۔ جاری)

وزیر تحفظ ماحول (جناب محمد رضوان): جناب چیئر مین! اس میں حقیقت بڑی تلخ ہے لیکن میرا نہیں خیال کہ اب اس پر مزید بات ہوگی کیونکہ نئے سیکرٹری صاحب کا یہ ذاتی ایجنڈا نہیں ہوگا۔ میری اُن سے ملاقات ہوئی ہے وہ اچھے کردار اور career کے آفیسر ہیں لہذا اب میرے محکمہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ماحولیات کے لئے ہی کام ہوگا اور ذاتی ایجنڈے پر کام نہیں ہوگا۔

جناب چیئر مین: جی، جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ حسن مرتضیٰ صاحب چلے گئے ہیں لیکن میں لاء منسٹر صاحب کی موجودگی میں اُن کی بات کو ہی continue کرنا چاہتی تھی کہ ایک Sustainable Social Development Organization (SSDO) ہے جہاں پر ایم پی ایز کا باہمی تبادلہ ہوا اور اس میں ہمیں بڑی learning ملی۔ اس میں harmony and interfaith کا جذبہ بھی تھا جو بڑا زبردست رہا۔ ہم نے دیکھا کہ پنجاب کے پاس جب سندھ والے آئے تو وہ بڑے خوش ہوئے اور ہماری اسمبلی دیکھ کر بہت ہی متاثر ہوئے بلکہ ہماری legislation کو بھی بڑا appreciate کیا۔ جب ہم سندھ میں گئے تو وہاں بھی گورنر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے welcome کیا اور بتایا کہ کس طرح کام ہو رہے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم گورنمنٹ کی سطح پر بلوچستان اور دوسرے صوبوں کا بھی visit کریں تاکہ پتا چلے

کہ کون سا صوبہ کیسی legislation کر رہا ہے۔ میں again SSDO کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کیونکہ یہ آج وقت کی ضرورت ہے۔ دوسری میری request یہ ہے کہ ڈینگی سپرے کروانے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ ڈینگی کے مریض بہت بڑھ رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/315 محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/319 چودھری افتخار حسین چھپھر کی ہے۔ وہ پیش کریں۔

تحصیل ڈسکہ کی مترانوالی تاکنن سیان روڈ ٹوٹ پھوٹ کا

شکار ہونے سے علاقہ مکینوں کو دشواری کا سامنا

چودھری افتخار حسین چھپھر: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملوثی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل ڈسکہ میں مترانوالی تاکنن سیان روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے۔ حکومتی نمائندوں اور انتظامیہ کی ہٹ دھرمی کے باعث یہ روڈ عرصہ 15 سال سے ٹوٹ چکا ہے۔ روڈ کی لمبائی محض ڈیڑھ کلومیٹر ہے لیکن کوئی بھی انتظامی افسر اس روڈ کو مرمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس وقت اس سڑک کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ روڈ کے ٹوٹنے کے باعث علاقہ مکینوں کو گزرنے میں انتہائی دشواری کا سامنا ہے اور علاقہ ویران ہو گیا ہے جس کی وجہ سے آئے روز راہزنی اور ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس بناء پر اہل علاقہ میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں لیکن کیا آپ نے بات کرنی ہے؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! اس پر بات تو نہیں کرنی لیکن منسٹر صاحب ہی کریں گے۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری افتخار حسین چھپھر کی ہے لیکن رولز کے مطابق وہ دوسری پیش نہیں کر سکتے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 323/21 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے موجود نہیں ہیں لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 324/21 ملک ندیم کامران کی ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! اُن کی request ہے کہ اس کو pending کر دیں۔ جناب چیئر مین: جی، اُن کی request پر اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 326/21 جناب طاہر پرویز کی ہے اور ان کی request آئی ہے کہ اسے pending کیا جائے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 327/21 محترمہ عنبرہ فاطمہ کی ہے وہ موجود نہیں ہے لہذا اس کو dispose of کرتے ہیں۔ جناب سمیع اللہ خان کی تحریک التوائے کار نمبر 312/20 ہے جو پڑھی جا چکی ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔

شاہدہ لاہور میں چھ سالہ بچی پٹنگ کی ڈور پھرنے سے جاں بحق (۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اس میں گزارش یہ ہے کہ جس وقوعہ کا انہوں نے ذکر فرمایا ہے اس تاریخ کو یہ وقوعہ رونما ہی نہیں ہوا۔ صرف اخباری خبر پر مبنی یہ تحریک التوائے کار تھی۔ ہم نے check کیا ہے تو اس تاریخ کو اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 333/20 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے۔ جی، راجہ صاحب!

لاہور کی نہر میں شہریوں کے نہانے سے کورونا وائرس پھیلنے کا خدشہ (۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! شکریہ۔ محترمہ نے جو تحریک التوائے کار پیش کی ہے وہ لاہور میں Corona Virus کے پھیلنے کے خدشات اور تفصیلات کے متعلق ہے۔ انہوں نے تحریک التوائے کار پیش کی تھی کہ لاہور نہر میں

نہانے کو تشویشناک قرار دیا جائے۔ میرے پاس ساری details موجود ہیں کہ DIG Operation لاہور کے حکم پر کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، جہاں پر نہر میں نہانے پر پابندی تھی اور اس پابندی کی خلاف ورزی پر پوری کارروائی میں نے دے دی ہے۔ اس کی کاپی میں محترمہ کے ساتھ بھی share کر لوں گا۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 334/20 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

پنجاب میں جرائم میں اضافہ (۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): اس میں گزارش یہ ہے کہ انہوں نے مختلف سالوں میں ڈکیتی اور قتل کی تفصیل مانگی ہے۔ 2018، 2019 اور 2020 کی ساری تفصیل ہم نے مہیا کر دی ہے اور اس کی کاپی بھی میں ان سے share کر لیتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 529/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے جو پیش ہو چکی ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب آپ کے پاس اس کی کاپی ہے۔

لاہور میں باسٹھ خواتین سے زیادتی (۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اس تحریک التوائے کار میں محترمہ نے ضلع لاہور میں یکم جنوری 2020 تا 31 جولائی 2020 تک مختلف تھانہ جات میں زنا کے جو مقدمات ہوئے ہیں ان کی تفصیلات مانگی تھی۔ اس دوران 294 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 159 مقدمات بہ تفتیش چالان عدالت ہوئے، 55 مقدمات درج ہوئے، ایک مقدمہ عدم پتہ ہوا اور 19 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ انہوں نے یہ تفصیل مانگی تھی جو کہ میں نے عرض کر دی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک کا جواب آگیا ہے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/531 سید حسن مرتضیٰ اور محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب!

جی او آر۔III میں ایس ڈی او کی سرپرستی میں

ڈکیت گینگ و قبضہ مافیا کی وارداتیں (۔۔ جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے GOR-III لاہور میں SDO Building کی report کے مطابق GOR کے علاقہ فی الوقت محفوظ اور پرسکون ہے اور چوری کی بہت کم وارداتیں ہوئیں جن پر محکمہ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے کچھ افراد کو زیر حراست لے لیا گیا۔ SDO Building GOR-III کے جن ملازمین کے خلاف شکایت تھی ان کے خلاف اس سلسلے میں محکمہ کارروائی کی جاری ہے۔ یونین کے چیئرمین امین کا بیٹا پولیس کی حراست میں ہے اور پولیس اس سے تفتیش کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی آگیا ہے لہذا اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی out of turn تحریک التوائے کار جناب امین اللہ خان کی ہے۔ جی امین اللہ خان اپنی تحریک التوائے کار کو پڑھ دیں۔

پنجاب میں منڈی مویشیاں پر عائد داخلہ ٹیکس کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے منڈی مویشیاں پر پورے پنجاب میں ٹیکس عائد کیا ہے کہ جو بھی جانور منڈی مویشیاں میں بیچنے کے لئے لایا جائے گا اس پر داخلہ ٹیکس ادا کرنا پڑے گا چاہے بیوپاری کا جانور فروخت ہو یا نہ ہو۔ اگر تو جانور فروخت ہوتا تو اس پر حکومت کو ٹیکس ادا کرنا چاہے اگر جانور فروخت نہیں ہوتا تو بیوپاری سے ٹیکس لینا بہت بڑی زیادتی ہے اس ٹیکس کو فی الفور ختم کیا جائے اس وجہ سے لوگوں پر ٹھیکیداروں کی طرف سے پرچے کٹوائے جارہے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ Sir اس کو kindly دیکھا جائے شکریہ

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر بھی معزز ممبر نے یہ مسئلہ اس معزز ایوان میں اٹھایا تھا اور میں نے ان کے موقف سے اتفاق کیا تھا۔ میں آج بھی ان کے موقف سے اتفاق کرتا ہوں اور میں ان کو assure کرتا ہوں کہ ان کی موجودگی میں منسٹر لوکل گورنمنٹ اور سیکرٹری لوکل گورنمنٹ دونوں سے بات کر کے اس مسئلہ کو حل کروائیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، assurance آگئی ہے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

The House is adjourned to meet on Thursday 30th

September 2021 at 2:00pm



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات، 30- ستمبر 2021

(یوم انجیس، 22- صفر المظفر 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شماره 5

357

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 30- ستمبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ اوقاف و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021 (مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021 منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب

2021 (مسودہ قانون نمبر 34 بابت 2021) جیسا کہ اسے مورخہ 4 مئی 2021 کو ایوان کی میز پر رکھا گیا اور

سٹیٹنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈیولپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی

اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154 (6) کے تحت فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن،

پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

358

3- مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب

2021 (مسودہ قانون نمبر 57 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021، کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95، 96 اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن، پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

359

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعرات، 30- ستمبر 2021

(یوم النہیس، 22- صفر المظفر 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 33 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

عوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا

وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ

مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَآلِهَتِهِ وَآلِهَتِهِ وَآلِهَتِهِ

النَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ

وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ

الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا

وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾

سُورَةُ الْبَقَرَةِ آيَت 177

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو (قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے پھرانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ اور جب عہد کر لیں تو اس کو پورا کریں۔ اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ سے) ڈرنے والے ہیں (177)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا رحمۃ اللعالمین

الہام جامہ ہے تیرا	قرآنِ عمامہ ہے تیرا
منبر تیرا عرشِ بریں	یا رحمۃ اللعالمین
تیری خموشی بھی اذال	نیندیں بھی تیری رتجگے
تیری حیاتِ پاک کا	ہر لمحہ پیغمبر لگے
خیر البشر رتبہ تیرا	آوازِ حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعین	یا رحمۃ اللعالمین
پھر گڈریوں کو لعل دے	جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم	ماضی سا ہم کو حال دے
دعویٰ ہے تیری چاہ کا	اس اُمتِ گم راہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں	یا رحمۃ اللعالمین

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم آج محکمہ اوقاف و مذہبی امور سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2414 جناب ملک خالد محمود بابر کا ہے، راجہ صاحب میرا خیال ہے چونکہ چیف منسٹر صاحب سیرت اکیڈمی گئے ہیں تو جس کی وجہ سے منسٹر صاحب ابھی موجود نہیں ہیں۔ تو وقفہ سوالات کو بعد میں لے لیتے ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے بھی ملک ارشد کی request آئی لہذا وقفہ سوالات کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر لیں۔ راجہ صاحب اس دن وہ resolve issue ہو گیا تھا اب ہم لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کا bill take up کر رہے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

“That the Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once.”

Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once.”

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 17

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 17 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That Clauses 2 to 17 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, The Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

“That the Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Lahore Ring Road Authority (Amendment)
Bill 2021, be passed.”

Now, the question is:

“That the Lahore Ring Road Authority (Amendment)
Bill 2021, be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن پنجاب 2021

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill 2021. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill 2021 (Bill No.34 of 2021), as laid and referred to Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 04 May 2021, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill 2021(Bill No.34 of 2021), as laid and referred to Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 04 May 2021, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997.”

Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill 2021(Bill No.34 of 2021), as laid and referred to Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 04 May 2021, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997.”

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 15

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That the Clauses 3 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill 2021, be passed.”

Now, the question is:

“That the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill 2021, be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

“That the requirements of rules 95, 96, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid for immediate consideration of the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Bill 2021.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the requirements of rules 95, 96, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid for immediate consideration of the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Bill 2021.”

Now, the question is:

“That the requirements of rules 95, 96, 154 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be

dispensed with under rule 234 of the Rules ibid for immediate consideration of the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Bill 2021.”

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (ترمیم) بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا کمیشن پنجاب 2021

CLAUSES 2 to 11

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause.

Now, Clauses 2 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

“That Clause 2 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

“That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/

COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

“That the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Bill 2021, be passed.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Bill 2021, be passed.”

Now, the question is:

“That the Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Bill 2021, be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

سوالات

(محکمہ اوقاف و مذہبی امور)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چھچھر صاحب! دو منٹ بیٹھیں، اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی، پہلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے اور ان کی طرف سے سوال کو pending کرنے کی request آئی ہے تو اس سوال نمبر 2414 کو pending کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی، چودھری افتخار حسین چھپھر! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے تھے۔ جی، فرمائیں!

بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے کا بل مجلس قائمہ برائے

لوکل گورنمنٹ کی بجائے مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ کو بھیجنا

چودھری افتخار حسین چھپھر: شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے صرف آپ کی توجہ ایک منٹ کے لئے چاہئے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے لاء منسٹر صاحب نے ایک بل پاس کروایا ہے۔ اس اسمبلی کی ساری کارروائی ریکارڈ ہو رہی ہے۔ میں تو اس وقت بھی کھڑا ہو کر بات کرنا چاہتا تھا کہ عددی اکثریت کے حساب سے چاہے آپ اس بل کو پاس کروالیتے لیکن اس کی ترتیب تو قانونی حساب سے کر لیتے۔ یہ دوسرے نمبر پر جو مسودہ قانون بے ضابطہ ہاؤسنگ سکیموں کو ریگولرائز کرنے سے متعلق ہے جس کا ڈیپارٹمنٹ لوکل گورنمنٹ ہے۔ اب اسی page پر ملاحظہ فرمائیں کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی ہاؤسنگ کو بھیجا گیا۔ کیا یہ مناسب نہیں تھا کہ اتنی جلد بازی میں سٹینڈنگ کمیٹی ہاؤسنگ کی بجائے سٹینڈنگ کمیٹی لوکل گورنمنٹ سے پاس کر کے، چاہے وہ (6) 154 میں لے آتے، یہ قانونی طور پر بہت بڑا سقم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ total illegal کام ہوا ہے اور غیر قانونی کام ہوا ہے۔ اتنی جلد بازی یا اتنی تیزی کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کے پاس اکثریت ہے اور آپ نے اس بل کو پاس کروالینا ہے لیکن اس کی ترتیب تو قانون و قاعدے کے مطابق ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر کوئی پہلی بار اس اسمبلی کے ممبر نہیں بنے ہیں۔ جب legislation ہو رہی ہو تو اس میں اگر آپ کا کوئی نکتہ اعتراض ہے تو وہ ترمیم کے ذریعے ہی دیا جا سکتا ہے۔ پچھلے تقریباً تین دن سے تین دفعہ یہ بل defer ہوا ہے اور اس کے بعد آج یہ ایجنڈے پر آیا ہے تو تین دنوں میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنی توفیق نہیں دی کہ کوئی ترمیم دے دیں۔ تین بل

ہم نے آج پاس کئے ہیں اور اس سے پہلے دو بل پاس کئے ہیں لیکن کسی ایک بل کے متعلق بھی ان کی طرف سے کوئی ایک ترمیم نہیں ہے۔ ترمیم دیتے نہیں ہیں اور آکر پوائنٹ آف آرڈر کرتے ہیں تو legislation کو پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض تھا تو آپ ترمیم لے آئے اور point out کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو ایجنڈے پر لانا اور اس کی ساری modalities کو طے کرنا اسمبلی سیکرٹریٹ کا کام ہے۔ یہ in order تھا تو تب ہی لایا گیا ہے اور in order تھا تو تب ہی جناب سپیکر نے پاس کیا ہے۔ شکریہ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔ جاری)

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ راجیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجودہ ہیں لہذا اس سوال نمبر 1838 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجودہ ہیں لہذا اس سوال نمبر 2701 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔
محترمہ شازیہ عابد: شکریہ، جناب چیئرمین! میرے سوال کا نمبر 3439 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کا کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور اور شہر کی حدود میں سرکاری اراضی کی تعداد

اور ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہونے سے متعلقہ تفصیلات

- *3439: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) ضلع راجن پور میں کتنی سرکاری اراضی کس کس جگہ ہے کتنی سالانہ Lease پر دی گئی ہے؟
- (ب) راجن پور شہر کی حدود میں سرکاری اراضی اور زمین کتنی کس کس جگہ پر ہے کتنی اراضی خالی پڑی ہے اور کتنی اراضی پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے؟
- (ج) راجن پور شہر کی کتنی زمین Lease پر دی گئی ہے Lease پر اراضی / زمین کن کن افراد کو دی گئی ہے Lease پر دی گئی اراضی / زمین سے سالانہ کتنی رقم موصول ہو رہی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس اراضی کی Lease کافی دیر قبل دی گئی تھی جس کو Review کرنے کی ضرورت ہے حکومت کب تک Lease کو Review کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی):

(الف) ضلع راجن پور میں موجود تمام سرکاری اراضی کا محکمہ کو علم نہ ہے تاہم ضلع راجن پور میں محکمہ اوقاف کی 2090 ایکڑ 02 کنال 02 مرلے اراضی مختلف تحصیل ہائے کے مختلف مواضع میں واقع ہے جو کہ سرکاری نہ ہے نیز یہ زمین سالانہ بنیادوں پر نیلام کی جاتی ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ب) راجن پور شہر کی حدود میں محکمہ اوقاف کی وقف اراضی نور شاہ بخاری واقع موضع چک نمبر 1 میں واقع ہے جس کا رقبہ تعدادی 3 ایکڑ 3 کنال 12 مرلے ہے جو کہ 4 قطعات پر مشتمل ہے رقبہ تقریباً 2 ایکڑ 2 کنال 12 مرلے خالی ہے جبکہ 9 کنال رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) راجن پور شہر کی حدود میں محکمہ اوقاف کی وقف اراضی نور شاہ بخاری واقع موضع چک نمبر 1 رقبہ تعدادی 3 ایکڑ 3 کنال 12 مرلے ہے جو کہ 4 قطعات پر مشتمل ہے اور مذکورہ زمین مسی جمیل خان دریشک برائے سال 20-2019 پٹہ پر دی گئی ہے جس سے - /1,08,000 روپے وصول ہوئے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ اراضی مذکور سال 18-2017 میں نیلام عام میں سالانہ پٹہ پر دی گئی تھی اور سال 19-2018 اور 20-2019 میں محکمہ پالیسی کے مطابق مدت پٹہ میں توسیع دی گئی۔ آئندہ بھی محکمہ پالیسی کے مطابق سالانہ پٹہ پر دی جائے گی۔

جناب چیئر مین: محترمہ! کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب چیئر مین! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ "راجن پور شہر کی حدود میں سرکاری اراضی اور زمین کس جگہ ہے، کتنی خالی پڑی ہے جس پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے"۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ رقبہ تقریباً دو ایکڑ دو کنال 12 مرلے خالی ہے جبکہ 9 کنال رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ میں اس ہاؤس کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے

پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمہ خود admit کر رہا ہے کہ 9 کنال رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کیا ہوا ہے تو اس قبضہ کو واکزار کروانے کے لئے محکمہ کیا کر رہا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی): جناب چیئر مین! اس سے پہلے کافی عرصے سے یہ رقبہ قبضے میں ہے اور اب ہم نے 31 اگست 2021 کو پورے پنجاب کی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی ہیں جن کا نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔ ان کمیٹیوں میں متعلقہ ڈپٹی کمشنرز، متعلقہ ڈی پی او اور ہمارے سٹاف کا محکمہ شامل ہے۔ اس نوٹیفکیشن کے مطابق strategy بنائی جا رہی ہے، پالیسی بنائی جا رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس رقبہ کو واکزار کروالیا جائے گا۔ کچھ رقبہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ جس کے عدالتوں کے اندر cases چل رہے ہوتے ہیں تو جب تک عدالت کی طرف سے کوئی بھی فیصلہ نہیں آ جاتا تو ہم اس حوالے سے کوئی time frame نہیں دے سکتے۔

محترمہ شازیہ عابدہ: جناب چیئر مین! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتانا پسند کریں گے کہ کیا ان میں بھی وہ رقبہ ہے جس پر عدالت میں cases چل رہے ہیں، محکمہ ابھی تک اس کو واکزار کیوں نہیں کروا سکا اور اس کی پالیسی کب تک بن سکتی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی): جناب چیئر مین! جیسے میں نے پہلے محترمہ سے گزارش کی ہے کہ 31 اگست 2021 کو کمیٹیاں بن چکی ہیں جن کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے۔ یہ کمیٹیاں اپنی پالیسیاں بنا رہی ہیں اور انشاء اللہ جلد ہی ان پالیسیوں کے مطابق ایسے رقبے کو واکزار کروایا جائے گا۔

محترمہ شازیہ عابدہ: جناب چیئر مین! اس سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ یہ اراضی لیز پر کافی دیر قبل دی گئی ہے جس کو review کرنے کی ضرورت ہے" تو اس کا جواب ہے کہ مذکورہ زمین 3 ایکڑ 3 کنال 12 مرلے جو چار قطعات پر مشتمل ہے، مسمیٰ جمیل خان درینک کو

برائے سال 2019-20 کے لئے دی گئی تھی تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اس سے پہلے جو بچھلے چند سال ہیں، اس میں بھی مسمیٰ جمیل خان دریشک کے پاس ہی یہ زمین تھی یا کسی اور کے پاس تھی؟
جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی): جناب چیئر مین! محترمہ کا سوال تھا کہ لیز کے بغیر دی گئی ہے تو ہم اس کے documents بھی آپ کو provide کر سکتے ہیں کہ یہ 19-2018 میں لیز پر ہی دی گئی تھی اور اس کو proper tendering procedure کے تحت لیز پر دیا گیا تھا جس طرح کہ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی ہے کہ ہر سال اسے renew کیا جاتا ہے تو اس کی لیز آگے renew ہو رہی ہے لیکن اس کو 19-2018 میں proper tendering کے تحت لیز پر دیا گیا تھا۔ جو بھی ہمارے procedures ہیں جو بھی ایک highest bid ہوتی ہے وہ اس bidder کو دی جاتی ہے تو یہ 19-2018 سے آگے دی گئی ہے اور فی الحال اسی کے پاس ہے کیونکہ لیز کو محکمہ پالیسی کے تحت renew کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! شکریہ، میرے سوال کا نمبر 3840 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: حضرت میاں میر کے دربار کی آمدن اور مستقل ملازمین

کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3840: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حضرت میاں میر دربار لاہور میں کل کتنے ملازمین مستقل بنیادوں پر کام سرانجام دے رہے ہیں ان کی عہدہ وار مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) حضرت میاں میر کے دربار کی کل آمدن کتنی ہے 2019 کی مکمل تفصیل مہیا فرمائیں؟

(ج) میاں میر کے عرس پر 6 لاکھ 12 ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی ہے کتنی خرچ ہوئی کیا اس کی مرمت اور تزئین آرائش کے لئے رقم مختص کی جاتی ہے تو اس کی تفصیل سالانہ مہیا فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) دربار حضرت میاں میر لاہور پر 05 ملازمین مستقل بنیادوں پر کام سرانجام دے رہے ہیں۔ عہدہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

خطیب امام 01، مؤذن خادم 01،

ٹیوب ویل آپریٹر 01، نگران 02

(ب) سال 2019 میں دربار حضرت میاں میر سے حاصل ہونے والی آمدن مبلغ -/1,08,15,495 روپے ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) دربار حضرت میاں میر کے سالانہ عرس مبارک کے انتظام و انصرام کے لئے بجٹ سال 2019-20 میں مبلغ -/6,12,000 روپے مختص تھے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں جبکہ دربار شریف کی تزئین و آرائش پر مزید مبلغ -/3,99,605 روپے خرچ ہوئے نیز سالانہ تعمیر سال 2019-20 کے لئے مبلغ -/20,00,000 روپے مختص ہیں جو دربار شریف کے وضو خانہ اور الیکٹرک ورک پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! میں نے جو تفصیلات مانگی تھیں وہ مجھے مل گئی ہیں اس لئے میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں اس لئے سوال نمبر 3483 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ تشریف فرمانہ ہیں اس لئے سوال نمبر 3484 کو dispose of کیا جاتا ہے اور اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے لیکن ان کی طرف سے سوال کو pending کرنے کی request آئی ہے تو اس سوال نمبر 3606 کو

pending کیا جاتا ہے۔ قبل ازیں سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا تھا جو کہ ان کی عدم موجودگی میں dispose of کیا گیا تھا لیکن محترمہ موجود ہیں تو وہ اپنا سوال لے لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 1838 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میاں میر دربار اور قبرستان کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1838: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) میاں میر گاؤں لاہور میں میاں میر دربار اور قبرستان کا کل کتنا رقبہ ہے؟
 - (ب) کتنے رقبہ پر دربار کی بلڈنگ وغیرہ بنی ہوئی ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے، کتنا رقبہ کرایہ پر دیا ہوا ہے قبرستان میں کتنی جگہ پر ہو چکی ہے اور کتنی ابھی تک خالی پڑی ہوئی ہے مکمل تفصیل فراہم کریں؟
 - (ج) مذکورہ دربار اور قبرستان کے کتنے رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کب سے کر رکھا ہے مکمل تفصیل بیان کریں؟
 - (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناجائز قابضین سے قبضہ واکزار کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):
- (الف) میاں میر گاؤں لاہور میں میاں میر دربار اور قبرستان سے ملحقہ محکمہ اوقاف کا 541 کنال 05 مرلے 233 مربع فٹ رقبہ موجود ہے۔
 - (ب) بمطابق ریکارڈ دربار میاں میر کے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔
- رقبہ تعدادی 25 کنال 1 مرلے 79 مربع فٹ پر دربار، مسجد، قبرستان جو کہ چار دیواری کے اندر موجود ہے تعمیر شدہ ہے۔
- رقبہ تعدادی 48 کنال پر مسلم قبرستان اور 9 کنال پر غیر مسلم قبرستان ہے اور اس میں کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔

رقبہ تعدادی 52 کنال 3 مرلے پر پنجاب انسٹیٹیوٹ آف قرآن بورڈ اینڈ سیرت اکیڈمی قائم ہے۔

رقبہ تعدادی 20 کنال 19 مرلے لیز پر دیا گیا ہے جس پر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (MPDD) قائم ہے۔

رقبہ تعدادی 02 کنال پر پارکنگ سٹینڈ سالانہ ٹھیکہ پر ہے۔

رقبہ تعدادی 28 کنال پر میاں میر ہسپتال زیر انتظام سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ قائم ہے۔

رقبہ تعدادی 09 کنال پر کنٹونمنٹ سکول قائم ہے۔

رقبہ تعدادی 65 کنال پر بارہ دری حضرت میاں میر تعمیر شدہ ہے۔

رقبہ تعدادی 199 کنال 02 مرلے 19 مربع فٹ پر کچی آبادی ہے۔

رقبہ تعدادی 83 کنال 125 مربع فٹ پر ناجائز قبضہ بشکل مکان / دکان وغیرہ ہے۔

(ج) رقبہ تعدادی 83 کنال 125 مربع فٹ پر ناجائز قابضین نے عرصہ زائد پچاس سال سے مکانات / دکانات تعمیر کر کے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔

(د) محکمہ اوقاف نے اس ناجائز قابضین کے زیر قبضہ رقبہ محکمہ مال سے نشاندہی کروائی جس کے بعد ناجائز قابضین کو نوٹسز جاری کئے گئے مگر انہوں نے رقبہ خالی نہ کیا جس پر آپریشن کیا گیا مگر لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال پیدا ہو گئی کیونکہ یہ ناجائز قابضین عرصہ پچاس سال سے زائد سے اس جگہ پر قابض ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، جناب چیئرمین! میں نے ایک سوال قبرستان سے متعلق 2019 میں پوچھا تھا اور اب سال 2021 چل رہا ہے تو اس قبرستان کی چار دیواری کتنی مکمل ہو چکی ہے؟ دوسرا جو ناجائز قابضین تھے اور ڈیپارٹمنٹ خود مان رہا ہے کہ وہاں پر ناجائز قابضین ہیں 83 کنال 125 مربع فٹ پر ناجائز قابضین ہیں۔ یا اس جگہ کو legal قرار دے دیا جائے یا پھر قابضین کے قبضہ میں تصور کیا جائے۔ یہ میرے دو ضمنی سوالات ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! جیسے میں پہلے ہی جواب دے چکا ہوں کہ ہر ڈسٹرکٹ کے لئے کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔ جہاں تک ناجائز قابضین کی بات ہے تو ان کے ساتھ bargaining کے لئے اس چیز کو رکھا گیا ہے۔ اگر انہیں کمیٹی کا نوٹیفکیشن چاہئے تو میں ان کو فراہم کر سکتا ہوں۔ ان کے ساتھ bargaining کی جائے گی، ان کو ہم پہلے اپنا کرایہ دار بنانے کی کوشش کریں گے کہ وہ اسی پر اپرٹی کو کرائے پر لے لیں لیکن اگر کسی قسم کی کوئی bargaining نہیں ہو سکتی تو پھر اس جگہ کو ان سے واگزار کرایا جائے گا۔

جناب چیئر مین: محترمہ! کیا آپ کا اگلا کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! میں نے قبرستان کی چار دیواری کا پوچھا تھا کہ کیا وہ مکمل ہو گئی ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! میرا نہیں خیال کہ اس سوال میں کوئی چار دیواری ہونے کا سوال کیا گیا ہے۔ یہ ان کا fresh question بنتا ہے لیکن اگر پھر بھی ان کو کوئی detail چاہئے کہ اس پر کتنا کام ہو چکا ہے تو میں ان کو اجلاس کے بعد تفصیل فراہم کر دوں گا۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ کا یہ ضمنی سوال چونکہ اس سوال میں شامل نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ ان سے detail لے لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئر مین! میری گزارش ہے کہ یہ ہمیں نہ بتائیں بلکہ ہاؤس کو بتائیں کیونکہ یہ ہاؤس کی پر اپرٹی ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ نے جو ضمنی سوال کیا ہے وہ اس سوال کا حصہ نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! ان کا یہ ضمنی سوال چونکہ اس سوال کا حصہ نہیں ہے اس لئے یہ fresh question جمع کرا دیں لیکن اگر یہ نہیں جمع کرانا چاہتی تو میں پھر بھی اس کی detail provide کرنے کو تیار ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! اگر آپ کہتے ہیں تو fresh question بھی جمع کروادوں گی لیکن مہربانی کر کے ہاؤس کو ضرور مطلع کریں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب ظہیر اقبال کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا ان کا سوال نمبر 3904 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3936 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: ضلع اور تحصیل میں درباروں کی تعداد اور نذرانوں

کی رقم کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*3936: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل و ضلع خانیوال میں کتنے دربار موجود ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان درباروں کی سالانہ جمع شدہ چندہ کی رقم کتنی ہے اور کون وصول کرتا ہے۔

(ج) ان وصول شدہ چندہ کی رقم کو کس مد میں خرچ کیا جاتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) تحصیل و ضلع خانیوال میں کل 7 مزارات محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں۔ جن کے نام

حسب ذیل ہیں۔

- 1۔ دربار حضرت میاں چنوں تحصیل میاں چنوں
- 2۔ دربار حضرت سخی سید محمد موضع کوئلہ بہاوالدین تحصیل کبیر والا
- 3۔ دربار حضرت نور شاہ بخاری محسن وال تحصیل میاں چنوں
- 4۔ دربار حضرت حاجن شیر چک نمبر R-10/126 جہانیاں
- 5۔ دربار حضرت شیخ کبیر احمد تحصیل کبیر والا
- 6۔ دربار حضرت ماموں شیر تلمبہ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال

7۔ دربار حضرت شاہ حبیب اللہ بغدادیؒ عبدالحکیم

(ب) محکمہ کو سال 19-2018 میں ان درباروں سے مبلغ -/59,81,373 روپے آمدن

ہوئی ہے حاصل شدہ رقم سنٹر اوقاف فنڈ (7-C) میں جمع کروائی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر تحویل مزارات و دیگر ذرائع سے حاصل شدہ آمدن کو

مزارات اور مساجد کی تعمیر و مرمت و آرائش کے ساتھ ساتھ مزارات پر آنے والے

زائرین کے لئے لنگرو دیگر سہولیات کی فراہمی نیز محکمہ اوقاف کے ملازمین کی

تنخواہوں، یوٹیلیٹی بلز کی ادائیگی و دیگر فلاحی کاموں پر خرچ کی جاتی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئر مین! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ تحصیل و ضلع خانیوال

میں کتنے دربار موجود ہیں؟ انہوں نے تفصیل سے مجھے 7 درباروں کے نام بتائے ہیں جبکہ تحصیل

خانیوال میں کافی دربار موجود ہیں جن کے گدی نشین بھی ہیں اور وہاں سالانہ عرس بھی ہوتا ہے۔

میں نے بس یہ پوچھنا تھا کہ جو دربار محکمہ اوقاف کے under آتے ہیں ان کا معیار کیا ہے، کیا درگرد

گورنمنٹ کی زمین کا ہونا ضروری ہوتا ہے اور محکمہ کون سے دربار اپنے under لیتا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! چونکہ

یہ بات اس سوال میں نہیں پوچھی گئی لیکن میں پھر بھی بتانا چاہوں گا کہ اوقاف جس دربار کو بھی

اپنی تحویل میں لیتا ہے اس کی پہلے identification کی جاتی ہے، پھر سیکرٹری صاحب اور کمیٹی

کے سامنے اس کو رکھا جاتا ہے، پھر اس کی آمدن کا تعین کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے اخراجات

کو بھی دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح اس معیار کے تحت کمیٹی اس کو approve کرتی ہے تو پھر ہم اس

دربار کو اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں۔ کوئی مسجد یا دربار ہو اس کے معیار کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی

ہوتی ہے اور اس کو proper procedure کے تحت کیا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! خانیوال تحصیل میں تین چار دربار ہیں جو کافی مشہور ہیں۔ ہر سال وہاں پر عرس بھی ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ان کے علم میں نہیں ہے اس لئے میں ان کے نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ یہ ان درباروں کو بھی دیکھیں اور تحصیل خانیوال سے پتاکریں کہ وہ کس کے under ہیں اور وہ کس طریقے سے کام کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! اگر کوئی اس طرح کا دربار ہے جس کی آمدن اتنی ہے کہ اس کو تحویل میں لیا جاسکے اور محترمہ یہ سمجھتی ہیں کہ اس کو تحویل میں لیا جاسکتا ہے تو یہ ان درباروں کو identify کر دیں ہم ان درباروں پر اپنی working کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ identify کر دیں۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3938 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چکوال: سیدن شیرازی بزرگ کے ارد گرد دکانوں

کو مسمار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3938: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چو آسیدن شاہ ضلع چکوال میں سیدن شیرازی بزرگ کا دربار محکمہ اوقاف کی سرپرستی میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دربار کے تمام اطراف میں دکانیں بنی ہوئی ہیں اور ان دکانوں کی وجہ سے دربار چھپ چکا ہے؟

(ج) کیا یہ دکانیں محکمہ اوقاف یا حکومت کے کسی اور محکمہ کے انڈر ہیں اور ان سے حکومت کرایہ وصول کر رہی ہے؟

(د) کیا حکومت غیر ضروری دکانوں کو وہاں سے ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ دربار کی خوبصورتی نمایاں ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) یہ درست ہے کہ دربار حضرت سخی سیدن شیرازی کا انتظام و انصرام محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کے ذمہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دربار شریف کے اطراف میں دکانات بنی ہوئی ہیں اور ان دکانات کی وجہ سے دربار شریف چھپا نہیں ہے بلکہ بالکل عیاں ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ دربار حضرت سیدن شاہ شیرازی کے اطراف میں بنی ہوئی دکانات سے محکمہ اوقاف ماہانہ بنیادوں پر کرایہ وصول کر رہا ہے۔

(د) محکمہ اوقاف ان دکانات کو ہٹانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ہے کیونکہ ان دکانات کی وجہ سے دربار شریف کی خوبصورتی میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور دربار شریف بالکل عیاں ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئر مین! انہوں نے جواب دیا ہے کہ سیدن شاہ شیرازی کے دربار کی دکانوں سے دربار پر کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ چو آسیدن شاہ کے دربار کے بالکل سامنے ایک نالہ ہے اور نالے کو کراس کر کے دربار آتا ہے۔ دربار اور نالے کے درمیان میں 60 فٹ کی جگہ ہے اس جگہ پر چار لائنوں پر دکانیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ ہر دکان سے کرایہ وصول کر رہے ہیں۔ میں یہ چیز بھی نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ نے پیپر میں جو کرایہ لکھا ہے وہ 6 تا 7 ہزار ہے جبکہ موقع پر یہ 20 تا 25 ہزار روپے لیا جا رہا ہے۔ دکانیں اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کی وجہ سے دربار نظر نہیں آتا، دربار کی خوبصورتی پر اثر پڑ رہا ہے جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی اثر نہیں پڑ رہا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس سے تو security کا مسئلہ بھی ہو سکتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! بالکل یہ سیورٹی کا مسئلہ بھی ہو سکتا ہے چونکہ میں نے اس دربار کو personally وزٹ نہیں کیا۔ ہمارے

پاس جو کوائف ہیں وہ documented ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کے اکاؤنٹ میں کرایہ جمع ہوگا ہم تو اسی کرایہ کو تصور کریں گے اور ہاؤس میں بھی وہی چیز بتائیں گے۔ اگر اس میں کوئی آدمی ملی بھگت کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کو 6 ہزار دے رہا ہے اور وہاں سے 25 ہزار وصول کر رہا ہے چونکہ محترمہ وہاں پر لوکل ہیں ان کے علم میں زیادہ ہوگا بلکہ یہ ہماری راہنمائی فرمائیں ہمیں اس کی identification کریں۔ ہم ناصرف اس کی انکوائری کروائیں گے بلکہ اس میں جو لوگ ملوث ہوں گے ان کو انشاء اللہ سزا بھی دیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئر مین! میں بالکل ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے محترمہ! آپ ان کو identify کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئر مین! میں request کروں گی کہ یہ موقع پر بھی جا کر وزٹ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! ہم انشاء اللہ موقع پر بھی وزٹ کریں گے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 3983 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 3984 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 4114 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: شاہ دولہ دربار پر بچوں کے سروں پر خول چڑھا

کر معذور بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4114: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت کو علم ہے کہ شاہ دولہ دربار گجرات میں معصوم بچوں کے سروں پر لوہے کے خول چڑھائے جاتے ہیں اگر ہاں تو حکومت نے اس کی روک تھام کے لئے کیا

اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) حکومت نے اب تک کتنے بچوں کی اس گھناؤنے کام میں ملوث افراد سے بازیاب کروایا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) دربار کے احاطے میں بھکاریوں کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) صوبہ بھر میں موجود مزارات اور درباروں کی نگرانی کے لئے حکومت نے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی):

(الف) دربار حضرت شاہ دولہ گجرات زیر تحویل محکمہ اوقاف حکومت پنجاب ہے اور اس دربار کی حدود میں کسی بچے کے سر پر لوہے کا خول نہیں چڑھایا جاتا۔

(ب) دربار شریف پر ایسا کوئی کام نہ ہو رہا ہے۔

(ج) دربار حضرت شاہ دولہ کے احاطے میں کوئی بھکاری نہیں ہوتا مزید یہ کہ دربار شریف کو بھکاریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے عملہ دربار اور محکمہ پولیس دربار شریف پر موجود ہے۔

(د) محکمہ اوقاف نے صوبہ بھر کے مزارات کی نگرانی کے لئے نگران، چوکیدار اور سکیورٹی گارڈز اور رضا کار تعینات کر رکھے ہیں اس کے علاوہ سی سی ٹی وی کیمرہ جات بھی نصب ہیں اہم مزارات پر واک تھرو گیٹ بھی رکھے گئے ہیں نیز زائرین کو بذریعہ میٹل ڈیٹیکٹر بھی چیک کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میں اس سوال کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ ان بچوں کو دولے شاہ کا چو آکھا جاتا ہے اور میں بذات خود بھی دیکھتی ہوں اور یوٹیوب پر بھی موجود ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہوں گی کہ وہ ابھی یوٹیوب پر دیکھ لیں آپ کو اس

کی پوری ہسٹری نظر آجائے گی جبکہ جواب میں بالکل deny کیا گیا ہے۔ اگر یہ یوٹیوب پر اس چیز کو سرچ کریں گے تو ان کے سامنے سب آجائے گا۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! بالکل اس کو deny کیا گیا ہے۔ ہمارا ڈیپارٹمنٹ دربار کے اندر کی premises کے معاملات کا ذمہ دار ہوتا ہے دربار کے باہر ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے وہ ڈسٹرکٹ مینجمنٹ یا پولیس سے متعلقہ ہے۔ جو میں نے معلومات لی ہیں اس کے مطابق آج سے بیس، پچیس، تیس سال پہلے اس طرح کے کچھ واقعات پیش آئے تھے لیکن دربار کی premises میں لوہا پہنائے جانے والا کوئی بھی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ جو ویڈیوز یوٹیوب پر ہیں اگر وہ دربار کے اندر کی premises کی ہیں تو پھر محکمہ اوقاف اس کا ذمہ دار بتاتا ہے اور اگر وہ دربار کے باہر کی ہیں تو اس کے لئے ہمارا ڈیپارٹمنٹ ذمہ دار نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! اگلا ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئر مین! میری توجہ درخواست ہے کہ اس پر آپ تحقیقات کروائیں۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! ہم نے اس کی تحقیقات کروائی ہیں اس کے بعد ہی ہاؤس میں جواب دیا گیا ہے۔ دربار کی premises میں ایسا کچھ نہیں ہو رہا ہے اور ویڈیوز میں بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ دربار کے احاطے کے باہر ہو رہا ہے۔ پھر بھی ہم مزید چیک کر لیتے ہیں۔ جہاں تک میرے علم میں لایا گیا ہے وہ یہی ہے کہ دربار کی premises میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں ہو رہی ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال امان اللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 4150 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رخسانہ کوثر کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال نمبر 4215 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے ان کی request آئی ہے لہذا اس سوال نمبر 4220 کو pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے جی، سوال نمبر بولنے گا۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4348 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد اور مزارات

کی تعداد اور سالانہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*4348: سید عثمان محمود: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کتنی مساجد اور مزارات ہیں؟
(ب) ان مزارات سے سالانہ آمدن کتنی ہے اس ضلع کے مزارات کی تزئین و آرائش اور سہولیات کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

- (الف) رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام 18 مساجد اور 14 مزارات ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

- (ب) ان مزارات سے سال 19-2018 میں حاصل ہونے والی آمدن مبلغ -/13010011 روپے ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

ان مزارات پر محکمہ کی جانب سے رحیم یار خان میں مزار حضرت بابا غریب شاہ پر مبلغ 12 لاکھ روپے سال 20-2019 میں خرچ کئے گئے۔ حسب ضرورت مزارات کی تزئین و آرائش بھی کی جاتی ہے۔ نیز محکمہ اوقاف کی جانب سے ان مزارات کے زائرین کی سہولت کے لئے پینے کے لئے ٹھنڈا پانی، وضو، رفع حاجت کے لئے لیٹرین، سکیورٹی کیمرہ جات اور واک تھرو گیٹ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مزارات کی صفائی ستھرائی کا بھی انتظام ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں اس question کے جواب سے satisfy ہوں لیکن میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا اور میرے انتہائی قابل احترام بھائی پارلیمانی سیکرٹری اوقاف جناب

تیمور علی لالی یہاں موجود ہیں تو آپ کے اور ہمارے وسیب میں ایک حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کا جو دربار ہے اس کی ایک بڑی historical, cultural, religious and spiritual presence ہے اور چند ماہ قبل وزیر اعلیٰ صاحب بھی، منسٹر اوقاف بھی اور بیوروکریسی کے کافی ساری ہماری top tire وہاں تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے اس کی تعمیر و توسیع کے حوالے سے کافی سارے اعلانات کئے تھے تو میں آپ کے توسط سے چونکہ یہ آپ کا بھی ایک neighboring خطہ ہے اور ہمارا تعلق ریاست بہاولپور سے ہے۔ اس دربار کی ہم سب کی وہاں زندگی میں ایک value ہے اور کہہ سکتے ہیں کہ ایک سخاوت ہے تو اس کے حوالے سے میں your permission پارلیمانی سیکرٹری اور ڈیپارٹمنٹ کو request کروں گا کہ اس دربار کے maintenance کے حوالے سے اور تعمیر و توسیع کے حوالے سے جو اعلانات کئے گئے تھے ان کو

kindly ترجیحی بنیادوں پر take up کیا جائے۔ Thank you.

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! وعدے وفا کئے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! شکریہ۔ انشاء اللہ کو شش کریں گے کہ جو سارے وعدے ہماری طرف سے کئے جا رہے ہیں وہ وفا ہو جائیں۔ میں نہایت قابل احترام بھائی مخدوم سید عثمان محمود کو ایک چیز گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ساؤتھ پنجاب میں CM صاحب کے personal interest سے کافی بہتر فنڈز اس دربار کے لئے ہمیں رکھنے کا کہا ہے جس کے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جو دربار پر کام ہونے والا ہے یا ان کی تعمیر و توسیع ہونے والی ہے ان کی ایک لسٹ تیار کی جا رہی ہے جس میں آپ کی جو ریاست بہاولپور ہے یا اس میں کافی چیزیں اس ADP میں بھی reflect کر رہی ہیں اور جو miss ہو جائیں گی اس میں CM صاحب کی خصوصی ہدایت پر ان پر کام جاری ہے اور ان کی انشاء اللہ نشاندہی کر کے جلد از جلد ان پر بھی کام شروع کر دیا جائے گا۔ باقی مخدوم سید عثمان محمود کے ساتھ مل کر انشاء اللہ تعالیٰ ہم departmental طور پر بیٹھ جاتے ہیں ہم ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اور further اس دربار کو دیکھ لیتے ہیں کہ جو CM صاحب نے announce کیا تھا وہ کس حد

تک، کس procedure میں ہے اور کس جگہ پر پہنچا ہے تاکہ جہاں پر اس میں کوئی رکاوٹ ہے تو ان مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، Satisfied?

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! جی، Thank you . Very satisfied and very kind.

جناب چیئر مین: جی، thank you very much. جی، اگلا سوال جناب محمد مرزا جاوید کا ہے سوال نمبر بولنے گا۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب چیئر مین! سوال نمبر 4410 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل رانیونڈ میں محکمہ اوقاف کے تحت رقبہ کی تعداد اور

اس پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*4410: جناب محمد مرزا جاوید: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل رانیونڈ ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کے تحت کل کتنا رقبہ کس کس مقام پر ہے تفصیل سے بیان فرمائیں؟

(ب) مالی سال 2018-19 میں اب تک کتنا رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کرایا گیا ہے اور ناجائز قابضین کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) تحصیل رانیونڈ ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی وقف جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ وقف اراضی و دربار حضرت نور شاہ اٹاری (رکھ لدھیے) رانیونڈ رقبہ تعدادی

2845 کنال 10 مرلے

2۔ خانقاہ اللہ بخش موضع مانک رقبہ تعدادی 59 کنال 12 مرلے

3۔ وقف تکیہ الہی شاہ چوہنگ موضع چوہنگ رقبہ تعدادی 54 کنال 6 مرلے

4۔ مسجد بطرف عبداللہ موضع جودھو دھیر رانیونڈ رقبہ تعدادی 39 کنال 10 مرلے

- 5۔ امام بارگاہ امبالہ پیٹالہ موضع بھو بھتیاں رائیونڈ رقبہ تعدادی 140 کنال 8 مرلے
- 6۔ دربار حضرت شاہ بابل غازی موضع بھو بھتیاں رقبہ تعدادی 53 کنال 02 مرلے
- 7۔ شاہ محمد غازی جلیانہ ٹبہ موضع رائیونڈ رقبہ تعدادی 79 کنال 11 مرلے
- 8۔ مسجد غلہ منڈی مین بازار رائیونڈ رقبہ تعدادی 02 کنال 12 مرلے
- 9۔ دربار حضرت بابا رحمت علی شاہ ٹانگاروڈ رائیونڈ رقبہ تعدادی 04 کنال
- (ب) تحصیل رائیونڈ میں محکمہ اوقاف کا رقبہ تعدادی 52 کنال 2 مرلے زیر ناجائز قبضہ ہے جس کے معاملات مختلف عدالتوں میں زیر کارروائی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے
- 1۔ وقف رقبہ ملحقہ خانقاہ اللہ بخش موضع مانک کارقبہ 47 کنال 2 مرلے بحریہ آرچرڈ میں آچکا ہے معاملہ مذکور عدالت اینٹی کرپشن لاہور میں زیر کارروائی ہے۔
- 2۔ وقف امام بارگاہ امبالہ پیٹالہ موضع بھو بھتیاں تعدادی 1 کنال پر عیسائیوں کی بستی ہے اور اس بستی میں عرصہ قدیم سے عیسائی رہائش پذیر ہیں ان سے یہ رقبہ واگزار کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔
- 3۔ محکمہ اوقاف نے دربار حضرت بابا رحمت شاہ مشتمل رقبہ تعدادی 04 کنال کو محکمانہ تحویل میں لینے کا نوٹیفکیشن جاری کیا جو کہ ڈسٹرکٹ کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ مقدمہ مذکور میں تاریخ پیشی مورخہ 10-06-2020 مقرر تھی مقررہ تاریخ پر حتمی بحث ہو چکی ہے۔ معزز عدالت کے فیصلہ فرمانے کے بعد اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ناجائز قابض سے دربار شریف واگزار کرانے کی بابت مزید ضروری کارروائی فوراً عمل میں لائی جائے گی۔

جناب چیئر مین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد مرزا جاوید: جناب چیئر مین! میں نے سوال کیا تھا کہ محکمہ اوقاف کے رائیونڈ تحصیل میں کل کتنا رقبہ ہے تو انہوں نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ موضع رکھ لدھیہ کے 2845 کنال 10 مرلے رقبہ ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ اس کا قبضہ کس کے پاس ہے، یہ قبضہ محکمہ کے پاس ہے یا کسی اور کے پاس ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! اس کا قبضہ محکمے کے پاس ہے اور یہ رقبہ محکمہ نے پٹہ یعنی لیز پر دیا ہوا ہے جس سے محکمے کو خاطر خواہ آمدن بھی ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا اگلا? Supplementary question

جناب محمد مرزا جاوید: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد مرزا جاوید!

جناب محمد مرزا جاوید: جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ یہ 2845 کنال رقبہ لیز پر ہے تو ذرا مہربانی کر کے یہ بتادیں کہ یہ کتنے عرصے تک لیز پر ہے اور کتنی رقم کے عوض لیز پر دیا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ یہ fresh question بنتا ہے۔ آپ کو خود بھی اندازہ ہے کہ انہوں نے supplementary question میں نہیں پوچھا تھا لیکن چونکہ موجودہ صورتحال سے آگاہ کرنا میرا فرض بنتا تھا تو یہ وہ رقبہ ہے جو آشیانہ ہاؤسنگ سوسائٹی کے against محکمے نے جس کا تبادلہ کیا تھا جو ٹرانسفر ہوا تھا جو آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بنی تھی یہ 2845 کنال وہ رقبہ ہے۔ اس کو مختلف لوگوں کو لیز پر دیا گیا ہے اگر ان کو details چاہئیں کہ وہ کتنے پیسوں کے عوض ہے یا کیا چیز ہے تو یہ fresh question بنتا ہے لیکن میں پھر بھی ان کو وہ details فراہم کرنے لئے تیار ہوں تو یہ after session میرے ساتھ coordinate کر لیں تو میں ان کو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے details فراہم کروادوں گا۔

جناب محمد مرزا جاوید: جناب چیئرمین! یہ عرصہ بتادیں کہ یہ کتنے عرصے کے لئے لیز پر ہے؟ میں نے صرف عرصہ پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! میں نے یہی کہا ہے کہ یہ میرے علم میں نہیں ہے لیکن جو رقبہ کولیز کرنے کی ڈیپارٹمنٹل پالیسی ہے تو اسی پالیسی کے تحت اس رقبہ کولیز پر دیا گیا ہے یہ غالباً سات سال عرصہ ہوتا ہے بلکہ یہ تین سال کے لئے ہوتا ہے پھر اس کے بعد اس کو ایک ایک سال extend کیا جاتا ہے جو کہ تقریباً سات سال تک جاتا ہے تو یہ ساری details ان کو فراہم کر دی جائیں گی۔

جناب چیئر مین: جی، یہ آپ کے question کا part نہیں ہے تو اس لئے آپ fresh question دے دیں یا session after انہوں نے آپ کو detail دینے کا بھی کہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! یہ بیشک fresh question نہ ڈالیں۔ اس میں کوئی problem نہیں ہے میں ان کو details دینے کو تیار ہوں۔ یہ آج ہمارے ساتھ coordinate کر لیں ان کی جو بھی rep ہیں انشاء اللہ ڈیپارٹمنٹل جو بھی details ہیں ان کو فراہم کر دی جائیں گی۔

محترمہ رخصانہ کوثر: جناب چیئر مین! میرا question تھا لیکن میں گیلری میں موجود تھی لہذا آپ مہربانی کریں۔

جناب چیئر مین: جی، آپ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رخصانہ کوثر: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 4215 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

داتا گنج بخش علی ہجویری دستکاری سکول کی اصلی جگہ واپسی

منتقلی نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 4215: محترمہ رخصانہ کوثر: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) داتا گنج بخش علی ہجویری سکول لاہور جو کہ دربار داتا صاحب کے مزار کے تہہ خانہ میں موجود تھا کچھ عرصہ قبل مرمت اور دوسرے کاموں کی وجہ سے دستکاری سکول کو دربار آئی ہسپتال شفٹ کر دیا مگر کافی عرصہ گزرنے کے باوجود تاحال دستکاری سکول کو

- دربار ہسپتال سے اس کی اصل جگہ تہہ خانہ داتا دربار منتقل نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے سکول میں زیر تعلیم بچیاں کافی اضطراب کا شکار ہیں کیونکہ دستکاری سکول میں داخلے کے وقت ان کی تلاشی میٹل ڈیٹیکٹر سے لے کر داخلے کی اجازت دی جاتی تھی؟
- (ب) سکول کی بچیوں کو دستکاری سکول آئی ہسپتال منتقلی کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟
- (ج) کیا دستکاری سکول کو محکمہ اوقاف واپس اس کی اصل جگہ پر لانا چاہتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟
- (د) دستکاری سکول داتا دربار میں فرائض سرانجام دینے والی اساتذہ کو تنخواہ ادا کی جاتی ہے مگر سکول کی پرنسپل کو کافی عرصہ سے تنخواہ کی ادائیگی نہیں کی جا رہی ہے اس کی وضاحت فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

- (الف) علی ہجویری دستکاری سکول تہہ خانہ داتا دربار میں نہ تھا بلکہ ایڈمن بلاک داتا دربار میں کام کر رہا تھا۔ جو کہ مرمت اور دوسرے کاموں کی وجہ سے دربار آئی ہسپتال شفٹ نہ کیا گیا بلکہ ڈی ایس پی (سیورٹی) داتا دربار نے اپنے تحریری مراسلہ نمبری DSP/sec-DD-13 مورخہ 28 فروری 2017 کو سیورٹی خدشات کے پیش نظر دستکاری سکول کی ایڈمن بلاک داتا دربار سے منتقلی کے لئے تحریر کیا تحریری مراسلہ کی نقل برفلگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- ڈی ایس پی سیورٹی داتا دربار کے مراسلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے جناب ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور اوقاف پنجاب کی زیر صدارت ایک اجلاس مورخہ 16 مارچ 2017 کو منعقد ہوا جس میں خطیب جامع مسجد داتا دربار، ڈی ایس پی سیورٹی داتا دربار، اسسٹنٹ ڈائریکٹر مذہبی امور و میجرز داتا دربار نے شرکت کی اس اجلاس میں ڈی ایس پی سیورٹی داتا دربار نے شرکاء اجلاس کو بتایا کہ سیورٹی حالات کے پیش نظر خفیہ اداروں کی جانب سے واضح طور پر خبردار کیا کہ آئندہ خود کش دہشت گردی کے واقعات کسی برقع پوش عورت کے ذریعے رونما ہو سکتے ہیں لہذا کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے کے لئے دربار

شریف کے ایڈمن برانچ (ایگزیکٹو بلاک) میں خواتین کی آمد و رفت کو محدود کر دیا جائے اور فی الحال دستکاری سکول کو عارضی طور پر بند کر دیا جائے یا کسی دوسری جگہ شفٹ کر دیا جائے۔ روئداد کی نقل بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

متذکرہ بالا وجوہات کے باعث دستکاری سکول کو داتا دربار ہسپتال میں منتقل کیا گیا تھا جو کہ داتا دربار کے بالکل قریب ہے داتا دربار میں اس وقت سیورٹی خدشات کے پیش نظر جگہ جگہ بیرئیر اور چیکنگ کے لئے پولیس کی نفری تعینات ہے اس کے برعکس دربار ہسپتال میں آنا جانا بہت آسان ہے جبکہ دربار ہسپتال اور داتا دربار میں زیادہ فاصلہ بھی نہ ہے۔ جن مشکلات کا ذکر محترمہ رخصانہ کوثر (ایم پی اے) نے فرمایا ہے کہ میٹل ڈیٹیکٹر سے تلاشی لینے کے بعد بچیوں کو داتا دربار میں موجود دستکاری سکول میں داخلے کی اجازت دی جاتی تھی انہی مشکلات کو حل کرنے کے لئے سکول کو داتا دربار سے داتا دربار ہسپتال میں منتقل کیا گیا ہے۔ جبکہ حالیہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے حکومتی احکامات کے تحت داتا دربار کو مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔

(ب) دستکاری سکول کو داتا دربار ہسپتال میں منتقل کرنے سے طالبات کو آسانی پیدا ہو گئی ہے کیونکہ داتا دربار میں سیورٹی وجوہات کی بناء پر طالبات کو مختلف سیورٹی چیکنگ کے مراحل سے گزر کر سکول تک پہنچنا ہوتا تھا اور مذہبی تہواروں، رمضان المبارک میں اعتکاف و شبینہ کی تقریبات، سالانہ غسل مبارک، سالانہ عرس مبارک و دیگر مذہبی تقریبات پر سکول بند ہونے کی وجہ سے ان کی تعلیم متاثر ہوتی تھی جبکہ دربار آئی ہسپتال میں نسبتاً طالبات کو آنے جانے میں بہت آسانی ہے۔

(ج) سیورٹی وجوہات کی بناء پر، داتا دربار کے موجودہ احاطے میں، خواتین کے کسی ادارے کو منتقل کرنا، سردست مشکل ہے، دربار شریف کے زیر غور توسیعی منصوبے میں، اس ادارے کے لئے کوئی مستقل جگہ زیر غور لائی جانا ممکن ہوگی۔

(د) پرنسپل داتا دربار دستکاری سکول کی اسامی باقاعدہ منظور شدہ نہ ہے بایں وجہ تنخواہ کی ادائیگی نہ ہو سکی۔ مجاز اتھارٹی نے عملہ کو مشاہرہ کی ادائیگی و دیگر امور کے جائزہ کے لئے، حسب ذیل پر مشتمل کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1- زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف داتا دربار کنوینٹر

2- اسسٹنٹ ڈائریکٹر اکاؤنٹس ممبر

3- اسسٹنٹ ڈائریکٹر تبلیغ و تربیت ممبر

4- مینجر اوقاف داتا دربار لاہور ممبر / سیکرٹری

مذکورہ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں معاملہ پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

واضح رہے کہ اس وقت دستکاری سکول میں پرنسپل کی اسامی بوجہ استعفیٰ مورخہ 14

جنوری 2020 سے خالی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رخصانہ کوثر: جناب چیئرمین! میں جزی (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہوں گی تو اس میں لکھا گیا ہے کہ دربار آئی ہسپتال میں نسبتاً طالبات کو آنے جانے میں بہت آسانی ہے جبکہ اب بتایا جا رہا ہے کہ وہاں سے سکول انتظامیہ کو کہا گیا ہے کہ آپ یہاں سے کسی اور جگہ شفٹ ہو جائیں تو وہ کہاں شفٹ ہوں، انہیں بلڈنگ مہیا کی جائے اور اگر کی جائے گی تو کب تک؟ دوسرا پرنسپل کو یہ کہہ کر ان کی سیلری دی گئی کہ اگر آپ لکھیں گی کہ میں job سے resign کر رہی ہوں۔ اس نے resign لکھا تو پھر اسے سیلری دی گئی تو یہ انتہائی زیادتی ہے کہ کسی سے کسی کا روزگار چھین لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! جیسے آپ کو اور ہمیں معلوم ہے، اور لاء منسٹر صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں تو لاء اینڈ آرڈر کی جو situation ہمارے ملک کی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے اور ایک سکول پہلے وہ داتا دربار کے basement میں نہیں تھا وہ Admin Block میں تھا اور Admin Block میں اُس سکول کے لئے آمد و رفت کو کھولنا اور یقینی بنانا ممکن ہے اس کو بند کرنے کی وجہ یہ تھی کہ جو ہمارے داتا دربار کے ڈی ایس پی سیورٹی ہوتے ہیں انہوں نے باقاعدہ 2017 in writing letter میں لکھا اور 2017 میں اُس سکول کو شفٹ کیا گیا اور 2017 میں محترمہ کی پارٹی کی گورنمنٹ تھی ہماری

گورنمنٹ نہیں تھی اس لئے اُس کو کسی بھی حساب سے شفٹ کرنا پچھلی گورنمنٹ کا کام تھا اُس کو ہم نے شفٹ نہیں کیا تھا۔ 2017 میں اُس کو سکیورٹی خدشات کے مد نظر شفٹ کیا گیا تھا جہاں تک اب اُس کو دوبارہ شفٹ کرنے کی بات ہے جب تک ہمیں Security Agencies and Law Enforcement Agencies clear نہیں کرتی کہ سکول کو دوبارہ داتا دربار میں شفٹ کیا جائے تب تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا سکول کو دوبارہ داتا دربار کے Admin Block میں شفٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ رخصانہ کوثر: جناب چیئرمین! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے تھوڑی سی وضاحت چاہوں گی کہ انہوں نے ہماری گورنمنٹ پر معاملہ ڈال دیا ہے تو جو کام اُس وقت رہ گئے تھے تو کیا وہ کوئی بھی کام نہیں کیا جائے گا مجھے تھوڑا سا یہ بتادیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! انہوں نے کہا کہ security reasons جو crux of the story ہے یہ ہے کہ security reasons کی وجہ سے سکول شفٹ ہوا ہے۔ محترمہ! آپ کا اگلا ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رخصانہ کوثر: جناب چیئرمین! وہ سکول آئی ہسپتال کے اندر موجود ہے اب وہاں سے بھی انہیں کہا گیا ہے کہ آپ یہاں سے کہیں اور شفٹ ہو جائیں۔

دوسری بات میں نے یہ کی تھی کہ پرنسپل سے اُس کی جاب کا resign لکھوایا پھر اُس کو سیکری دی گئی یہ انتہائی زیادتی ہے اس کی ایک انکوائری کروائی جائے اور اُس کو دوبارہ سے جاب دی جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگر سکول وہاں پر ہے تو پھر ensure کروایا جائے سکول کو کسی قسم کا کچھ نہ کیا جائے اُن کے جو تحفظات ہیں وہ دور کئے جائیں اور جہاں تک یہ بات ہے کہ ہماری گورنمنٹ تھی تو وہ شفٹ ہوا اگر ڈی ایس پی صاحب نے لکھ دیا تو کیا حالات اب بھی وہی ہیں اگر وہی حالات ہیں تو پھر کم از کم یہ تو کیا جائے وہاں پر جو آیا تھی اُس کی ڈیوٹی ہو گئی ہے اب نہ اُن کے پاس عملہ ہے وہ خود سے چلایا جا رہا ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب تھوڑی شفقت فرمائیں کام کریں

میں نہیں چاہتی کہ تنقید برائے تنقید کروں تنقید برائے تعمیر ہونی چاہئے میں یہی چاہتی ہوں کہ یہ کام کریں اور نیکی کمائیں۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! security reasons کی وجہ سے سکول شفٹ ہوا ہے اور ڈی ایس پی تبدیل بھی ہو جائیں وہ سکول security reasons کی وجہ سے شفٹ ہوا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے تشریف فرما ہیں۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس سوال نمبر 4630 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے اُن کی طرف سے request آئی ہوئی ہے کہ اُن کے سوال نمبر 4677 کو pending کر دیا جائے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئر مین! سوال نمبر 4936 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ایمن آباد میں عثمانیہ مسجد کی تعمیر و مرمت و تزئین و آرائش

سے متعلقہ تفصیلات

*4936: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ کے علاقہ ایمن آباد میں واقع عثمانیہ مسجد کی عمارت خستہ حالی اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) حکومت کی جانب سے مذکورہ عمارت کی مرمت کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) حکومت کی جانب سے تاریخی مذہبی عمارتوں کی نگہداشت اور تزئین و آرائش کے حوالے سے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) گوجرانوالہ کے علاقہ ایمن آباد میں واقع عثمانیہ مسجد محکمہ اوقاف کے زیر تحویل نہ ہے۔ لہذا محکمہ مسجد مذکورہ کی خستہ حالی اور تعمیر و مرمت کے حوالے سے تبصرہ کرنے سے قاصر ہے۔

(ب) چونکہ مسجد محکمہ اوقاف کے زیر تحویل نہ ہے لہذا محکمہ مسجد مذکورہ کی خستہ حالی اور تعمیر و مرمت کے حوالے سے اقدامات اٹھانے سے قاصر ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل تاریخی و مذہبی عمارات کی محکمہ آثار قدیمہ پنجاب سے باقاعدہ (NOC) کے بعد اپنے محدود ذرائع میں رہتے ہوئے تزئین و آرائش عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں صرف ایک ضمنی سوال ہے کہ کیا ممکن ہے کہ محکمہ اوقاف اس مسجد کو کیونکہ یہ 50 سال پرانی مسجد ہے اپنی تحویل میں لے لے؟

جناب چیئرمین: جی، جناب تیمور علی لالی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ ہمارے متعلق سوال ہی نہیں بتا تھا جو سوال محترمہ نے کیا ہے۔ اُس کے لئے departmental policy کے مطابق ہمیں اس کی identification check کرنا پڑے گی اس کو ہم دیکھ لیتے ہیں اگر یہ جو محکمہ اوقاف کی پالیسیز ہیں اُس کے اوپر پورا اُترتی ہے تو we will check that.

محترمہ عائشہ اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: جی، بالکل۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔ محترمہ تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس سوال نمبر 4945 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ فائزہ مشتاق کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں اس سوال نمبر 4946 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! اُن کی request آئی ہے کہ اُن کے سوال کو pending کر دیں۔

جناب چیئر مین: مجھے تو اُن کی کوئی request نہیں آئی۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! انہوں نے مجھے کہا تھا میرے سوال کو pending کرنے کی request کر دیں۔

جناب چیئر مین: چلیں جناب صہیب احمد ملک کے سوال نمبر 5001 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس سوال نمبر 5104 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اس سوال نمبر 5106 کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس سوال نمبر 5245 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس سوال نمبر 6330 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے جی، محترمہ سوال نمبر بولیں؟

سیدہ زہرا نقوی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 6581 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام درس گاہوں کی تعداد

اور پڑھائے جانے والے نصاب سے متعلقہ تفصیلات

* 6581: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام صوبہ بھر میں کتنی درس گاہیں اور مدارس ہیں؟

(ب) ان درس گاہوں اور مدارس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) ان مدارس اور درس گاہوں میں کونسا نصاب پڑھایا جاتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی):

(الف) محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کے زیر تحویل صوبہ بھر میں مدارس کی تعداد 72 ہیں۔

(ب) پنجاب اوقاف آرگنائزیشن کے زیر تحویل درس گاہوں اور مدارس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب اوقاف آرگنائزیشن کے زیر تحویل 72 مدارس میں سے 71 مدارس مساجد سے ملحق اور منسلک ہیں، جس میں مقامی آبادی کے بچوں کو صرف ناظرہ قرآن پاک اور بعض میں درجہ حفظ کی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ ایک مدرسہ جامعہ ہجویریہ ملحقہ دربار حضرت داتا گنج بخشؒ ہے۔ جس میں ہائر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ تعلیمی بورڈ "تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان" کا مروجہ نصاب برائے شہادۃ العامہ (میٹرک)، شہادۃ الخاصہ (ایف اے)، شہادۃ العالیہ (بی اے)، شہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ و الاسلامیہ (ایم اے) اور تخصص فی الفقہ پڑھایا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئر مین! میں بس ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہوں گی کہ ان مدارس اور درس گاہوں کی جو تفصیلات مجھے مہیا کی گئی ہیں اس کے علاوہ بھی مختلف فرقوں، مدارس اور مساجد کی تفصیلات میرے پاس موجود ہیں جو اس کے علاوہ ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی اگر یہ درس گاہیں اور مساجد محکمہ اوقاف کے under نہیں آتیں تو یہ کس کے under آتی ہیں ان کو کون دیکھتا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری جناب تیمور علی لالی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! ان کو محکمہ اوقاف تو قطعاً نہیں دیکھتا ہو گا کیونکہ محکمہ اوقاف تو جو اس کے اپنے زیر تحویل مدارس ہیں، مساجد ہیں اور مزارات ہیں ان کو دیکھتا ہے۔ ان کی تعمیر و آرائش، ان کی سیورٹی اور وہاں پر زائرین کے لئے سارے انتظامات کرتا ہے۔ غالباً میری بہن کے لئے for acknowledgment کہ اگر کوئی بھی مدارس ہے انہوں نے اس کو کسی نہ کسی ایجنسی سے این اوسی لے کر ہی یار جسٹریڈ کروا کر بنایا ہو گا۔ کافی سارے مدارس ایسے بھی ہیں جو privately چل رہے ہیں کچھ کو این جی اوز چلا رہی ہیں ان کی details تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئر مین! مجھے اس سوال کا جواب نہیں ملا کیونکہ بہت سارے فرقوں کے بہت سارے مدارس اور ایسی درس گاہیں موجود ہیں اگر وہ گورنمنٹ کے under نہیں آتیں تو ان کی supervision کون کر رہا ہے، ان کو کسی کے under تو ہونا چاہئے کیونکہ سوال کے جز (ج) میں جو میرا سوال ہے کہ ان مدارس میں کون سا نصاب پڑھایا جا رہا ہے تو جو نصاب کی تفصیلات مجھے دی گئی ہیں میں اُس سے مطمئن نہیں ہوں۔ مختلف جگہوں پر کچھ اس طرح سے بھی نصاب پڑھایا جا رہا ہے کہ مدارس کے اندر زہر گھولا جا رہا ہے۔ ہر فرقے کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ یہ فرقہ حق ہے اور بعض فرقوں کے بارے میں نفرت انگیز باتیں پھیلانی جا رہی ہیں اور دوسرے فرقوں کے بارے میں تکفیریت سکھائی جا رہی ہے تو یہ نصاب کی تفصیل مجھے چاہئے۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! محکمہ اوقاف کا نصاب سے تو کوئی concern نہیں ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئر مین! اس کے لئے میرا سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی): جناب چیئر مین! اس کے لئے لاء منسٹر تشریف فرما ہیں اس کی detail وہ مہیا کر دیں گے۔ باقی ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو ان درس گاہوں کا idea نہیں ہے کہ ان کو کون run کر رہا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ! آپ کا ہے۔ آپ سوال نمبر بول دیں؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئر مین! میرا سوال نمبر 6587 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں اولیاء کرام کے مزارات کی سکیورٹی کے لئے

حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

* 6587: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں اولیاء کرام کے مزارات کی سکیورٹی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) اولیاء کرام کے مزارات کی سکیورٹی کے لئے کتنے اہلکار تعینات ہیں؟

(ج) کیا ان مزارات کی سیوریج کے لئے نجی شعبہ سے بھی تعاون حاصل کیا گیا ہے؟
 پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیور علی لالی):
 (الف) محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر کنٹرول مزارات کی سیوریج کے لئے درج ذیل اقدامات
 کئے گئے ہیں۔

- i - سیوریج گارڈز مع سیوریج آلات تعینات کئے گئے ہیں۔
 - ii - سی سی ٹی وی کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں۔
 - iii - زائرین کی چیکنگ کے لئے واک تھر و گیٹس بھی نصب کئے گئے ہیں۔
 - iv - حکومت پنجاب کی جانب سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق سیوریج انتظامات کو مزید بہتر بنانے کے لئے خاردار تاریں بھی لگائی گئی ہیں۔
- (ب) مزارات کی سیوریج کے لئے کل 350 عدد سیوریج گارڈز مع سیوریج آلات تعینات ہیں۔
 (ج) مزارات کی سیوریج کے لئے محکمہ سیوریج گارڈز کے علاوہ ضابطہ کے مطابق پرائیویٹ
 سیوریج کمپنیز کی خدمات بھی حاصل کی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئرمین! یہاں پر میں نے سیوریج کے بارے میں سوال کیا ہوا ہے مجھے
 سیوریج کے حوالے سے جواب دیا گیا ہے۔ میں اب ایک ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہوں گی کہ سیوریج
 الحمد للہ بہت بہتر ہوئی ہے اس سے پہلے بہت بُرے حالات تھے داتا دربار میں بھی بمب دھماکہ ہوا
 اور اس طرح کے جو سانحات ہیں اُن سے ہم گزر چکے ہیں۔ سیوریج کے حوالے سے گزشتہ سالوں
 سے بہت بہتر situation ہے لیکن جو باقی کئی طرح کی سیوریج ہے لوگوں کے ایمان کے تحفظ کی
 اور ان چیزوں کی تو اُن کے بہت بُرے حالات ہیں۔ مزارات پر دین کے نام پر لوگوں کو گمراہ کیا جا
 رہا ہے اور عجیب و غریب ٹھلے میں لوگ بیٹھے ہوتے ہیں اور ہمارے جو سادہ لوح لوگ ہیں جن کی
 اولیاء اکرام سے محبت ہے عقیدت ہے وہ مزارت پر جاتے ہیں لیکن۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری جناب تیور علی لالی صاحب! آپ اس حوالے سے کوئی
 comment کرنا چاہیں گے یا جواب دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! بالکل میں جو محترمہ نے سوال کیا ہے اسی سوال پر آؤں گا کیونکہ کافی اسی طرح کے relevant questions ہو رہے ہیں کہ دربار کے احاطے میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی activity جو دربار کا premises بنتا ہے اس میں ہم اس کو sure shot کرتے ہیں کہ اس کو یقینی بنایا جائے۔ جہاں تک ان کو details بھی مزید چاہئے ہوں تو اس میں دو طریق کار سے سیورٹی کو کرتے ہیں کچھ ہم پرائیویٹ کمپنیز کو گارڈز کے لئے اپلائی کرتے ہیں ان سے پرائیویٹ گارڈز لیتے ہیں اور کچھ ہمارے اپنے departmental guards ہوتے ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ اس وقت تک ہمارے جو اپنے departmental guards کام کر رہے ہیں وہ 147 ہیں اور جو پرائیویٹ کمپنیز سے گارڈ لئے ہیں وہ 203 ہیں اور باقی جگہوں پر پولیس کی نفری بھی تعینات ہوتی ہے۔ اس چیز کو shot sure بنایا جاتا ہے کہ دربار کی premises کے اندر کوئی بھی اس قسم کی حرکت نہ ہو دربار کی premises کے باہر کسی قسم کی بھی کوئی الٹی سیدھی حرکت ہوتی ہے تو اس کے لئے ہمارا ڈیپارٹمنٹ یا ہماری سیورٹی والے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ہم انٹری سے لے کر جو دربار کی premises ہیں وہاں پر shot sure کیا جاتا ہے کہ کوئی گداگر اور نہ اور کسی قسم کی بھی حرکت ہو۔

جناب چیئر مین: جی، محترمہ آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب چیئر مین! میں یہی کہنا چاہوں گی اور ایک request کرنا چاہوں گی کہ درباروں کے باہر بہت ساری نازیبا حرکات ہو رہی ہیں یہ اولیاء اکرام کی توہین ہے، مزارات کی توہین ہے کہ مذہب کے نام پر جعلی پیر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس طرح کے بہت سے کیسز پنجاب بھر میں دیکھے جا رہے ہیں تو میں یہاں پر صرف یہی گزارش کرنا چاہوں گی کہ یہ بہت اہم شعبہ ہے اس جانب توجہ کرنی چاہئے۔ سیورٹی کو کنفرم کریں کہ درباروں کے اندر اور باہر اس طرح کی activities نہ ہوں۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ محترمہ کا بہت valid point ہے یہ کام تو ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئر مین! ہم اپنی premises میں یہ shot sure کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم کوشش

کر رہے ہیں کہ درباروں کے باہر بھی کسی طریقے سے حالات کو کنٹرول کیا جائے۔ یہاں پر لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں ہم کسی قسم کی ٹیم بنا کر یہ بھی sure shot کریں گے۔ دربار کے باہر outside premises area ہے۔ ہماری teams کوشش کرتی ہیں کہ وہاں پر اس قسم کے لوگوں کو بیٹھنے نہ دیا جائے لیکن چونکہ ان کی یہ ذمہ داری نہیں ہوتی اس لئے وہ اس کام کو ٹھیک طریقے سے نہیں کر سکتے۔ اس معاملے کو مینٹنگ کر کے انشاء اللہ تعالیٰ sort out کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دربار کی premises کا کچھ radius decide کر دیا جائے کہ اس radius کے اندر کسی قسم کا جعلی پیر یا فراڈ یہ شخص نہ بیٹھے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے ان کی طرف سے pending کرنے کی request آئی ہے لہذا ان کے سوالات نمبر 6960 اور 6961 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں لہذا ان کے سوال نمبر 6790 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ اوقاف میں مؤذن / امام کی بھرتی اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

* 2701: محترمہ حنا پرویز بیٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) صوبہ بھر میں محکمہ اوقاف کے تحت کتنے دربار اور مساجد ہیں؟
- (ب) ان میں کتنے ملازم کس کس سکیل میں ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟
- (ج) یکم جنوری 2017 سے اب تک کتنے افراد کو مؤذن، امام اور دیگر کیئرگری میں کنٹریکٹ / ڈیلی ویجز پر تعینات کیا گیا ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (د) اس وقت محکمہ اوقاف میں مؤذن / امام اور دیگر کتنی اسامیاں کس کس گریڈ اور عہدہ کی کب سے خالی ہیں کیا محکمہ ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) پنجاب اوقاف آرگنائزیشن کے زیر انتظام 544 دربار اور 435 مساجد ہیں۔
- (ب) پنجاب اوقاف آرگنائزیشن میں کوئی بھی ڈیلی ویجز پر تعینات نہ ہے جبکہ ٹوٹل 122 ملازمین کنٹریکٹ پر تعینات ہیں تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شعبہ مذہبی امور	نام آسامی	سکیل	تعداد
مؤذن خادم و خادمہ		BS-04	43
نائب خطیب امام و مدرس		BS-07	23
معلمہ		BS-09	3
سینیئر خطیب امام و مدرس		BS-12	13
میزان			82

شعبہ ایڈمن

نائب قائد و نگران و خاکروب (A-17 کے	BS-02	30
معدور کوہ کے تحت کنٹریکٹ ملازمین	BS-02	10
میزان		40

- (ج) پنجاب اوقاف آرگنائزیشن میں یکم جنوری 2017 سے اب تک کسی کو بھی ڈیلی ویجز پر تعینات نہ کیا گیا ہے جبکہ 43 کنٹریکٹ ملازمین تعینات ہیں، جس میں شعبہ مذہبی امور کے 3 ملازمین 17-اے اور شعبہ ایڈمن کے 30 ملازمین 17-اے اور 10 معدور کو ٹا کے محاذ کنٹریکٹ پر تقرری عمل میں لائی گئی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) پنجاب اوقاف آرگنائزیشن میں 181 آسامیاں خالی ہیں، جس میں اس وقت شعبہ مذہبی امور کی 76 اور شعبہ ایڈمن کی 105 آسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل "ح" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب کی جانب سے فی الحال نئی تقرریوں پر پابندی عائد ہے۔ جیسے پابندی ختم ہوگی خالی آسامیوں کے محاذ تقرریوں کے لئے مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

صوبہ میں محکمہ اوقاف کی کمرشل اراضی کی تعداد اور

اس سے ہونے والی آمدن سے متعلق تفصیلات

*3483: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ اوقاف کی کمرشل اراضی کے منافع بخش استعمال کے لئے کوئی حکمت عملی مرتب کی گئی ہے؟

(ب) محکمہ اوقاف کی صوبہ بھر میں کتنی کمرشل اراضی ہے اور اس سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟
وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) محکمہ اوقاف کی کمرشل اراضی کے استعمال کے لئے تاحال کوئی قوانین / پالیسی نہ ہے تاہم اکتوبر 2019 میں وزیر اعظم پاکستان کی ہدایت پر وقف کمرشل اراضیات کے منافع بخش استعمال سے متعلق قانون / پالیسی کی تشکیل کے لئے وزیر قانون پنجاب کی زیر صدارت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ اس کمیٹی نے پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 میں ضروری ترامیم کی تجویز دی ہے جن کی اوقاف بورڈ سے منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔ ان ترامیم کی مجاز اتھارٹی سے منظوری کے بعد انہیں نافذ العمل کر دیا جائے گا۔

(ب) محکمہ اوقاف کی صوبہ بھر میں کل 188 ایکڑ 5 کنال 14 مرلے کمرشل اراضی ہے جس سے سال 2018-19 میں کل مبلغ - / 23,61,02,987 روپے آمدن ہوئی۔
(تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

مقدس مقامات کی لائیو زیارت اور آن لائن دینی کتب کے مطالعہ سے متعلق تفصیلات

*3484: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا حکومت مقدس مقامات کی لائیو زیارت اور دینی کتب کا آن لائن مطالعہ کرنے کے لئے کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ ہے تو اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

محکمہ اوقاف و مذہبی امور میں ایڈیشنل سیکرٹری اوقاف کی زیر نگرانی محکمہ ہذا کی ویب سائٹ www.auqaf.punjab.gov.com پر بزرگان دین کی تصانیف کو اپ لوڈ کرنے کا کام جاری ہے جس کے ذریعے ان کا آن لائن مطالعہ ممکن ہو سکے گا۔ جبکہ مقدس مقامات کی لائیو زیارت کا کوئی منصوبہ سر دست زیر کارروائی نہ ہے۔

بہاولپور شہر کی حدود میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات،

مساجد کی تعداد اور سکیورٹی کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*3904: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاولپور شہر کی حدود میں محکمہ اوقاف کے مزارات اور مساجد کہاں کہاں ہیں ان کے نام بتائیں اور ان کی سالانہ آمدن علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) موجودہ مالی سال 20-2019 میں ان مزارات اور مساجد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) ان مساجد اور مزارات کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے ان پر کون کون سی سہولیات میسر ہے؟

(د) ان پر کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کی عہدہ اور گریڈ وائر تفصیل بتائیں؟

(ه) کیا ان مساجد اور مزارات پر سکیورٹی کا انتظام ہے تو ہر مسجد اور مزار کی تفصیل اور تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور جہاں جہاں سکیورٹی ڈیوٹی دے رہے ہیں ان کی تفصیل بتائیں کیا پنجاب پولیس کی جانب سے بھی ان مزارات اور مساجد پر ملازمین تعینات کئے گئے ہیں تو ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) بہاولپور شہر کی حدود میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 03 مزارات اور 7 مساجد ہیں جن کے نام اور سالانہ آمدن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) بہاولپور میں ان مزار اور مساجد کے لئے مبلغ -/13952000 روپے برائے سال 20-2019 مختص ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) بہاولپور میں ان مزار اور مساجد پر مبلغ -/14938100 روپے سال 20-2019 میں خرچ کئے گئے ہیں۔ ان پر وضو خانہ، مسافر خانہ، لیٹرین، اے سی، گیس کی سہولیات موجود ہیں اور ان پر امام خطیب، مؤذن، سکیورٹی گارڈز بھی تعینات ہیں نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ان پر کل 37 ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وائز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ان میں تمام مزارات اور مساجد پر سکیورٹی انتظام نہ ہیں بلکہ چند ایک اہم مساجد / مزار پر سکیورٹی گارڈز تعینات ہیں نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم محکمہ پولیس کی جانب سے تاحال کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

فیصل آباد: شہر میں درباروں کی تعداد اور ان سے ملحقہ دکانوں

اور اراضی سے متعلقہ تفصیلات

- *3983: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کون کون سے دربار کہاں کہاں ہیں ان درباروں کے نام اور مقام بتائیں؟
- (ب) ان درباروں کی مالی سال 20-2019 کی آمدن بتائیں نیز یہ آمدن کس کس مد سے ہوتی ہے؟
- (ج) ان درباروں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان درباروں کے انچارج صاحبان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
- (د) ان درباروں میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟
- (ه) ان درباروں کے لئے مالی سال 20-2019 کے لئے کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے؟
- (و) ان درباروں سے ملحقہ دکانوں اور اراضی کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) فیصل آباد شہر واقع درباروں کی فہرست تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ان درباروں سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان درباروں میں موجود ملازمین اور انچارج صاحبان کی فہرست تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ان درباروں پر زائرین کی سہولت کے لئے پینے کا ٹھنڈا پانی، وضو خانہ، طہارت خانہ اور برآمدہ جات زائرین کی سہولت کے لئے موجود ہیں نیز ان کی حفاظت کے لئے میٹل ڈیٹیکٹر سے چیکنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔
- (ه) ان درباروں کے لئے مالی سال 2019-20 کے بجٹ کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) ان درباروں سے ملحقہ دکانوں کی تفصیل تتمہ (ه) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد کی تعداد اور

ان سے ملحقہ دکانوں اور اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3984: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی مساجد کہاں کہاں سرکاری تحویل میں ہیں؟
- (ب) ان مساجد کے لئے کتنی رقم مالی سال 2019-20 میں مختص کی گئی ہے تفصیل مسجد وار بتائیں؟
- (ج) ان مساجد سے ملحقہ دکانیں اور اراضی کتنی کتنی ہے؟
- (د) ان مساجد میں سے کس کس کی بلڈنگ / عمارت خستہ حال ہے؟
- (ه) ان مساجد کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
- (و) ان مساجد کی عمارت کی تعمیر کے لئے کتنی رقم موجودہ مالی سال 2019-20 میں جاری کی گئی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 17 مساجد ہیں (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔
- (ب) ان مساجد کے لئے مالی سال 20-2019 میں مبلغ -/2,66,93,000 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔
- (ج) ان مساجد سے ملحقہ دکانات کی تعداد 383 ہے اور کوئی زرعی اراضی ان سے ملحقہ نہیں ہے۔
- (د) فیصل آباد شہر میں جامع مسجد گجر بستی واقع عید گاہ روڈ فیصل آباد اور جامع مسجد رحمانیہ واقع سرگودھا روڈ اڈا باوا چک فیصل آباد کی بلڈنگ / عمارت خستہ حال ہے۔
- (ه) ان مساجد میں 32 ملازمین اوقاف کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) ان مساجد کی عمارات کی تعمیر کے لئے مالی سال 20-2019 میں کوئی رقم جاری نہ کی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ میں اوقاف کی زرعی اراضی سے حاصل آمدن سے متعلق تفصیلات

*4150: جناب امان اللہ وٹاٹھ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی کہاں کہاں واقع ہے اس سے کتنی آمدن ہو رہی ہے اس اراضی میں سے کتنی لیز پر ہے اور اس سے کتنی آمدن ہو رہی ہے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف ضلع گوجرانوالہ میں بہت ساری اراضی پر ناجائز قابضین ہیں یہ کب سے قابض ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور زمین واگزار کیوں نہیں کروائی گئی اس میں کیا امر مانع ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف و مذہبی امور کی تحویل میں 492 ایکڑ 3 کنال 04 مرلے 110 مربع فٹ اراضی ہے جس میں سے 491 ایکڑ 4 کنال 16 مرلے

زرعی اور 6 کنال 8 مرلے 110 مربع فٹ کمرشل ہے (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ اس اراضی میں سے زرعی اراضی تعدادی 491 ایکڑ 16 مرلے سال 19-2018 کے لئے لیز پر دی گئی ہے جس سے مبلغ -/1,50,14,736 روپے آمدن ہوئی۔

(ب) محکمہ اوقاف ضلع گوجرانوالہ کی وقف اراضی تعدادی 54 ایکڑ 3 کنال 14 مرلے 254 مربع فٹ پر ناجائز قبضہ تھا اس میں سے 42 ایکڑ 7 کنال 14 مرلے رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروالیا گیا ہے باقی ماندہ تعدادی 11 ایکڑ 4 کنال 254 مربع فٹ میں سے 106 ایکڑ 7 کنال 08 مرلے پر سرکاری ادارے قابض ہیں اور 4 ایکڑ 2 کنال 14 مرلے 254 مربع فٹ پر مکانات تعمیر شدہ ہیں اور 1 کنال 18 مرلے رقبہ زیر مقدمہ ہے۔ (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

لاہور: داتا دربار مردانہ زائرین کے راستہ میں فقیر اور دیگر جرائم پیشہ لوگوں کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*4630: چودھری اختر علی: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا دربار لاہور میں سلام کے لئے آنے والے زائرین مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ راستے بنائے گئے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مرد زائرین کے لئے جو راستہ دربار شریف کے احاطہ میں جانے کے لئے بنایا گیا ہے اس میں متعدد فقیر اور دیگر افراد ہر وقت کھڑے رہتے ہیں ان کو اس دربار پر تعینات غیر متعلقہ سکیورٹی ملازمین سمیت انتظامی افسران کی سرپرستی حاصل ہوتی ہے اسی طرح کے حالات خواتین کے انٹری پوائنٹ کی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان جگہوں پر روزانہ متعدد زائرین کی جیب کاٹی جاتی ہے اور ان کو نقدی سمیت دیگر سامان سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے خواتین اور بچے انواء ہو رہے ہیں؟
- (د) اس بابت محکمہ ایڈمنسٹریٹر اوقاف اور CEO اوقاف کیا ایکشن لے گا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) درست ہے کہ انتظامی امور کے تحت دربار حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور پر زائرین کی آمد کے گیٹ نمبر 1، 4 اور 5 مرد حضرات کے لئے مختص ہیں جبکہ گیٹ نمبر 02 صرف خواتین کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ دربار حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور پر تمام جگہوں پر کیمرہ جات نصب ہیں جن سے تمام پوائنٹس کی مانیٹرنگ کی جاتی ہے ہر ڈیوٹی میجر اپنی شفٹ میں کم از کم تین مرتبہ دربار شریف کا راونڈ لگاتے ہیں جس میں بھکاریوں اور جیب تراشوں پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں دربار شریف پر سکیورٹی کا عملہ تین شفٹوں میں ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے اور انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ دربار شریف کی لائیز میں بالخصوص کسی بھی بھکاری کو ہرگز نہ کھڑ ہونے دیا جائے مزید یہ کہ دربار شریف پر محکمہ پولیس کی جانب سے 01 ڈی ایس پی سکیورٹی تعینات ہے جبکہ دیگر پوائنٹس پر شفٹ انچارج کے علاوہ گیٹوں پر بھی پولیس کا عملہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ دربار شریف پر کوئی بھی بھکاری نہ تو انٹر ہو سکے اور نہ کسی ایسے شخص کو دربار شریف میں کھڑے رہنے کی اجازت دے۔

(ج) درست نہ ہے دربار شریف کے ہر پوائنٹ پر کیمرہ کی نظر ہوتی ہے مانیٹرنگ کے لئے پولیس کی نفری تعینات ہے علاوہ ازیں داتا دربار کا سکیورٹی عملہ بھی بڑی تندہی سے ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے جیب تراشی کی کسی قسم کی کوئی شکایت موصول نہ ہو رہی ہے نیز کرونا وائرس کی وجہ سے زائرین کی بہت محدود تعداد دربار شریف پر حاضری کے لئے آرہی ہے جہاں تک خواتین اور بچوں کے اغوا کا تعلق ہے تو یہ حقیقت کے بالکل برعکس ہے ایسا کوئی واقعہ زون ہذا میں رونما نہ ہوا ہے۔

(د) دربار حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور پر زائرین کی بڑھتی تعداد اور انتظامی امور کے پیش نظر 2010 میں علیحدہ علیحدہ انٹری پوائنٹس مقرر کئے گئے تھے تاکہ مرد و خواتین کو دربار شریف پر حاضری میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو، دربار شریف کے گیٹ نمبر 01 کے باہر پولیس ملازمین و سکیورٹی عملہ تعینات ہے جنہیں بھکاریوں کو اندر داخلہ سے منع کرنے کی سخت ہدایات دی گئی ہیں جبکہ گیٹس سے اندر پولیس کا عملہ اور سکیورٹی داتا دربار اس بات

پر کڑی نظر رکھتی ہے کہ کسی بھی پوائنٹ پر کوئی بھی شخص زائرین کی شکل میں داخلہ کے بعد بھی اندر بھیک نہ مانگ سکے ان مقامات پر سکیورٹی کیمرہ جات سے بھی مانیٹرنگ کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ڈیوٹی پر تعینات عملہ بھی چوکس ہو کر ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے تاکہ کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو۔ دربار شریف پر سکیورٹی سخت ہونے کی بنا پر اکا دکاء کبھی کبھار جیب تراشی کی شکایات موصول ہوتی ہے تو فوری طور پر سکیورٹی کیمرہ جات سے جیب تراش کی شناخت کرتے ہوئے جیب تراشی کا مقدمہ درج کروایا جاتا ہے اور داتا دربار انتظامیہ کی جانب سے مکمل پیروی کی جاتی ہے (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

منڈی بہاؤالدین: او قاف کی بلڈنگ کے ساتھ کرایہ داری یونٹس

اور ان سے حاصل کردہ کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

***4945: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر او قاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ او قاف کی کتنی بلڈنگز کے ساتھ کرایہ داری یونٹس واقع ہیں؟

(ب) ان کرایہ داری یونٹس سے محکمہ کو ماہانہ کتنا کرایہ وصول ہوتا ہے اور سالانہ کتنی رقم وصول ہوتی ہے سال 2018 اور 2019 میں کتنی رقم وصول ہوئی تھی؟

(ج) ان کرایہ داری یونٹس میں سے کتنے یونٹس میں کرایہ دار ناجائز قابض ہیں ان کے خلاف حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر او قاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ او قاف کی 2 مساجد اور ایک مزار کے ساتھ درج ذیل کرایہ داری یونٹس واقع ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

i- مرکزی جامع مسجد منڈی بہاؤالدین 48 یونٹس

ii- جامع مسجد اہل سنت والجماعت ملکوال 18 یونٹس

iii- دربار حضرت اعتبار شاہ قادر آباد 09 یونٹس

- (ب) ان کرایہ داری یونٹس سے سال 2018 (جنوری 2018 تا دسمبر 2018) میں مبلغ -
 /38,31,315 روپے اور سال 2019 (جنوری 2019 تا دسمبر 2019) میں مبلغ -
 /38,52,512 روپے وصول ہوئے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی
 ہے)۔ چونکہ اب کرایہ کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق بڑھا دیا گیا ہے اس لئے ان کرایہ
 داری یونٹس سے محکمہ اوقاف کو ماہانہ مبلغ -/6,95,520 روپے اور سالانہ مبلغ -
 /83,46,240 روپے کی وصول ہوں گے۔
 (ج) ان کرایہ داری یونٹس پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

منڈی بہاؤ الدین: محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات اور ان سے

حاصل آمدن سے متعلق تفصیلات

***4946: محترمہ فائزہ مشتاق:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں کتنے مزارات محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام ہیں؟
 (ب) ان مزارات سے 19-2018 میں کتنی آمدنی ہوئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
 وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) ضلع منڈی بہاؤ الدین میں 7 مزارات محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں۔ (تفصیل ایوان
 کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

- (ب) ان مزارات سے سال 19-2018 میں محکمہ اوقاف کو مبلغ -/2,08,27,523 روپے
 آمدن ہوئی جبکہ ان کے مبلغ -/31,73,235 روپے کے اخراجات ہوئے۔ (تفصیل
 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

ضلع اوکاڑہ:- محکمہ اوقاف کے تحت دربار، مساجد سے ملحقہ زرعی اراضی اور

دکانوں سے گزشتہ دو سالوں سے حاصل آمدن و اخراجات سے متعلق تفصیلات

***5104: جناب منیب الحق:** کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) محکمہ اوقاف کے تحت ضلع اوکاڑہ میں کون کون سے دربار اور مساجد ہیں؟

(ب) ان دربار اور مساجد سے ملحقہ زرعی اراضی، دکانیں اور دیگر کون کون سی پراپرٹی ہے دربار اور مسجد وار تفصیل دی جائے؟

(ج) ان درباروں اور مساجد کی نگرانی کے لئے کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(د) ان درباروں اور مساجد کی سال 19-2018 اور 20-2019 کی آمدن و اخراجات بتائیں؟

(ه) ان درباروں، مزارات اور مساجد پر نمازیوں اور زائرین کے لئے کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(و) ان درباروں اور مساجد پر ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس کام پر خرچ کی گئی ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) محکمہ اوقاف ضلع اوکاڑہ کی تحویل میں 11 مزارات، 03 مساجد علیحدہ اور 2 مساجد

درباروں سے ملحق ہیں جن کی تفصیل "Annex A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تحویل میں مزارات سے ملحقہ زرعی رقبہ 170 ایکڑ 2 کنال 18 مرلے ہے جبکہ

ان مزارات و مساجد کے ساتھ 156 دکانات اور 68 سکینی یونٹس ہیں۔ تفصیل

"Annex B" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان درباروں اور مساجد کی نگرانی کے لئے کل 18 منظور شدہ اسامیوں پر 15 ملازمین

اپنے فرائض کی انجام دہی کر رہے ہیں جبکہ 3 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل بر

"Annex C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان مزارات اور مساجد سے سال 19-2018 میں مبلغ -/37919123 روپے اور

سال 20-2019 میں مبلغ -/28098190 روپے کی آمدن ہوئی۔ جبکہ سال 19-2018

میں اخراجات مبلغ -/9465731 روپے اور سال 20-2019 میں مبلغ -/8793338

روپے کے اخراجات ہوئے جن کی مدوار تفصیل بر "Annex D" ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔

(ه) ان مزارات اور مساجد پر تمام بنیادی سہولتیں میسر ہیں۔ زائرین کے پینے کے لئے

ٹھنڈے پانی کے واٹر کولر، وضو کے لئے وضو خانے، طہارت خانے اور زائرین کے

ٹھہرنے و آرام کے لئے سرائے ملحقہ دربار حضرت سید محمد غوث المعروف بالاجیر اوکاڑہ اور برآمدہ جات وغیرہ میسر ہیں۔

(و) سال 19-2018 اور سال 20-2019 میں مبلغ -/10997000 روپے مزارات اور مساجد پر خرچ کئے گئے جن کی تفصیل بر "Annex E" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: پی پی-189 میں محکمہ اوقاف کی جائیداد اور ذرائع

آمدن سے متعلقہ تفصیلات

- *5106: جناب منیب الحق: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) پی پی-189 اوکاڑہ اور ضلع اوکاڑہ میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی، دکانیں اور دیگر پراپرٹی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے تحت کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں اس ضلع میں محکمہ کے کتنے دفاتر ہیں؟
- (ج) ضلع بھر میں محکمہ کی کتنی اراضی و دکانوں و شہری پراپرٹی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟
- (د) کتنی اراضی سال 20-2019 میں ناجائز قابضین سے واگزار کروائی گئی ہے؟
- (ه) اس ضلع میں محکمہ کی آمدن سالانہ کتنی ہے کس کس جگہ سے اور ذرائع سے آمدن ہوتی ہے آمدن میں اضافہ کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) حلقہ پی پی-189 میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 130 کمرشل اور 51 سکینی پونٹس ہیں۔ تفصیل "Annes A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 607 ایکڑ 6 کنال 10 مرلے زرعی اراضی ہے جبکہ کل کمرشل پونٹس کی تعداد 156 اور سکینی پونٹس کی تعداد 68 ہے۔ تفصیل "Annes B" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ اوقاف کا صرف ایک ہی دفتر ہے ضلع اوکاڑہ میں کل 27 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 5 اسامیاں اس وقت خالی ہیں اور 22 ملازمین اپنے فرائض کی انجام دہی کر رہے ہیں جن کی تفصیل بر "Annex C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ضلع اوکاڑہ میں کسی شہری جائیداد پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے تاہم زرعی رقبہ جات میں کل 169 کنال 9 مرلے رقبہ پر ناجائز قبضہ جات ہیں۔ تفصیل بر "Annex D" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) سال 2019-20 میں کل رقبہ 15 کنال 1 مرلہ پر سے تفصیل ذیل ناجائز تجاوزات کا خاتمہ کیا گیا۔

(1) دربار حضرت غوث بالا پیر 02 کنال 5 مرلے

(2) دربار حضرت بابا شاہ بھور 02 کنال

(3) دربار حضرت اسماعیل سدھارن 10 کنال 16 مرلے

- (ہ) سال 2018-19 میں آمدن مبلغ -/37919123 روپے جبکہ سال 2019-20 میں آمدن -/28098190 روپے ہوئی جس کی مدوار تفصیل بر "Annex E" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آمدن میں اضافہ کے لئے جملہ کرایہ جات کو مارکیٹ ریٹ کے مطابق فکس کیا گیا ہے جس سے محکمہ کی آمدن میں خطیر اضافہ متوقع ہے۔ علاوہ ازیں انتظامی اقدامات کے ذریعے آمدن کیش بکسر میں اضافہ اور زرپٹہ کی شرح بڑھانے کے لئے مختلف النوع اقدامات صوبائی سطح پر اٹھائے جا رہے ہیں۔

صوبہ میں مزارات کے سکیورٹی گارڈز کو تنخواہوں کی ادائیگی

نہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

- *5245: محترمہ اسوہ آفتاب: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے مزارات کے 2 سو 80 سکیورٹی گارڈ پانچ ماہ سے تنخواہوں سے محروم ہیں؟
- (ب) ان سکیورٹی گارڈز کو تنخواہیں ادا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) میسرز اے جے سکیورٹی سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ کے سکیورٹی گارڈز کو ماہ جولائی 2020 تک ادائیگی کی جا چکی ہے جس کا ادائیگی سرٹیفکیٹ کی کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ ماہ اگست اور ستمبر 2020 کا سکیورٹی بل تاحال موصول نہ ہوا ہے۔
- (ب) مذکورہ سکیورٹی کمپنی سے بل تاخیر سے موصول ہونے کی وجہ سے سکیورٹی گارڈز کو ادائیگی بروقت نہ ہوتی ہے۔ کمپنی سے طے شدہ معاہدہ کی شق نمبر 10 کے مطابق، کمپنی اپنے سکیورٹی گارڈز کو تنخواہ ادا کرنے کی مکمل ذمہ دار ہے۔

تحصیل صادق آباد میں محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول مزارات کی تعداد،

تعینات عملہ اور سہولیات سے متعلق تفصیلات

*6330: جناب ممتاز علی: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) تحصیل صادق آباد میں محکمہ کے زیر کنٹرول مزارات کی تعداد، نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ہر مزار پر تعینات حکومتی عملہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان مزارات پر زائرین کے لئے فراہم کردہ سہولیات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

- (الف) تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 2 مزارات ہیں جو

کہ موضع سرواہی، سنجر پور میں واقع ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

i۔ دربار حضرت اکرم شاہ جیلانی المعروف عراقی پیر

موضع سرواہی، سنجر پور، تحصیل صادق آباد

ii۔ دربار حضرت پیر موسیٰ نواب، سنجر پور، تحصیل صادق آباد

(ب) ہر مزار پر حکومت کی جانب سے ایک ایک نگران تعینات ہے۔

(ج) مزار پر آنے والے زائرین کے لئے محکمہ کی جانب سے مسافر خانہ تعمیر شدہ ہے۔ وضو خانہ

اور واش روم کی بھی سہولت موجود ہے۔ مزید یہ کہ زائرین کو ہر ممکن سہولت دی جاتی ہے۔

صوبہ بھر میں اوقاف کے دفاتر، مساجد اور درگاہوں میں

خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6790: جناب محمد الیاس: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبہ بھر کے دفاتر، مساجد اور درگاہوں میں ملازمین کی کل کتنی اسامیاں اور کتنی مدت سے خالی ہیں؟

(ب) خالی اسامیاں پُر کرنے کا کیا طریق کار ہے اور کتنی مدت کے بعد خالی اسامیوں کا اشتہار دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر متعدد سیٹیں خالی ہیں تو ان اسامیوں پر کب تک بھرتیاں کر دی جائیں گی؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید سعید الحسن):

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں پنجاب اوقاف آرگنائزیشن کے دفاتر، مساجد، درگاہوں میں مختلف کیٹیگری کی 374 اسامیاں کافی عرصہ سے خالی ہیں۔

(ب) خالی اسامیاں درج ذیل دو طریق کار سے کنٹریکٹ پالیسی 2004 اور ریکروٹمنٹ پالیسی 2003 کے تحت کی جاتی ہیں۔

i۔ سکیل نمبر 1 تا 15 بذریعہ محکمہ طور پر

ii۔ سکیل نمبر 16 یا اس سے اوپر بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہیں۔

سکیل نمبر 1 تا 15 تک اسامیوں پر بھرتی پر پابندی عائد ہے جبکہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذمہ میں آنے والی اسامیوں پر پابندی نہ ہے۔ حکومت پنجاب کی جانب سے بھرتی پر پابندی عائد ہے، پابندی ختم ہونے کے بعد بذریعہ اخبار اشتہار خالی اسامیاں مشتہر کی جائیں گی۔ مزید برآں سکیل نمبر 16 اور اس سے اوپر والی اسامیوں پر تقرری کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو تحریر کیا جا رہا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی جانب سے بھرتی پر پابندی عائد ہے۔ حکومت پنجاب کی منظوری کے

بعد ان اسامیوں پر بھرتی کر دی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب چیئرمین! کل ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ایک تحریک التوائے کار آئی تھی تو میرے خیال میں وہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے کیونکہ مجھے ابھی اس کی کاپی ملی ہے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر آپ کی تحریک التوائے کار ایجنڈے پر ہوگی تو آجائے گی لہذا آپ صبر فرمائیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے دو باتیں کرنا چاہوں گی۔ ایک تحریک استحقاق نمبر 21/23 جمع کراؤنی تھی۔ ہیڈ مسٹر لیس نائلہ گجر ہائر سیکنڈری سکول کی جو کہ pending ہو گئی تھی کیونکہ اس میں rangers word آگیا تھا۔ میں نے اس کو countercheck کیا ہے، اس کارینجرز سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ پنجاب گورنمنٹ کا سکول ہے تو میں آپ سے request کروں گی کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس پر باقاعدہ کارروائی کی جاسکے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ تحریک استحقاق ایجنڈے پر موجود نہیں ہے جب وہ ایجنڈے پر آئے گی تو پھر انشاء اللہ ضرور اس کو دیکھ لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! دوسرا اوقاف کے حوالے سے میری observation ہے کیونکہ اوقاف سے متعلقہ باتیں ہو رہی تھیں تو میں محکمہ اوقاف کو appreciate کرنا چاہوں گی۔ مجھے دو، تین دن پہلے داتا دربار جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ یقین کریں کہ جہاں پر ہم جوتے جمع کرواتے ہیں سالہا سال سے وہاں پر عجیب تماشا دیکھنے کو ملتا تھا، پیسے بٹورنے لوگوں کو ہراساں کرنا، خواتین کو مجبور کرنا 10 روپے کی جگہ 100 روپے لینا تو مجھے بہت خوشی ہوئی کہ وہاں پر سسٹم بدل گیا ہے۔ اب وہاں پر رضا کارانہ سسٹم بن گیا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئر مین: محترمہ! جی، اچھا ہو گیا ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 843 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

پاکستان میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دو افراد جاں بحق

اور رقم لوٹنے سے متعلقہ تفصیلات

چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نواز شریف بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 30- جون 2021 کو محمد ارشد اور ناصر شہزاد نامی شہری کو پاکستان میں ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا اور ایک زخمی کر کے 50 لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے؟

(ب) کیا اس وقوعہ کا مقدمہ درج ہوا ہے اگر ہاں تو اس کی تفتیش کی موجودہ صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے جس پر مقدمہ نمبر 21/238 مورخہ 29-06-2021 مجرم 302/394 تپ تھانہ فرید نگر درج ہوا۔ اس مقدمہ کے اندراج کے بعد دوران تفتیش 7 ملزمان trace ہوئے، جن میں 4 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور 3 ملزمان کی گرفتاری ابھی نہیں ہوئی۔ اس مقدمے میں recovery بھی کر لی گئی ہے اور جو ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے 20-09-2021 کو انہیں اشتہاری قرار دیا گیا اور بعد میں ان کے خلاف 88/87 کی کارروائی 22-09-2021 کا تحرک بھی کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، چھچھر صاحب! کیا آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئر مین! نہیں۔ شکریہ۔ I am satisfied.

جناب چیئر مین: اگلا توجہ دلائل نوٹس جناب شجاعت نواز کا ہے وہ موجود نہیں لہذا ان کے توجہ دلائل نوٹس نمبر 851 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلائل نوٹس جناب ارشد ملک کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

لاہور: وحدت کالونی 85- ایچ کے رہائشی کے گھر چوری کی

سگین واردات سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 24 جولائی 2021 کی خبر کے مطابق وحدت کالونی لاہور کو آرٹر نمبر H-85 کے رہائشی کے گھر سے چور 16 تولے سونا، 50 ہزار روپے کیش اور 42 اینچ LED چوری کر کے لے گئے اس بابت تھانہ وحدت کالونی لاہور میں مقدمہ نمبر 702/21 درج ہوا ہے؟

(ب) اس مقدمہ میں کوئی ملزم Trace ہوا ہے تو اس کی تفصیل دی جائے اگر کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا تو اس کی وجوہات بتائیں نیز اس مقدمہ کی تفتیش اور موجودہ صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس بابت مقدمہ نمبر 702 مورخہ 07-23-2021 زیر دفعہ 280/457 تھانہ وحدت کالونی رجسٹرڈ درج ہوا۔ اس واقعہ میں ابتدائی طور پر انویسٹی گیشن کی گئی، finger prints بھی لئے گئے ہیں اور کچھ مشکوک افراد کو بھی شامل تفتیش کیا گیا ہے۔ میرے پاس ان لوگوں کے ناموں کی لسٹ موجود ہے جن کو ہم نے شامل تفتیش کیا ہے۔ میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ ایوان میں ان لوگوں کا نام لیا جائے۔ بہر حال میں معزز رکن کے ساتھ شیئر کر لوں گا کہ یہ یہ لوگ شامل تفتیش ہیں اور ان سے تفتیش کی جارہی ہے اور جیسے ہی تفتیش مکمل ہوگی انشاء اللہ تفتیش کو یکسو کر کے چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ اس مقدمہ میں کچھ لوگوں کو ہم نے شامل تفتیش کیا ہوا ہے جس کی تفصیل میں معزز ممبر کے ساتھ شیئر کر لوں گا۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں محترم وزیر قانون سے یہ گزارش کروں گا کہ جن کے گھر یہ چوری کا واقعہ ہوا ہے نوید صاحب جو کہ اسی ایوان میں ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں ان کی بیٹی کے بھینز کا سامان تھا۔ 24 جولائی کو یہ وقوعہ ہوا ہے آپ دیکھیں کہ کل سے اکتوبر شروع ہونے والا ہے۔ میری یہ submission ہے کہ میرے Call Attention Notice کو کسی کے سپرد کر دیں کیونکہ نوید صاحب ہماری اسمبلی میں ہی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں یہ ان کا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! راجہ صاحب نے آپ کو assurance دی ہے تو آپ کو مطمئن ہو جانا چاہئے تھا لیکن آپ سپیکر صاحب سے کوئی ruling لیں گے کہ آپ کا تمام بزنس کسی کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن میرے انتہائی قابل احترام بھائی ہیں۔ اب ایک فوجداری مقدمہ درج ہوا ہے، تفتیش ہو رہی ہے اور اس کے لئے ایک سپیشل ٹیم بھی تشکیل دے دی گئی ہے اور ملزمان کو زیر تفتیش بھی رکھا گیا ہے۔ میں یہ بھی عرض کر رہا ہوں کہ معزز ممبر کے ساتھ میں نام بھی شیئر کر لوں گا اور جس طرح انہوں نے فرمایا ہے کہ مدعی کا تعلق اس اسمبلی سے ہے تو ان کی میرے ساتھ بھی ملاقات ہوئی ہے مجھے بھی ان کے ساتھ ہمدردی ہے تو یہ کس کے سپرد تفتیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے 18-08-2021 کو ڈی ایس پی (CIA) کو یہ تفتیش دی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس میں برآمدگی بھی ہوگی اور مجرمان گرفتار بھی ہوں گے۔ فوجداری مقدمات کو کسی کے سپرد نہیں کیا جاسکتا لہذا ہم نے اس کیس کو پولیس کے ہی سپرد کرنا ہے اور پولیس نے ہی تفتیش کرنی ہے اور انشاء اللہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ضرور ملزمان کو گرفتار کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔ اگلا توجہ دلائوٹس نمبر 858 بھی چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

اوکاڑہ: منڈی احمد آباد میں 6 سالہ بچے کا زیادتی کے بعد قتل سے متعلقہ تفصیلات

چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں محلہ کریم آباد کے رہائشی اعجاز احمد ڈھڈی کے 6 سالہ بچے کو جنسی زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا جس کی لغش جوار کی فصل سے برآمد ہوئی؟

(ب) اس سفاکانہ قتل کے سلسلہ میں اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اس بارے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 21/266 مورخہ 21-07-26 مجرم 363 تپ تھانہ منڈی احمد آباد درج ہوا، دوران تفتیش اب تک 52 مشتبہ اشخاص کو شامل تفتیش کیا گیا ہے ان میں سے 13 مشتبہ لوگوں کا DNA ٹیسٹ کرایا گیا ہے، 14 کا polygraph test کرایا گیا ہے لیکن ابھی تک 4 افراد کا polygraph test کا رزلٹ نہیں ملا اور وہ awaited ہے۔ ضلع اوکاڑہ میں ہمارے پاس جو professional officers ہیں ان پر مشتمل ٹیم ترتیب دی ہے جس میں ایس ایچ او تھانہ سٹی دیپالپور، ایس ایچ او تھانہ چورستہ میاں خاں، ایس ایچ او تھانہ حجرہ شاہ مقیم، ایس ایچ او تھانہ منڈی احمد آباد اور انچارج CIA دیپالپور ہیں۔ یہ ٹیم ملزمان کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن ابھی تک کسی کو نامزد کر کے گرفتار نہیں کیا، کوشش جاری ہے اور انشاء اللہ جلد ملزمان تک پہنچ جائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے معزز لاء منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ یہ بڑا سنگین واقعہ ہوا ہے اور اسے دو ماہ گزر گئے ہیں۔ راجہ صاحب نے جو بیان کیا ہے میں پولیس کی efforts سے deny نہیں کرتا لیکن دو مہینے گزرنے کے بعد آج تک رزلٹ صفر ہے اور اس میں کوئی مثبت پیش رفت نہیں ہے۔ ابھی لاء منسٹر صاحب نے جن ایس ایچ او کا ذکر کیا ہے اس سلسلے میں میری humble request ہوگی کہ اجلاس کے بعد ذرا اس کمیٹی کو چیک کریں چونکہ ہمارے ضلع میں تو ہر ہفتے بعد ایس ایچ او تبدیل ہوتا ہے۔ اب پتا نہیں اس کمیٹی

میں کون سے ایس ایچ اوز شامل ہیں۔ یہ خاندان کا اکلوتا بچہ تھا اس کا باپ ساری عمر سعودیہ میں کام کرتا رہا ہے اور ابھی پاکستان واپس آیا ہے۔ پوری فیملی کا ایک ہی چھ سال کا بچہ تھا۔ اب اس میں افسوس اور دکھ والی بات ہے کہ جس دن یہ وقوعہ ہوا میڈیا، سوشل میڈیا اور ہمارے علاقے میں شدید غم و غصہ تھا اس دن وزیر اعلیٰ سردار عثمان بزدار صاحب اوکاڑہ گئے ہوئے تھے۔۔۔

جناب چیئر مین: چھپھر صاحب! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے لاء منسٹر صاحب نے جواب بھی دے دیا ہے۔
چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! ایک منٹ میری request سن لیں یہ بہت important معاملہ ہے اور اس سے اہم واقعہ تو کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس ماں سے پوچھیں، اس باپ سے پوچھیں، ہم نے ان کو دینا کچھ نہیں ہے لیکن مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ اس دن شاید وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے ضلع میں موجود تھے اگر پانچ منٹ کے لئے اس گھر میں چلے جاتے تو ان کی اشک شوقی ہو جاتی۔ آرپی او صاحب ساہیوال، منڈی احمد آباد تشریف لائے ہیں لیکن انہوں نے اتنا مناسب نہیں سمجھا کہ وہ لواحقین کی حوصلہ افزائی کر لیتے۔ راجہ صاحب سے میری استدعا ہے کہ ہم فوجداری معاملات میں interference نہیں کر سکتے لیکن آپ بطور وزیر قانون اپنا supervisory role رکھیں چونکہ یہ بہت اہم کیس ہے۔ ہم سب بچوں والے ہیں جس کیفیت سے وہ ماں باپ اور فیملی گزر رہی ہے ہم ان کی کیفیت کو جان سکتے ہیں۔ بس میں اتنا چاہتا ہوں کہ راجہ بشارت صاحب اسے اپنی نگرانی میں چیک کریں اور دیکھتے رہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: بچوں سے زیادتی کے بارے میں پورا ہاؤس ہی touchy ہے۔ لاء منسٹر صاحب میری suggestion ہے کہ اجلاس کے بعد آپ چھپھر صاحب سے متعلقہ پولیس افسران کی ملاقات کروادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 859 محترمہ ثانیہ عاشق جبین کی طرف سے ہے۔ محترمہ موجود نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 860 جناب محمد ارشد ملک کی طرف سے ہے۔ جی، ملک صاحب!

ساہیوال: میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ جناب چیئر مین! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 29 جولائی 2021 تمام ٹی وی چینلز کی خبروں اور ہیڈ لائن کے مطابق ساہیوال شہر کے مشہور و معروف عارف والا چوک میں دن دھاڑے ڈاکو اسلحہ کے زور پر لوٹ مار کرتے رہے، متعدد دکانداروں اور لوگوں سے لاکھوں روپے لوٹ کر لے گئے اور متعلقہ پولیس کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی، منظور کالونی مدثر کریانہ سٹور کے مالک کو بھی زد و کوب کیا گیا اور اس سے لاکھوں روپے لے کر فرار ہو گئے۔

(ب) اس واقعہ کی مکمل تفصیلات اور پولیس کی کارروائی سے آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ملک صاحب نے فرمایا ہے اس میں جگہ کے حوالے سے تھوڑا سا تضاد پایا جا رہا ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس موصول ہونے کے بعد جب ریکارڈ کی پڑتال کی گئی تو یہ پایا گیا کہ مورخہ 29 جولائی 2021 تمام ٹی وی چینلز کی خبروں کے متعلق بروئے رپورٹ ایس ایچ او تھانہ غلہ منڈی اور ریکارڈ کالز 15 کے سلسلے میں تحریر ہے کہ مورخہ 29-07-21 کو عارف والا چوک اور گرد و نواح سے کوئی واقعہ تھانہ ہذا میں رپورٹ ہوا ہے اور نہ ہی عارف والا چوک کے گرد و نواح میں کسی شخص نے اس وقوعہ کے سرزد ہونے کی تصدیق کی ہے جبکہ 15 کالز کار ریکارڈ بھی چیک کیا گیا ہے جس میں ایسی کسی اطلاع یا وقوعہ کی تصدیق نہ ہوئی ہے۔ مزید برآں تحریر ہے کہ مورخہ 21-07-25 سے لے کر 21-07-29 تک اس قسم کی دو وارداتیں ہوئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ پہلی واردات جو 21-07-25 کو 392 کی تھانہ غلہ منڈی میں ہوئی ہے اور دوسری واردات مورخہ 21-07-26 کو ہوئی ہے۔ پہلی واردات میں -/28,300 روپے چھینے گئے تھے اور دوسری واردات میں -/2,45,000 روپے چھینے گئے۔ دونوں واقعات کے مقدمات درج ہوئے تفتیش کی گئی اور اس میں بذریعہ فوٹیج ایک شخص الیاس عرف الیاسی مردانہ ولد اللہ و سایا قوم بلوچ سکنتہ ٹی شہر ساہیوال شناخت ہوا جو کہ مورخہ 28 کو پولیس مقابلہ تھانہ ہڑپہ

ہلاک ہو چکا ہے جبکہ ایک کس ملزم مرتضیٰ عرف مرتی ولد محمد اکرم قوم مغل ضلع ساہیوال کو گرفتار کر کے اس کی شناخت پریڈ کے لئے اسے پیش کیا جا چکا ہے جس کی شناخت پریڈ کروا کر کریمینڈ جسمانی حاصل کر کے recovery کے لئے کوشش کی جائے گی۔ شکریہ

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ کوئی clerical mistake ہو سکتی ہے یہ مورخہ 21-7-25 کا ہی غلطی کا واقعہ ہے چونکہ اس کی فوٹیج بھی موجود ہیں لیکن clerical mistake کی وجہ سے 29 پڑھا گیا ہے اور خبروں کے مطابق یہ واقعہ 26 تاریخ کا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ساہیوال میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال آپ کے سامنے ہے۔ ویسے تو پنجاب میں بھی دیکھ لیں۔ جیسے لاء منسٹر صاحب نے پہلے Call Attention Notice کے جواب میں فرمایا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کے علاوہ کسی کے سپرد کر دیں۔ میں نے صرف یہ گزارش کرنے کی کوشش کی تھی کہ جو بات اس ایوان میں آ جاتی ہے تو اس کے لئے کوئی special task، کوئی سپیشل ذمہ داری کسی کو سونپی جائے، آپ کے پاس CTD ہے اور بھی بہت سے ادارے ہیں جن کو آپ اپنا task دے دیتے ہیں۔ راجہ صاحب پولیس کی بڑی تعریف کرتے ہیں کہ پولیس کی کارکردگی قابل ستائش ہے میں بھی پولیس کی کارکردگی کو سراہتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس وقت ساہیوال کی صورت حال دیکھ لیں، اس سے اگلا توجہ دلاؤ نوٹس بھی ہے یہ وہ کیسز ہیں جو رپورٹ ہو چکے ہیں۔

جناب چیئر مین: ملک صاحب! بات ہو چکی ہے اور انہوں نے کیس کی پوری criminology دے دی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! معزز رکن سے میری گزارش ہے کہ یہ اس حلقے کے ایم پی اے ہیں اسی شہر سے ہیں۔ میں نے ان کی بات کو جھٹلایا نہیں ہے بلکہ میں نے تصحیح کی ہے اور دو کیسز کا بتایا ہے یہ دونوں کیسز work out ہو چکے ہیں اور دونوں کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ معزز ممبر کم از کم اتنا appreciate کر دیں کہ دو واقعات ہوئے اور دونوں کے ملزمان گرفتار ہوئے اور دونوں کیسز work out ہوئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! مجموعی طور پر حالات کو ٹھیک کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 866 جناب خلیل طاہر سندھو کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 871 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

ساہیوال: پاکپتن چوک میں میڈیکل سٹور پر ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 21- اگست 2021 کو "لاہور رنگ" کی خبر کے مطابق پاکپتن چوک ساہیوال میں میڈیکل سٹور سے دن دہائے ڈاکو لاکھوں روپے لوٹ کر فرار ہو گئے اور جاتے ہوئے بازار میں ہوائی فائرنگ کر کے خوف و ہراس پیدا کر گئے؟

(ب) اس ڈکیتی کی واردات کا مقدمہ درج ہوا ہے تو کس تھانہ میں درج ہوا ہے، اس میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنا سامان ڈاکوؤں سے برآمد ہوا ہے نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں نیز اگست 2021 میں اس چوک کے ارد گرد ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئی ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، محترم وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ واقعہ رونما ہوا ہے اور اس میں کارروائی بھی کی گئی ہے۔ اس ڈکیتی کی واردات کا مقدمہ نمبر 21/778 مورخہ 2021-08-21 بمقام 392 تھانہ غلہ منڈی میں درج ہو چکا ہے۔ اس مقدمہ میں تین کس ملزمان تنزیل عرف گڈو، علی رضا ولد بشیر اور علی اصغر ولد امداد کو حراست میں لیا گیا ہے اور ان کی شناخت پریڈ کروائی جا رہی ہے۔ جیسے ہی شناخت پریڈ کارز لٹ ہمیں ملے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ چالان کو یکسو کر کے چالان عدالت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! جیسا کہ راجہ بشارت صاحب نے پہلے فرمایا ہے تو میں پولیس کی کارکردگی کو اس صورت میں appreciate کر سکتا ہوں کہ اگر مزید ایسی وارداتیں نہ ہوں۔ ابھی راجہ بشارت صاحب نے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 860 کے حوالے سے بات کرتے ہوئے

فرمایا ہے کہ دو وارداتیں ہوئی ہیں۔ وہ وارداتیں جولائی 2021 میں ہوئی ہیں اور یہ واردات اگست 2021 میں ہوئی ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو کہ رپورٹ ہو رہی ہیں اور اس ایوان میں آگئی ہیں۔ میں specifically گزارش کروں گا کہ ساہیوال میں امن و امان کی صورت حال کو بہتر کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! قائد اعظم کے فرمان کے مطابق جان و مال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے اور وزیر قانون نے اس کی یقین دہانی کروادی ہے۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 874 جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 894 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 897 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔

لاہور: لال پل مغپورہ میں 45 سالہ شخص کے قتل سے متعلق تفصیلات

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بحوالہ روزنامہ "جنگ" 26 ستمبر 2021 کی خبر کے مطابق لاہور مغپورہ تھانہ کے علاقہ لال پل میں ایک 45 سالہ شخص کو قتل کر کے اس کی لاش کو جھاڑیوں میں چھپایا گیا جو کہ کئی روز پرانی معلوم ہوتی تھی؟

(ب) کیا پولیس نے لاش کا پوسٹ مارٹم کروایا تھا تو لاش کی شناخت پر کیا پیش رفت ہوئی ہے، اس کی اب تک کی تفتیش سے کیا حقائق سامنے آئے ہیں اور کیا کوئی ملزم گرفتار ہوا ہے؟ تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: جی، محترم وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے جس پر مقدمہ نمبر 1738/21 مورخہ 09-25-2021 مجرم 302 تھانہ مغل پورہ لاہور درج ہوا ہے۔ معزز ممبر نے پوچھا ہے کہ کیا اس لاش کا پوسٹ مارٹم کروایا گیا؟ اس لاش کا باقاعدہ پوسٹ مارٹم کروایا گیا ہے لیکن ابھی تک اس پوسٹ مارٹم کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے ہمیں تحریری طور پر بتایا گیا ہے کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ 10-2-2021 کو دی جائے گی

کیونکہ ان کے سسٹم میں کوئی problem تھا۔ ابھی تک ہمیں فرائز کی لیب کی طرف سے بھی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ یہ دو تین دن پہلے کا واقعہ ہے اور جیسے ہی ہمیں رپورٹس موصول ہو جائیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس میں مزید پیش رفت ہوگی۔

جناب چیئرمین: جی، عبد اللہ وڑائچ صاحب!

جناب محمد عبد اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! محترم وزیر قانون نے درست فرمایا ہے اور میں ان سے متفق ہوں لیکن اگر ہمارے صوبے میں facilities اس طرح کی ہیں کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور فرائز کی رپورٹ بھی بروقت نہیں آسکتی اور وہ اس کے لئے تاریخیں دے رہے ہیں تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ میرا مطالبہ ہے کہ اس کو expedite کیا جائے۔ ایک قتل ہوا ہے، لاش کا پوسٹ مارٹم نہیں ہو رہا اور اس کے لئے تاریخیں مل رہی ہیں اگر ایک جگہ پوسٹ مارٹم نہیں ہو سکتا تو کسی دوسرے ہسپتال میں پوسٹ مارٹم کرنے کا انتظام کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، محترم وزیر قانون! اس کو expedite کروائیں۔

تحریر التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحریر التوائے کار لیتے ہیں۔ جناب ساجد احمد خان کی تحریر التوائے کار نمبر 379/21 ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

یونیورسٹی آف گجرات تمام سہولیات کے باوجود انتظامیہ اور فیکلٹی طلباء

کی تعلیمی بہتری کے لئے کوئی خاطر خواہ اقدام اٹھانے میں ناکام

جناب ساجد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریر پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع گجرات میں عوامی ضروریات کے پیش نظر 2004 میں اس معزز ایوان سے ایک ایکٹ پاس کر کے یونیورسٹی آف گجرات کی منظوری دی گئی اور اس کے لئے مثالی انفراسٹرکچر اور سہولیات مہیا کی گئیں تاکہ یہ ایک State of the art university بنے اور دنیا میں اس کی ranking ہو۔ اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے محکمہ اوقاف سے بھی زمین لیز پر لے کر دی گئی اس کے

علاوہ بھی اس یونیورسٹی کے پاس sufficient land تھی۔ جیسے جیسے یونیورسٹی انتظامیہ ضرورت کے تحت demand کرتی رہی ان کی ہر demand پوری کی جاتی رہی۔ حتیٰ کہ یونیورسٹی میں مختلف اکیڈمک بلاکس بھی تعمیر کئے گئے تاکہ طلباء کو حصول تعلیم کے سلسلے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ گجرات یونیورسٹی کو دنیا جہاں کی تمام سہولیات کی فراہمی کے باوجود مطلوبہ تعداد کے حساب سے طلباء کے داخلے نہیں ہوتے بلکہ پنجاب بھر کی تمام سرکاری یونیورسٹیوں میں سے اس یونیورسٹی میں داخلے کم ہیں اور جو طلباء زیر تعلیم ہیں ان کے results بھی کوئی قابل ذکر نہیں ہیں۔ اس یونیورسٹی کی انتظامیہ اور فیکلٹی کا طلباء کی تعلیمی بہتری کے لئے کوئی خاطر خواہ اقدام نہیں بلکہ انہوں نے سیٹ کے اندر اپنی ایک سیٹ بنائی ہوئی ہے فیسوں کی مد میں بچوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ انتظامیہ کے افسران، ان کے بچے اور ان کی فیملی کے دیگر افراد یونیورسٹی کی گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں۔ متعلقہ افسران نے یونیورسٹی کی زمین اور اوقاف سے لیز پر لی گئی زمین آگے کر کے پر دی ہوئی ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے بغیر کسی اتھارٹی کی منظوری کے کیا ہوا ہے۔ پھر سونے پر سہاگہ کہ وہاں سے وصول ہونے والی رقم یونیورسٹی یا حکومتی خزانے میں جمع نہیں کرائی جاتی بلکہ ان افسران کے اکاؤنٹ بھرے جا رہے ہیں۔ حبیب بینک اور یونیورسٹی آف گجرات میں ایک ایسا معاہدہ کیا گیا ہے جس کے تحت یونیورسٹی کی جائیداد بینک کے پاس رہن رکھوا کر یونیورسٹی کے افسران کو انتہائی کم شرح سود پر قرضے دیئے جاتے ہیں جس کا کوئی جواز ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کے کسی دفتر میں ایسی اجازت ہے لیکن اس یونیورسٹی میں افسران مطلق العنان بنے ہوئے ہیں جن پر کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا۔ اس یونیورسٹی میں ایونگ پروگرام چلا کر انہوں کو نوازا جا رہا ہے جس کا عوامی سطح پر کسی کو بھی فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ یونیورسٹی جن مقاصد کے حصول کے لئے بنائی گئی تھی وہ حاصل نہیں ہو رہے بلکہ صرف کچھ افسران اور ان کی فیملیز کی ویلفیئر ہو رہی ہے اور ان کی جائیدادوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ چونکہ گجرات ایک انڈسٹریل سٹی ہے جو مختلف مصنوعات پیدا کر کے نہ صرف ملکی ضروریات پوری کر رہا ہے بلکہ برآمد کر کے ملک کے لئے زر مبادلہ بھی کما رہا ہے اس لئے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہ یونیورسٹی گجرات کی انڈسٹری کی ضرورت کے پیش نظر پروگرامز ترتیب دیتی تاکہ وہاں سے فارغ التحصیل لوگ لوکل انڈسٹری میں اپنا لوہا منواتے اور اپنا روزگار کمانے کے ساتھ ساتھ ملک و قوم کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالتے لیکن یکسر اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی بلکہ یونیورسٹی کی زمین تک کرائے

پر دے کر اپنی جیسیں بھری جا رہی ہیں لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود آج تک کسی بھی متعلقہ اتھارٹی نے یونیورسٹی کے ذمہ داران سے باز پرس کر کے انہیں کیفر کردار تک نہیں پہنچایا۔ اگر ان کی باز پرس ہوتی، ان کا احتساب ہوتا تو آج یونیورسٹی کی یہ حالت نہ ہوتی۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ معاملہ کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو تحقیق کر کے ذمہ داروں کا تعین کرتے ہوئے انہیں کیفر کردار تک پہنچائے تاکہ نہ صرف اس یونیورسٹی کے معاملات درست سمت میں چلیں بلکہ باقی لوگ بھی اس سے عبرت پکڑیں۔ چونکہ یونیورسٹی کے متعلقہ ذمہ داران نے قومی املاک کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور پھر کسی نے بھی ان کی باز پرس نہیں کی جس سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن موجود نہیں ہیں۔ اس تحریک کو Special Committee No. 9 کے سپرد کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/321 چودھری افتخار حسین چیمپھر کی ہے۔

حکومت پنجاب کی جانب سے ٹریفک چالانوں کی مد میں ہوشربا اضافہ

سے غریب عوام کو پریشانی کا سامنا

چودھری افتخار حسین چیمپھر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نجی ٹی وی چینل اب تک کی خبر کے مطابق گورنمنٹ آف پنجاب نے ٹریفک چالانوں کی مد میں ہوشربا اضافہ اور زیادہ سے زیادہ چالانوں کے ٹارگٹ کی منظوری دے کر غریب عوام پر ایک اور بم گرا دیا ہے۔ اس مہنگائی کی پکی میں پسی عوام پر ایک اور ظلم ڈھایا ہے۔ ٹریفک چالانوں کی مد میں اضافے کی ریٹ لسٹ جاری کر دی گئی ہے، جس کے مطابق چند یہ ہیں۔ موٹر سائیکل سوار کے لئے قانون شکنی پر 300 روپے کی بجائے 400، بغیر ہیلمٹ کا 200 روپے کی بجائے 600 روپے اور رکشہ ڈرائیور کا 250 روپے کی بجائے 600 روپے۔ موٹر سائیکل، رکشہ وغیرہ یہ سب غریب لوگوں کی سواری ہے۔ پہلے ہی غریب طبقہ مہنگائی کی وجہ سے پس کر رہ گیا ہے اور اوپر سے ان ٹریفک چالانوں کی وجہ سے اب غریب آدمی سستی سفری

سہولیات سے بھی محروم ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ E-Challan سسٹم بھی فیل ہے، کسی گاڑی کا چالان کسی موٹر سائیکل والے کو بھیج دیا جاتا ہے۔ ٹریفک چالانوں میں ہوشربا اضافہ سے عوام میں غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، محترم وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ تحریک التوائے کار ابھی پیش ہوئی ہے اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا، اس کو pending فرمائیں، جواب آجائے گا تو میں ایوان میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک ندیم کامران صاحب کی ہے موجود نہیں ہیں، اُن کی طرف سے pending کرنے کی request آئی ہے، اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر جناب محمد طاہر پرویز کی ہے، یہ تحریک آج دوسری دفعہ pending ہو گئی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/328 چودھری مظہر اقبال کی ہے۔

ہارون آباد شہر میں ڈکیتی کی وارداتوں میں روز بروز اضافہ

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 29- اگست 2021 ٹی وی چینل، نیوز اور PNN کی خبر کے مطابق ہارون آباد بلدیہ کالونی میں سابق کونسلر کے گھر ڈکیتی کی واردات ہوئی ہے۔ اس ڈکیتی کی واردات میں ایک خاتون بھکارن کے روپ میں گھر میں داخل ہوتی ہے اور ساتھ ہی اس کے ساتھی بھکاریوں کے روپ میں داخل ہوتے ہیں اور تمام گھر والوں کو اسلحہ کے زور پر باندھ کر گھر سے لاکھوں روپے لے کر چلے جاتے ہیں۔ ماہ اگست میں یہ ڈکیتی کی اس شہر میں چوتھی واردات ہے۔ اس سے قبل غلہ منڈی ہارون آباد کی فرم عرفان سلیم اینڈ کمپنی کے ملازمین سے بینک سے نکلنے ہی لاکھوں روپے لے کر فرار ہو گئے اور ایک ملازم کو فائر کر کے زخمی کر گئے۔ دوسری

واردات میں ڈاکو دو موٹر سائیکلوں پر سوار تھے حاجی محمد نواز زرگر جبولر ز شاپ عوامی بازار سے 20 تو لے طلانی زیورات اور 30 تو لے چاندی لوٹ کر فرار ہو گئے۔ ڈکیتی کی وارداتیں روزمرہ کا معمول بن چکی ہیں۔ ہر روز شہر ہارون آباد میں احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں مگر پولیس ٹس سے مس تک نہیں ہو رہی ہے بلکہ شہریوں کو لٹتے ہوئے خاموشی سے دیکھ رہی ہے جس سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، محترم وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! یہ تحریک التوائے کار بھی ابھی پیش ہوئی ہے تو جواب آجائے گا تو میں عرض کر دوں گا۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمود الحق کی ہے، موجود نہیں ہیں، disposed of۔ اگلی دو تحریک التوائے کار نمبر 332 & 333 شیخ علاؤ الدین کی ہیں۔ جی، شیخ صاحب! آپ پہلے کون سی تحریک پڑھنا چاہتے ہیں؟

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے سے پہلے آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ میں نے لاہور کے master plan and high rise buildings پر بات کی تھی تو وزیر قانون و پارلیمانی امور نے 2018, 2019 & 2020 میں اسی معزز ایوان میں یہ surety دی تھی کہ ہم بیٹھ کر اس کے اوپر بات کریں تو آج تک وہ بات نہیں ہو سکی انہیں اس کام کے لئے ٹائم نہیں ملا۔ میں آپ کی توجہ اور اس ایوان کی توجہ چاہتا ہوں اور میری یہ بات گورنمنٹ بھی سُن رہی ہے اور آپ کو بھی سُن کر افسوس ہو گا کہ 350 فٹ کی بلندی تک کی بلڈنگز کی اجازت دی جا رہی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر،

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر اخباری خبر یا مفروضوں پر بات نہ کیا کریں۔ یہ صرف بلڈنگ کا نام بتادیں کہ کس کو اجازت دی جا رہی ہے۔

جناب چیئر مین: شیخ صاحب! میں نے ویسے بھی آپ کو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں دی۔ آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! انہوں نے اتنی بڑی بات کہی ہے۔

جناب چیئر مین: آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں کیونکہ میں نے آپ کو تحریک پڑھنے کے لئے floor دیا ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! آپ دوسروں کو بھی تو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور نے چیلنج کیا ہے تو یہ resign کریں گے یا میں resign کروں گا۔

جناب چیئر مین: چلیں، اس کے بعد score settle کر لیتے ہیں۔ آپ ابھی اپنی تحریک پڑھیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! یہ مائیک ہی نہیں چل رہا۔ میں نے second class citizen تو سنا تھا لیکن second class MPA نہیں سنا تھا۔ MPA پہلے اندر آتے ہوئے ذلیل ہوتا ہے اور پھر یہاں ہمارے ہاتھ میں مائیک پکڑا دیا جاتا ہے۔ پہلے والے اسمبلی ہال میں ہم سب کو کیا تکلیف تھی۔ میں سول انجینئر نہیں ہوں لیکن میں اُسی اسمبلی میں 150 لوگوں کو بٹھانے کی extension دے سکتا ہوں۔

جناب چیئر مین: شیخ صاحب! آپ سینئر ممبر ہیں۔ میں آپ سے request کر رہا ہوں کہ آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 333/21 پر آجائیں۔

ٹی وی چینلز انٹر ٹینمنٹ اور ڈراموں کے نام پر فحاشی پھیلانے اور

نوجوان نسل کو گمراہ کرنے میں مصروف

شیخ علاؤ الدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج کچھ ٹی وی چینلز (Entertainment) کے نام پر قوم اور خاص طور پر نوجوان نسل کو جن گمراہ کن راستوں کی طرف مائل کر رہے ہیں وہ انتہائی تشویش ناک ہیں۔ ڈراموں کے نام پر جو فحاشی پھیلائی جا رہی ہے وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ ان ڈراموں میں تسلسل کے ساتھ سالی، بھابھی، دیور، بہنوئی، سسر اور بہو جیسے انتہائی قابل احترام رشتوں کو شرم ناک حرکتوں میں ملوث پایا جاتا ہے۔

تقریباً ہر ڈرامے میں سالی صاحبہ، بہنوئی صاحب پر ڈورے ڈال رہی ہے، کہیں بھابھی اپنے دیور پر فدا ہے اور دیور بھی بھابھی کے چکر میں ہے، کہیں بہنوئی سالی کے چکر میں ہے۔ ایک ڈرامہ میں ایک لڑکا اپنی پسند کی لڑکی جس کی شادی ہو چکی ہے اُس کے گھر میں گھس کر اُس کے شوہر کے سامنے فرماتا ہے کہ میں اس شادی شدہ عورت سے محبت کرتا ہوں اس لئے شوہر صاحب اس کو طلاق دے کر میرے ساتھ بھیج دیں۔ اسی طرح ایک اور ڈرامے میں ایک باپ اپنے سوتیلے بیٹے کی بیوی پر ڈورے ڈال رہا ہے۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ یہ تمام ڈرامے دن اور رات ہر وقت دکھائے جا رہے ہیں جو خاص طور پر خواتین اور نوجوان لڑکیاں دن میں جب مر دگھر پر نہیں ہوتے دیکھ رہی ہیں۔ ایسے ہی ڈراموں میں ایک استاد اپنی شاگردہ پر زبردستی دوستی کے لئے زور دے رہا ہے۔ ایک ڈرامہ میں ایک افسر صاحب ماتحت لڑکی کے ساتھ انتہائی زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس قسم کے تمام ڈرامہ نویس اور ہدایت کار سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی یہاں تک کہ خوشونت سنگھ اور ڈی۔ ایچ لارنس کو پیچھے چھوڑنا چاہتے ہیں۔ لیکن اُن کو یہ تمیز نہیں ہے کہ جن ادیبوں کی یہ بھونڈی نقل کرنا چاہتے ہیں وہ بہت بڑے لوگ تھے اور انہوں نے معاشرے کے اُن طبقات اور لوگوں کو جھنجھوڑا تھا اور معاشرے کے مصنوعی خول اور قول و فعل کے تضاد کو اجاگر کر کے ہمیشہ کے لئے اُتار پھینکا تھا لیکن آج کا ٹیلی ویژن اس سے بالکل مختلف طریقہ ہے اور خاص طور پر پرائیویٹ ٹی وی چینلز صرف اپنے مفاد اور آمدنی کے لئے ناپختہ ذہنوں کی جو تباہی کر رہا ہے اس کا معزز ایوان میں مفصل بحث اور غور و فکر کے بعد ہمیشہ کے لئے تدارک کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے similar تحریک پچھلے دنوں ایوان میں آچکی ہے اس کا جواب بھی ندیم قریشی صاحب نے دے دیا تھا۔ کیا ندیم قریشی صاحب موجود ہیں؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز / کلچر (جناب خیال احمد): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازات سے معزز ممبر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جتنے بھی ڈراما جو ٹیلی کاسٹ ہو رہے ہیں وہ پنجاب کے کسی ٹی وی چینل پر نہیں ہو رہے۔ یہ معاملہ وفاق سے متعلق ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ان کی نظر میں کوئی ڈرامہ بُرا

ہے تو ہم کوشش کریں گے کہ ہم اپنی طرف سے وفاق کو خط لکھیں کہ ایسے ڈراموں پر نظر رکھی جائے اور ایسا نہ ہو۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب نے assurance دی ہے وہ انشاء اللہ وفاق کو خط لکھیں گے اور پچھلے دنوں قریشی صاحب نے بھی یہی فرمایا تھا کہ ہم وفاقی حکومت سے درخواست کریں گے کہ وہ اس کو دیکھیں لہذا اس تحریک التوائے کار نمبر 333/21 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 334/21 جناب عبدالرؤف کی ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہذا ان کی تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 336/21 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ جی، محترمہ!

قصور مصطفیٰ آباد لیلیانی اور متعدد مقام پر گندگی کے ڈھیر

صفائی عملہ اٹھانے میں ناکام

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 30 اگست 2021 روزنامہ دینا کی خبر کے مطابق جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر، تعفن سے سانس لینا بھی محال، کئی کئی ماہ گندگی نہیں اٹھائی جاتی، مکینوں کا حکام سے کارروائی کا مطالبہ۔ قصور مصطفیٰ آباد / لیلیانی میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر، متعدد مقامات سے کئی کئی ماہ گندگی نہیں اٹھائی جاتی۔ میونسپل کمیٹی کے عملے نے صفائی کے لئے علاقہ مخصوص کر لیا۔ جبکہ علاقوں سے کئی کئی ماہ گندگی نہیں اٹھائی جاتی۔ تعفن پھیلنے سے اہل علاقہ مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ ڈی سی قصور کو درخواستیں دینے کے باوجود عملہ صفائی ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ جس روٹ پر روزانہ صفائی کی جاتی ہے، ان کی تصاویر بنا کر حکام کو بھجوا دی جاتی ہے۔ دفتر، روڈ، سرہالی روڈ، نیواں تھ، محلہ باغیچی سمیت دیگر مقامات کے نالے اکثر بند رہتے ہیں۔ خدمت آپ کی دہلیز پر وگرام کے تحت عوامی شکایات پر گندگی اٹھا کر خالی پلاٹوں میں پھینک کر کچرا کنڈی میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس بابت اس قصبہ کے لوگوں نے وزیر اعلیٰ، متعلقہ وزیر، کمشنر لاہور اور ڈی سی قصور کو درخواستیں دی ہیں اور احتجاج بھی کیا ہے مگر کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ متعلقہ میونسپلٹی کے ملازمین

افسران ملے ہوئے ہیں۔ چند ملازمین ڈیوٹی پر آتے ہیں باقی گھر بیٹھے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں کیونکہ ان کی اوپر تک ملی بھگت ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! قصور سے ہمارے لوکل نمائندے جو کہ ہمارے منسٹر بھی ہیں وہ موجود ہیں۔ کیونکہ محترمہ وہاں کی رہنے والی نہیں لہذا منسٹر صاحب سے اصل صورت حال پوچھ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ محترمہ کی جو report ہے وہ ایک اخبار کی خبر ہے اور آپ کو پتا ہے کئی دفعہ اخبار کی خبریں صرف اس لئے دی جاتی ہیں کہ وہاں کے لوکل افسران پر کسی قسم کا دباؤ ڈال سکیں۔ اس کو پھر بھی ہم مزید چیک کر لیتے ہیں ویسے اتنی بھی بڑی صورت حال نہیں ہے۔ میں almost daily دوسرے تیسرے دن وہاں سے گزرتا ہوں لیکن پھر بھی اگر ایسی کوئی صورت حال ہوئی تو اس کو ٹھیک کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار نمبر 336/21 کا جواب آگیا ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 337/21 محترمہ عنیزہ فاطمہ کی ہے۔ ان کی request آئی ہے لہذا اس تحریک کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 339/21 میاں عبدالرؤف کی ہے معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہذا ان کی تحریک کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 346/21 محترمہ ربیعہ نصرت کی ہے معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہذا ان کی تحریک کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 349/21 محترمہ نسیم فاروقی کی ہے معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہذا ان کی تحریک کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 355/21 جناب عطا الرحمان کی ہے معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہذا ان کی تحریک کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 356/21 جناب طاہر پرویز کی ہے معزز ممبر موجود نہیں ہیں لہذا ان کی تحریک التوائے کار

کو dispose of کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 21/357 سیدہ زہرا نقوی کی ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور میں آئس نشہ کرنے والے طلباء اور نوجوانوں میں روز بروز اضافہ

سیدہ زہرا نقوی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ پاکستان مورخہ 27 جولائی 2021 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت لاہور کی حدود میں نشہ کرنے والے افراد کی تعداد دو لاکھ سے تجاوز کر گئی، آئس کانٹے گھروں سے نکل کر یونیورسٹیوں اور کالجوں تک پہنچ گیا، عام طور پر "آئس" کہلانے والا نشہ امیر طلباء اور نوجوانوں میں جہاں تیزی سے مقبول ہو رہا ہے، وہاں اس نشہ کا علاج پیچیدہ ہے اور بہت سے خاندان اس مسئلے کو خفیہ رکھ رہے ہیں۔ آئس نامی اس نشہ کو چند سال پہلے ہی مارکیٹ میں متعارف کرایا گیا ہے اور اسے یہ نام اس کی کرشل حالت یا برف جیسی صورت کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔ آئس نشہ میں "میتھا مقنامین" (methamphetamine) نامی مہلک دوا کو دیگر خطرناک کیمیکلز کے ساتھ ملا کر بنایا جاتا ہے، یہ دوا کسی خطرناک اور جان لیوا مرض میں مبتلا مریض کو کچھ دیر سکون کے لئے دی جاتی ہے اور اس کا کام صرف دماغ کو کچھ دیر کے لئے تھپک کر سلا دینا ہے، جس سے مریض کچھ دیر کے لئے درد و اذیت سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ لاہور شہر میں ایک اندازے کے مطابق اب تک دو لاکھ سے زائد نوجوان آئس نشہ کے عادی بن چکے ہیں، جن کے آگے قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی بے بس نظر آتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جس طرح محترمہ نے فرمایا ہے کہ انتظامیہ اس پر کوئی کارروائی نہیں کرتی تو یہ بات درست نہ ہے۔ ایسے لوگوں کے خلاف باقاعدگی کے ساتھ کارروائی کی جاتی ہے جو تعلیمی

اداروں کے ارد گرد اس قسم کی اشیاء بیچتے ہیں۔ انہیں باقاعدہ طور پر گرفتار کر کے ان کے خلاف مقدمات بھی بنائے جا رہے ہیں۔ میں محترمہ کو وہ اعداد و شمار بھی لے کر دے سکتا ہوں جو پچھلے ایک ماہ کے دوران ہم نے کارروائی کی ہے۔ آج سے چند دن پہلے ہماری محترم ایم۔ پی۔ اے صاحبہ نے ایک ویڈیو جو اس وقت viral ہوئی تھی وہ مجھے بھیجی تھی جو میں نے ڈی۔ آئی۔ جی آپریشن لاہور کو بھیجی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے صرف ایک ماہ کے اعداد و شمار بھیجے تھے کہ انہوں نے تقریباً ڈیڑھ سو افراد کے خلاف ایک ماہ میں کارروائی کی تھی اس لئے حکومت اس معاملے سے cognizant ہے۔ ہم ملزمان کے خلاف کارروائی بھی کرتے ہیں، مقدمات بھی بنتے ہیں اور گرفتاریاں بھی ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے یہ کہنا کہ گورنمنٹ کارروائی نہیں کر رہی تو یہ درست نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مزید ہدایت کی جائے گی کہ اس پر مزید تندی سے کام کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

اب جناب سید عثمان محمود، سید حسن مرتضیٰ اور خواجہ سلمان رفیق ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء کے احتجاج کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء کے احتجاج کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء کے احتجاج کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! منسٹر صاحبہ تشریف نہیں رکھتیں لیکن محرک اپنی قرارداد پیش کر لیں۔

قرارداد

جناب چیئر مین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ایم بی بی ایس پاس کرنے والے ڈاکٹروں کا نئے قواعد PMC

میں شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کرنے کا مطالبہ

سید عثمان محمود: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فی صد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے end پر Prof کا امتحان ہوتا ہے یہ مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا

کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE ہوگا اور جو سٹوڈنٹ NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں USMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد و ضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں میں 3350 طالب علموں کے داخلہ کی گنجائش ہے جن کے against انٹری ٹیسٹ میں تقریباً ایک لاکھ امیدوار appear ہوتے ہیں اور 93 فی صد نمبروں پر میرٹ close ہو جاتا ہے۔ ایم بی بی ایس پانچ سالوں میں مکمل ہوتا ہے اور ہر سال کے Prof پر end کا امتحان ہوتا ہے یہ

مرحلہ مکمل ہونے کے بعد ایک سال کے لئے ہاؤس جاب کرنی ہوتی ہے تب جا کر سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے PPSC میں appear ہونے کا اہل ہو سکتا ہے اور یہ قانون 1962 سے رائج ہے اور یہ سارا process PMDC کے زیر انتظام ہے۔ اب PMDC ختم کر کے PMC بنایا گیا ہے، PMC نے اپنے ایکٹ کے سیکشن 20 میں ثبت کیا ہوا ہے کہ ایم بی بی ایس مکمل کرنے کے بعد NLE ہو گا اور جو سٹوڈنٹ NLE پاس کرے گا وہ ہاؤس جاب کا مستحق ٹھہرے گا ورنہ اس کی زندگی بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔ امریکہ اور برطانیہ میں USMLE اور PLAB کے exams ہوتے ہیں لیکن وہ پاس ہونے والے ڈاکٹرز کو لائسنس جاری کرنے کے ساتھ ساتھ Residency دینے کے بھی پابند ہیں لیکن NLE پاس کرنے کے بعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر دنیا بھر کا قانون ہے کہ جو بھی فیصلے کئے جاتے ہیں وہ with immediate effect ہوتے ہیں وہ گزرے ہوئے سالہا سال سے لاگو نہیں ہوتے لہذا جن بچوں کی رجسٹریشن PMDC کے تحت ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے باقاعدہ تمام قواعد و ضوابط پر مشتمل surety bond لکھ کر دیئے ہوئے ہیں اب ان بچوں سے NLE لینا خلاف آئین و قانون ہے۔ اسی وجہ سے پنجاب بھر کے میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء سراپا احتجاج ہیں اور اپنے مطالبے کے حق میں روزانہ سڑکوں پر ہیں۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ PMC کے ایکٹ میں موجود شق نمبر 20 کو فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ڈاکٹروں کا مستقبل محفوظ ہو اور وہ احتجاج کا راستہ چھوڑ کر ہسپتالوں میں غریب اور لاچار مریضوں کی جانیں بچانے کے لئے اپنے فرائض ادا کریں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! وزیر صحت تشریف نہیں رکھتیں۔ آپ اس کو pending کر لیں۔ وہ تشریف لائیں گی تو اس کا جواب دے دیں گی۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔
اب رانا مشہود احمد خان ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

رانا مشہود احمد خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے چین میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے مسائل کے حل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے چین میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے مسائل کے حل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مجھے چین میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے مسائل کے حل کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

چین میں ہزاروں پاکستانی طلباء اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لئے
واپس چین جانے والوں کے لئے ویزے کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلباء
دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس
چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔
حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی،
ہزاروں کی تعداد میں یہ طلباء اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی
حالات کا شکار ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلباء جو چین میں تعلیم
حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں
اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت
ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سرفہرست ہیں۔ ہمارے
طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب
سے مقرر کردہ تمام SOP's پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔
Ph.D اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء
کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ
online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی
معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔
حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے
جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں

طلباء کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلباء اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آکر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔

لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلباء اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"چین میں تعلیم حاصل کرنے والے ہزاروں پاکستانی طلباء دسمبر 2019 سے لے کر آج تک مسائل کا شکار ہیں۔ انہیں واپس چین جا کر اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ حکومت چین انہیں واپسی کے لئے ویزے جاری نہیں کر رہی، ہزاروں کی تعداد میں یہ طلباء اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی حالات کا شکار ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک اپنے ان طلباء جو چین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے انہیں اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لئے واپس چین بھجوانے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں جن میں امریکہ اور جنوبی کوریا سرفہرست ہیں۔ ہمارے طلبہ مکمل vaccination کروا چکے ہیں اور حکومت چین کی جانب سے مقرر کردہ تمام SOPs پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں۔ Ph.D اور شعبہ طب کے حوالے سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو تحقیقی اور تجرباتی تعلیم کے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے جو کہ online کلاسز سے مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا۔ ان کے تعلیمی معاملات سے متعلقہ ان مسائل کو حل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔"

حکومت وقت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ چین سے رابطہ کر کے جلد از جلد اس مسئلہ کا حل نکالنے کی کوشش کرے اور ان ہزاروں طلباء کی تعلیم اور مستقبل کے حوالے سے مبہم صورتحال کو واضح کرے تاکہ یہ طلباء اپنی تعلیم چین سے مکمل کر کے واپس پاکستان آکر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ یہ ہماری اخلاقی اور قومی ذمہ داری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچایا جائے۔

لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ چین سے رابطہ کر کے ان متاثرین طلبہ کے ویزے جاری کئے جائیں تاکہ وہ طلباء اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔"

راجہ صاحب! کیا آپ اس قرارداد پر بات کرنا چاہتے ہیں یا اس کو pending کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! اس قرارداد کو pending کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! میری اس پر ایک عرض ہے۔

جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! یہ 7 ہزار سے زیادہ بچے اور بچیاں ہیں جو میڈیکل، انجینئرنگ، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ اور پی ایچ ڈی شعبہ سے منسلک ہیں۔ ان سب کا مسئلہ یہ ہے کہ چائنا میں اکتوبر سے نیا کیلنڈر شروع ہو رہا ہے اور یہ سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ پاکستان کے نوجوانوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے لہذا میری آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست ہے کہ حکومت فوری طور پر چائنا سے رابطہ کرے تاکہ سب بچے نئے کیلنڈر کو join کر سکیں۔ بہت شکریہ

جناب چیئر مین: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد کو کل تک کے لئے pending کر لیں۔ میں ابھی منسٹر ہاؤس کی کیشن

سے بات کر لوں گا تو وہ صبح پالیسی سٹیٹمنٹ بھی دے دیں گے اور وفاقی حکومت سے take up بھی کر لیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: ارشد ملک صاحب! آپ کیا بولنا چاہ رہے ہیں؟

MDCAT کے ٹیسٹ دینے والے طلباء و طالبات کو نئے

طریقہ امتحان سے پریشانی کا سامنا

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کی اجازت دی کیونکہ یہ بڑا اہم issue ہے۔ پاکستان میڈیکل کمیشن کے ذریعے MDCAT کے ٹیسٹ لئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: یہ بات تو ہو گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آج بھی وہ ٹیسٹ لئے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: اس پر قرارداد آگئی ہے جو pending ہو گئی ہے اور اسمبلی میں اس کا جواب آئے گا۔ آپ اتنی فکر کیوں کرتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں اور بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں ایک ڈیڑھ منٹ ٹائم لوں گا اس لئے آپ مہربانی فرما دیں کیونکہ صرف آپ کی توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب چیئر مین: جی، پوری توجہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! طلبہ نے FSc کے بعد MDCAT کے ٹیسٹ دیئے ہیں اور دو لاکھ سے زیادہ بچے اور بچیوں نے 6 ہزار کے حساب سے فیس دی جس کی مد میں کروڑوں روپے طلبہ سے ہتھیا لئے گئے ہیں۔ یہ TIPS نامی کمپنی جو SECP سے بعد میں رجسٹرڈ ہوتی ہے لیکن پاکستان میڈیکل کمیشن نے اسے ٹھیکہ پہلے دے دیا ہے۔ انہوں نے بچوں کے ساتھ ظلم یہ کیا کہ تین گھنٹے کا online paper تھا لیکن Wi-Fi system اور link خراب ہو گیا اور طلبہ کو answer key بھی provide نہیں کی گئی۔ آپ جا کر خود دیکھیں کہ تمام طلباء و طالبات سراپا احتجاج ہیں کیونکہ اس میں کروڑوں روپے لوگوں سے ہتھیا لئے گئے ہیں۔ پہلے سالوں میں answer key بھی provide کی جاتی تھی اور ایک دن میں انٹری ٹیسٹ ہو جاتا تھا لیکن اب یہ پورا مہینہ ٹیسٹ لے رہے ہیں۔ ان کا یہ بدترین نظام ہے جس طرح RTS نے الیکشن کا سارا سسٹم بٹھا دیا تھا۔ پورے پاکستان کے بچے اور بچیاں جو ہمارے پاکستان کا مستقبل ہیں وہ سب پریشان ہیں لہذا میری استدعا ہے کہ اس issue کو serious لیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ کا ماشاء اللہ بڑا اچھا point تھا اور کل انشاء اللہ منسٹر صاحب اس پر تفصیل سے جواب دیں گی۔

The House is adjourned to meet on Friday 1st October

2021 at 9 a.m.



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعۃ المبارک، یکم اکتوبر 2021

(یوم الجمع، 23۔ صفر المظفر 1443ھ)

سترہویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 6

451

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ یکم اکتوبر 2021

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیر و آرنوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر میٹرو بس سسٹم لاہور کے لئے دریائے راوی کے اوپر پل کی تعمیر کے ضمن میں آگٹ سال 2017-18 کی
پرفارمنس آگٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

453

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، یکم اکتوبر 2021

(یوم الجمع، 23۔ صفر المظفر 1443ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلاہور میں صبح 11 بج کر 05 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئرمین میاں شفیق محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

عوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا أُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَمَةِ ۝ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝
 اَیَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ تَجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلْ قَدِیرِینَ عَلَیْ أَنْ
 تُسَوِّیَ بَنَانَهُ ۝ بَلْ یُرِیدُ الْإِنْسَانُ لَیَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝ یَسْأَلُ
 أَتَّانَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ ۝ فَإِذَا بَرَقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝
 وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ یَقُولُ الْإِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفْرُجُ ۝

سورۃ القیامتہ آیات 1 تا 10

میں روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں (1) اور نفسِ لوامہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے (2) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی بھری ہوئی ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے (3) ضرور کریں گے اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں (4) مگر انسان چاہتا ہے کہ آئندہ بھی خود سری کرتا چلا جائے (5) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہو گا (6) سو جب آنکھیں چندھیا جائیں (7) اور چاند گھٹنا جائے (8) اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں (9) اس دن انسان کہے گا کہ کہاں ہے بھاگنے کی جگہ (10)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
 بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
 یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
 زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
 دور رہ کر بھی اٹھاتا ہوں حضوری کے مزے
 میں یہاں اور میری جان مدینے میں رہے
 ان کی الفت غم کو نین بھلا دیتی ہے
 جتنے دن آپ ﷺ کا مہمان مدینے میں رہے
 چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
 آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔
 رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں ابھی ایک منٹ بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

Minister for Law and Parliamentary Affairs may move for extension in time period of submission of reports of the Special Committees and Standing Committees.

سپیشل کمیٹیز اور سٹینڈنگ کمیٹیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
 COOPERATIVES (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! I move:

“That the time period for submission of reports regarding pending business of Special Committees No. 2,3,4,6,7,8,9,10,12,13 and the Standing Committees Gender Mainstreaming, HUD & PHED, Home, Industries, Commerce & Investment, Higher Education, School Education, Specialized Healthcare & Medical Education, Excise Taxation & Narcotics Control may please be extended till 30th November 2021.”

MR. CHAIRMAN: The motion moved is:

“That the time period for submission of reports regarding pending business of Special Committees No. 2,3,4,6,7,8,9,10,12,13 and the Standing Committees Gender Mainstreaming, HUD & PHED, Home, Industries, Commerce & Investment, Higher Education, School Education, Specialized Healthcare & Medical Education, Excise Taxation & Narcotics Control may please be extended till 30th November 2021.”

The motion moved and the question is:

“That the time period for submission of reports regarding pending business of Special Committees No. 2,3,4,6,7,8,9,10,12,13 and the Standing Committees Gender Mainstreaming, HUD & PHED, Home, Industries, Commerce & Investment, Higher Education, School Education, Specialized Healthcare & Medical Education, Excise Taxation & Narcotics Control may please be extended till 30th November 2021.”

(The motion was carried.)

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! مہربانی کریں مجھے پہلے بات کرنے دیں۔

جناب چیئر مین: رانا صاحب! شاہ صاحب پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں پہلے ان کو بات کرنے دیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! تہاڈا شکریہ تے وزراء صاحبان دی وی بڑی مہربانی۔ میں کچھ دن پہلے گزارش کیتی تے جناب نے حکم دتا کہ کافی ہو گیا اے تے ہن بہہ جاؤ تے میں بہہ گیا۔ ہر روز جھنجھوڑن دے باوجود حکومتی رویہ ایہہ اے کہ ہر پندرہ دن توں بعد پٹرولیم مصنوعات دی قیمتاں 10 روپے اضافہ ہو جاند اے تے جیہڑا directly عام آدمی نوں effect کردا اے۔ آج رات غیر حکومت دی طرفوں پٹرولیم مصنوعات دی قیمتاں ودھا کے عام آدمی دی جیب تے ڈاکا ڈالا گیا اے جیہڑا میں سمجھنا آں کہ انتہائی ظلم اے۔ ہر پندرہ دن توں بعد تیل دیاں قیمتاں ودھ دیاں نیں تے پوری دنیا دے وچ عالمی سطح تے ویکھ لوو کہ 70 ڈالر فی بیرل اے۔

معزز ممبران: 80 ڈالر اے۔

سید حسن مرتضیٰ: چلو 80 ڈالر آکھ رے نیں تے من لینے آں۔ ساڈے وقت وچ تیل 148 ڈالر فی بیرل سی تے پٹرول دی قیمت 100 روپے دے قریب گئی تے اینہاں دیاں چیٹیاں نکل گئیاں۔ آج دنیا دے وچ تیل سستا ہویا اے پڑ ساڈے ملک 10 روپے 10 روپے 10 روپے تے نال دلیل ایہہ دتی جاندی اے کہ ایس تمام خطے دے وچ دوسریاں نالوں ساڈے کول تیل سستا اے۔ اوہناں دی per capita income ویکھو کہ کتنی اے تے ساڈے کول کتنی اے۔ میں حکومت دے ایس اقدام دی پُر زور مذمت کرنا آں تے کہنا آں کہ ایس تین سال دے وچ جنیاں قیمتاں ودھیاں نیں ایہہ فی الفور واپس لینی چاہی دیاں نیں۔ سانوں آج وی اسد عمر صاحب دے اوہ الفاظ یاد نیں جیہڑے on the floor of the House آکھدے سن کہ میں 40 روپے تیل دیاں گا۔ آج اوہ خاموش نیں تے روزانہ تیل دیاں قیمتاں ودھ ریاں ہوندیاں نیں۔ اگر OGRA اک روپے دی سمری بھیجدا اے تے ایہہ پنج روپے تیل ودھاندے نیں۔ عام آدمی دا جینا محال ہو گیا اے تے میں ایہہ سمجھنا آں کہ civil supremacy تے طرز حکومت دے خلاف سازش اے کیوں جے ایہہ کسے دے اشارے تے چلے نیں۔

جناب چیئر مین: شاہ صاحب! ٹائم تھوڑا ہے کیونکہ Question Hour بھی لینا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میری گزارش سن لو۔ میں آج گل ضرور کراں گا کیونکہ میری جیب تے ڈاکیا اے۔

جناب چیئر مین: بیچ منٹ ہو گئے نیں۔

سید حسن مرتضیٰ: مینوں پتا اے میں تیل اپڑیں کولوں پو اداں۔۔۔

جناب چیئر مین: بیچ منٹ ہو گئے نیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! آج اگر مہنگائی تے گل نیں کرنی۔۔۔

جناب چیئر مین: چلیں! دو منٹ اور لے لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میں گزارش کر ریاں کہ اے سازش ہو رہی اے اس نظام حکومت دے خلاف، پارلیمانی جمہوری نظام نوں ختم کرن دی کوشش کیتی جاری اے۔ لوکاں دیاں نظراں وچ عوامی نمائندیاں دی عزت ختم کرن دی کوشش کیتی جاری اے تاکہ عوام خود اے گل کہن کہ اے طرز حکومت یا اے نظام حکومت درست نیں اے اور کسی تیسری قوت نوں یا کوئی ہو جیہڑا طرز حکومت اے او دے لئی کوشش کیتی جاری اے، میں چونکہ اس جمہوری نظام دا حصہ واں، میں لوکاں دا مینڈیٹ لے کے آیاں اور میں اتھے اس ہاؤس دے وچ اوتھ لیا اے کہ میں اُنہاں دے حقوق دی حفاظت تے تحفظ کراں گا۔ میں آئین پاکستان دا وفادار راہاں گا اور میں اس دی بہتری لئی کوشش کراں گا۔ میرے فرائض وچ شامل اے کہ میں پوری قوم نوں دساں کہ ساڈے نال ہو کی ریا اے۔ اصل حکومت کوئی ہو کر ریا اے اور کندھا کسے دا استعمال کیتا جا ریا اے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ رانا مشہود صاحب نے بات کرنی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، منسٹر صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میں اس مہنگائی دے خلاف واک آؤٹ کر ریاں اور میں سمجھنا کہ اگر کوئی اس ہاؤس دا حصہ بن دا اے تاں او اس جرم دے وچ برابر دا شریک اے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میری یہ اپنے بھائی سے گزارش ہوگی کہ تھوڑی دیر کے لئے کھڑکی کے پاس ہی جا کر کھڑے ہو جائیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پٹرول سے بات شروع کی تھی تو جو چیزیں عالمی مارکیٹ سے لی جاتی ہیں اور عالمی مارکیٹ ہی اس کی price establish کرتی ہے اب جیسے یہ ہے اور دوسرا پام آئل جو تقریباً 7 بلین ڈالر کا import ہوتا ہے جو کہ عام آدمی اور خاص آدمی کی بھی بلکہ سب کی nutrition ہے تو جیسے ہی پام آئل کی prices باہر ہوتی ہیں وہی یہاں گھی اور آئل ملوں کو دینی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ دالیں import 80 فیصد ہوتی ہیں، لہسن چائنا اور تھائی لینڈ سے 80 فیصد آرہا ہے اور ادراک باہر سے 90 فیصد آرہا ہے۔ یہ چیزیں جو کہ ہماری ضروریات زندگی ہیں یہ بہت ضروری ہے کہ یہ یہاں پر بھی پیدا ہوں لیکن موسمیاتی اور زمین کی تقاضات کے مطابق جب یہ چیزیں یہاں پر پیدا نہیں ہو سکتی لیکن پہنچانی تو ہر گورنمنٹ نے ہوتی ہیں۔ ہمیشہ دالیں، پام آئل اور یہ سبزیاں جس میں لہسن اور ادراک شامل ہیں اس پر جو باہر کی prices ہوتی ہیں اسی کے مطابق ہر گورنمنٹ چلتی ہے۔ اب چونکہ کورونا کی وجہ سے ایک recession ہے اور تمام دنیا کے اندر جہاں سے ہم import کرتے ہیں وہاں کے مالی حالات خراب ہیں اور انہوں نے اپنی قیمتیں بڑھائی ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ تنقید برائے تنقید کرنے کی بجائے ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ جیسے آپ نے جمہوریت کی بات کی ہے کہ جمہوری نظام کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ یہ کون سا جمہوری نظام ہے جس میں پیپلز پارٹی شروع سے لے کر اب بلاول تک پہنچی ہے اور جب بلاول کی شادی ہو جائے گی تو اس کے بعد وہ جو دلاور ہو گا تو اس کی بھی جمہوریت ہوگی۔ اب آپ ادھر دوسری طرف آجائیں تو یہ خاندانوں کے مافیاز ہیں، یہ جمہوریت نہیں ہے، بالکل یہ جمہوریت نہیں ہے جمہوریت یہ ہے کہ آپ عوام کی خواہشات کو پوری کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ ہم اگلے الیکشن کے لئے جھوٹ نہیں بولتے جو کچھ ہے وہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پاکستان کی عوام، میں یہ گزارش کروں کہ کیا کیا خواہشات ہیں، میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ راولپنڈی، گوجرانوالہ اور لاہور ڈویژن کے باہر نلیگ کانہ KPK میں، نہ بلوچستان میں اور نہ ہی سندھ

میں کوئی Candidate ہے۔ یہ تین ڈویژن کے سرپر اور میڈیا کے جو دو چار اینکرز ہیں ان کے ذریعے کہہ رہے ہیں کہ ہم حکومت پاکستان میں بنائیں گے اور یہاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ان کا حال بُرا ہونے والا ہے۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ پہلے جمہوریت اپنے خاندانوں سے نکالیں۔ آپ ہمارے شاہ صاحب جو پارٹی لیڈر ہیں ان کو بنائیں ان میں کیا کمی ہے؟ یہاں جو رانا مشہود بیٹھے ہیں رانا مشہود کو پنجاب کا president بنائیں ان میں کیا کمی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جمہوریت کے لئے اور نظام کے لئے لیکن جمہوری نظام کے خلاف اپنی جماعتوں کے اندر نہ الیکشن کی ضرورت ہوتی ہے، صرف ایک وصیت نامہ کی ضرورت ہوتی ہے اس وصیت نامہ کے ذریعے کام آگے چل پڑتا ہے۔ یہ سارے اپنا اپنا حساب دیں جب حساب مانگے جاتے ہیں تو پھر میں پابلو نرودا کی زبان میں عرض کروں گا کہ:

کہو تم عدالت میں جانے سے پہلے
کہو تم وزارت جانے سے پہلے
کہو تم سفارت میں جانے سے پہلے
دکھاؤ ہمیں اپنے اعمال سارے
قیامت کے دن اور خدا پر نہ چھوڑو
قیامت سے یہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں
اسی چوک پہ خون بہتا رہا ہے
یہاں ماڈل ٹاؤن میں خون بہتا رہا ہے
اسی چوک پہ قاتلوں کو سزا دو
سزا دو، سزا دو، سزا دو

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: رانا صاحب! میں نے آپ کو ٹائم دیا ہے۔ it should be very brief۔ کیونکہ Question Hour بھی آپ کا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! دیکھیں، میری بات سنیں۔ آپ نے منسٹر صاحب کو۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! منسٹر صاحب کو جتنا ٹائم دیا ہے تو مجھے کم از کم آج کا جو دن ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، آپ وقت utilize کریں۔ آپ اپنی بات شروع کریں۔

رانا مشہود احمد خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین! آج کا دن پاکستان کی تاریخ کا ایک بدترین دن ہے کیونکہ یہ وہ جماعت ہے جو کہتی تھی کہ جب ٹیکس بڑھائے جاتے ہیں ان کا جو پرائم منسٹر ہے وہ کہتے تھے کہ جب ٹیکس بڑھائے جاتے ہیں، جب پٹرول کی قیمت بڑھائی جاتی ہے اور جب اشیاء ضروریات کی قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں تو پرائم منسٹر چور ہوتا ہے تو آج چوروں کا سردار پاکستان پر مسلط ہو چکا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ آج یہ پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ پنجاب کے اندر لوگ جھولیاں اٹھا اٹھا بد وعائیں دے رہے ہیں۔ لوگ کہہ رہے ہیں۔۔۔ (شور و غل)

جناب چیئر مین: جی، Order in the House.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! آج میری بات complete ہونے دیجئے گا۔۔۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے مسلسل "چور چور" کی نعرے بازی)

جناب چیئر مین: جی، آپ اپنی بات مکمل کریں۔ Please address to the chair.

Please order in the House.

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! آج زرعی ملک پاکستان، ان کے منسٹر on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ ہم زرعی اجناس کو درآمد کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ یہ پاکستان کے ساتھ زیادتی ہے آج پاکستان کے ساتھ جو یہ تماشہ لگایا گیا ہے، غربت کا، مہنگائی کا، بے روزگاری کا۔۔۔

سوالات

(محکمہ بہبود آبادی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر محکمہ پاپولیشن ویلفیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1237 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہذا یہ سوال disposed of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال نمبر 1264 جناب منیب الحق کا ہے ان کی pending کرنے کی request آئی ہے تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔۔

کورم کی نشاندہی

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! کورم پورا نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔۔۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب چیئر مین: جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئر مین: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے کورم پورا نہ ہے لہذا 15 منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد 11 بج کر 50 منٹ پر جناب چیئر مین)

میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا The House is adjourned sine die.

نوٹ: کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

آبادی میں اضافہ کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلق تفصیلات

*1237: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت بڑھتی ہوئی آبادی کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) اس حوالے سے اب تک کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) حکومت پنجاب خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات بہم پہنچاتی ہے جن کے استعمال سے

تمام شہری انسانی حقوق کی بنیاد پر خاندان سے متعلق خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔

محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے اٹھائے جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:

(i) خاندان کی صحت کے متعلق معلومات

(ii) ماں اور بچے کی صحت اور نگہداشت

(iii) بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفے کے لئے ادویات اور اس سے

متعلق سہولیات کی فراہمی

(iv) نوجوانوں کی تولیدی صحت سے متعلق معلومات کی فراہمی

(v) خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کو صحت کے پیکیج کا حصہ بنانا

(vi) مانع حمل ادویات کی یقینی فراہمی

(vii) مانع حمل سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں تربیتی پروگرام

(ب) اس حوالے سے کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

- (i) خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ضرورت کو جانچنے کے لئے ایک خود کار سسٹم کا قیام جس سے سہولیات کی فراہمی اور محکمے کی کارکردگی میں بتدریج اضافہ ہو گا۔
- (ii) مؤثر خاندانی منصوبہ بندی کی تشہیر کو یقینی بنانے کے لئے تشہیری سرگرمیوں کی از سر نو ترتیب تاکہ اس کا صحیح مفہوم عام آدمی کو سمجھ آ سکے۔
- (iii) محکمہ نے اپنی بھرپور توجہ انفرادی قوت پر مرکوز کی ہے اور موجودہ ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کو مضبوط تر کرنے کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔
- (iv) سرکاری اور نجی سیکٹر کے ذریعے کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی۔
- (v) دفتری اوقات کے بعد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ان پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری

(Public Private Partnership)۔

- (vi) نوجوانوں کے بلوغت کے مسائل کے حل اور حفظانِ صحت کے لئے نئے پروگرام۔
- (vii) پروگرام میں علماء کرام کی شرکت، ٹریننگ اور ان کے ذریعے آگاہی کے اقدامات۔
- (xi) دیگر حکومتی محکموں کی پروگرام میں شرکت اور ان کے تعاون سے صوبائی اور ضلعی سطحوں پر معلوماتی پروگراموں کا انعقاد۔

ضلع ساہیوال محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے اغراض و مقاصد و عوامی

بھلائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

- *2062: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ بہبود آبادی عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائیں؟
- (ب) ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی اور خالی پوسٹ کتنی ہیں مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) محکمہ ہذا نے ضلع ہذا میں جو اقدامات دوران سال 2017-18 اور 2018-19

اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات اور مزید بہتری کے لئے جو اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ان

کی تفصیلات بھی فراہم فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع ساہیوال میں اپنے 42 فلاحی مراکز 2 موبائل سروس پونٹ اور 2

فیملی ہیلتھ کلینک کے ذریعے سے ضلع بھر کی عوام کو فیملی پلاننگ، ماں اور بچے کی صحت

کے متعلق مفت سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے اٹھائے

جانے والے اقدامات درج ذیل ہیں:-

(i) خاندان کی صحت کے متعلق معلومات۔

(ii) ماں اور بچے کی صحت اور نگہداشت۔

(iii) بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفہ کے لئے ادویات اور اس سے متعلقہ

سہولیات کی فراہمی

(iv) نوجوانوں کی تولیدی صحت سے متعلق معلومات کی فراہمی۔

(v) مانع حمل ادویات کی یقینی فراہمی۔

پروگرام کے اغراض و مقاصد:-

(1) عوام میں خاندانی صحت اور فلاح و بہبود کا شعور اجاگر کرنا۔

(2) بچوں کی پیدائش کے درمیان صحت مند وقفہ کی ترغیب دینا۔

(3) ماں اور باپ کی ذمہ داریاں۔

(4) صحت مند ازدواجی زندگی کے لئے باہمی مشاورت کا کردار۔

(5) دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے سہولیات کی فراہمی۔

(6) مانع حمل ادویات اور اس سے متعلقہ سہولیات کی فراہمی۔

(ب) ضلع ساہیوال میں تعینات عملہ کی تفصیل مع عرصہ تعیناتی اور خالی پوسٹ سے متعلق

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1- ضلع بھر میں ایسے دور دراز دیہی علاقے جہاں پر نہ تو محکمہ صحت کا بنیادی مرکز صحت ہے اور نہ ہی محکمہ بہبود آبادی کا فلاجی مرکز ہے وہاں محکمہ بہبود آبادی اپنے 02 عدد موبائل سروس یونٹ کے ذریعے سے تحصیل ساہیوال و تحصیل چیچہ وطنی میں ماہانہ 12 کیپ کا انعقاد کر رہا ہے۔ جس میں عوام کو فیملی پلاننگ کی مفت سہولیات و مانع حمل ادویات فراہم کر رہا ہے۔ مزید زچہ و بچہ کی صحت سے متعلق مفید مشورے و ادویات (دستیابی کی صورت میں) مہیا کی جا رہی ہیں۔

2- ضلع میں موجود 02 عدد فیملی ہیلتھ کلینک جو کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چیچہ وطنی اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال میں خواتین کے لئے فیملی پلاننگ کے نل بندی کے مفت آپریشن کی سہولیات ہمہ وقت دستیاب ہیں۔

3- ضلع بھر میں فیملی پلاننگ سے متعلق آگاہی دینے کے لئے مختلف سیمینار، صحت مند بچوں کے مقابلہ جات، گروپ میٹنگ اور ورکشاپ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں بڑھتی ہوئی آبادی کے متعلق لوگوں کا آگاہی دی جاتی ہے اور ان سیمینار، ورکشاپ، گروپ میٹنگ میں ضلع کے سیاسی نمائندگان، صوبائی محکمہ جات، علماء حضرات اور خطیب حضرات شرکت فرماتے ہیں۔

محکمہ بہبود آبادی کے پروگرام کے ذریعے حکومت پنجاب نے Multi-Sectoral پراجیکٹ کے تحت سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے تاکہ مزید بہتری کے اقدامات کئے جا سکیں۔ اس پراجیکٹ کے تحت تمام اضلاع بشمول ساہیوال میں محکمہ صحت، اوقاف، محکمہ ترقی خواتین، کھیل اور محکمہ لیبر کی شمولیت سے آگاہی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ ضلعی سطح کے ساتھ ساتھ یہ پروگرام صوبائی سطح پر بھی منعقد کئے گئے۔ مزید برآں اس پروگرام کے تحت ٹریننگز کرائی گئی ہیں اور آگاہی مواد فراہم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع ساہیوال میں محکمہ کے تربیتی ادارے Regional Training Institute کو مزید فعال بنایا گیا ہے تاکہ ضلع میں خاندانی منصوبہ بندی کی تربیتی سرگرمیوں کو مزید بڑھایا جاسکے۔

صوبہ بھر میں بہبود آبادی کے مراکز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2164: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز موجود ہیں؟
(ب) ان مراکز میں عوام کی بھلائی کے لئے کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں؟
(ج) عوام کو ان مراکز سے کیا کیا سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) صوبہ بھر میں بہبود آبادی کے مراکز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1-2100 خاندانی منصوبہ بندی کے فلاحی مراکز۔

2-117 فیملی ہیلتھ موبائل یونٹس جن میں سے 106 موبائل یونٹس کی گاڑیوں کو Refurbish کر دیا گیا ہے جبکہ دیگر موبائل یونٹس کی گاڑیوں کی Refurbishment باقی ہے۔

3-129 فیملی ہیلتھ کلینکس جن میں ایک Men Advisory Training Centre بھی شامل ہے۔

4-05 Vasectomy Units جہاں مردوں کے لئے نس بندی کی سہولیات موجود ہیں۔

(ب) محکمہ بہبود آبادی ان مراکز پر عوام کی بھلائی کے لئے درج ذیل خدمات فراہم کر رہا ہے۔

فلاحی مراکز پر فراہم کردہ خدمات:

- (1) مانع حمل ادویات کی فراہمی۔
- (2) عام ادویات کی فراہمی۔
- (3) کیو ٹی کے ساتھ فیملی پلاننگ سے متعلقہ مختلف آگاہی نشستیں۔
- (4) ماں اور بچہ کی صحت سے متعلقہ خدمات۔

فیملی ہیلتھ کلینک پر فراہم کردہ خدمات:

- (1) مانع حمل ادویات کی فراہمی۔
- (2) عام ادویات کی فراہمی۔

- (3) نل بندی (آپریشن)۔
- (4) متعلقہ ہسپتال میں لوگوں کی آگاہی کے لئے فیملی پلاننگ کاؤنٹر کا قیام۔
- موبائل سروس یونٹ کی جانب سے فراہم کردہ خدمات:
- موبائل سروس یونٹ دور دراز علاقوں میں خصوصی طور پر تیار کردہ سہولتوں سے آراستہ گاڑیوں کے ذریعے درج ذیل سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔
- (1) مانع حمل ادویات کی فراہمی۔
- (2) عام ادویات کی فراہمی۔
- (3) کمیونٹی کے ساتھ فیملی پلاننگ سے متعلق مختلف آگاہی نشستیں۔
- (4) ماں اور بچہ کی صحت سے متعلقہ خدمات۔
- فیلڈ ورکر کی جانب سے فراہم کردہ خدمات:
- (1) موزوں شادی شدہ جوڑوں کی رجسٹریشن کرنا۔
- (2) مانع حمل نان کلینیکل طریقوں کی موزوں شادی شدہ جوڑوں تک فراہمی۔
- (3) موزوں شادی شدہ جوڑوں کو مانع حمل کلینیکل طریقوں کے لئے فلاجی مرکز اور فیملی ہیلتھ کلینک پر ریفر کرنا۔
- (ج) ان مراکز سے عوام کو درج ذیل سہولتیں حاصل ہو رہی ہیں۔
- 1- مرد اور خواتین کے لئے فیملی پلاننگ کی جامع خدمات۔
- 2- دوران حمل عورت کی صحت کی نگرانی۔
- 3- بچوں کی صحت کی نگرانی۔
- 4- سن بلوغت اور نوجوانوں کے تولیدی صحت کے مسائل سے آگاہی اور ان کا حل۔
- 5- جنسی بیماریاں ایچ آئی وی ایڈز سے متعلقہ معلومات و آگاہی۔
- 6- بانجھ پن کی مینجمنٹ اور عمر رسیدہ عورت کی تولیدی صحت کے مسائل کا علاج۔
- 7- عام بیماریوں کا علاج۔

فیصل آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے زیر انتظام موبائل سروس

یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2183: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد محکمہ بہبود آبادی کی طرف سے چھ موبائل سروس

یونٹ کام کر رہی ہیں؟

(ب) یہ موبائل سروس یونٹ کب خرید کئے گئے تھے ان پر کتنی لاگت آئی تھی اور ان

موبائل سروس یونٹ میں کون کون سی سہولیات یا Equipment ہیں کتنے ملازمین

ان میں میسر ہوتے ہیں؟

(ج) کیا ان میں وہ تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ بہبود آبادی کے معیار کے

مطابق ہونی چاہیں؟

(د) ان میں ڈیوٹی / فرائض سرانجام دینے والے ملازمین کی تعلیم کیا ہونا ضروری ہے؟

(ہ) اس یونٹ میں تعینات ڈاکٹر کی ڈیوٹی کتنے گھنٹے کی ہوتی ہے؟

(و) ان ڈاکٹرز کی ڈیوٹی کیا ہوتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) موبائل سروس یونٹ تحصیل سطح پر قائم کئے جاتے ہیں اور یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کی ہر

تحصیل میں ایک موبائل سروس یونٹ کام کر رہا ہے جن کی کل تعداد چھ (6) ہے۔

(ب) موبائل سروس یونٹ کے لئے 2005 میں ماسٹر فورڈ ٹرک خریدے گئے تھے اور اس

وقت ایک ٹرک کی کل لاگت تقریباً 9 لاکھ 25 ہزار روپے تھی۔

اس میں مینی آپریشن تھیٹر (mini Operation Theatre) کے تمام اوزار

موجود ہیں۔

نیز درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1۔ مانع حمل طریقوں کی فراہمی جس میں خاندانی منصوبہ بندی کے عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD) شامل ہیں

2۔ عام بیماریوں کا علاج

3۔ مشورہ برائے بانجھ پن کا علاج اور تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں

4۔ زچہ بچہ کی پیدائش سے پہلے (Antenatal Care) اور پیدائش کے بعد

(Postnatal Care) دیکھ بھال

5۔ مزید سہولیات کی فراہمی اور راہنمائی کے لئے کلائنٹس کو فیملی ہیلتھ کلینکس کی طرف ریفر کیا جاتا ہے

ہر موبائل سروس یونٹ میں چار ملازمین خدمات سر انجام دیتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) لیڈی ڈاکٹر (2) فیملی ویلفیئر کونسلر (3) ڈرائیور (4) آیا

(ج) جی ہاں! ان میں وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو کہ بہبود آبادی کے معیار کے مطابق ہونی چاہئے۔

(د) ان میں ڈیوٹی و فرائض سر انجام دینے والے ملازمین کی تعلیم درج ذیل ہونا ضروری ہے۔

(1) لیڈی ڈاکٹر M.B.B.S

(2) فیملی ویلفیئر کونسلر میٹرک (سائنس) مع فیملی ویلفیئر ورکر کورس

(3) ڈرائیور مڈل پاس ڈرائیونگ لائسنس کا حامل ہو

(4) آیا مڈل پاس

(ہ) اس یونٹ میں تعینات ڈاکٹرز کی ڈیوٹی سرکاری اوقات کے مطابق صبح 8:00 بجے سے دوپہر 3:00 بجے تک ہوتی ہے۔

(و) ان ڈاکٹرز کی ڈیوٹی دور دراز علاقوں میں جا کر جہاں فیملی پلاننگ کی سہولیات میسر نہیں ہیں وہاں میڈیکل کیپ لگانا اور مندرجہ ذیل سہولیات مہیا کرنا ہے۔

- 1- مانع حمل طریقوں کی فراہمی جس میں خاندانی منصوبہ بندی کے عارضی طریقے (کنڈوم، انجکشن، گولیاں اور IUCD) شامل ہیں
- 2- عام بیماریوں کا علاج۔
- 3- مشورہ برائے بانجھ پن کا علاج اور تولیدی نظام سے متعلق مختلف بیماریاں۔
- 4- زچہ بچہ کی پیدائش سے پہلے (Antenatal Care) اور پیدائش کے بعد (Postnatal Care) دیکھ بھال۔
- 5- مزید سہولیات کی فراہمی اور رہنمائی کے لئے کلائنٹس کو فیملی ہیلتھ کلینکس کی طرف ریفر کیا جاتا ہے۔

سروس ڈیوری آؤٹ لٹس کی جیوفینسنگ کی تکمیل سے متعلق تفصیلات

*3036: محترمہ سلی سعیدہ تیمور: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام سروس ڈیوری آؤٹ لٹس کی جیوفینسنگ مکمل کر لی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ بہبود آبادی کے تحت کام کرنے والے خاندانی منصوبہ بندی کے تمام سروس

ڈیوری آؤٹ لٹس کی جیوفینسنگ مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نام	Main پروگرام	ADP پروگرام	کل تعداد
فلاجی مراکز کی تعداد	1500	555	2055
فیملی ہیلتھ کلینکس کی تعداد	110	10	120

بہاولپور: محکمہ بہبود آبادی کا آبادی کنٹرول کرنے کے لئے مختص

فنڈز و آگاہی مہم سے متعلق تفصیلات

*3521: ملک خالد محمود باہر: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ بہبود آبادی نے آبادی کنٹرول کرنے کی مہم پر کتنی رقم سال 2019 میں خرچ کی ہے؟
- (ب) اس کے کتنے ملازمین نے عوام الناس کی آگاہی مہم کے پروگرام میں شمولیت کی ہے؟
- (ب) اس وقت لاہور اور بہاولپور میں کتنے ملازمین اس آگاہی مہم میں حصہ لے رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
- (د) کیا بہاولپور میں محکمہ ہذا نے جو ٹارگٹ سال 2017 اور 2018 میں آگاہی مہم اور دیگر عوامل کا مختص کیا تھا وہ محکمہ نے حاصل کیا تھا تو اس کی تفصیلات بتائیں؟
- (ہ) بہاولپور میں محکمہ کے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وائز تعینات ہیں ان کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

- (الف) سال 2019-20 میں محکمہ بہبود آبادی کا کل بجٹ 7807.120 ملین روپے ہے جس کی مدوائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آبادی کنٹرول کرنے کی مہم پر 1023.406 جبکہ Awareness کے لئے 267.922 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- (ب) عوام الناس کی آگاہی مہم کے پروگرام میں حصہ لینے والے محکمانہ ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عہدہ	تعداد
1- ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DPWO)	36
2- ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر ((DY DPWO C&T))	36
3- ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر ((Dy DPWO Tech))	36
4- تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (TPWO)	114
5- سائیکالوجسٹ (Psychologist)	14
6- فیملی ویلفیئر ورکر (FWW)	1016
7- فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد) (FWA(M))	1221
8- فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (خاتون) (FWA (F))	1188

1276

9۔ سوشل موبلائزر مرد Social Mobilizer

4937

کل تعداد

- (ج) محکمہ بہبود آبادی لاہور اور بہاولپور کے اضلاع میں جو ملازمین آگاہی مہم میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان ملازمین کی تفصیل ایوان کی میزپر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) محکمہ بہبود آبادی ضلع بہاولپور کی کارکردگی 2018 میں 2017 سے بہتر ہوئی دوران سال 2017 اور 2018 کی کارکردگی کی رپورٹ ایوان کی میزپر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں آگاہی مہم کے سلسلے میں سال 2018 میں درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔
- 1۔ علماء کرام کی آگاہی کے ضلعی سطح پر چار سیمینار کرائے گئے
 - 2۔ 11 جولائی کو عالمی یوم آبادی کے موقع پر پاپولیشن سیمینار کرایا گیا
 - 3۔ 6 عدد آگاہی مہم واک کروائی گئیں
 - 4۔ آگاہی مہم کے سلسلے میں 10 بے بی شو کرائے گئے
 - 5۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل کے سلسلے میں نوجوانوں میں شعور پیدا کرنے کے لئے 2 کرکٹ ٹورنامنٹ کرائے گئے۔
 - 6۔ فلاحی مراکز بہبود آبادی کی سطح پر آگاہی مہم کے سلسلے میں 850 سے زائد خواتین گروپ میٹنگز کروائی گئیں۔
 - 7۔ 1200 سے زائد مرد حضرات کی گروپ میٹنگز کا انعقاد کیا گیا۔
- (ہ) بہاولپور میں محکمہ کے 341 ملازمین تعینات ہیں۔ ان ملازمین کی عہدہ اور گریڈ کے ساتھ فہرست ایوان کی میزپر رکھ دی گئی ہے۔

آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ کے ملازمین کو بھی

آگاہی لیکچر دینے اور عملدرآمد کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3522: ملک خالد محمود باہر: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ بہبود آبادی کامالی سال 2019-20 کا بجٹ مدوار کتنا ہے آبادی کنٹرول کرنے اور

لوگوں میں Awareness دینے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

- (ب) محکمہ ہذا کے کتنے افسران اور اہلکاران ہیں جو کہ لوگوں کو آبادی کے بارے میں Awareness اور کنٹرول آبادی کے بارے میں لیکچر دیتے ہیں؟
- (ج) کیا محکمہ نے اپنی ملازمین کو بھی کبھی آبادی کنٹرول کرنے اور دیگر امور پر Awareness دی ہے تو کن کن تاریخ کو تفصیل سال 2019 کی فراہم فرمائیں؟
- (د) محکمہ کے جو ملازمین Awareness دیتے ہیں ان کے نام تعلیمی قابلیت مع تجربہ بتائیں؟
- (ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ محکمہ ہذا کے اپنے ملازمین بھی ان کی ڈائریکشن پر عمل نہیں کر رہے اور ان کی اپنے فیملی ممبران کی تعداد پانچ سے دس افراد پر مشتمل ہوتی ہے اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

- (الف) محکمہ بہبود آبادی کا کل بجٹ (4,824,129,082) چار ارب، بیاسی کروڑ، اکتالیس لاکھ، انتیس ہزار بیاسی روپے ہے جس کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ Awareness کے لئے Advertisment/Publicity کی مد میں (16,800,000) سولہ کروڑ اسی لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں اور اسی طرح سمینارز کے لئے (10,00,000) دس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- (ب) محکمہ ہذا کے درج ذیل افسران اور اہلکار لوگوں کو Awareness اور آبادی کنٹرول کے بارے میں لیکچر دیتے ہیں۔

عہدہ	تعداد
1۔ ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DPWO)	36
2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DY DPWO C&T)	36
3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (Dy DPWO Tech)	36
4۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (TPWO)	114
5۔ سائیکالوجسٹ (Psychologist)	14
6۔ فیملی ویلفیئر ورکر (FWW)	1016
7۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد) (FWA(M)	1221
8۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (خاتون) (FWA (F)	1188

9۔ سوشل موبلائزر مرد Social Mobilizer 1276

کل تعداد 4937

- (ج) جی ہاں! محکمہ کے ملازمین کے لیے آبادی کنٹرول کرنے اور دیگر امور پر آگاہی کے تربیتی پروگرام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) محکمہ کے 4937 ملازمین Awareness دیتے ہیں ان کے عہدے، تعلیمی قابلیت اور تجربہ درج ذیل ہے۔

عہدہ	تعلیمی قابلیت	تجربہ
1۔ ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر	BA or MA or MSc	15 TO 20 Year
2۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (DY MBBS) DPWO C&T)	(MBBS)	10 TO 15 Year
3۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (Dy MA or MSc DPWOTech)	(MA or MSc)	15 To 20 Year
4۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفیسر (TPWO)	BA or MA	15 To 20 Year
5۔ سائیکالوجسٹ (Psychologist)	MSc Psychology	Year 5
6۔ فیملی ویلفیئر ورکر (FWW)	میٹرک سائنس 24 ماہ پلومہ	10 TO 25 Year
7۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (مرد) FWA(M)	میٹرک	25 To 10 Year
8۔ فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ (عاتون) FWA(F)	میٹرک	25 To 10 Year
9۔ سوشل موبلائزر مرد Social Mobilizer	Matric BA,MA	10 Year

- (ہ) محکمہ بہبود آبادی کے تمام پروگرام آگاہی فراہم کرنے کے لئے ہیں ان کا مقصد عوام کو چھوٹے اور صحت مند خاندان، ماں اور بچہ کی صحت اور آبادی کے حوالے سے مفت مشورہ، خدمات کی فراہمی اور ترغیب و ترویج ہے۔ پاکستان کے کسی بھی قانون اور عالمی اداروں کے ساتھ commitments کے تحت کسی بھی فرد کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ خاندان کی تعداد پر حد متعین کرے لہذا محکمہ کے ملازمین میں سے ایسے افراد یقیناً ہوں گے جن کے خاندان کے افراد کی تعداد 5 سے 10 کے درمیان ہوگی مگر محکمہ اُن کو تعداد کی کمی پر مجبور نہیں کر سکتا کیونکہ ایسا کوئی قانون موجود نہ ہے۔ تاہم بادی النظر میں محکمہ کے ملازمین کے ہاں خاندان کے افراد کی تعداد نسبتاً کم ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے فلاجی مراکز ہیلتھ کلینکس اور موبائل یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3558: سید عثمان محمود: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟
- (ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے فلاجی مراکز، ہیلتھ کلینکس اور موبائل یونٹ ہیں نیز موبائل یونٹس کون کون سی سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟
- (ج) ضلع ہذا میں سال 2017-18 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی؟
- (د) کیا ضلع ہذا میں دی جانے والی سہولیات کافی ہیں یا مزید سروسز کی ضرورت ہے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر عوام کی بھلائی کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھا رہا ہے:

1۔ فیملی پلاننگ اور مانع حمل ادویات (کنڈوم، گولیاں، ٹیکہ جات) کی مفت فراہمی کی جارہی ہے۔

2۔ زنانہ آپریشن اور کاپرٹی کی خدمات بھی بلا معاوضہ فراہم کی جارہی ہیں۔ حاملہ خواتین کا مفت چیک اپ کیا جاتا ہے دورانِ زچگی ماں اور بچے کی صحت کے لئے مفت مشورہ دیا جاتا ہے۔

3۔ بعد ڈیلیوری زچہ و بچہ کا مفت چیک اپ و مشورہ دیا جاتا ہے۔

4۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر چھوٹے خاندان کی افادیت کے متعلق مختلف کالجز و یونیورسٹیز میں سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں اور آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔

5۔ علماء کرام سے حلقہ مدارس میں آگاہی ورکشاپ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

6۔ شہر کے مخصوص اور زیادہ رش والی جگہوں پر معلوماتی اسٹال لگائے جاتے ہیں۔

7۔ ضلعی سطح پر ہر ماہ ضلعی معاون کمیٹی اور ضلعی ٹیکنیکل کمیٹی کی میٹنگ کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ باقی ادارے جو کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں کے ساتھ مل کر کام کیا جاسکے۔

8۔ صحت مند سرگرمیوں کے انعقاد کی مد میں کھیلوں و تفریری مقابلہ جات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے یونین کو نسل کی سطح پر فلاحی مرکز کا قیام کر کے عوام کو ان کے گھر کی دہلیز تک فیملی پلاننگ و مانع حمل ادویات و مفت مشورہ جات تک پہنچائے جاتے ہیں۔ فراہم کردہ سہولیات اور سرگرمیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 1۔ ضلع رحیم یار خان محکمہ بہبود آبادی 95 فلاحی مراکز 04 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 04 ہی موبائل یونٹ کے ذریعے اپنی خدمات فراہم کر رہا ہے۔

2۔ موبائل یونٹ کے ذریعے دور دراز کے علاقہ میں جا کر فیملی پلاننگ اور مانع حمل ادویات (کنڈوم، گولیاں، ٹیکہ جات) جہاں فلاحی مرکز موجود نہ ہیں مفت فراہم کرتے ہیں۔

3۔ کاپرٹی کی خدمات بھی بلا معاوضہ فراہم کی جا رہی ہے حاملہ خواتین کا مفت چیک اپ کیا جاتا ہے دوران زچگی ماں اور بچے کی صحت کے لئے مفت مشورہ دیا جاتا ہے بعد ڈلیوری زچہ و بچہ کا مفت چیک اپ و مشورہ دیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان محکمہ بہبود آبادی کو سال 2017-18 کے لئے / 82,490,932 روپے خرچ کئے گئے جس میں سے مبلغ / 73,570,884 روپے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں جبکہ دیگر رقم عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بنائے گئے فلاحی مراکز کے کرایہ جات اور یوٹیلیٹی بلز کی مد میں ادا کئے گئے۔

(د) ضلع رحیم یار خان محکمہ بہبود آبادی، ضلع کی آبادی و رقبہ کو مد نظر رکھتے ہوئے بہتر سے بہتر خدمات فراہم کرنے میں کوشاں ہیں تاہم ضلع ہذا میں تاحال کئی علاقے ایسے ہیں جہاں پر ابھی تک محکمہ کی طرف سے فراہم کی جانے والی خدمات ناکافی ہیں ضلع ہذا میں مزید فلاحی مراکز قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ عوام کو سہولیات فراہم کی جاسکیں۔

صوبہ میں فیملی پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کی کرایہ کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*3578: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیملی پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری آفس اور ڈی جی آفس سے

لے کر صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے دفاتر کرائے کی بلڈنگ میں بنائے گئے ہیں؟

(ب) کیا وجہ ہے کہ صوبہ بھر کے سب سے اہم محکمہ کے پاس کسی بھی سطح پر اپنی بلڈنگ

موجود نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت فیملی پلاننگ جیسے اہم ادارہ کے لئے ہر سطح پر بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی

ہے تاکہ کرایہ کی مد میں ضائع ہونے والی رقم کے نقصان سے بچا جاسکے اگر نہیں تو

اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری آفس اور ڈی جی

آفس سے لے کر صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے دفاتر (ماسوائے 129 فیملی ہیلتھ

کلینکس، 2 ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس بمقام لاہور اور ملتان) کرائے کی بلڈنگ میں

بنائے گئے ہیں۔

(ب) گزشتہ ادوار میں محکمہ بہبود آبادی اپنے دفاتر کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے وقتاً فوقتاً

منصوبہ جات تجویز کرتا رہا ہے تاہم حکومتی سرپرستی نہ ہونے کے باعث یہ

منصوبے منظور نہیں ہو سکے۔

(ج) محکمہ نے مالی سال 2019-20 میں ترقیاتی سکیم بنام کنسٹرکشن آف پاپولیشن ویلفیئر

ہاؤس (Construction of Population Welfare House, Punjab)

اپنے ترقیاتی منصوبہ جات میں شامل کر رکھی ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

اس سکیم کے تحت محکمہ کے سیکرٹری آفس، ڈی جی آفس، پاپولیشن ویلفیئر ٹریننگ

انسٹیٹیوٹ لاہور اور پروڈکشن اینڈ پرنٹنگ یونٹ کو اس بلڈنگ میں شامل کیا جائے گا۔

مزید بر آں ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس ساہیوال اور فیصل آباد کی عمارتیں زیر تعمیر ہیں۔
محکمہ کے دیگر دفاتر اور مراکز کے لئے فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

محکمہ فیملی پلاننگ کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3913: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ فیملی پلاننگ کا کتنا بجٹ ہے؟
 - (ب) محکمہ کی کارکردگی سے آبادی پر کتنا کنٹرول ہوا ہے؟
 - (ج) T.V پر آبادی کنٹرول کرنے کے لئے کتنے اشتہارات دیئے جاتے ہیں؟
- وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

- (الف) محکمہ بہبود آبادی کے سال 20-2019 کا کل بجٹ Million 7,010.669 روپے ہے۔
- (ب) 1998 کی مردم شماری کے مطابق پنجاب میں آبادی کی شرح افزائش 2.64 فیصد ریکارڈ کی تھی اور اس شرح افزائش کے مطابق 2017 تک پنجاب کی کل آبادی کا تخمینہ 120 ملین سے زائد (120,786,848) لگایا گیا تھا۔ تاہم مردم شماری 2017 کے مطابق صوبہ پنجاب کی کل آبادی 110 ملین ہے جبکہ آبادی کی شرح افزائش بھی کم ہو کر 2.13 فیصد ہو گئی ہے جس کی وجہ سے Projected Population Size میں 9.8 فیصد (10,774,406 افراد) کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ آبادی کی شرح افزائش میں یہ کمی محکمہ کی کارکردگی کو ظاہر کرتی ہے۔
- (ج) سال 20-2019 میں محکمہ بہبود آبادی نے کل 300 اشتہارات ریلیز کئے تاہم پاکستان براڈکاسٹ ایسوسی ایشن کی ٹیلی ویژن چینلز پر عائد پابندی کی وجہ سے ابھی تک صرف 160 اشتہارات ٹی وی پر چلائے جاسکے ہیں۔

راجن پور: محکمہ بہبود آبادی کا بجٹ اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3987: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع راجن پور کا سال 19-2018 اور 20-2019 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(ب) ضلع میں محکمہ کے کتنے سنٹر کہاں کہاں ہیں اور کتنے Mobile Unit ہیں؟
(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ، گریڈ وار بتائیں کتنی اسامیاں خالی ہیں نیز کتنے افراد سال 19-2018 اور 20-2019 میں بھرتی کئے گئے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع راجن پور کا سال 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ کی مد وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ضلع راجن پور میں محکمہ بہبود آبادی کے 43 فلاحی مراکز، 04 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 03 موبائل سروس یونٹس کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور میں گریڈ ایک تا 18 کے 342 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
جبکہ 38 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سال 19-2018 میں معذور افراد کے کوٹے پر ایک خاتون فیملی ویلفیئر اسٹنٹ BS.05 میں بھرتی کی گئی۔ اور سال 20-2019 میں ایک مرد فیملی ویلفیئر اسٹنٹ BS.05 کو Rule 17/A کے تحت بھرتی کیا گیا۔

راجن پور: پی پی۔ 294 میں محکمہ بہبود آبادی کے سنٹرز،

ہسپتال اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3988: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور پی پی 294 میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے سنٹر اور ہسپتال کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں تعینات ملازمین کے عہدہ، گریڈ اور نام سے آگاہ فرمائیں؟

- (ج) ان میں علاج کے لئے آنے والے مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟
- (د) ان کے سال 19-2018 اور 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟
- (ه) مذکورہ ضلع میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں کتنی پر اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) پی پی 294 میں محکمہ بہبود آبادی کے 03 فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں تفصیلات درج ذیل ہیں:-

(i) . فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر 1

(ii) . فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر 2

(iii) . فلاحی مرکز کوئلہ مغلان

(ب) فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر:

نام	عہدہ	گریڈ
عطیہ فرید	فیلی ویلفیئر ورکر	08
خالی	فیلی ویلفیئر اسسٹنٹ فیمیل	05
محمد عالمگیر	فیلی ویلفیئر اسسٹنٹ میل	05
محمد جہانگیر	چوکیدار	02
خالی	آیا	01

فلاحی مرکز محمد پور سٹی نمبر:

نام	عہدہ	گریڈ
خالی	فیلی ویلفیئر ورکر	09
خالی	فیلی ویلفیئر اسسٹنٹ فیمیل	05
قاضی عارف	فیلی ویلفیئر اسسٹنٹ میل	05
صابر حسین	چوکیدار	02
راشدہ بی بی	آیا	01

فلاحی مرکز کوئٹہ مغلان:

گرید	عہدہ	نام
09	فیلی ویلفیئر ورکر	خالی
05	فیلی ویلفیئر اسسٹنٹ فیمیل	شاہدہ اقبال
05	فیلی ویلفیئر اسسٹنٹ میل	حبیب اللہ
02	چوکیدار	خالی
01	آیا	حسینہ بی بی
(ج)	محکمہ بہبود آبادی کے فلاحی مراکز میں آنے والے کلائنٹس کو پیدائش میں وقفہ کے حوالے سے مشورہ جات، مانع حمل ادویات، وعام ادویات، دیگر خدمات مثلاً کنڈوم، چھلہ (کاپر-ٹی)، وقفہ کے انجکشن وغیرہ جیسی خدمات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔	
(د)	سال 2018-19 میں ان تین سنٹرز پر 2669014 روپے اور سال 20-2019 میں 2890165 روپے خرچ ہوئے۔ اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	
(ه)	مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔	

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ بہبود آبادی کے ملازمین اور

خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4145: سید عثمان محمود: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ نے سال 2017-18 میں عوام کی بھلائی کے لئے کیا

اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں تعینات عملہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع ہذا میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور کب تک پُر کردی جائیں گی؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ بہبود آبادی نے سال 2018-19 میں درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

فیملی پلاننگ اور مانع حمل ادویات کی مفت فراہمی کی جارہی ہے۔ حاملہ خواتین کا مفت چیک اپ کیا جاتا ہے اور دورانِ زچگی ماں اور بچے کی صحت کے لئے مفت مشورہ دیا جاتا ہے۔ بعدِ لیوری زچہ و بچہ کا مفت چیک اپ و مشورہ دیا جاتا ہے بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر چھوٹے خاندان کی افادیت کے متعلق تشہیری و آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔ فراہم کردہ سہولیات اور سرگرمیوں کی عددی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ بہبود آبادی 95 فلاجی مراکز 04 فیملی ہیلتھ کلینکس اور 04 موبائل یونٹس کے ذریعے اپنی خدمات فراہم کر رہا ہے۔

ضلع کے دفاتر اور مراکز میں تعینات عملے کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ بہبود آبادی ضلع رحیم یار خان میں خالی اسامیوں کی تعداد 56 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ میں بہبود آبادی کے دفاتر، ملازمین کی تعداد

اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5086: جناب منیب الحق: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے دفاتر اور ملازم ہیں ان ملازمین کی تفصیل عہدہ، گریڈ وار فراہم کریں؟

(ب) محکمہ ہذا ضلع اوکاڑہ کو مالی سال 2019-20 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے تھے اور مالی سال 2020-21 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے کلینک، مراکز صحت اور ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں کتنی ایسبولینس ہیں اور کتنے موبائل یونٹ ہیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے۔

(ه) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ ہذا کی مالی سال 20-2019 کی کارکردگی بتائی جائے۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ بہبود آبادی کے ضلع اوکاڑہ میں درج ذیل دفاتر ہیں:

01 ضلعی آفس

03 تحصیل آفس

ان دفاتر اور ملازمین کی تفصیل بمع عہدہ اور گریڈ ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے۔

(ب) ضلع اوکاڑہ کو فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے

20-2019 میں 1,30,685,550 روپے

21-2020 میں 74,636,900 روپے

ان فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع اوکاڑہ میں درج ذیل مراکز تولیدی صحت موجود ہیں۔

03 فیملی ہیلتھ کلینک،

85 فلاحی مرکز

03 موبائل یونٹ ہیں

جن کی تفصیل ضمیمہ (C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع میں تسلی بخش حد تک سہولیات اور مانع حمل ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اس ضلع

کی مجموعی طور پر کارکردگی گزشتہ سال سے 22 فیصد زیادہ ہے۔ محکمہ کارکردگی کو مزید

بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

(ه) محکمہ بہبود آبادی ضلع اوکاڑہ کی مالی سال 20-2019 کی کارکردگی ضمیمہ (D) ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ بہبود آبادی کے مراکز کی تعداد، فراہم کردہ

فنڈز اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*5113: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے کتنے مراکز کہاں پر واقع ہیں ان مراکز میں تعینات سٹاف کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ان دفاتر کو مالی سال 2019-20 میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور یہ کس کس مد میں خرچ کئے گئے۔ ان سنٹرز کو کتنی مالیت کی کون کون سی ادویات اور فنڈز فراہم کئے گئے ہیں کیا ان فنڈز اور ادویات کا آڈٹ کروایا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کے مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے

42 فلاجی مراکز

2 فیملی ہیلتھ کلینکس

2 موبائل سروس یونٹس

مکمل تفصیل مع تعینات سٹاف ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ پاپولیشن ویلفیئر کو مالی سال 2019-20 میں کل

- / 5,834,200 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے جس کی تفصیل ضمیمہ (B) ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان مراکز کو محکمہ بہبود آبادی، پنجاب کی جانب سے فراہم کی گئی ادویات کی تفصیل

ضمیمہ (C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ ادویات محکمہ بہبود آبادی میں صوبائی سطح

پر خریدی جاتی ہیں اور ان کی خرید کا آڈٹ بھی صوبائی سطح پر ہوتا ہے۔ سال 2019-20

کی خریداری کا آڈٹ اسی سال میں ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب کرے گا۔

پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈز کے لئے مختص رقم اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*5120: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بجٹ 2020-21 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈز کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ رقم کس طریقہ کے تحت خرچ کی جائے گی؟

(ب) حکومت بہبود آبادی کے لئے مزید کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) بجٹ 2020-21 میں پنجاب پاپولیشن انوویشن فنڈز کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل منصوبوں پر خرچ کی جائے گی؟

1-(DoctHers)

اس پراجیکٹ کا مقصد موجودہ ہیلتھ انشورنس پیکیج میں خاندانی منصوبہ بندی کی معلومات اور معیاری خدمات کا بہم پہنچانا ہے۔

اس پراجیکٹ کے توسط سے وہ خواتین ڈاکٹرز جو کسی وجہ سے گھر پر بیٹھیں ہیں ان کو فراہمی طریقہ جات برائے خاندانی منصوبہ بندی پہ تربیت دی جاسکے اور بعد ازاں وہ بذریعہ ٹیلی میڈیسن (Telemedicine) معلومات اور Services دے سکیں۔

بے روزگاری کم آمدنی والی خواتین کو بطور لیڈی کمیونٹی ہیلتھ ورکرز منتخب کرنا تاکہ وہ خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات اور خدمات فراہم کر سکیں۔

2-(GSM)

اس پراجیکٹ میں ایسے مرد طبی معالج جو خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کی فراہمی سے لا تعلق تھے ان کی مروجہ تربیت کے بعد اس قابل بنانا کہ وہ اپنے مریضوں کو عمومی طبی مشورہ جات / علاج کے ساتھ خاندانی منصوبہ بندی کے بارے معلومات اور خدمات پہنچا سکیں گے۔

3۔(IRC)

اس پراجیکٹ میں Health Solutions اور روایتی طریقہ ہائے ترسیل معلومات کے ذریعے آگاہی کا سامان کیا گیا ہے۔ ایسے شادی شدہ حضرات جو موبائل فون رکھتے ہیں ان کو سلسلہ وار آگاہی مہم کے تحت SMS اور Robo Calls کی جائیں گی۔

خواتین کو معلومات کے لئے فی میل ورکروں کا انتخاب کیا گیا ہے جو گھر گھر جاکے ان کی راہنمائی کریں گی۔

4۔(BISP)

تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ وہ شادی شدہ جوڑے جن کی ماہانہ آمدنی سب سے کم ہے ان کی کثیر اولادی کا عنصر کافی نمایاں ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر ان تمام خواتین کو مفت معلومات کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس پراجیکٹ میں تمام خواتین کو مفت سروس کے ساتھ سفری سہولت بھی مہیا ہوں گی۔ اندازہ کے مطابق خاندانی منصوبہ کے استعمال میں 15 فیصد اضافہ متوقع ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ فیملی پلاننگ کی سہولیات ہر طبقے تک پہنچائی جاسکیں۔ اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ بہبودِ آبادی صوبہ میں 2100 خاندانی بہبودِ آبادی کے مراکز 17 1 موبائل سروس یونٹس اور 129 خاندانی صحت کے مراکز کے ذریعے مانع حمل ادویات اور سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ii) صوبہ میں لام/خطیب کے ذریعے فیملی پلاننگ کے پیغامات کی مرد حضرات تک فراہمی شروع کی جا رہی ہے۔ فی الحال یہ منصوبہ 10 اضلاع میں شروع کیا جا رہا ہے۔ یہ اضلاع گوجرانوالہ، راجن پور، ڈی جی خان، میانوالی، حافظ آباد، مظفر گڑھ، چنیوٹ، اٹک، قصور اور ملتان ہیں۔

(iii) موزوں جوڑوں کی الیکٹرانک رجسٹریشن کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(iv) کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی کی جا رہی ہے۔

(v) محکمہ نے دفتری اوقات کے بعد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ان پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری (Public Private Partnership) کا ذریعہ اختیار کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ کے پانچ اضلاع میں نجی سطح پر کام کرنے والے ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام میں شامل کیا جا رہا ہے محکمہ تمام تر اقدامات کو رونا SOPs کے تحت فراہم کر رہا ہے۔

خوشاب: محکمہ بہبود آبادی کے تحت ہسپتال، موبائل یونٹ

اوران میں دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*5269: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز صحت ہسپتال اور موبائل یونٹ ہیں؟
- (ب) ضلع میں کتنے ڈاکٹر، نرسز اور L.H.V کام کر رہے ہیں؟
- (ج) موبائل یونٹ میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں؟
- (د) ضلع خوشاب میں مالی سال 19-2018 اور سال 20-2019 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیلات علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟
- (ه) کیا حکومت اس ضلع میں مزید موبائل یونٹ کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی کے مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

02 فیملی ہیلتھ کلینک

02 موبائل سروس یونٹ

37 فلاحی مراکز

(ب) ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی میں کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد 03 ہے ہر فیملی ہیلتھ کلینک میں ایک نرس کی اسامی ہے تاہم محکمہ میں ایل ایچ وی کی کوئی اسامی نہیں ہے۔

(ج) دور دراز کے علاقوں میں جہاں پر محکمہ صحت یا محکمہ بہبود آبادی کی کوئی سہولت میسر نہ ہے کیمپ کا انعقاد کر کے عوام کو ان کی دہلیز پر درج ذیل سہولیات کی فراہم کی جاتی ہیں۔
1۔ خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق آگاہی، مشورہ اور عارضی طریقوں کی ادویات کی مفت فراہمی۔

2۔ زچگی سے پہلے ماں کی دیکھ بھال۔

3۔ زچگی کے بعد ماں اور بچے کی دیکھ بھال۔

4۔ خواتین اور بچوں کی عام بیماریوں کی تشخیص۔

5۔ خواتین اور بچوں کے لئے عام بیماریوں کی ادویات کی مفت فراہمی۔

6۔ نوجوان لڑکیوں کی تولیدی صحت کے مسائل کی تشخیص اور مشورہ۔

(د) ضلع خوشاب میں مالی سال 2018-19 اور مالی سال 2019-20 کے دوران خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل بجٹ	خرچہ مالی سال 2018-19	خرچہ مالی سال 2019-20
کل اخراجات	85,891,657/- روپے	90,762,051/- روپے

مزید تفصیل "Annex-A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) چونکہ موبائل سروس یونٹ تحصیل کی سطح پر کام کرتے ہیں اور ضلع خوشاب میں محکمہ بہبود آبادی کا سیٹ اپ تحصیل خوشاب اور نوپور تھل میں ہے اور دونوں تحصیلوں میں موبائل سروس یونٹ موجود ہیں۔

آبادی کو کنٹرول کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6218: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہمارے ملک کی آبادی 2.4 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی ہے؟

(ب) حکومت اس آبادی کے پھیلاؤ کو کس طرح روک رہی ہے؟

(ج) کیا پیمرا کو پابند کیا جاسکتا ہے کہ وہ روزانہ پاپولیشن پلاننگ پر اشتہار دے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) 2017 کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 2.4 فیصد کی رفتار سے بڑھ رہی

ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات

اٹھا رہی ہے تاکہ فیملی پلاننگ کی سہولیات ہر طبقے تک پہنچائی جاسکیں۔ اس سلسلے میں

اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ بہبود آبادی صوبہ میں 2100 خاندانی بہبود آبادی کے مراکز 106 موبائل سروس

یونٹس اور 129 خاندانی صحت کے مراکز کے ذریعے مانع حمل ادویات اور سہولیات

فراہم کر رہا ہے۔

(ii) صوبہ کے 10 اضلاع میں امام / خطیب کے ذریعے فیملی پلاننگ کے پیغامات کی مرد

حضرات تک فراہمی شروع کی جا رہی ہے۔

(iii) موزوں جوڑوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور عنقریب ان کی الیکٹرانک رجسٹریشن

کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(iv) سرکاری اور نجی سیکٹر کے ذریعے کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی کی جا رہی

ہے۔

(v) محکمہ نے خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی کے لئے سرکاری اور نجی

شرکت داری کا ذریعہ اختیار کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ کے پانچ اضلاع میں نجی

سطح پر کام کرنے والے ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو خاندانی منصوبہ بندی کے

پروگرام میں شامل کیا جا رہا ہے۔

(vi) عوام میں خاندانی منصوبہ بندی کا شعور اجاگر کرنے کے لئے باقاعدگی سے معلوماتی، تعلیمی اور ابلاغی (IEC) مہم کا انعقاد کیا جاتا ہے جس کے درج ذیل عناصر ہیں:-

محکمہ کے فیلڈ موٹیویٹرز یعنی سوشل موبیلائزرز اور فیملی ویلفیئر اسسٹنٹس کا باہمی ابلاغ (IPC) کے ذریعے عوام الناس کو فیملی پلاننگ کی معلومات ان کے گھروں تک باہم پہنچانا

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر اشتہارات اور پیغامات کی ترویج۔

آؤٹ ڈور سرگرمیوں میں خواتین اور بچوں کو خصوصی طور پر مدعو کرنا جس کے تحت ریگولر اور ہفتہ وار بہبود آبادی سرگرمیوں کا انعقاد۔

محکمہ نے اپنی ADP اسکیمز کے تحت بھی مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا ہے جس میں ویلج / سٹریٹ تھیٹرز، سپورٹس ایونٹس، علماء سیمینارز، خواتین کے ساتھ سیمینارز اور انڈسٹری کی سطح پر سیمینارز کا انعقاد شامل ہے۔

سوشل میڈیا کا فعال استعمال جس کے تحت محکمہ کے فیس بک پیج پر اب تک - / 650,000 سے زائد فالوورز کا ہونا۔ مزید یہ کہ ٹویٹر، انسٹاگرام، لینکڈ ان اور محکمہ کے آفیشل ویب پیج پر خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات کی فراہمی کی یقین دہانی۔

PITB کے اشتراک سے معلوماتی ہیلپ لائن (0800-79300) کا اجرا جس کے ذریعے عوام الناس کو صبح 09:00 بجے سے شام 04:00 بجے تک فیملی پلاننگ کے متعلق معلومات اور خدمات کے مراکز تک رسائی کے لئے راہنمائی دینا

مزید برآں محکمہ ہر سال ورلڈ پاپولیشن ڈے کا خصوصی انعقاد کرتا ہے جس کے تحت عوام الناس میں بڑھتی ہوئی آبادی سے درپیش مسائل اور ان سے نبرد آزما ہونے سے متعلق احتیاطی تدابیر کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

(ج) پیمر اوقاتی سطح پر ذرائع ابلاغ کے لئے ریگولیٹری اتھارٹی ہے جو صوبائی حکومت کے تحت نہیں آتی۔ تاہم وزارت قومی صحت کے ذریعے پیمر کو بہبود آبادی کے اشتہارات کے

لئے درخواست دی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ قومی سطح پر بہبود آبادی کی اشتہاری مہم کو مزید مؤثر بنانے کے لئے نیشنل ٹاسک فورس کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے اور اس پر کام جاری ہے۔

حکومت کا پاپولیشن کمیونیکیشن اینڈ ایجوکیشن پروگرام کے تحت فیملی سائز کے تعین کردہ ہدف کی تکمیل سے متعلق تفصیلات

*6438: محترمہ نسرتین طارق: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب پاپولیشن پالیسی 2017 کے مطابق حکومت نے مؤثر پاپولیشن کمیونیکیشن اینڈ ایجوکیشن پروگرام کے ذریعے 2020 تک فیملی سائز کو 2.5 تک لانے کا ہدف رکھا تھا؟

(ب) اگر ہاں تو 2017 سے آج تک مذکورہ ہدف کو پورا کرنے کی غرض سے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے تاکہ فیملی پلاننگ کی سہولیات ہر طبقے تک پہنچائی جاسکیں۔ اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محکمہ بہبود آبادی صوبہ میں 2100 خاندانی بہبود آبادی کے مراکز 106 موبائل

سروس یونٹس اور 129 خاندانی صحت کے مراکز کے ذریعے مانع حمل ادویات اور

سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(ii) صوبہ کے 10 اضلاع میں امام / خطیب کے ذریعے فیملی پلاننگ کے پیغامات کی مرد

حضرات تک فراہمی شروع کی جا رہی ہے۔

(iii) موزوں جوڑوں کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور عنقریب ان کی الیکٹرانک رجسٹریشن کا

آغاز کر دیا جائے گا۔

(iv) سرکاری اور نجی سیکٹر کے ذریعے کلائنٹ تک مانع حمل ادویات کی فراہمی کی جارہی ہے۔

(v) محکمہ نے دفتری اوقات کے بعد خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات کی فراہمی اور ان

پر آنے والی لاگت کو کم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شراکت داری (Public

Private Partnership) کا ذریعہ اختیار کیا ہے۔ جس کے تحت صوبہ کے پانچ اضلاع

میں نجی سطح پر کام کرنے والے ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکس کو خاندانی منصوبہ بندی کے

پروگرام میں شامل کیا جا رہا ہے۔

(vi) عوام میں خاندانی منصوبہ بندی کا شعور اجاگر کرنے کے لئے باقاعدگی سے معلوماتی،

تعلیمی اور ابلاغی (IEC) مہم کا انعقاد کیا جاتا ہے جس کے درج ذیل عناصر ہیں:-

محکمہ کے فیلڈ موٹیویٹرز یعنی سوشل موبلائزرز اور فیملی ویلفیئر اسسٹنٹس کا باہمی

ابلاغ IPC کے ذریعے عوام الناس کو فیملی پلاننگ کی معلومات ان کے گھروں تک باہم

پہنچانا۔

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر اشتہارات اور

پیغامات کی ترویج

آڈٹ ڈور سرگرمیوں میں خواتین اور بچوں کو خصوصی طور پر مدعو کرنا جس کے تحت

ریگولر اور ہفتہ وار بہبود آبادی سرگرمیوں کا انعقاد۔

محکمہ نے اپنی ADP سکیمز کے تحت بھی مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کیا ہے جس میں ویلج /

سٹریٹ تھیٹر (Puppet shows)، سپورٹس ایونٹس، علماء سیمینارز، خواتین کے ساتھ

سیمینارز اور انڈسٹری کی سطح پر سیمینارز کا انعقاد شامل ہے۔

سوشل میڈیا کا فعال استعمال جس کے تحت محکمہ کے فیس بک پیج پر اب تک

650,000 سے زائد فالوورز کا ہونا۔ مزید یہ کہ ٹویٹر، انسٹاگرام، لینکڈ ان اور محکمہ کے

آفیشل ویب پیج پر خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق معلومات کی فراہمی کی یقین دہانی۔

PITB کے اشتراک سے معلوماتی ہیلپ لائن (0800-79300) کا اجرا جس کے

ذریعے عوام الناس کو صبح 09:00 بجے سے شام 04:00 بجے تک فیملی پلاننگ کے متعلق

معلومات اور خدمات کے مراکز تک رسائی کے لئے راہنمائی دینا۔

محترمید بر آں محکمہ ہر سال ورلڈ پاپولیشن ڈے کا خصوصی انعقاد کرتا ہے جس کے تحت عوام الناس میں بڑھتی ہوئی آبادی سے درپیش مسائل اور ان سے نبرد آزما ہونے سے متعلق احتیاطی تدابیر کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

خانوال: پی پی۔ 209 میں بنائے گئے فیملی پلاننگ کے دفاتر سے متعلق تفصیلات

*7315: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ 209 خانوال میں تقریباً ہریوین کونسل میں فیملی پلاننگ کے دفاتر بنائے گئے تھے؟

(ب) پی پی۔ 209 ضلع و تحصیل خانوال میں کل کتنے فیملی پلاننگ کے دفاتر ہیں کتنے بند کر دیئے گئے اور کیوں بند کر دیئے گئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) چھوٹے فیملی پلاننگ کے ان دفاتر کو کون سا آفیسر چلا رہا ہوتا ہے اور کیا ضرورت کی تمام ادویات و گائیڈ لائن دی جاتی ہیں، کیا حکومت ان بنائے گئے فیملی پلاننگ کے دفاتر کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ آشفہ ریاض):

(الف) محکمہ بہبود آبادی کے دفاتر ضلعی اور تحصیل سطح پر کام کر رہے ہیں لہذا یہ درست نہیں ہے کہ پی پی (209) خانوال میں ہریوین کونسل میں یہ دفاتر بنائے گئے تھے تاہم تقریباً ہریوین کونسل میں خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز بنائے گئے ہیں۔

(ب) پی پی (209) ضلع و تحصیل خانوال میں خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کی فراہمی کے لئے کل پانچ (05) خاندانی فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

i۔ فلاحی مرکز چک نمبر 23/10-R

ii۔ فلاحی مرکز چک نمبر 80/10-R (چرووال)

iii۔ فلاحی مرکز چک نمبر 91/10-R

iv۔ فلاحی مرکز چک نمبر 166/10-R

v۔ فلاحی مرکز 15-67/L و جھیانوالہ

پی پی۔209 میں کوئی فلاحی مرکز بند نہ کیا گیا ہے تاہم ایک فلاحی مرکز بمقام چک نمبر 15-78/L تحصیل میاں چنوں سے بمقام چک نمبر 9-9/R تحصیل خانیوال میں انتظامی بنیادوں پر شفٹ کیا گیا ہے۔

(ج) ان خاندانی فلاحی مراکز کو ضلعی آفیسر کی زیر نگرانی انچارج فیملی ویلفیئر ورکر (BS-9/11) چلاتی ہے۔ ان مراکز پر محکمے کی منظور شدہ سٹینڈرڈ لسٹ کے مطابق ادویات اور دیگر خدمات کی مفت فراہمی کی جاتی ہے یہ تمام مراکز محکمے کے پروگرام کا بنیادی حصہ ہیں اور حکومت ان کو آئندہ سالوں میں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(80)/2021/2652. Dated: 5th October, 2021. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **1st October, 2021 (Friday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 1st October, 2021

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

	PAGE
	NO.
A	
ABDUL RAUF, MIAN	
QUESTIONS regarding-	
-Details about employees posted in Engineering Department in Lahore College for Women University (<i>Question No. 1362</i>)	214
-Details about not issuing orders of successful candidates in GC University Faisalabad (<i>Question No.7125*</i>)	192
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Anxiety in people due to high increase in challans by traffic police	430
-Bulk of wastage in Mustafabad and other areas of Kasur	435
-Closure of private transport company busses in Lahore	283
-Construction of Saim Nala passing from city area of Mamu Kanjan	346
-Dacoities incidents in GOR-III Lahore with involvement of SDO	352
-Damage to crops and human due to poisoned wasted water of factories in district Chiniot	348
-Death of six year girl with string of kite in Shahdara Lahore	350
-Decrease in subsidy on fare of public transport	281
-Demand for taking action against vulgar dance and dramas to preventing new generation from destruction	286
-Demand for withdrawal of tax charged in cattle markets	352
-Disclosure of bricks kilns working without zig zag technology in Nankana Sahib	346
-Increase in dacoity incidents in city Haroonabad	431
-Increase in smog and pollution in Gujrat due to negligence of traffic police	345
-Increase in intoxication of ice in students and young generation in Lahore	437
-Increase of crimes in Punjab	351
-Management failure in betterment of education instead of all available facilities in University of Gujrat	428
-Misguidance by TV channels of young generation through vulgar dramas and entertainment	433
-Peoples falling in fetal diseases due to illegal mills areas of Lahore	347
-Political victimization faced by candidate of MPA in Multan	346
-Problems faced by people due to closure of bricks kilns	344
-Problems faced by people due to dilapidated condition of road from Mitranwali to Kandian in tehsil Daska	349
-Sixty two rape incidents with women during six month in Lahore	351
-Suspension of spoil of new generation due to broadcasting vulgar drama and dance on TV channels	281
-Suspension of spread of Corona Virus due to bathing people in canal of Lahore	350
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-24 th September, 2021	3
-27 th September, 2021	119
-28 th September, 2021	239

	PAGE
	NO.
-29 th September, 2021	317
-30 th September, 2021	357
-1 st October, 2021	451
AKHTAR ALI, CHAUDRY	
QUESTIONS regarding-	
-Details about state land in PP-154, Lahore (<i>Question No. 2946*</i>)	18
-Details about Universities in Lahore (<i>Question No. 6502*</i>)	125
-Number of colleges and vacant posts in PP-154 and 155 Lahore (<i>Question No. 6843*</i>)	135
-Number of students admitted in colleges against Free and Compulsory Education Act 2014 (<i>Question No. 7121*</i>)	191
-Presence of beggars and criminal persons on gents entry way of Data Darbar Lahore (<i>Question No. 4630*</i>)	409
ALI AKHTAR, MR.	
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-Privilege motions for the years of 2019-20 & 2021	95
ALLA-UD-DIN, SHEIKH	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Misguidance by TV channels of young generation through vulgar dramas and entertainment	433
AMAN ULLAH WARRAICH, MR.	
CALL ATTENTION NOTICE regarding-	
-Murder of 45 years old person in Lal pul Mughalpura Lahore	427
QUESTION regarding-	
-Details about income of agricultural land of Auqaf Department in Gujranwala (<i>Question No. 4150*</i>)	408
AMIN ULLAH KHAN, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for withdrawal of tax charged in cattle markets	352
AMMAR YASIR, MR. (Minister for Mines & Minerals)	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	266
RESOLUTION regarding-	
-Demand for displaying Ayat and Hadith regarding Khatm-e- Nabuwat in golden words in government offices as like Punjab Assembly	268
ANEEZA FATIMA, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about ownership rights granted in Benazir Bhutto regime (<i>Question No. 1160</i>)	86
-Income and expenditures of educational boards and details about regularization of employees working on daily wages (<i>Question No. 1393</i>)	218
-Services and responsibilities of different departments to over come on Corona virus (<i>Question No. 4788*</i>)	51
-Usage of funds allocated for Government Post Graduate College Nankana Sahib (<i>Question No. 7591*</i>)	211

	PAGE
NO.	
RESOLUTION regarding-	
-Demand for reforms in investigation system of police in Lahore	311
ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR. (<i>Minister for Labour & Human Resource</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about dispensaries in Faisalabad (<i>Question No. 2681*</i>)	253
-Granting educational scholarships to children of industrial workers (<i>Question No. 5722*</i>)	249
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Demand for paying wage to factory workers as per announcement of government	276
ASHIFA RIAZ, MS. (<i>Minister for Women Development Additional Charge of Population Welfare</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Achievement of target about fixing family size under Population Communication and Education Program (<i>Question No. 6438*</i>)	492
-Aims and objections of Population Welfare and steps taken for welfare of people in district Sahiwal (<i>Question No. 2062*</i>)	465
-Completion of Geo fencing of service delivery outlets (<i>Question No. 3036*</i>)	471
-Details about controlling over population (<i>Question No. 6218*</i>)	490
-Details about funds allocated for control over population in Bahawalpur (<i>Question No. 3521*</i>)	472
-Details about holding awareness lectures for employees and acting upon control over population (<i>Question No. 3522*</i>)	474
-Details about Mobile Service Units of Population Welfare in Faisalabad (<i>Question No. 2183*</i>)	469
-Details about offices of Population Welfare working in rented building (<i>Question No. 3578*</i>)	478
-Details about population centers, hospitals and employees in PP- 294, Rajanpur (<i>Question No. 3988</i>)	481
-Details about welfare centers, health clinics and mobile units of Population Welfare in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3558*</i>)	476
-Hospitals, mobile units and available facilities in Population Welfare department Khushab (<i>Question No. 5269*</i>)	488
-Number of employees offices and allocated budget in Population Welfare Department Okara (<i>Question No. 5086*</i>)	484
-Number of employees and budget of Population Welfare (<i>Question No. 3987*</i>)	480
-Number of employees and vacant posts in Population Welfare Department Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4145*</i>)	483
-Number of Population Welfare Centers, allocated funds and expenditures in Population Welfare department district Sahiwal (<i>Question No. 5113*</i>)	485
-Number of Population Welfare Centers in the province (<i>Question No. 2164*</i>)	467
-Offices of Family planning in PP-209, Khanewal (<i>Question No. 7315*</i>)	494
-Steps taken for control over increase in population (<i>Question No. 1237*</i>)	463
-Usage and allocated funds for Punjab Population Innovation funds (<i>Question No. 5120*</i>)	486

	PAGE NO.
AUQAF AND RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT- QUESTIONS regarding-	
-Area of graveyard and shrine of Hazrat Mian Mir Lahore (<i>Question No. 1838*</i>)	375
-Construction, repair and renovation of Osmania Masjid Aimanabad, Gujranwala (<i>Question No. 4936*</i>)	395
-Demolishment of shops in surroundings of shrine of Saiden Sherazi in Chakwal (<i>Question No. 3938*</i>)	380
-Details about covering child's head with iron shell at shrine of Shah Doula Gujrat (<i>Question No. 4114*</i>)	382
-Details about employees and income of shrine of Hazrat Mian Mir Lahore (<i>Question No. 3840*</i>)	373
-Details about income of agricultural land of Auqaf Department in Gujranwala (<i>Question No. 4150*</i>)	408
-Details about income of commercial land of Auqaf Department (<i>Question No. 3483*</i>)	403
-Details about land of Auqaf and illegal occupants in Rajanpur (<i>Question No. 3439*</i>)	370
-Details about land of Auqaf and illegal occupants in tehsil Raiwind (<i>Question No. 4410*</i>)	387
-Details about Launching program for online visit of holy places and reading books (<i>Question No. 3484*</i>)	404
-Details about Mosques, shrines, offices and vacant posts in Auqaf Department (<i>Question No. 6790*</i>)	416
-Details about not paying salaries to security guards of shrines in the province (<i>Question No. 5245*</i>)	415
-Details about recruitment and vacant posts of Moazan and Imam in Auqaf Depart (<i>Question No. 2701*</i>)	402
-Details about not shifting back Data Ganj Bakhsh Ali Hajveri Handicraft School at actual place (<i>Question No. 4215*</i>)	390
-Number of educational institutes working under administrative control of Auqaf Department and details about syllabus teaching therein the province (<i>Question No. 6581*</i>)	397
-Number of Masques and shrines under administrative control of Auqaf Department and details about security arrangements therein city Bahawalpur (<i>Question No. 3904*</i>)	405
-Number of Mosques, attached land and shops under administrative control of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 3984*</i>)	407
-Number of Masques and shrines under administrative control of Auqaf department in Rahim Yar Khan and detail about annual income of them (<i>Question No. 4348*</i>)	385
-Number of Masques, shrines attached land and shops under administrative control of Auqaf Department in Okara and detail about income of last two years therein (<i>Question No. 5104*</i>)	412
-Number of shrines, attached land and shops in Faisalabad (<i>Question No. 3983*</i>)	406

	PAGE
	NO.
-Number of shrines and bestowal amount in tehsil and district Khanewal (<i>Question No. 3936*</i>)	378
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in Mandi Bahauddin and detail about annual income of them (<i>Question No. 4946*</i>)	412
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in tehsil Sadiqabad and details about staff and available facilities therein (<i>Question No. 6330*</i>)	416
-Presence of beggars and criminal persons on gents entry way of Data Darbar Lahore (<i>Question No. 4630*</i>)	409
-Property and sources of income of Auqaf department in PP-189, Okara (<i>Question No. 5106*</i>)	413
-Rental units attached with building of Auqaf in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4945*</i>)	411
-Steps taken for security of shrines (<i>Question No. 6587*</i>)	399
AUTHORITIES-	
-Of the House	5
AYSHA IQBAL, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Budget and significance of PDMA (<i>Question No. 3576*</i>)	14
-Budget of family planning (<i>Question No. 3913*</i>)	479
-Construction, repair and renovation of Osmania Masjid Aimanabad, Gujranwala (<i>Question No. 4936*</i>)	395
-Details about controlling over population (<i>Question No. 6218*</i>)	489
-Details about educational boards and universities in the province (<i>Question No. 7389*</i>)	204
-Details about covering child's head with iron shell at shrine of Shah Doula Gujrat (<i>Question No. 4114*</i>)	382
-Details about staff and expenditure in University of Home Economics Lahore (<i>Question No. 7531*</i>)	210
-Number of teaching, non teaching staff and vacant posts in Government College for women Mianwali (<i>Question No. 6884*</i>)	145
-Procedure of affiliation of law college with Government College University Lahore (<i>Question No. 7485*</i>)	209
AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.	
QUESTION regarding-	
-Steps taken for control over increase in population (<i>Question No. 1237*</i>)	463
B	
BABAR HUSSAIN ABID, MR.	
QUESTION regarding-	
-Details about posts of VC, Registrar and, officers and their privileges in University of Education Multan Campus (<i>Question No. 6913*</i>)	160

	PAGE
NO.	
BILAL AKBAR KHAN, MR.	
QUESTION regarding-	
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Narowal (<i>Question No. 7037*</i>)	180
BILLS-	
-The Aspire University Lahore Bill 2021 (<i>Considered and passed by the House</i>)	265-266
-The Evacuee Property and Displaced Persons Laws and Repeal Amendment Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	228
-The Institute of Management and Applied Sciences Khanewal Bill 2021 (<i>Considered and passed by the House</i>)	263-264
-The Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	229
-The Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021 (<i>Considered and passed by the House</i>)	361-363
-The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	226
-The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill 2021 (<i>Considered and passed by the House</i>)	363-365, 367-368
-The Punjab Finance (Amendment) Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	229
-The Punjab Medical and Health Institution (Amendment) Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	228
-The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020 (<i>Considered and passed by the House</i>)	234-236
-The Punjab Wildlife Protection, Preservation, Conservation and Management Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	227
-The Stamp (Amendment) Bill 2021 (<i>Considered and passed by the House</i>)	231-233
-The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021 (<i>Introduced in the House</i>)	259
(<i>Considered and passed by the House</i>)	261-262
C	
CABINET-	
-Of the Punjab	5
CALL ATTENTION NOTICES regarding-	
-Death of two persons with firing of dacoits in Pakpattan	418
-Details about dacoity incident in a medical store Pakpattan Chowk Sahiwal	426
-Details about dacoity incident in Sahiwal	423
-Details about looting and firing by dacoits near Kot Momin Sargodha	222
-Murder of father, son and son in law due to firing of unknown persons in Darianwala, Narowal	225
-Murder of 45 years old person in Lal pul Mughalpura Lahore	427
-Rape and murder of six year child in Mandi Ahmedabad, Okara	421
-Theft incident in 85/H Wahdat colony Lahore	419

	PAGE NO.
COLONIES DEPARTMENT- QUESTIONS regarding-	
-Details about allotted land of Cholistan in district Bahawalpur (<i>Question No. 5080*</i>)	77
-Details about allocating land for graveyard in Shahdara (<i>Question No. 4757*</i>)	74
-Details about allotment of land with fraud in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3482*</i>)	57
-Details about demolishing the constructions in surroundings of Grain Market in Sahiwal (<i>Question No. 2559*</i>)	30
-Details about discontinuation of Numberdari System (<i>Question No. 3154*</i>)	36
-Details about illegal occupants on land of revenue in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3409*</i>)	54
-Details about illegal occupants on state land in Lahore (<i>Question No. 5076*</i>)	76
-Details about land of Revenue Department in tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 3421*</i>)	71
-Details about state land in PP-154, Lahore (<i>Question No. 2946*</i>)	18
-Details about vacating state land from occupants in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 3161*</i>)	39
-Granting ownership rights to different abadies in Chowk Sarwar Shaheed, Muzaffargarh (<i>Question No. 714*</i>)	50
-Granting ownership rights to Jinnah Abadi and Bhutto Colony in Sargodha in 1993-94 (<i>Question No. 3499*</i>)	21
-Illegal constructions on land allocated for graveyard in mouza Talla Gang in Chakwal (<i>Question No. 4712*</i>)	72
-Number of rooms in rest houses under administrative control of MD Choulistan and details about booking procedure therein (<i>Question No. 5079*</i>)	76
-Vacating state land from illegal occupants in Makhdum Pur Pahoraan Khanewal (<i>Question No. 3937*</i>)	23
D	
DISASTER MANAGEMENT DEPARTMENT- QUESTIONS regarding-	
-Audit of funds allocated for eradication of locust in Rajanpur (<i>Question No. 5150*</i>)	67
-Budget and significance of PDMA (<i>Question No. 3576*</i>)	14
-Construction of more warehouses for PDMA (<i>Question No. 4895*</i>)	55
-Details about audit and usage of budget allocated for Punjab Disaster Management Authority in 2018-20 (<i>Question No. 5056*</i>)	25
-Details about distribution of ration in deservings in PP-185, Okara (<i>Question No. 1055</i>)	83
-Details about purchase, audit and distribution of N95 Masks by PDMA (<i>Question No. 5057*</i>)	33

	PAGE
	NO.
-Providing support to rice farmers effected with flood (<i>Question No. 5240*</i>)	43
-Purchase of more DSNG Vans by Punjab Disaster Management Authority (<i>Question No. 1196</i>)	90
-Purchase of more water canon for PDMA (<i>Question No. 4894*</i>)	53
-Services and responsibilities of different departments to over come on Corona virus (<i>Question No. 4788*</i>)	51
-Steps taken for eradication of Locust in Bahawalpur (<i>Question No. 4938*</i>)	61
-Steps taken for eradication of Locust (<i>Question No. 4926*</i>)	58
E	
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Details about burning cables and carcasses on bank of Ravi river in Lahore (<i>Question No. 1587*</i>)	338
-Details about control over environment pollution in Chiniot (<i>Question No. 1397*</i>)	331
-Details about installing petrol pumps without NOC in Khanewal and Jahanian (<i>Question No. 1426*</i>)	321
-Details about smoke emission vehicles in Lahore (<i>Question No.1510*</i>)	325
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-	
-Privillage motions for the years of 2019-20 & 2021	95
-The Special Committees and Standing Committees	455
F	
FAIZA MUSHTAQ, MRS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about establishment and number of teaching and technical staff in Government Girls Degree College Mandi Bahauddin (<i>Question No. 7376*</i>)	203
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in Mandi Bahauddin and detail about annual income of them (<i>Question No. 4946*</i>)	412
-Rental units attached with building of Auqaf in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4945*</i>)	411
G	
GHAZANFAR ABBAS SHAH, MR. (Parliamentary Secretary for Colonies)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about allocating land for graveyard in Shahdara (<i>Question No. 4757*</i>)	74
-Details about demolishing the constructions in surroundings of Grain Market in Sahiwal (<i>Question No. 2559*</i>)	30
-Details about discontinuation of Numberdari System (<i>Question No. 3154*</i>)	36

	PAGE
NO.	
-Details about illegal occupants on land of revenue in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3409*</i>)	55
-Details about illegal occupants on state land in Lahore (<i>Question No. 5076*</i>)	76
-Details about state land in PP-154, Lahore (<i>Question No. 2946*</i>)	18
-Details about vacating state land from occupants in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 3161*</i>)	40
-Granting ownership rights to Jinnah Abadi and Bhutto Colony in Sargodha in 1993-94 (<i>Question No. 3499*</i>)	21
-Number of rooms in rest houses under administrative control of MD Choulistan and details about booking procedure therein (<i>Question No. 5079*</i>)	77
-Vacating state land from illegal occupants in Makhdum Pur Pahoraan Khanewal (<i>Question No. 3937*</i>)	24
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Illegal sale of state land in district Nankana Sahib	99
GHULAM QASIM HINJRA, MALIK	
QUESTIONS regarding-	
-Granting ownership rights to different abadies in Chowk Sarwar Shaheed, Muzaffargarh (<i>Question No. 714*</i>)	50
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Kot Addu (<i>Question No. 7039*</i>)	184
H	
HASSAN MURTAZA, SYED	
QUESTION regarding-	
-Details about control over environment pollution in Chiniot (<i>Question No. 1397*</i>)	331

	PAGE NO.
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds and number of colleges in Kabir wala (<i>Question No. 7405*</i>)	205
-Allocated funds and number of colleges in PP-83 Khushab (<i>Question No. 7321*</i>)	198
-Details about approval of Law and Ph.D Degree from HEC in Punjab University Law College Lahore (<i>Question No. 7344*</i>)	200
-Details about educational boards and universities in the province (<i>Question No. 7389*</i>)	204
-Details about colleges and universities in Faisalabad (<i>Question No. 5264*</i>)	129
-Details about development and non development funds of Lahore College for Women Universtity (<i>Question No. 6929*</i>)	162
-Details about employees posted in Engineering Department in Lahore College for Women University (<i>Question No. 1362</i>)	214
-Details about establishment and number of teaching and technical staff in Government Girls Degree College Mandi Bahaiddin (<i>Question No. 7376*</i>)	203
-Details about government colleges in Sahiwal and details about recruitment against vacant posts therein (<i>Question No. 6953*</i>)	164
-Details about income and expenditures of BISE Rawalpindi (<i>Question No. 6868*</i>)	139
-Details about not issuing orders of successful candidates in GC University Faisalabad (<i>Question No. 7125*</i>)	192
-Details about not issuing orders of successful candidates in GC University Faisalabad (<i>Question No. 7185*</i>)	193
-Details about posts of VC, Registrar and, officers and their privileges in University of Education Multan Campus (<i>Question No. 6913*</i>)	160
-Details about posting, powers and emoluments of superintendent in examination centres of Intermediate (<i>Question No. 7017*</i>)	179
-Details about printing press and employees in BISE Lahore (<i>Question No. 7016*</i>)	178
-Details about seniority and procedure of promotion of Officers in government colleges (<i>Question No. 1341</i>)	213
-Details about staff and expenditure in University of Home Economics Lahore (<i>Question No. 7531*</i>)	210
-Details about students, teaching staff and class rooms in Government Girls Digree College Hatheji, Bahawalpur (<i>Question No. 6907*</i>)	158
-Details about Universities in Lahore (<i>Question No. 6502*</i>)	125
-Details about vacant posts of teaching and non teaching cadre in Government Colleges in PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 6800*</i>)	169
-Details about vehicles and expenditures of University of Education Jouharabad Campus (<i>Question No. 6957*</i>)	177
-Distribution of laptops in disabled students in UET Lahore (<i>Question No. 7052*</i>)	190
-Establishment of girls college in Kadhi area Khushab (<i>Question No. 7358*</i>)	202

	PAGE
NO.	
-Estimated cost, construction and completion of building of Government Girls Degree College Bhera, Sargodha (<i>Question No. 6901*</i>)	172
-Income and expenditures of BISE Sahiwal and details about reinstatement of dismissed employees (<i>Question No. 1373</i>)	215
-Income and expenditures of educational boards and details about regularization of employees working on daily wages (<i>Question No. 1393</i>)	218
-Increase in salaries of visiting faculty in UET Lahore (<i>Question No. 7276*</i>)	194
-Irregularities in construction of new blocks in Lahore College for Women University (<i>Question No. 6958*</i>)	165
-Non posting of permanent Principales in most of colleges (<i>Question No. 7299*</i>)	196
-Number of colleges and vacant posts in PP-72, Sargodha (<i>Question No. 6902*</i>)	143
-Number of colleges and vacant posts in PP-154 and 155 Lahore (<i>Question No. 6843*</i>)	135
-Number of Government colleges in PP-189 and details about allocated funds for them in Okara (<i>Question No. 6590*</i>)	154
-Number of Male/Female Lecturers and Professors in Government Colleges of Lahore (<i>Question No. 6900*</i>)	161
-Number of new and upgrated colleges and vacant posts in Bahawalnagar (<i>Question No. 7040*</i>)	148
-Number of officers in University of Education Lahore and details about privileges provided to them (<i>Question No. 6915*</i>)	176
-Number of students admitted in colleges against Free and Compulsory Education Act 2014 (<i>Question No. 7121*</i>)	191
-Number of teaching, non teaching staff and vacant posts in Government College for women Mianwali (<i>Question No. 6884*</i>)	145
-Procedure of affiliation of law college with Government College University Lahore (<i>Question No. 7485*</i>)	209
-Procedure of nomination of Syndicate Members in University of Sargodha (<i>Question No. 6904* & 1379</i>)	173, 216
-Provision and usage of funds in Government Girls Degree College Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 6803*</i>)	170
-Recruitment, posting and facilities provided to VC of Government College for Women University Faisalabad (<i>Question No. 6562*</i>)	166
-Regularization of Assistant Professors working on contract in Punjab University Lahore (<i>Question No. 7461*</i>)	208
-Residencies, vehicles and expenditures of Government College for Women University Faisalabad (<i>Question No. 6564*</i>)	168
-Teaching subjects and vacant posts in Bhagtanwala Girls College Sargodha (<i>Question No. 7305*</i>)	197
-Usage of funds allocated for colleges and universities in PP-189 Okara (<i>Question No. 6812*</i>)	156
-Usage of funds allocated for Government Post Graduate College Nankana Sahib (<i>Question No. 7591*</i>)	211
-Vacant posts and allocated funds for colleges in Sahiwal (<i>Question No. 7281*</i>)	195

	PAGE
	NO.
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Bahawalpur (<i>Question No.7038*</i>)	181
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Gujranwala (<i>Question No.7041*</i>)	186
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Kot Addu (<i>Question No.7039*</i>)	184
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Narowal (<i>Question No. 7037*</i>)	180
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Okara (<i>Question No.7042*</i>)	189
HINA PERVAIZ BUTT, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about audit and usage of budget allocated for Punjab Disaster Management Authority in 2018-20 (<i>Question No. 5056*</i>)	25
-Details about purchase, audit and distribution of N95 Masks by PDMA (<i>Question No. 5057*</i>)	33
-Details about recruitment and vacant posts of Moazan and Imam in Auqaf Depart (<i>Question No.2701*</i>)	402
IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Anxiety in people due to high increase in challans by traffic police	430
-Problems faced by people due to dilapidated condition of road from Mitranwali to Kandan in tehsil Daska	349
CALL ATTENTION NOTICES regarding-	
-Death of two persons with firing of dacoits in Pakpattan	418
-Rape and murder of six year child in Mandi Ahmedabad, Okara	421
POINT OF ORDER regarding-	
-Sending The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill to the Standing committee on Housing instead of Standing Committee on Local Government	369
QUESTIONS regarding-	
-Details about distribution of ration in deservings in PP-185, Okara (<i>Question No. 1055</i>)	83
-Details about making separate mouza of Chak Faizabad in Kholy Mureed, Okara (<i>Question No. 1159</i>)	85
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 24 th September, 2021	114
RESOLUTION regarding-	
-Demand for appointing male and female teachers separately	289
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Increase in dacoity incidents in Sahiwal	101

J

JAFFAR ALI, MR.**QUESTION regarding-**

- Details about not issuing orders of successful candidates in GC University Faisalabad (*Question No.7185**)

193

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.**QUESTION regarding-**

- Details about burning cables and carcasses on bank of Ravi river in Lahore (*Question No. 1587**)

338

KHADIJA UMER, MS.**QUESTIONS regarding-**

- Details about development and non development funds of Lahore College for Women University (*Question No. 6929**)
- Details about entering registries of houses in Patwar Khana in Harbanspura, Lahore (*Question No. 3501**)
- Details about entering registries of wealth in Patwar Khana Harbanspura Tehsil Shalimar (*Question No. 4472**)
- Irregularities in construction of new blocks in Lahore College for Women University (*Question No. 6958**)

162

52

63

165

RESOLUTIONS regarding-

- Demand for taking steps for transgender about their education and jobs
- Demand for taking steps to stop sexual abuse with children

300

298

KHALID MEHMOOD, MIAN (*Minister for Disaster Management*)**ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-**

- Audit of funds allocated for eradication of locust in Rajanpur (*Question No. 5150**)
- Budget and significance of PDMA (*Question No. 3576**)
- Construction of more warehouses for PDMA (*Question No. 4895**)
- Details about audit and usage of budget allocated for Punjab Disaster Management Authority in 2018-20 (*Question No. 5056**)
- Details about distribution of ration in deservings in PP-185, Okara (*Question No. 1055*)
- Details about purchase, audit and distribution of N95 Masks by PDMA (*Question No. 5057**)
- Providing support to rice farmers effected with flood (*Question No. 5240**)
- Purchase of more DSNG Vans by Punjab Disaster Management Authority (*Question No. 1196*)
- Purchase of more water canon for PDMA (*Question No. 4894**)
- Services and responsibilities of different departments to over come on Corona virus (*Question No. 4788**)

67

14

55

26

83

34

43

90

53

51

	PAGE
NO.	
-Steps taken for eradication of Locust in Bahawalpur (<i>Question No. 4938*</i>)	62
-Steps taken for eradication of Locust (<i>Question No. 4926*</i>)	59
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK	
QUESTIONS regarding-	
-Details about funds allocated for control over population in Bahawalpur (<i>Question No. 3521*</i>)	471
-Details about holding awareness lectures for employees and acting upon control over population (<i>Question No. 3522*</i>)	473
-Details about students, teaching staff and class rooms in Government Girls Digree College Hatheji, Bahawalpur (<i>Question No. 6907*</i>)	158
-Steps taken for eradication of Locust in Bahawalpur (<i>Question No. 4938*</i>)	61
KHAWAR ALI SHAH, SYED	
QUESTION regarding-	
-Allocated funds and number of colleges in Kabir wala (<i>Question No. 7405*</i>)	205
KHAYAL AHMAD, MR. (Minister for Colonies & Culture)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about allotment of land with fraud in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3482*</i>)	58
-Details about illegal occupants on land of revenue in Sahiwal (<i>Question No. 586</i>)	80
-Details about land of Revenue Department in tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 3421*</i>)	72
-Granting ownership rights to different abadies in Chowk Sarwar Shaheed, Muzaffargarh (<i>Question No. 714*</i>)	50
-Number of land record centres and details about computerized and non computerized area of Sahiwal (<i>Question No. 1078</i>)	84
-Number of Patwaries, Kanungo, Naib Tehsildar and Tehsildar in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 644</i>)	81
-Residential period of people residing in Kachi Abadies and details about granting them ownership rights (<i>Question No. 656</i>)	82
L	
LABOUR AND HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Details about dispensaries in Faisalabad (<i>Question No. 2681*</i>)	253
-Granting educational scholarships to children of industrial workers (<i>Question No. 5722*</i>)	249
M	
MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	442

	PAGE NO.
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for closing fake cases registered in Pakistan after closing of investigation against Mian Shahbaz Sharif and Salman Shahbaz in UK	247
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 1 st October, 2021	462
RESOLUTION regarding-	
-Demand for resolving problems faced by students regarding issuance of study visa of China	443
MASOOD AHMAD CH.	
QUESTION regarding-	
-Details about allotment of land with fraud in Rahim Yar Khan (Question No. 3482*)	57
MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Increase in dacoity incidents in city Haroonabad	431
QUESTIONS regarding-	
-Number of employees and vacant posts in Revenue Department Bahawalnagar (Question No. 5072*)	68
-Number of new and upgraded colleges and vacant posts in Bahawalnagar (Question No. 7040*)	148
MINISTER FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS	
-See under Saeed ul Hassan, Syed	
MINISTER FOR COLONIES & CULTURE	
-See under Khayal Ahmad, Mr.	
MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS	
-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar	
MINISTER FOR DISASTER MANAGEMENT	
-See under Khalid Mehmood, Mian	
MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION	
-See under Muhammad Rizwan, Mr.	
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD	
-See under Yasir Humayun, Mr.	
MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCE	
-See under Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.	
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.	
MINISTER FOR MINES & MINERALS	
-See under Ammar Yasir, Mr.	
MINISTER FOR REVENUE	
-See under Muhammad Anwar, Malik	
MINISTER FOR TRANSPORT	
-See under Muhammad Jahanzaib Khan Khichi	

	PAGE
NO.	
MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT ADDITIONAL CHARGE OF POPULATION WELFARE	
-See under Ashifa Riaz, Ms.	
MOMINA WAHEED, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about income of commercial land of Auqaf Department (Question No. 3483*)	403
-Details about Launching program for online visit of holy places and reading books (Question No. 3484*)	404
MOTIONS regarding-	230,233,260,266,
-Suspension of rules for presentation of a resolution	270,366,438,442
-The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021	258
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.	
BILL (Discussed upon)-	
-The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021	259
MOTIONS regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	260
-The University of South Asia, Lahore (Amendment) Bill 2021	258
MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.	
QUESTION regarding-	
-Number of land record centres and available facilities in tehsil Hasilpur (Question No. 4519*)	65
MUHAMMAD AFZAL, RANA	
QUESTION regarding-	
-Computerization of land record of rural areas in Pasrur (Question No. 5452*)	75
MUHAMMAD ANWAR, MALIK (Minister for Revenue)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Computerization of land record in Jhelum (Question No. 5234*)	73
-Computerization of land record of rural areas in Pasrur (Question No. 5452*)	76
-Details about entering registries of houses in Patwar Khana in Harbanspura, Lahore (Question No. 3501*)	53
-Details about entering registries of wealth in Patwar Khana Harbanspura Tehsil Shalimar (Question No. 4472*)	64
-Details about illegal occupants on land of widow in Chak No. 11/A Liaquatpur, Rahim Yar Khan (Question No. 1168)	87
-Details about illegal occupants on state land in PP-55 and city Gujranwala (Question No. 1193)	89
-Details about making separate mouza of Chak Faizabad in Kholy Mureed, Okara (Question No. 1159)	86
-Details about making service structure for employees of Land Record (Question No. 3318*)	15
-Details about ownership rights granted in Benazir Bhutto regime (Question No. 1160)	86
-Details about reducing vacancies in Punjab Land Record Authority (Question No. 5223*)	47

	PAGE
	NO.
-Illegal constructions on land allocated for graveyard in mouza Talla Gang in Chakwal (<i>Question No. 4712*</i>)	72
-Lack of facilities in Computerized Land record centre Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2944*</i>)	56
-Not regularizing the contrakat employees in Punjab Land Revenue Authority (<i>Question No. 4711*</i>)	68
-Number of computerised and manual patwar circles in PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2593*</i>)	54
-Number of employees and vacant posts in Revenue Department Bahawalnagar (<i>Question No. 5072*</i>)	69
-Number of employees and vehicles and details of budget of DC office Faisalabad (<i>Question No. 4054*</i>)	60
-Number of employees of Revenue Department facing inquiries and cases in Civil Courts and Anti Corruption (<i>Question No. 5147*</i>)	70
-Number of Kachi Abadies in PP-189 Okara and facilities provided therein (<i>Question No. 5160*</i>)	79
-Number of land record centres and available facilities in tehsil Hasilpur (<i>Question No. 4519*</i>)	65
-Number of sanctioned posts of Patwaries in Sahiwal (<i>Question No. 4618*</i>)	66
REPORT (Laid in the House) regarding-	
-The Bill No. 6 of the year 2020 and Bill No. 54 of the year 2021	114
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	
CALL ATTENTION NOTICES regarding-	
-Details about dacoity incident in a medical store Pakpattan chowk Sahiwal	426
-Details about dacoity incident in Sahiwal	423
-Theft incident in 85/H Wahdat colony Lahore	419
POINT OF ORDER regarding-	
-Anxiety in students about new procedure of MDCAT test	446
QUESTIONS regarding-	
-Aims and objections of Population Welfare and steps taken for welfare of people in district Sahiwal (<i>Question No. 2062*</i>)	464
-Details about demolishing the constructions in surroundings of Grain Market in Sahiwal (<i>Question No. 2559*</i>)	30
-Details about discontinuation of Numberdari System (<i>Question No. 3154*</i>)	36
-Details about government colleges in Sahiwal and details about recruitment against vacant posts therein (<i>Question No. 6953*</i>)	164
-Details about illegal occupants on land of revenue in Sahiwal (<i>Question No. 586</i>)	79
-Income and expenditures of BISE Sahiwal and details about reinstatement of dismissed employees (<i>Question No. 1373</i>)	215
-Number of land record centres and details about computerized and non computerized area of Sahiwal (<i>Question No. 1078</i>)	84
-Number of Population Welfare Centers, allocated funds and expenditures in Population Welfare department district Sahiwal (<i>Question No. 5113*</i>)	485

	PAGE
NO.	
-Residential period of people residing in Kachi Abadies and details about granting them ownership rights (<i>Question No. 656</i>)	81
-Vacant posts and allocated funds for colleges in Sahiwal (<i>Question No.7281*</i>)	195
RESOLUTION regarding-	
-Demand for issuing number of transgender and special persons in population of country according to disicion of Lahore High Court	294
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-People falling in diseases due to used poisons water in to the ground by Beacon House School and other factories in Gujranwala	105
MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR (<i>Minister for Communication & Works</i>)	
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Demand for constructing bridge on Saim Nala in city Mamu Kanjan	101
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (<i>Minister for Law & Parliamentary Affairs, Cooperatives</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Dacoities incidents in GOR-III Lahore with involvement of SDO	352
-Death of six year girl with string of kite in Shahdra Lahore	350
-Increase in intoxication of ice in students and young generation in Lahore	
-Increase of crimes in Punjab	351
-Political victimization faced by candidate of MPA In Multan	346
-Sixty two rape incidents with women during six month in Lahore	351
-Suspension of spread of Corona Virus due to bathing people in canal of Lahore	350
BILLS (Discussed upon)-	
-The Evacuee Property and Displaced Persons Laws and Repeal Amendment Bill 2021	228
-The Lahore Institute of Science and Technology, Lahore Bill 2021	229
-The Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021	361
-The Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021	226
-The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill 2021	363
-The Punjab Finance (Amendment) Bill 2021	229
-The Punjab Medical and Health Institution (Amendment) Bill 2021	228
-The Punjab Privatization Board (Repeal) Bill 2020	234
-The Punjab Wildlife Protection, Preservation, Conservation and Management Bill 2021	227
-The Stamp (Amendment) Bill 2021	231
CALL ATTENTION NOTICES regarding-	
-Death of two persons with firing of dacoits in Pakpattan	419
-Details about dacoity incident in a medical store Pakpattan chowk Sahiwal	426
-Details about dacoity incident in Sahiwal	424
-Details about looting and firing by dacoits near Kot Momin Sargodha	222
-Murder of father, son and son in law due to firing of unknown persons in Darianwala, Narowal	225
-Murder of 45 years old person in Lal pul Mughalpura Lahore	427
-Rape and murder of six year child in Mandi Ahmedabad, Okara	422
-Theft incident in 85/H Wahdat colony Lahore	420

	PAGE NO.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-The Special Committees and Standing Committees	455
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	230, 233,366
ORDINANCE (Laid in the House) regarding-	
-The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Ordinance 2021	226
REPORT (Laid in the House) regarding-	
-The Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 33 of 2021)	17
MUHAMMAD ILLYAS, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about Mosques, shrines, offices and vacant posts in Auqaf Department (<i>Question No. 6790*</i>)	416
-Regularization of Assistant Professors working on contract in Punjab University Lahore (<i>Question No. 7461*</i>)	208
MUHAMMAD JAHANZAIB KHAN KHICHI (Minister for Transport)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Closure of private transport company busses in Lahore	283
-Decrease in subsidy on fare of public transport	281
MUHAMMAD MIRZA JAVED, MR.	
QUESTION regarding-	
-Details about land of Auqaf and illegal occupants in tehsil Raiwind (<i>Question No. 4410*</i>)	387
MUHAMMAD MOAVIA, MR.	
POINT OF ORDER regarding-	
-Restricting ban on entrance of honorable Member in Faisalabad, Sheikhupura and Lahore by Deputy Commissioner	93
MUHAMMAD MOAZZAM SHER, MR.	
QUESTION regarding-	
-Establishment of girls college in Kadhi area Khushab (<i>Question No. 7358*</i>)	202
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR. (Parliamentary Secretary for Information & Culture)	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Suspension of spoil of new generation due to broadcasting vulgar drama and dance on TV channels	281
MUHAMMAD NAWAZ CHOCHAN, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about illegal occupants on state land in PP-55 and city Gujranwala (<i>Question No. 1193</i>)	89
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Gujranwala (<i>Question No.7041*</i>)	186
MUHAMMAD RIZWAN, MR. (Minister for Environment Protection)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Construction of saim nala passing from city area of Mamu Kanjan	346

	PAGE
	NO.
-Damage to crops and human due to poisoned wasted water of factories in district Chiniot	348
-Disclosure of bricks kilns working without zig zag technology in Nankana Sahib	346
-Increase in smog and pollution in Gujrat due to negligence of traffic police	345
-Peoples falling in fetal diseases due to illegal mills areas of Lahore	347
-Problems faced by people due to closure of bricks kilns	344
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about burning cables and carcasses on bank of Ravi river in Lahore (<i>Question No. 1587*</i>)	338
-Details about control over environment pollution in Chiniot (<i>Question No. 1397*</i>)	332
-Details about installing petrol pumps without NOC in Khanewal and Jahanian (<i>Question No. 1426*</i>)	322
-Details about smoke emission vehicles in Lahore (<i>Question No.1510*</i>)	325
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.	
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Incident of dacoity in house of Retired employees of Wapda in Tariq Colony Mamu Kanjan	110
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about colleges and universities in Faisalabad (<i>Question No. 5264*</i>)	129
-Details about dispensaries in Faisalabad (<i>Question No. 2681*</i>)	253
-Details about Mobile Service Units of Population Welfare in Faisalabad (<i>Question No. 2183*</i>)	469
-Number of employees and vehicles and details of budget of DC office Faisalabad (<i>Question No. 4054*</i>)	60
-Number of Mosques, attached land and shops under administrative control of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 3984*</i>)	407
-Number of shrines, attached land and shops in Faisalabad (<i>Question No. 3983*</i>)	406
-Recruitment, posting and facilities provided to VC of Government College for Women University Faisalabad (<i>Question No. 6562*</i>)	166
-Residencies, vehicles and expenditures of Government College for Women University Faisalabad (<i>Question No. 6564*</i>)	168
ZERO HOUR NOTICES regarding-	
-Demand for promoting Technical Secretaries Union Councils as Sub Engineer	108
-Problems faced by people due to not drained rainy water in streets and roads in Faisalabad	105
MUMTAZ ALI, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about illegal occupants on land of revenue in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3409*</i>)	54
-Details about land of Revenue Department in tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 3421*</i>)	71

	PAGE
NO.	
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in tehsil Sadiqabad and details about staff and available facilities therein (<i>Question No.6330*</i>)	416
MUNAWAR HUSSAIN, RANA	
QUESTIONS regarding-	
-Computerization of land record in Jhelum (<i>Question No. 5234*</i>)	73
-Granting ownership rights to Jinnah Abadi and Bhutto Colony in Sargodha in 1993-94 (<i>Question No. 3499*</i>)	21
MUNEEB-UL-HAQ, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Number of employees offices and allocated budget in Population Welfare Department Okara (<i>Question No. 5086*</i>)	483
-Number of Government colleges in PP-189 and details about allocated funds for them in Okara (<i>Question No. 6590*</i>)	154
-Number of Kachi Abadies in PP-189 Okara and facilities provided therein (<i>Question No. 5160*</i>)	78
-Number of Masques, shrines attached land and shops under administrative control of Auqaf Department in Okara and detail about income of last two years therein (<i>Question No.5104*</i>)	412
-Property and sources of income of Auqaf department in PP-189, Okara (<i>Question No. 5106*</i>)	413
-Usage of funds allocated for colleges and universities in PP-189 Okara (<i>Question No. 6812*</i>)	156
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Okara (<i>Question No.7042*</i>)	189
N	
NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-24 th September, 2021	12
-27 th September, 2021	124
-28 th September, 2021	246
-29 th September, 2021	320
-30 th September, 2021	360
-1 st October, 2021	454
NASEER AHMAD, MR.	
QUESTION regarding-	
-Providing support to rice farmers effected with flood (<i>Question No. 5240*</i>)	43
NASIR MAHMOOD, MR.	
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Salinated underground drinking water in PP-27 Pind Dadan Khan, Jhelum	104

	PAGE NO.
NASRIN TARIQ, MS.	
QUESTION regarding-	
-Achievement of target about fixing family size under Population Communication and Education Program (<i>Question No. 6438*</i>)	492
NEELUM HAYAT MALIK, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for taking action against vulgar dance and dramas to preventing new generation from destruction	286
CALL ATTENTION NOTICE regarding-	
-Murder of father, son and son in law due to firing of unknown persons in Darianwala, Narowal	225
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Death of a patient due to dysfunctional condition of dialysis machine in DHQ Hospital Kasur	277
NOTIFICATION of-	
-Summoning of 35 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 24 th September, 2021	1
-Prorogation of 35 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 24 th September, 2021	495
O	
OFFICERS-	
-Of the House	10
ORDINANCE (<i>Laid in the House</i>) regarding-	
-The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes (Amendment) Ordinance 2021	226
P	
PANEL OF CHAIRMEN-	
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 35 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 24 th September, 2021	13
PARLIAMENTARY SECRETARIES-	
-Of the Punjab	8
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES	
- <i>See under Ghazanfar Abbas Shah, Mr.</i>	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COMMUNICATION & WORKS	
- <i>See under Shahab-ud-Din Khan, Mr.</i>	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION & CULTURE	
- <i>See under Muhammad Nadeem Qureshi, Mr.</i>	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR RELIGIOUS AFFAIRS	
- <i>See under Tamoor Ali Lali, Mr.</i>	

	PAGE
NO.	
POINTS OF ORDER regarding-	
-Anxiety in students about new procedure of MDCAT test	446
-Demand for closing fake cases registered in Pakistan after closing of investigation against Mian Shahbaz Sharif and Salman Shahbaz in UK	247
-Demand for providing houses to homeless peoples during river erosion in PP-281, tehsil Kror Lal Esan	90
-Restricting ban on entrance of honorable Member in Faisalabad, Sheikhpura and Lahore by Deputy Commissioner	93
-Sending The Punjab Commission for Regularization of Irregular Housing Schemes Bill to the Standing committee on Housing instead of Standing Committee on Local Government	369
POPULATION WELFARE DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Achievement of target about fixing family size under Population Communication and Education Program (<i>Question No. 6438*</i>)	492
-Aims and objections of Population Welfare and steps taken for welfare of people in district Sahiwal (<i>Question No. 2062*</i>)	464
-Budget of family planning (<i>Question No. 3913*</i>)	479
-Completion of Geo fencing of service delivery outlets (<i>Question No. 3036*</i>)	471
-Details about controlling over population (<i>Question No. 6218*</i>)	489
-Details about funds allocated for control over population in Bahawalpur (<i>Question No. 3521*</i>)	471
-Details about holding awareness lectures for employees and acting upon control over population (<i>Question No. 3522*</i>)	473
-Details about Mobile Service Units of Population Welfare in Faisalabad (<i>Question No. 2183*</i>)	469
-Details about offices of Population Welfare working in rented building (<i>Question No. 3578*</i>)	478
-Details about population centers, hospitals and employees in PP- 294, Rajanpur (<i>Question No. 3988</i>)	480
-Details about welfare centers, health clinics and mobile units of Population Welfare in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3558*</i>)	476
-Hospitals, mobile units and available facilities in Population Welfare department Khushab (<i>Question No. 5269*</i>)	488
-Number of employees and budget of Population Welfare (<i>Question No. 3987*</i>)	479
-Number of employees and vacant posts in Population Welfare Department Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4145*</i>)	482
-Number of employees offices and allocated budget in Population Welfare Department Okara (<i>Question No. 5086*</i>)	483
-Number of Population Welfare Centers, allocated funds and expenditures in Population Welfare department district Sahiwal (<i>Question No. 5113*</i>)	485
-Number of Population Welfare Centers in the province (<i>Question No. 2164*</i>)	467
-Offices of Family planning in PP-209, Khanewal (<i>Question No. 7315*</i>)	494
-Steps taken for control over increase in population (<i>Question No. 1237*</i>)	463
-Usage and allocated funds for Punjab Population Innovation funds (<i>Question No. 5120*</i>)	486

	PAGE
	NO.
PRIVILEGE MOTIONS regarding-	
-Insulting behavior of doctors and staff of THQ Hospital Khushab with honorable MPA	278
-Refusal of attending phone call of honorable MPA by Head Mistress Higher Secondary School Rangers Lahore	279
PROROGATION-	
-Notification of prorogation of 35 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 24 th September, 2021	495
Q	
QUESTIONS regarding-	
AUQAF AND RELIGIOUS AFFAIRS DEPARTMENT-	
-Area of graveyard and shrine of Hazrat Mian Mir Lahore (<i>Question No. 1838*</i>)	375
-Construction, repair and renovation of Osmania Masjid Aimanabad, Gujranwala (<i>Question No. 4936*</i>)	395
-Demolishment of shops in surroundings of shrine of Saiden Sherazi in Chakwal (<i>Question No. 3938*</i>)	380
-Details about covering child's head with iron shell at shrine of Shah Doula Gujrat (<i>Question No. 4114*</i>)	382
-Details about employees and income of shrine of Hazrat Mian Mir Lahore (<i>Question No. 3840*</i>)	373
-Details about income of agricultural land of Auqaf Department in Gujranwala (<i>Question No. 4150*</i>)	408
-Details about income of commercial land of Auqaf Department (<i>Question No. 3483*</i>)	403
-Details about land of Auqaf and illegal occupants in Rajanpur (<i>Question No. 3439*</i>)	370
-Details about land of Auqaf and illegal occupants in tehsil Raiwind (<i>Question No. 4410*</i>)	387
-Details about Launching program for online visit of holy places and reading books (<i>Question No. 3484*</i>)	404
-Details about Mosques, shrines, offices and vacant posts in Auqaf Department (<i>Question No. 6790*</i>)	416
-Details about not paying salaries to security guards of shrines in the province (<i>Question No. 5245*</i>)	415
-Details about not shifting back Data Ganj Bakhsh Ali Hajveri Handicraft School at actual place (<i>Question No. 4215*</i>)	390
-Details about recruitment and vacant posts of Moazan and Imam in Auqaf Depart (<i>Question No. 2701*</i>)	402
-Number of educational institutes working under administrative control of Auqaf Department and details about syllabus teaching therein the province (<i>Question No. 6581*</i>)	397
-Number of Masques and shrines under administrative control of Auqaf Department and details about security arrangements therein city Bahawalpur (<i>Question No. 3904*</i>)	405

	PAGE
NO.	
-Number of Mosques, attached land and shops under administrative control of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 3984*</i>)	407
-Number of Masques and shrines under administrative control of Auqaf department in Rahim Yar Khan and detail about annual income of them (<i>Question No. 4348*</i>)	385
-Number of Masques, shrines attached land and shops under administrative control of Auqaf Department in Okara and detail about income of last two years therein (<i>Question No. 5104*</i>)	412
-Number of shrines, attached land and shops in Faisalabad (<i>Question No. 3983*</i>)	406
-Number of shrines and bestowal amount in tehsil and district Khanewal (<i>Question No. 3936*</i>)	378
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in Mandi Bahaudin and detail about annual income of them (<i>Question No. 4946*</i>)	412
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in tehsil Sadiqabad and details about staff and available facilities therein (<i>Question No. 6330*</i>)	416
-Presence of beggars and criminal persons on gents entry way of Data Darbar Lahore (<i>Question No. 4630*</i>)	409
-Property and sources of income of Auqaf department in PP-189, Okara (<i>Question No. 5106*</i>)	413
-Rental units attached with building of Auqaf in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4945*</i>)	411
-Steps taken for security of shrines (<i>Question No. 6587*</i>)	399
COLONIES DEPARTMENT-	
-Details about allotted land of Cholistan in district Bahawalpur (<i>Question No. 5080*</i>)	77
-Details about allocating land for graveyard in Shahdara (<i>Question No. 4757*</i>)	74
-Details about allotment of land with fraud in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3482*</i>)	57
-Details about demolishing the constructions in surroundings of Grain Market in Sahiwal (<i>Question No. 2559*</i>)	30
-Details about discontinuation of Numberdari System (<i>Question No. 3154*</i>)	36
-Details about illegal occupants on land of revenue in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3409*</i>)	54
-Details about illegal occupants on state land in Lahore (<i>Question No. 5076*</i>)	76
-Details about land of Revenue Department in tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 3421*</i>)	71
-Details about state land in PP-154, Lahore (<i>Question No. 2946*</i>)	18
-Details about vacating state land from occupants in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 3161*</i>)	39
-Granting ownership rights to different abadies in Chowk Sarwar Shaheed, Muzaffargarh (<i>Question No. 714*</i>)	50
-Granting ownership rights to Jinnah Abadi and Bhutto Colony in Sargodha in 1993-94 (<i>Question No. 3499*</i>)	21

	PAGE
NO.	
-Illegal constructions on land allocated for graveyard in mouza Talla Gang in Chakwal (<i>Question No. 4712*</i>)	72
-Number of rooms in rest houses under administrative control of MD Choulistan and details about booking procedure therein (<i>Question No. 5079*</i>)	76
-Vacating state land from illegal occupants in Makhdum Pur Pahoraan Khanewal (<i>Question No. 3937*</i>)	23
DISASTER MANAGEMENT DEPARTMENT-	
-Audit of funds allocated for eradication of locust in Rajanpur (<i>Question No. 5150*</i>)	67
-Budget and significance of PDMA (<i>Question No. 3576*</i>)	14
-Construction of more warehouses for PDMA (<i>Question No. 4895*</i>)	55
-Details about audit and usage of budget allocated for Punjab Disaster Management Authority in 2018-20 (<i>Question No. 5056*</i>)	25
-Details about distribution of ration in deservings in PP-185, Okara (<i>Question No. 1055</i>)	83
-Details about purchase, audit and distribution of N95 Masks by PDMA (<i>Question No. 5057*</i>)	33
-Providing support to rice farmers effected with flood (<i>Question No. 5240*</i>)	43
-Purchase of more DSNG Vans by Punjab Disaster Management Authority (<i>Question No. 1196</i>)	90
-Purchase of more water canon for PDMA (<i>Question No. 4894*</i>)	53
-Services and responsibilities of different departments to over come on Corona virus (<i>Question No. 4788*</i>)	51
-Steps taken for eradication of Locust in Bahawalpur (<i>Question No. 4938*</i>)	61
-Steps taken for eradication of Locust (<i>Question No. 4926*</i>)	58
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-	
-Details about burning cables and carcasses on bank of Ravi river in Lahore (<i>Question No. 1587*</i>)	338
-Details about control over environment pollution in Chiniot (<i>Question No. 1397*</i>)	331
-Details about installing petrol pumps without NOC in Khanewal and Jahanian (<i>Question No. 1426*</i>)	321
-Details about smoke emission vehicles in Lahore (<i>Question No. 1510*</i>)	325
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	
-Allocated funds and number of colleges in Kabir wala (<i>Question No. 7405*</i>)	205
-Allocated funds and number of colleges in PP-83 Khushab (<i>Question No. 7321*</i>)	198
-Details about approval of Law and Ph.D Degree from HEC in Punjab University Law College Lahore (<i>Question No. 7344*</i>)	200
-Details about educational boards and universities in the province (<i>Question No. 7389*</i>)	204
-Details about colleges and universities in Faisalabad (<i>Question No. 5264*</i>)	129
-Details about development and non development funds of Lahore College for Women Universtity (<i>Question No. 6929*</i>)	162

	PAGE
NO.	
-Details about employees posted in Engineering Department in Lahore College for Women University (<i>Question No. 1362</i>)	214
-Details about establishment and number of teaching and technical staff in Government Girls Degree College Mandi Bahauddin (<i>Question No. 7376*</i>)	203
-Details about government colleges in Sahiwal and details about recruitment against vacant posts therein (<i>Question No. 6953*</i>)	164
-Details about income and expenditures of BISE Rawalpindi (<i>Question No. 6868*</i>)	139
-Details about not issuing orders of successful candidates in GC University Faisalabad (<i>Question No. 7125*</i>)	192
-Details about not issuing orders of successful candidates in GC University Faisalabad (<i>Question No. 7185*</i>)	193
-Details about posts of VC, Registrar and, officers and their privileges in University of Education Multan Campus (<i>Question No. 6913*</i>)	160
-Details about posting, powers and emoluments of superintendent in examination centres of Intermediate (<i>Question No. 7017*</i>)	179
-Details about printing press and employees in BISE Lahore (<i>Question No. 7016*</i>)	178
-Details about seniority and procedure of promotion of Officers in government colleges (<i>Question No. 1341</i>)	213
-Details about staff and expenditure in University of Home Economics Lahore (<i>Question No. 7531*</i>)	210
-Details about students, teaching staff and class rooms in Government Girls Degree College Hatheji, Bahawalpur (<i>Question No. 6907*</i>)	158
-Details about Universities in Lahore (<i>Question No. 6502*</i>)	125
-Details about vacant posts of teaching and non teaching cadre in Government Colleges in PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 6800*</i>)	169
-Details about vehicles and expenditures of University of Education Jouharabad Campus (<i>Question No. 6957*</i>)	177
-Distribution of laptops in disabled students in UET Lahore (<i>Question No. 7052*</i>)	190
-Establishment of girls college in Kadhi area Khushab (<i>Question No. 7358*</i>)	202
-Estimated cost, construction and completion of building of Government Girls Degree College Bhera, Sargodha (<i>Question No. 6901*</i>)	172
-Income and expenditures of BISE Sahiwal and details about reinstatement of dismissed employees (<i>Question No. 1373</i>)	215
-Income and expenditures of educational boards and details about regularization of employees working on daily wages (<i>Question No. 1393</i>)	218
-Increase in salaries of visiting faculty in UET Lahore (<i>Question No. 7276*</i>)	194
-Irregularities in construction of new blocks in Lahore College for Women University (<i>Question No. 6958*</i>)	165
-Non posting of permanent Principales in most of colleges (<i>Question No. 7299*</i>)	196
-Number of colleges and vacant posts in PP-72, Sargodha (<i>Question No. 6902*</i>)	143
-Number of colleges and vacant posts in PP-154 and 155 Lahore (<i>Question No. 6843*</i>)	135

	PAGE
NO.	
-Number of Government colleges in PP-189 and details about allocated funds for them in Okara (<i>Question No. 6590*</i>)	154
-Number of Male/Female Lecturers and Professors in Government Colleges of Lahore (<i>Question No. 6900*</i>)	161
-Number of new and upgrated colleges and vacant posts in Bahawalnagar (<i>Question No. 7040*</i>)	148
-Number of officers in University of Education Lahore and details about privileges provided to them (<i>Question No. 6915*</i>)	176
-Number of students admitted in colleges against Free and Compulsory Education Act 2014 (<i>Question No. 7121*</i>)	191
-Number of teaching, non teaching staff and vacant posts in Government College for women Mianwali (<i>Question No. 6884*</i>)	145
-Procedure of affiliation of law college with Government College University Lahore (<i>Question No. 7485*</i>)	209
-Procedure of nomination of Syndicate Members in University of Sargodha (<i>Question No. 6904* & 1379</i>)	173, 216
-Provision and usage of funds in Government Girls Degree College Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 6803*</i>)	170
-Recruitment, posting and facilities provided to VC of Government College for Women University Faisalabad (<i>Question No. 6562*</i>)	166
-Regularization of Assistant Professors working on contract in Punjab University Lahore (<i>Question No. 7461*</i>)	208
-Residencies, vehicles and expenditures of Government College for Women University Faisalabad (<i>Question No. 6564*</i>)	168
-Teaching subjects and vacant posts in Bhagtanwala Girls College Sargodha (<i>Question No. 7305*</i>)	197
-Usage of funds allocated for colleges and universities in PP-189 Okara (<i>Question No. 6812*</i>)	156
-Usage of funds allocated for Government Post Graduate College Nankana Sahib (<i>Question No. 7591*</i>)	211
-Vacant posts and allocated funds for colleges in Sahiwal (<i>Question No. 7281*</i>)	195
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Bahawalpur (<i>Question No. 7038*</i>)	181
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Gujranwala (<i>Question No. 7041*</i>)	186
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Kot Addu (<i>Question No. 7039*</i>)	184
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Narowal (<i>Question No. 7037*</i>)	180
-Vacant posts in new and upgrated colleges in Okara (<i>Question No. 7042*</i>)	189
LABOUR AND HUMAN RESOURCES DEPARTMENT-	
-Details about dispensaries in Faisalabad (<i>Question No. 2681*</i>)	253
-Granting educational scholarships to children of industrial workers (<i>Question No. 5722*</i>)	249
POPULATION WELFARE DEPARTMENT-	
-Achievement of target about fixing family size under Population Communication and Education Program (<i>Question No. 6438*</i>)	492
-Aims and objections of Population Welfare and steps taken for welfare of people in district Sahiwal (<i>Question No. 2062*</i>)	464
-Budget of family planning (<i>Question No. 3913*</i>)	479

	PAGE
NO.	
-Completion of Geo fencing of service delivery outlets (<i>Question No. 3036*</i>)	471
-Details about controlling over population (<i>Question No. 6218*</i>)	489
-Details about funds allocated for control over population in Bahawalpur (<i>Question No. 3521*</i>)	471
-Details about holding awareness lectures for employees and acting upon control over population (<i>Question No. 3522*</i>)	473
-Details about Mobile Service Units of Population Welfare in Faisalabad (<i>Question No. 2183*</i>)	469
-Details about offices of Population Welfare working in rented building (<i>Question No. 3578*</i>)	478
-Details about population centers, hospitals and employees in PP- 294, Rajanpur (<i>Question No. 3988</i>)	480
-Details about welfare centers, health clinics and mobile units of Population Welfare in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3558*</i>)	476
-Hospitals, mobile units and available facilities in Population Welfare department Khushab (<i>Question No. 5269*</i>)	488
-Number of employees and budget of Population Welfare (<i>Question No. 3987*</i>)	479
-Number of employees and vacant posts in Population Welfare Department Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4145*</i>)	482
-Number of employees offices and allocated budget in Population Welfare Department Okara (<i>Question No. 5086*</i>)	483
-Number of Population Welfare Centers, allocated funds and expenditures in Population Welfare department district Sahiwal (<i>Question No. 5113*</i>)	485
-Number of Population Welfare Centers in the province (<i>Question No. 2164*</i>)	467
-Offices of Family planning in PP-209, Khanewal (<i>Question No. 7315*</i>)	494
-Steps taken for control over increase in population (<i>Question No. 1237*</i>)	463
-Usage and allocated funds for Punjab Population Innovation funds (<i>Question No. 5120*</i>)	486
REVENUE DEPARTMENT-	
-Computerization of land record in Jhelum (<i>Question No. 5234*</i>)	73
-Computerization of land record of rural areas in Pasrur (<i>Question No. 5452*</i>)	75
-Details about entering registries of houses in Patwar Khana in Harbanspura, Lahore (<i>Question No. 3501*</i>)	52
-Details about entering registries of wealth in Patwar Khana Harbanspura Tehsil Shalimar (<i>Question No. 4472*</i>)	63
-Details about illegal occupants on land of revenue in Sahiwal (<i>Question No. 586</i>)	79
-Details about illegal occupants on state land in PP-55 and city Gujranwala (<i>Question No. 1193</i>)	89
-Details about illegal occupants on land of widow in Chak No. 11/A Liaquatpur, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1168</i>)	87
-Details about making separate mouza of Chak Faizabad in Kholi Mureed, Okara (<i>Question No. 1159</i>)	85
-Details about making service structure for employees of Land Record (<i>Question No. 3318*</i>)	15
-Details about ownership rights granted in Benazir Bhutto regime (<i>Question No. 1160</i>)	86

	PAGE
NO.	
-Details about reducing vacancies in Punjab Land Record Authority (<i>Question No. 5223*</i>)	47
-Lack of facilities in Computerized Land record centre Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2944*</i>)	56
-Not regularizing the contrakat employees in Punjab Land Revenue Authority (<i>Question No. 4711*</i>)	67
-Number of computerised and manual patwar circles in PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2593*</i>)	54
-Number of employees and vacant posts in Revenue Department Bahawalnagar (<i>Question No. 5072*</i>)	68
-Number of employees and vehicles and details of budget of DC office Faisalabad (<i>Question No. 4054*</i>)	60
-Number of employees of Revenue Department facing inquiries and cases in Civil Courts and Anti Corruption (<i>Question No. 5147*</i>)	70
-Number of Kachi Abadies in PP-189 Okara and facilities provided therin (<i>Question No. 5160*</i>)	78
-Number of land record centres and available facilities in tehsil Hasilpur (<i>Question No. 4519*</i>)	65
-Number of land record centres and details about computerized and non computerized area of Sahiwal (<i>Question No. 1078</i>)	84
-Number of Patwaries, Kanungo, Naib Tehsildar and Tehsildar in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 644</i>)	80
-Number of sanctioned posts of Patwaries in Sahiwal (<i>Question No. 4618*</i>)	66
-Residential period of people residing in Kachi Abadies and details about granting them ownership rights (<i>Question No. 656</i>)	81
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-	
-24 th September, 2021	114
-27 th September, 2021	221
-29 th September, 2021	340
-1 st October, 2021	462

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.**QUESTIONS regarding-**

-Increase in salaries of visiting faculty in UET Lahore (<i>Question No. 7276*</i>)	194
-Steps taken for eradication of Locust (<i>Question No. 4926*</i>)	58

RAHEELA NAEEM, MRS.**QUESTIONS regarding-**

-Area of graveyard and shrine of Hazrat Mian Mir Lahore (<i>Question No. 1838*</i>)	375
-Details about employees and income of shrine of Hazrat Mian Mir Lahore (<i>Question No. 3840*</i>)	373
-Details about smoke emission vehicles in Lahore (<i>Question No. 1510*</i>)	325

	PAGE
	NO.
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-24 th September, 2021	11
-27 th September, 2021	123
-28 th September, 2021	245
-29 th September, 2021	319
-30 th September, 2021	359
-1 st October, 2021	453
REPORTS (<i>Laid in the House</i>) regarding-	
-The Bill No. 6 of the year 2020 and Bill No. 54 of the year 2021	114
-The Lahore Ring Road Authority (Amendment) Bill 2021 (Bill No. 33 of 2021)	17
RESOLUTIONS regarding-	
-Attribute paid to Kashmiri Leader Syed Ali Gillani on his Shahadat	271
-Demand for appointing male and female teachers separately	289
-Demand for awarding legal status to Women Peace Council	303
-Demand for displaying Ayat and Hadith regarding Khatm-e-Nabuwat in golden words in government offices as like Punjab Assembly	268
-Demand for giving status of district to tehsil Bhalwal by including Bheera and Kot Momin	292
-Demand for issuing number of transgender and special persons in population of country according to decision of Lahore High Court	294
-Demand for reforms in investigation system of police in Lahore	311
-Demand for resolving problems faced by students regarding issuance of study visa of China	443
-Demand for taking instant action against accused of rape and torture with women	306
-Demand for taking steps for transgender about their education and jobs	300
-Demand for taking steps to stop sexual abuse with children	298
-Demand to repeal the clause 20 of Rules PMC made for MBBS doctors	439
REVENUE DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Computerization of land record in Jhelum (<i>Question No. 5234*</i>)	73
-Computerization of land record of rural areas in Pasrur (<i>Question No. 5452*</i>)	75
-Details about entering registries of houses in Patwar Khana in Harbanspura, Lahore (<i>Question No. 3501*</i>)	52
-Details about entering registries of wealth in Patwar Khana Harbanspura Tehsil Shalimar (<i>Question No. 4472*</i>)	63
-Details about illegal occupants on land of revenue in Sahiwal (<i>Question No. 586</i>)	79
-Details about illegal occupants on state land in PP-55 and city Gujranwala (<i>Question No. 1193</i>)	89
-Details about illegal occupants on land of widow in Chak No. 11/A Liaquatpur, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1168</i>)	87
-Details about making separate mouza of Chak Faizabad in Kholy Mureed, Okara (<i>Question No. 1159</i>)	85

	PAGE
NO.	
-Details about making service structure for employees of Land Record (<i>Question No. 3318*</i>)	15
-Details about ownership rights granted in Benazir Bhutto regime (<i>Question No. 1160</i>)	86
-Details about reducing vacancies in Punjab Land Record Authority (<i>Question No. 5223*</i>)	47
-Lack of facilities in Computerized Land record centre Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2944*</i>)	56
-Not regularizing the contract employees in Punjab Land Revenue Authority (<i>Question No. 4711*</i>)	67
-Number of computerised and manual patwar circles in PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2593*</i>)	54
-Number of employees and vacant posts in Revenue Department Bahawalnagar (<i>Question No. 5072*</i>)	68
-Number of employees and vehicles and details of budget of DC office Faisalabad (<i>Question No. 4054*</i>)	60
-Number of employees of Revenue Department facing inquiries and cases in Civil Courts and Anti Corruption (<i>Question No. 5147*</i>)	70
-Number of Kachi Abadies in PP-189 Okara and facilities provided therin (<i>Question No. 5160*</i>)	78
-Number of land record centres and available facilities in tehsil Hasilpur (<i>Question No. 4519*</i>)	65
-Number of land record centres and details about computerized and non computerized area of Sahiwal (<i>Question No. 1078</i>)	84
-Number of Patwaries, Kanungo, Naib Tehsildar and Tehsildar in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 644</i>)	80
-Number of sanctioned posts of Patwaries in Sahiwal (<i>Question No. 4618*</i>)	66
-Residential period of people residing in Kachi Abadies and details about granting them ownership rights (<i>Question No. 656</i>)	81
RUKHSANA KAUSAR, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about not shifting back Data Ganj Bakhsh Ali Hajveri Handicraft School at actual place (<i>Question No. 4215*</i>)	390
S	
SABRINA JAVAID, MS.	
QUESTION regarding-	
-Distribution of laptops in disabled students in UET Lahore (<i>Question No. 7052*</i>)	190
SADIA SOHAIL RANA, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about posting, powers and emoluments of superintendent in examination centres of Intermediate (<i>Question No. 7017*</i>)	179
-Details about printing press and employees in BISE Lahore (<i>Question No. 7016*</i>)	178

	PAGE
	NO.
-Number of Population Welfare Centers in the province (<i>Question No. 2164*</i>)	467
-Number of sanctioned posts of Patwaris in Sahiwal (<i>Question No. 4618*</i>)	66
-Usage and allocated funds for Punjab Population Innovation funds (<i>Question No. 5120*</i>)	486
SAEED UL HASSAN, SYED (<i>Minister for Auqaf & Religious Affairs</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about income of agricultural land of Auqaf Department in Gujranwala (<i>Question No. 4150*</i>)	408
-Details about income of commercial land of Auqaf Department (<i>Question No. 3483*</i>)	404
-Details about Launching program for online visit of holy places and reading books (<i>Question No. 3484*</i>)	404
-Details about Mosques, shrines, offices and vacant posts in Auqaf Department (<i>Question No. 6790*</i>)	417
-Details about not paying salaries to security guards of shrines in the province (<i>Question No. 5245*</i>)	415
-Details about recruitment and vacant posts of Moazan and Imam in Auqaf Depart (<i>Question No. 2701*</i>)	402
-Number of Masques and shrines under administrative control of Auqaf Department and details about security arrangements therein city Bahawalpur (<i>Question No. 3904*</i>)	405
-Number of Mosques, attached land and shops under administrative control of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 3984*</i>)	407
-Number of Masques, shrines attached land and shops under administrative control of Auqaf Department in Okara and detail about income of last two years therein (<i>Question No. 5104*</i>)	413
-Number of shrines, attached land and shops in Faisalabad (<i>Question No. 3983*</i>)	406
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in Mandi Bahauddin and detail about annual income of them (<i>Question No. 4946*</i>)	412
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in tehsil Sadiqabad and details about staff and available facilities therein (<i>Question No. 6330*</i>)	416
-Presence of beggars and criminal persons on gents entry way of Data Darbar Lahore (<i>Question No. 4630*</i>)	409
-Property and sources of income of Auqaf department in PP-189, Okara (<i>Question No. 5106*</i>)	414
-Rental units attached with building of Auqaf in Mandi Bahauddin (<i>Question No. 4945*</i>)	411
SAJIDA BEGUM, MS.	
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Insulting behavior of doctors and staff of THQ Hospital Khushab with honorable MPA	278

	PAGE NO.
QUESTIONS regarding-	
-Allocated funds and number of colleges in PP-83 Khushab (<i>Question No. 7321*</i>)	198
-Hospitals, mobile units and available facilities in Population Welfare department Khushab (<i>Question No. 5269*</i>)	488
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Acquitting the concerned doctor in inquiry about case of death of Child due to injection in Metha Tawana (Khushab)	106
SAJID AHMED KHAN, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Management failure in betterment of education instead of all available facilities in University of Gujrat	428
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	270
RESOLUTION regarding-	
-Attribute paid to Kashmiri Leader Syed Ali Gillani on his Shahadat	271
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Completion of Geo fencing of service delivery outlets (<i>Question No. 3036*</i>)	471
-Construction of more warehouses for PDMA (<i>Question No. 4895*</i>)	55
-Purchase of more water canon for PDMA (<i>Question No. 4894*</i>)	53
SAMI ULLAH KHAN, MR.	
MOTION regarding	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	28
QUESTION regarding-	
-Details about allocating land for graveyard in Shahdara (<i>Question No. 4757*</i>)	74
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 29 th September, 2021	340
SHAHAB-UD-DINKHAN, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Communication & Works</i>)	
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for providing houses to homeless peoples during river erosion in PP-281, tehsil Karor Lal Esan	90
SHAHIDA AHMED, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Demolishment of shops in surroundings of shrine of Saiden Sherazi in Chakwal (<i>Question No. 3938*</i>)	380
-Details about installing petrol pumps without NOC in Khanewal and Jahanian (<i>Question No. 1426*</i>)	321
-Details about making service structure for employees of Land Record (<i>Question No. 3318*</i>)	15
-Details about offices of Population Welfare working in rented building (<i>Question No. 3578*</i>)	478

	PAGE
	NO.
-Number of shrines and bestowal amount in tehsil and district Khanewal (<i>Question No. 3936*</i>)	378
-Offices of Family planning in PP-209, Khanewal (<i>Question No. 7315*</i>)	494
-Vacating state land from illegal occupants in Makhdum Pur Pahoraan Khanewal (<i>Question No. 3937*</i>)	23
SHAMIM AFTAB, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Non posting of permanent Principales in most of colleges in province (<i>Question No. 7299*</i>)	196
-Procedure of nomination of Syndicate Members in University of Sargodha (<i>Question No. 1379</i>)	216
-Teaching subjects and vacant posts in Bhagtanwala Girls College Sargodha (<i>Question No. 7305*</i>)	197
SHAWANA BASHIR, MS.	
RESOLUTION regarding-	
-Demand for taking instant action against accused of rape and torture with women	306
SHAZIA ABID, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Audit of funds allocated for eradication of locust in Rajanpur (<i>Question No. 5150*</i>)	67
-Details about approval of Law and Ph.D Degree from HEC in Punjab University Law College Lahore (<i>Question No. 7344*</i>)	200
-Details about land of Auqaf and illegal occupants in Rajanpur (<i>Question No. 3439*</i>)	369
-Details about population centers, hospitals and employees in PP- 294, Rajanpur (<i>Question No. 3988</i>)	480
-Number of employees and budget of Population Welfare (<i>Question No. 3987*</i>)	479
-Number of employees of Revenue Department facing inquiries and cases in Civil Courts and Anti Corruption (<i>Question No. 5147*</i>)	70
-Provision and usage of funds in Government Girls Degree College Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 6803*</i>)	170
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Death of a child due to negligence of doctor in THQ Hospital Jampur	277
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about income and expenditures of BISE Rawalpindi (<i>Question No.6868*</i>)	139
-Details about vacating state land from occupants in PP-72 Sargodha (<i>Question No. 3161*</i>)	39
-Estimated cost, construction and completion of building of Government Girls Degree College Bhera, Sargodha (<i>Question No. 6901*</i>)	172
-Number of colleges and vacant posts in PP-72, Sargodha (<i>Question No.6902*</i>)	143

	PAGE
	NO.
-Procedure of nomination of Syndicate Members in University of Sargodha (<i>Question No. 6904*</i>)	173
RESOLUTION regarding-	
-Demand for giving status of district to tehsil Bhalwal by including Bheera and Kot Momin	292
ZERO HOUR NOTICE regarding-	
-Fault in disposal pump of drain in Phularwan tehsil Bhalwal	103
SUMMONING-	
-Notification of summoning of 35 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 24 th September, 2021	1
SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about illegal occupants on land of widow in Chak No. 11/A Liaquatpur, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1168</i>)	87
-Details about reducing vacancies in Punjab Land Record Authority (<i>Question No. 5223*</i>)	47
T	
TAMOOR ALI LALI, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Religious Affairs</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Area of graveyard and shrine of Hazrat Mian Mir Lahore (<i>Question No. 1838*</i>)	375
-Construction, repair and renovation of Osmania Masjid Aimanabad, Gujranwala (<i>Question No. 4936*</i>)	396
-Demolishment of shops in surroundings of shrine of Saiden Sherazi in Chakwal (<i>Question No. 3938*</i>)	381
-Details about covering child's head with iron shell at shrine of Shah Doula Gujrat (<i>Question No. 4114*</i>)	383
-Details about employees and income of shrine of Hazrat Mian Mir Lahore (<i>Question No. 3840*</i>)	374
-Details about land of Auqaf and illegal occupants in Rajanpur (<i>Question No. 3439*</i>)	371
-Details about land of Auqaf and illegal occupants in tehsil Raiwind (<i>Question No. 4410*</i>)	387
-Details about not shifting back Data Ganj Bakhsh Ali Hajveri Handicraft School at actual place (<i>Question No. 4215*</i>)	391
-Number of educational institutes working under administrative control of Auqaf Department and details about syllabus teaching therein the province (<i>Question No. 6581*</i>)	397
-Number of Masques and shrines under administrative control of Auqaf department in Rahim Yar Khan and detail about annual income of them (<i>Question No. 4348*</i>)	385
-Number of shrines and bestowal amount in tehsil and district Khanewal (<i>Question No. 3936*</i>)	378
-Steps taken for security of shrines (<i>Question No. 6587*</i>)	400

	PAGE
	NO.
TARIQ MASIH GILL, MR.	
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 27 th September, 2021	221
U	
USMAN MEHMOOD, SYED	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	438
QUESTIONS regarding-	
-Details about vacant posts of teaching and non teaching cadre in Government Colleges in PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 6800*</i>)	169
-Details about welfare centers, health clinics and mobile units of Population Welfare in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 3558*</i>)	476
-Granting educational scholarships to children of industrial workers (<i>Question No. 5722*</i>)	249
-Lack of facilities in Computerized Land record centre Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2944*</i>)	56
-Number of computerised and manual patwar circles in PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2593*</i>)	54
-Number of employees and vacant posts in Population Welfare Department Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4145*</i>)	482
-Number of Masques and shrines under administrative control of Auqaf department in Rahim Yar Khan and detail about annual income of them (<i>Question No. 4348*</i>)	385
-Number of Patwaries, Kanungo, Naib Tehsildar and Tehsildar in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 644</i>)	80
RESOLUTION regarding-	
-Demand to repeal the clause 20 of Rules PMC made for MBBS doctors	439
USWAH AFTAB, MS.	
QUESTION regarding-	
-Details about not paying salaries to security guards of shrines in the province (<i>Question No. 5245*</i>)	415
UZMA KARDAR, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Bulk of wastage in Mustafabad and other areas of Kasur	435
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Refusal of attending phone call of honorable MPA by Head Mistress Higher Secondary School Rangers Lahore	279
QUESTIONS regarding-	
-Details about seniority and procedure of promotion of Officers in government colleges (<i>Question No. 1341</i>)	213
-Details about vehicles and expenditures of University of Education Jouharabad campus (<i>Question No. 6957*</i>)	177

	PAGE
NO.	
-Number of Male/Female Lecturers and Professors in Government Colleges of Lahore (<i>Question No. 6900*</i>)	161
-Number of officers in University of Education Lahore and details about privileges provided to them (<i>Question No. 6915*</i>)	176
RESOLUTION regarding-	
-Demand for awarding legal status to Women Peace Council	303

Y

YASIR HUMAYUN, MR. (*Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board*)

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Allocated funds and number of colleges in Kabir wala (<i>Question No. 7405*</i>)	206
-Allocated funds and number of colleges in PP-83 Khushab (<i>Question No. 7321*</i>)	199
-Details about approval of Law and Ph.D Degree from HEC in Punjab University Law College Lahore (<i>Question No. 7344*</i>)	201
-Details about colleges and universities in Faisalabad (<i>Question No. 5264*</i>)	130
-Details about employees posted in Engineering Department in Lahore College for Women University (<i>Question No. 1362</i>)	214
-Details about development and non development funds of Lahore College for Women University (<i>Question No. 6929*</i>)	163
-Details about educational boards and universities in the province (<i>Question No. 7389*</i>)	204
-Details about establishment and number of teaching and technical staff in Government Girls Degree College Mandi Bahauddin (<i>Question No. 7376*</i>)	203
-Details about government colleges in Sahiwal and details about recruitment against vacant posts therein (<i>Question No. 6953*</i>)	164
-Details about income and expenditures of BISE Rawalpindi (<i>Question No. 6868*</i>)	140
-Details about not issuing orders of successful candidates in GC University Faisalabad (<i>Question No. 7185*</i>)	194
-Details about not issuing orders of successful candidates in GC University Faisalabad (<i>Question No. 7125*</i>)	193
-Details about posting, powers and emoluments of superintendent in examination centres of Intermediate (<i>Question No. 7017*</i>)	179
-Details about posts of VC, Registrar and, officers and their privileges in University of Education Multan Campus (<i>Question No. 6913*</i>)	161
-Details about printing press and employees in BISE Lahore (<i>Question No. 7016*</i>)	179
-Details about seniority and procedure of promotion of Officers in government colleges (<i>Question No. 1341</i>)	213
-Details about staff and expenditure in University of Home Economics Lahore (<i>Question No. 7531*</i>)	210

	PAGE
NO.	
-Details about students, teaching staff and class rooms in Government Girls Degree College Hatheji, Bahawalpur (<i>Question No. 6907*</i>)	159
-Details about Universities in Lahore (<i>Question No.6502*</i>)	126
-Details about vacant posts of teaching and non teaching cadre in Government Colleges in PP-264 Rahim Yar Khan (<i>Question No. 6800*</i>)	169
-Details about vehicles and expenditures of University of Education Jouharabad campus (<i>Question No. 6957*</i>)	178
-Distribution of laptops in disabled students in UET Lahore (<i>Question No.7052*</i>)	191
-Establishment of girls college in Kadhi area Khushab (<i>Question No. 7358*</i>)	202
-Estimated cost, construction and completion of building of Government Girls Degree College Bhera, Sargodha (<i>Question No. 6901*</i>)	172
-Income and expenditures of BISE Sahiwal and details about reinstatement of dismissed employees (<i>Question No. 1373</i>)	195
-Income and expenditures of educational boards and details about regularization of employees working on daily wages (<i>Question No. 1393</i>)	218
-Increase in salaries of visiting faculty in UET Lahore (<i>Question No. 7276*</i>)	216
-Irregularities in construction of new blocks in Lahore College for Women University (<i>Question No. 6958*</i>)	166
-Non posting of permanent Principales in most of colleges in province (<i>Question No. 7299*</i>)	197
-Number of colleges and vacant posts in PP-154 and 155 Lahore (<i>Question No. 6843*</i>)	136
-Number of colleges and vacant posts in PP-72, Sargodha (<i>Question No.6902*</i>)	143
-Number of Government colleges in PP-189 and details about allocated funds for them in Okara (<i>Question No. 6590*</i>)	154
-Number of Male/Female Lecturers and Professors in Government Colleges of Lahore (<i>Question No. 6900*</i>)	162
-Number of new and upgrated colleges and vacant posts in Bahawalnagar (<i>Question No.7040*</i>)	149
-Number of officers in University of Education Lahore and details about privileges provided to them (<i>Question No. 6915*</i>)	176
-Number of students admitted in colleges against Free and Compulsory Education Act 2014 (<i>Question No. 7121*</i>)	192
-Number of teaching, non teaching staff and vacant posts in Government College for women Mianwali (<i>Question No. 6884*</i>)	146
-Procedure of affiliation of law college with Government College University Lahore (<i>Question No. 7485*</i>)	210
-Procedure of nomination of Syndicate Members in University of Sargodha (<i>Question No. 6904* &1379</i>)	174, 217
-Provision and usage of funds in Government Girls Degree College Jampur district Rajanpur (<i>Question No. 6803*</i>)	170

	PAGE
NO.	
-Recruitment, posting and facilities provided to VC of Government College for Women University Faisalabad (<i>Question No. 6562*</i>)	167
-Regularization of Assistant Professors working on contract in Punjab University Lahore (<i>Question No. 7461*</i>)	208
-Residencies, vehicles and expenditures of Government College for Women University Faisalabad (<i>Question No. 6564*</i>)	168
-Teaching subjects and vacant posts in Bhagtanwala Girls College Sargodha (<i>Question No. 7305*</i>)	198
-Usage of funds allocated for colleges and universities in PP-189 Okara (<i>Question No. 6812*</i>)	156
-Usage of funds allocated for Government Post Graduate College Nankana Sahib (<i>Question No. 7591*</i>)	211
-Vacant posts and allocated funds for colleges in Sahiwal (<i>Question No. 7281*</i>)	196
-Vacant posts in new and upgraded colleges in Bahawalpur (<i>Question No. 7038*</i>)	182
-Vacant posts in new and upgraded colleges in Gujranwala (<i>Question No. 7041*</i>)	186
-Vacant posts in new and upgraded colleges in Kot Addu (<i>Question No. 7039*</i>)	185
-Vacant posts in new and upgraded colleges in Narowal (<i>Question No. 7037*</i>)	181
-Vacant posts in new and upgraded colleges in Okara (<i>Question No. 7042*</i>)	189

Z

ZAHEER IQBAL, MR.**QUESTIONS regarding-**

-Details about allotted land of Cholistan in district Bahawalpur (<i>Question No. 5080*</i>)	77
-Number of Masques and shrines under administrative control of Auqaf Department and details about security arrangements therein city Bahawalpur (<i>Question No. 3904*</i>)	405
-Number of rooms in rest houses under administrative control of MD Choulistan and details about booking procedure therein (<i>Question No. 5079*</i>)	76
-Vacant posts in new and upgraded colleges in Bahawalpur (<i>Question No. 7038*</i>)	181

ZAHRA NAQVI, SYEDA**ADJOURNMENT MOTION regarding-**

-Increase in intoxication of ice in students and young generation in Lahore	437

QUESTIONS regarding-

-Number of educational institutes working under administrative control of Auqaf Department and details about syllabus teaching therein the province (<i>Question No. 6581*</i>)	397

	PAGE
NO.	
-Purchase of more DSNG Vans by Punjab Disaster Management Authority (<i>Question No. 1196</i>)	90
-Steps taken for security of shrines (<i>Question No. 6587*</i>)	399
ZAIB-UN-NISA, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Illegal constructions on land allocated for graveyard in mouza Talla Gang in Chakwal (<i>Question No. 4712*</i>)	72
-Not regularizing the contracat employees in Punjab Land Revenue Authority (<i>Question No. 4711*</i>)	67
ZERO HOUR NOTICES regarding-	
-Acquitting the concerned doctor in inquiry about case of death of Child due to injection in Metha Tawana (Khushab)	106
-Death of a child due to negligence of doctor in THQ Hospital Jampur	277
-Death of a patient due to dysfunctional condition of dialysis machine in DHQ Hospital Kasur	277
-Demand for constructing bridge on Saim Nala in city Mamu Kanjan	101
-Demand for paying wage to factory workers as per announcement of government	276
-Demand for promoting Technical Secretaries Union Councils as Sub Engineer	108
-Fault in disposal pump of drain in Phularwan tehsil Bhalwal	103
-Illegal sale of state land in district Nankana Sahib	99
-Incident of dacoity in house of Retired employees of Wapda in Tariq Colony Mamu Kanjan	110
-Increase in dacoity incidents in Sahiwal	101
-People falling in diseases due to used poisons water in to the ground by Beacon House School and other factories in Gujranwala	105
-Problems faced by people due to not drained rainy water in streets and roads in Faisalabad	105
-Salinated underground drinking water in PP-27 Pind Dadan Khan, Jhelum	104